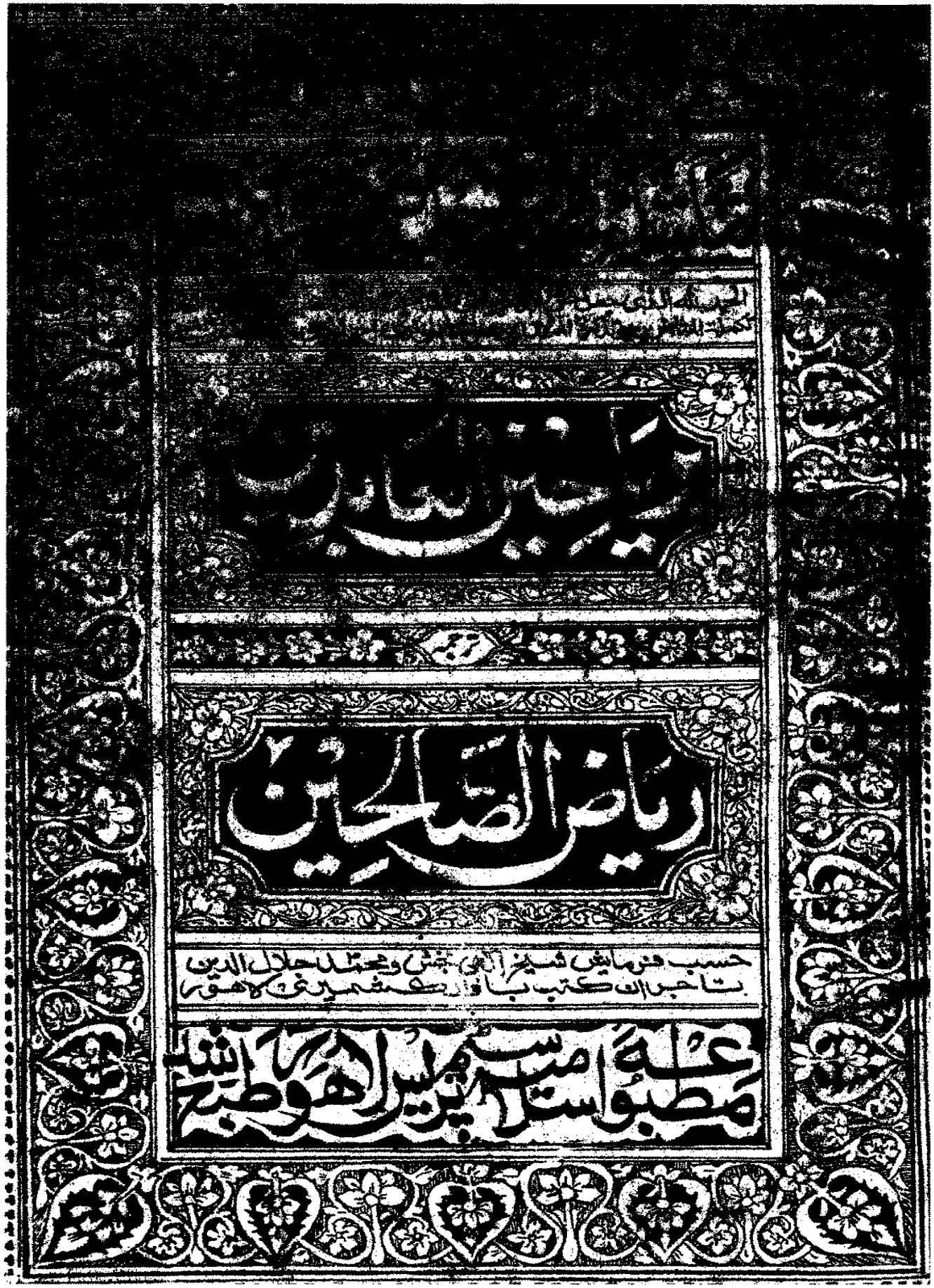
تفسیر ثنائی
ترجمہ
ریاض الصالحین
حسب فرمایش شیخ الہی بخش و محمد جلال الدین
باجس ان کتب بانو از کشمیر بہ لاہور
مطبوعہ امرتسر

31718

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار العزيز الغفار مكور الليل على النهار تذكرة

سب تعریف اس اللہ کو ہے جو ایک ہے زبردست غالب بخشنے والا رات کو دن پر لپیٹ دینے کو

لأولي القلوب والأبصار وتبصرة لذوي الألباب والاعتبار الذي

واسطے صاحبوں دل اور آنکھوں کے اور بتلانے کو واسطے صاحبوں عقل اور عبرت کے جسے

أيقظ من خلقه من اصطفاه فزهدهم في هذه الدار وشغلهم عما أقيم به

جگایا اپنی مخلوق میں سے جسکو پسند کیا پھر بے رغبت کیا انکو اس دنیا میں اور مشغول کیا انکو اسچیز سے

ودواعي الافكار وملازمة الاتعاظ والادكار ووفقهم للدين

اور ہمیشہ فکر کرنے اور پند پکڑنے اور نصیحت پکڑنے میں اور توفیق دی ان کو

طاعته والتأهب لدار القرار والحذر مما يسخطه ويوجب العار

اپنی طاعت میں لگے رہنے کی اور تیاری کرنیکی واسطے گھر آرام کے اور بچنے کی اسچیز سے جو غصہ میں لاوے اور موجب عار ہو

والمحافظة على ذلك مع تغاير الأحوال والأطوار أحمده أبلغ حمد وأزكاه وأتم

اور محافظت کرنیکی اسپر اور بدلنے احوال اور اطوار کے عوض میں بیان کرتا ہوں میں اسکی بہتر سے بہتر تعریف کو اور بہت ستھری اور

ثنائه وأنماه وأشهد أن لا إله إلا الله البر الكريم الرؤف الرحيم وأشهد

بہت جامع اور زیادہ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ کے جو احسان کرنیوالا بزرگ شفقت کرنیوالا مہربان ہے اور

أن محمدا عبده ورسوله وحبيبه وخليله الهادي إلى صراط

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا اور دوست اسکا اور بہت پیارا اور اسکا ہدایت کرنیوالا طرف راہ

مستقيم والداعي إلى دينه القويم صلوات الله وسلامه عليه وعلى

سیدھی کے اور بلانیوالا طرف دین ٹھیک کے درود اور سلام اسکی اوپر اور

سائر النبيين وآل كل وسائر الصالحين أما بعد فقد قال الله

صالحین پر لے پر پھر اسکے پس تحقیق فرمایا اللہ

تعالیٰ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون أريد منهم من رزق

تعالیٰ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اسکے کہ عبادت کریں میری نہیں چاہتا ہوں میں انکے رزق

وما أريد أن يطعمون وهذا نصر بحمد الله فإنهم خلقوا للعبادة فحق عليهم

اور نہیں چاہتا ہوں میں یہ کہ مجھکو کھلاویں اور یہ بحمد اللہ ہے کہ ان کی پیدائش واسطے عبادت کے ہوئی پس اوپر لازم ہے

أن يعتنوا بما خلقوا له والاعراض عن حظوظ الدنيا بالزهادة فإنها دار

کہ توجہ اور اس کام کی طرف جسکے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور روگردانی دنیا کے فائدوں سے بے رغبتی کے ساتھ پس تحقیق یہ جگہ

نفاد لا محل لخلود ومركب عبور لا منزل حبور ومشرع انفصام لا موطن

نہیں ہمیشہ رہنے کی اور سواری ہے گذرنے کی نہیں مقام خوشی کا اور راستہ کٹنے والا ہے نہیں وطن

دوام فلهذا كان الايقاظ من أهلها هم العباد واعقل الناس فيها

ہمیشگی کا اسلئے جانے والے اس گھر میں وہی عبادت کرنیوالے ہیں اور زیادہ عقلمند لوگ اس دنیا میں

هم الزهاد قال الله تعالى إنما مثل الحيوة الدنيا كماء أنزلناه من السماء

رغبت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوا اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے ہے اوتارا ہم نے اس کو آسمان سے

فاختلط به نبات الارض مما يأكل الناس والانعام حتى إذا أخذت

پس ملا ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ اور چار پائے یہانتک کہ جب پکڑتی ہے

الارض زخرفها وازينت وظن أهلها أنهم قادرون عليها أتاها أمرنا

زمین بناؤ اپنا اور زینت پکڑتی ہے اور جانتے ہیں لوگ اسکے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر اسکے آتا ہو اسپر حکم ہمارا

ليلا أو نهارا فجعلناه حصيدا كأن لم تغن بالامس كذلك نفصل

رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہیں ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بستی تھی کل کو اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم

الآيات لقوم يتفكرون والآيات في هذا المعنى كثيرة ولفكر حسر

نشانیوں کو واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور آیات بہت ہیں اس مضمون میں اور البتہ تو جہاں کہا

القائل حيث قال ان لله عبادا فطنا طلقوا الدنيا وخافوا الفتنا

کہنے والے نے جہاں کہ کہا تحقیق اللہ کے بندے ہیں دانا لوگ تہوڑی جنہوں نے چھوڑ دیا دنیا کو اور ڈر گئے فتنوں سے

نظروا فيها فلما علموا انها ليست لحي وطنا جعلوها لجة واتخذوا

دیکھا اس میں پس جب جان لیا یہ کہ نہیں کسی زندہ کا وطن گردانا اسکو گہرا اور بنایا

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَالنِّیَّۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی التَّوْبَۃِ

پہلا باب عبادت میں اخلاص اور نیت کرنے کے بیان میں دوسرا باب توبہ کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الصَّبْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الصِّدْقِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

تیسرا باب صبر کے بیان میں چوتھا باب سچ بولنے کے بیان میں پانچواں باب

فِی الْمُرَاقَبَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی الْیَقِیْنِ وَ

مراقبہ کے بیان میں۔ چھٹا باب تقویٰ اور پرہیزگاری کے بیان میں ساتواں باب یقین اور

التَّوَکُّلِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِی الْاِسْتِقَامَۃِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی التَّفَکُّرِ

توکل کے بیان میں آٹھواں باب استقامت کے بیان میں نواں باب تفکر کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِی الْمُبَادَرَۃِ اِلَی الْخَیْرَاتِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی

دسواں باب نیک عملوں کی طرف سبقت کرنیکے بیان میں گیارہواں باب

الْمُجَاھَدَۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْاِزْدِیَادِ مِنَ الْخَیْرِ فِی اٰخِرِ

مجاہدہ کے بیان میں۔ بارہواں باب آخر عمر میں نیک عمل بہت کرنے کے ترغیب میں۔

الْعُمُرِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی بَیَانِ کَثْرَۃِ طُرُقِ الْخَیْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعَ

تیرہواں باب نیک عملوں کی طریقوں کی کثرت میں چودھواں باب

عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الْعِبَادَۃِ اَلْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلَی

عبادت میں میانہ روی کرنیکے بیان میں۔ پندرہواں باب نیک اعمال کی محافظت کرنیکے بیان میں

الْاَعْمَالِ اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ فِی الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَۃِ عَلَی السُّنَنِ وَاٰدَابِھَا

سولہواں باب سنت اور اسکے آداب کی حفاظت کرنیکے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ فِی وُجُوْبِ الْاِنْقِیَادِ لِحُکْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْبَابُ

سترھواں باب اللہ تعالیٰ کے حکم کے انقیاد کے وجوب میں اٹھارہواں

الثَّامِنَ عَشَرَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ

باب بدعتوں اور نئے کاموں سے بچنے کے بیان میں۔ انیسواں باب

فِیْ مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً اَوْ سَیِّئَۃً اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ فِی الدَّلَالَۃِ اِلَی الْخَیْرِ

اس بیان میں جو رسم نیک یا رسم بد چلائے بیسواں باب نیکی اور ہدایت کیطرف

وَالدُّعَاءِ اِلَی الْھُدٰی اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ فِی التَّعَاوُنِ عَلَی الْبِرِّ

بلانے میں اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرنے کے

والتقوى الباب الثاني والعشرون في النصيحة الباب الثالث والعشرون
بیان میں بائیسواں باب نصیحت کرنے کے بیان میں تیئیسواں باب

في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر الباب الرابع والعشرون في عقوبة
بھلی باتوں کا امر کرنے اور برائی سے منع کرنے کے بیان میں۔ چوبیسواں باب اس شخص کے

من أمر بالمعروف ونهى عن المنكر وخالف قوله الباب الخامس وا
عذاب کے بیان میں جو لوگوں کو نیکی کا امر کرے اور برائے سے روکے اور خود اسپر عمل نہ کرے۔ پچیسواں

لعشرون في الأمر بأداء الأمانة الباب السادس والعشرون في
باب امانت کے ادا کرنے کے حکم میں چھبیسواں باب

تحريم الظلم والأمر برد المظالم الباب السابع والعشرون في تعظيم
ظلم کی تحریم اور مظالم کے رد کرنے کے بیان میں۔ ستائیسواں باب

حرمات المسلمين وبيان حقوقهم والشفقة عليهم الباب الثامن
مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان کے حقوق اور انپر شفقت کرنے کے بیان میں اٹھائیسواں باب

والعشرون في ستر عورات المسلمين والنهي عن إظهارها لغير
مسلمانوں کے عیب کی پردہ پوشی اور بلا ضرورت اسکو ظاہر کرنے سے نہی کے

ضرورة الباب التاسع والعشرون في قضاء حوائج المسلمين الباب
بیان میں۔ انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجات پوری کرنے کے بیان میں تیئیسواں باب

الثلثون في الشفاعة الباب الحادي والثلثون في الإصلاح بين
شفارش کرنے کے بیان میں۔ اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنے کے

الناس الباب الثاني والثلاثون في فضل ضعفة المسلمين والفقراء
بیان میں بتیسواں باب ضعیف اور حقیر اور گمنام مسلمانوں کی فضیلت کے

والخاملين الباب الثالث والثلثون في ملاطفة اليتيم والبنات
بیان میں تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیوں

وسائر الضعفة والإحسان إليهم والشفقة عليهم والتواضع لهم
اور ضعیف و مسکین لوگوں پر ملاطفت و نرمی کرنے اور انپر احسان و شفقت کرنے اور انکے لیے تواضع کرنے کے بیان

الباب الرابع والثلثون في الوصية بالنساء الباب الخامس والثلاثون
چونتیسواں باب عورتوں کے باب میں وصیت کرنے کے بیان میں پینتیسواں باب

فِی حَقِّ الزَّوْجِ عَلٰی امْرَأَتِہٖ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی النَّفَقَۃِ عَلَی الْعِیَالِ

حاوند کے حق جو عورت پر ہیں اٹھے بیان ہیں چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی الْاِنْفَاقِ مِمَّا یُحِبُّ وَمِنَ الْجَیِّدِ اَلْبَابُ

سینتیسواں باب جو مال پیارا اور محبوب اور عمدہ ہو اس سے خرچ کرنے کے بیان میں اڑتیسواں

الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی اَمْرِہٖ اَھْلَہٗ وَاَوْلَادَہٗ وَمَنْ فِی رَعِیَّتِہٖ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ

باب اپنی اہل اور اولاد اور رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم کرنے

تَعَالٰی وَتَادِیْبِھِمْ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِی حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِیَّۃِ بِہٖ

اور ان کو ادب سیکھنے کے بیان میں۔ انتالیسواں باب ہمسایہ کے حق اور اسکے حق کی وصیت کے بیان میں

اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ فِی بِرِّ الْوَالِدَیْنِ وَصِلَۃِ الْاَرْحَامِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ

چالیسواں باب ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابتیوں سے میل ملاپ کرنے کے بیان میں اکتالیسواں

وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی تَحْرِیْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطْعِ الرَّحِمِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ

باب عقوق اور قطع رحمی کی حرمت کے بیان میں۔ بیالیسواں باب

فِی فَضْلِ بِرِّ الصَّدِیْقِ اَبِ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

ماں باپ اور دوسرے قرابتیوں کے دوستوں سے نیکی کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔ تینتالیسواں باب

فِی اِکْرَامِ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کی تعظیم و تکریم کے بیان میں چوالیسواں باب

الْاَرْبَعُوْنَ فِی تَوْقِیْرِ الْعُلَمَاءِ وَالْکِبَارِ وَاَھْلِ الْفَضْلِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

علماء اور بزرگوں اور اہل فضل کی تعظیم کرنے کے بیان میں۔ پینتالیسواں باب

وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی زِیَارَۃِ اَھْلِ الْخَیْرِ وَصُحْبَتِھِمْ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْھُمْ وَزِیَارَۃِ

نیک لوگوں کی زیارت کرنے اور ان کے صحبت کرنے اور ان سے دعا منگوانے اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت

اَمَاکِنِ الْفَاضِلَۃِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰہِ وَ

کرنے کے بیان میں۔ چھیالیسواں باب اللہ کیواسطے کسی سے محبت رکھنے کی فضیلت

اِعْلَامِ الرَّجُلِ مَنْ یُحِبُّہٗ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی عَلَامَاتِ

اور جس سے آدمی محبت رکھتا ہو اسکو اپنی محبت کی اطلاع کر دینے کے بیان میں۔ سینتالیسواں باب

حُبِّ اللّٰہِ تَعَالٰی لِلْعَبْدِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِی تَحْذِیْرِ مَنْ اٰذٰی اَوْ

بندہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانیوں کے بیان میں۔ اٹھتالیسواں باب ایذا دینے والوں اور مسکینوں

الصالحین والضعفۃ الباب التاسع والاربعون فی اجراء الحکام
کو ایذا دینے سے تحذیر کے بیان میں۔ انچاسواں باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنیکے
الناس علی الظاہر الباب الخمسون فی الخوف الباب الحادی
بیان میں۔ پچاسواں باب خوف کے بیان میں۔ باب اکاون امید
والخمسون فی الرجاء الباب الثانی والخمسون فی فضل الرجاء الباب الثالث
بیان میں۔ باب باون امید کی فضیلت میں۔ باب ترپین
والخمسون فی الجمع بین الخوف والرجاء الباب الرابع والخمسون فی فضل
خوف اور رجا کے جمع کرنیکے بیان میں۔ باب چون
البکاء من خشیۃ اللہ تعالی وشوقا الیہ الباب الخامس والخمسون فی
اللہ تعالی کے خوف سے اور اسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب پچپن
فضل الزہد فی الدنیا وفضل الفقر الباب السادس والخمسون فی
دنیا سے بے رغبت ہونے اور فقر کی فضیلت کے بیان میں۔ باب چھپن بھوک
الجوع وخشونۃ العیش والاقتصار علی القلیل من المأکول وحظ النفس
اور گذران سادگی کے بیان اور کھانے اور نفس کے حظ سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے
ترک الشہوات الباب السابع والخمسون فی القناعۃ والعفاف وذم
ترک کرنیکے بیان میں۔ باب ستاون قناعت اور عفاف اور سوال کرنیکی مذمت کے
السؤال الباب الثامن والخمسون فی جواز الاخذ بغیر سؤال الباب
بیان میں۔ باب اٹھاون اگر بغیر سوال کرنیکے کوئی دیوے تو اس کو لینے کے جواز میں۔ باب
التاسع والخمسون فی الحث علی الاکل من عمل یدہ والتعفف بہ عن
انسٹھ اپنے ہاتھ سے کما کر کھانے کی ترغیب میں اور اپنی کمائی کے سبب سوال کرنے سے
السؤال والتعرض للعطاء الباب الستون فی الکرم والجود والانفاق
اور لوگوں کی عطا و بخشش سے تعرض کرنے سے بچ جانیکے بیان میں۔ باب ساٹھواں بخشش و سخی اور خرچ
من وجوہ الخیر الباب الحادی والستون فی النہی عن البخل الباب
جملوں میں خرچ کرنیکے بیان میں۔ باب اکسٹھ بخل سے نہی کے بیان میں باب
الثانی والستون فی الایثار والمواساۃ الباب الثالث والستون فی
باسٹھ ایثار اور ایک دوسرے کی غمخواری کے بیان میں۔ باب ترسٹھ

الشَّنَائِفِ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ وَالِاسْتِكْثَارِ مِمَّا يُتَبَرَّكُ بِهِ الْبَابُ الرَّابِعُ وَ

آخرت کے کاموں میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کے استکثار کے بیان میں باب ۴ چوتھا

وَالسِّتُّونَ فِي فَضْلِ الْغِنَى الشَّاكِرِ الْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّونَ فِي الْمَوْتِ وَقِصَرِ

مالدار شکر گزاری کی فضیلت کے بیان میں باب ۶۵ پینسٹھ موت اور قصر امل کے بیان میں

الْأَمَلِ الْبَابُ السَّادِسُ وَالسِّتُّونَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ الْبَابُ السَّابِعُ وَ

باب چھیاسٹھ قبروں کی زیارت کرنے کے بیان میں باب سڑسٹھ

السِّتُّونَ فِي كَرَاهِيَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ الْبَابُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّونَ فِي الْوَرَعِ الْبَابُ

موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں باب اڑسٹھ ورع و پرہیزگاری کے بیان میں باب ۶۹

التَّاسِعُ وَالسِّتُّونَ فِي اسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ الْبَابُ السَّبْعُونَ فِي الِاخْتِلَاطِ

تنہائی گوشہ نشینی اور گوشہ گیری کے استحباب کے بیان میں باب ستر ہوان لوگوں سے

بِالنَّاسِ الْبَابُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ فِي التَّوَاضُعِ الْبَابُ الثَّانِي وَ

ملنا جلنا رکھنے کے بیان میں باب اکہتر اکہتروان تواضع کے بیان میں باب ۷۲ بہتروان

سَبْعُونَ فِي تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَالْإِعْجَابِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُونَ

تکبر اور خود بینی کی حرمت کے بیان میں باب ۷۳ تہتروان

فِي حُسْنِ خُلُقِ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ فِي الْحِلْمِ وَالْأَنَاةِ وَالرِّفْقِ

خوش خلقی کے بیان میں باب چوہترواں حلم در آہستگی اور رفق کے بیان میں

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ فِي الْعَفْوِ وَالْإِعْرَاضِ عَنِ الْجَاهِلِينَ الْبَابُ

معاف کرنے اور جاہلوں سے درگذر کرنے کے بیان میں باب ۷۶

السَّادِسُ وَالسَّبْعُونَ فِي احْتِمَالِ الْأَذَى الْبَابُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ فِي الْغَضَبِ

تکلیف دینے والوں کی برداشت کرنے کے بیان میں باب ستتروان غصب

وَإِذَا انْتُهِكَتْ حُرُمَاتُ الشَّرْعِ وَالِانْتِصَارِ لِدِينِ اللَّهِ تَعَالَى الْبَابُ الثَّامِنُ

جب اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو توڑا جائے تو غصب کرنے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے کے بیان میں باب ۷۸

وَالسَّبْعُونَ فِي أَمْرِ الْوُلَاةِ بِالرِّفْقِ بِرَعَايَاهُمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمُ الْبَابُ

والیوں کو رعایا پر رفق و شفقت کرنے کے بیان میں باب ۷۹

الْمُتَمِّمُ الثَّمَانِينَ فِي وُجُوبِ طَاعَةِ

باب اسی جس کا نام ہے

وُلَاةِ الْاَمْرِ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالثَّمَانُوْنَ فِی اجْتِنَابِ

خدا تعالےٰ کی نافرمانی نہو اُس میں حاکموں کی فرمانبرداری کے وجوب میں۔ باب ۸۱ اکاسی حکومت سے

الْوِلَایَاتِ اَلنَّہْیِ عَنْ سُؤَالِ الْاِمَارَۃِ وَالْوِلَایَاتِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَ

اجتناب کرنے اور امارت کا سوال کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۸۲ بیاسی

الثَّمَانُوْنَ فِیْ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِیْ وَغَیْرِھِمَا مِنْ وُّلَاۃِ الْاُمُوْرِ عَلٰی

بادشاہ اور قاضی وغیرہما حکام کو

اِتِّخَاذِ وَزِیْرِ صَالِحٍ وَّتَحْذِیْرِھِمْ عَنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ

وزیر صالح مقرر کرنے کی ترغیب دینے اور بُرے ہمنشینوں سے آگاہ کرنے کے بیان میں۔ باب ۸۳ تراسی

فِی النَّہْیِ عَنْ تَوْلِیَۃِ الْاِمَارَۃِ وَالْقَضَاءِ وَغَیْرِھِمَا مِنْ طَلَبِ وِلَایَۃِ اَلْبَابُ

جو شخص طالب ہو امارت کا اُسکو امارت کے متعلق کرنے کی نہی کے بیان میں باب ۸۴

الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْاَدَبِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْحَیَاءِ

چوراسی ادب کے بیان میں باب ۸۵ پچاسی حیا کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِیْ حِفْظِ السِّرِّ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ

باب ۸۶ چھیاسی بھید کی حفاظت کرنیکے بیان میں باب ۸۷ ستاسی

فِی الْوَفَاءِ بِالْعَھْدِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلٰی مَا اعْتَادَہٗ

عہد کے وفا کرنیکے بیان میں باب ۸۸ اٹھاسی جس نیکی پر آدمی کو عادت ہو گئی ہو اُس کی محافظت کے

مِنَ الْخَیْرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِیْ اسْتِحْبَابِ طَیِّبِ الْکَلَامِ وَطَلَاقَۃِ

بیان میں باب ۸۹ نواسی ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی اور شیریں کلامی

الْوَجْہِ عِنْدَ اللِّقَاءِ اَلْبَابُ التِّسْعُوْنَ فِیْ بَیَانِ کَثْرَۃِ طُرُقِ الْخَیْرِ وَاِیْضَاحِ اَلْبَابُ

کے استحباب کے بیان میں باب ۹۰ نوے کلام واضح اور روشن کرنیکے بیان میں باب ۹۱

الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ اِصْغَاءِ الْجَلِیْسِ لِحَدِیْثٍ یُحِبُّ سَمَاعَہٗ اَلْبَابُ الثَّانِیْ

اکانوے اپنے پاس بیٹھنے والیکی بات یکطرف کان لگاکر سننے کے بیان میں باب ۹۲

وَالتِّسْعُوْنَ فِی الْوَعْظِ وَالْاِقْتِصَادِ فِیْہِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ فِی

بانوے وعظ کرنے اور اُسمیں میانہ روی کرنیکے بیان میں باب ۹۳ ترانوے

الْوَقَارِ وَالسَّکِیْنَۃِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِی النَّدْبِ اِلَی الْاٰیَاتِ

وقار اور سکینہ کے بیان میں باب ۹۴ چورانوے نماز وغیرہ عبادت کے طرف

الصلوة وسائر العبادات بوقار وسكينة الباب الخامس والتسعون

وقار اور سکینہ اور آہستگی سے جانے کے بیان میں۔ باب پچانوے

في اكرام الضيف الباب السادس والتسعون والسابع والتسعون في

مہمان کا اکرام کرنے کے بیان میں۔ باب چھیانوے اور ستانوے

استحباب التبشير والتهنية بالخير الباب الثامن والتسعون في

بشارت دینے اور مبارک باد کہنے کے استحباب میں باب اٹھانوے

وداع الصاحب وصبيته عند فراقه الباب التاسع والتسعون في

اپنے دوست کو وداع کرنے اور اس سے جدا ہونے کے وقت اسکو وصیت کرنے کے بیان میں۔ باب ننانوے

الاستخارة والمشاورة الباب المائة في الذهاب الى العيد وعيادة

استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں باب سو دان عید اور مریض کی عیادت

المريض ورجوعهما من طريق والرجوع من طريق اخر الباب الحادي

وعیادت کو ایک راستہ سے جانے اور دوسرے راستہ سے واپس آنے کے بیان میں۔ باب ایکسو

بعد المائة في تقديم اليمين في كل ما هو من باب التكريم الباب

ایک جو کام تکریم و تعظیم کے باب سے ہو اسمیں داہنی ہاتھ کے مقدم کرنے کے بیان میں۔ باب

الثاني بعد المائة في كتاب الاداب للطعام وفيه ابواب الباب الثاني

ایکسو دو کے بعد سو کے اس کتاب میں کھانے کے ادب کے ذکر میں اور اس میں کئی باب ہیں۔ باب ایکسو سو

بعد المائة في ابواب اداب الشرب وفيه ابواب الباب الرابع بعد

پینے کے ادب کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں۔ باب ایکسو چار

المائة في اداب اللباس الباب الخامس بعد المائة في اداب

لباس کے ادب کے بیان میں۔ باب ایکسو پانچواں سونے

النوم والاضطجاع والقعود والمجلس والجليس والرؤيا الباب السادس

اور پہلو پر لیٹنے اور بیٹھنے اور مجلس اور خواب کے بیان میں۔ باب ایکسو چھ

بعد المائة في اداب السلام الباب السابع بعد المائة في كتاب عيادة

بیٹھنا سلام کے ادب کے بیان۔ باب ایکسو ساتواں بیمار کی پرسی

المريض وتشييع الميت والصلوة عليه الباب الثامن بعد المائة في كتاب

اور میت کے رخصت کرنے اور اسپر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں۔ باب ایکسو آٹھواں

اٰدابِ السَّفَرِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ کِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

سفر کے اداب کے بیان میں ۔ باب ایکسو نواں قران کے فضائل کے بیان میں

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْوُضُوْءِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ

باب ایکسو دسواں وضو کی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو گیارہواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْاَذَانِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْ

اذان کی فضیلت کے بیان میں ۔ باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت

الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَ

کے بیان میں ۔ باب ایکسو تیرہواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

الْعَصْرِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَلْبَا

باب ایکسو چودہواں مسجدوں کی طرف چلکر جانیکی فضیلت کے بیان میں باب

الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ

ایکسو پندرہواں نماز کو انتظار کرنیکے بیان میں ۔ باب ایکسو سولہواں

الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی الْحَثِّ

جماعت کی نماز فضیلت کے بیان میں باب ایکسو سترہواں فجر

عَلٰی حُضُوْرِ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَلْبَابُ الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اور عشا کی نماز کیلئے جماعت میں حاضر ہونیکی ترغیب کے بیان میں ۔ باب ایکسو اٹھارہواں فرض نمازوں کی محافظت ۔

فِی الْمُحَافَظَةِ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ

پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صفوں کے پورا کرنے اور برابر کرنے اور اپس میں ملکر کھڑی ہونیکے بیان میں

فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَتَتْمِیْمِ الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَتَسْوِیَتِهَا وَالتَّرَاصِّ فِیْهَا

باب ایکسو بیسواں فرائض کیساتھ سنن مؤکدہ پڑھنے کی فضیلت اور ان کے

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ مَعَ الْفَرَائِضِ

وَبَیَانِ اَدَائِهَا وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهَا وَبَیَانِ اَقْدَارِهَا وَفِیْهِ اَبْوَابُ اَلْبَابُ

اداب کے بیان میں اور انکے متعلقات اور انکی مقدار کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں ۔ باب

الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ سُنَّةِ الْجُمُعَةِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

ایکسو اکیسواں جمعہ کی سنتوں کے بیان میں باب ایکسو بائیسواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي التَّنَفُّلِ فِي الْبَيْتِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالنَّافِلَةِ الْبَابُ
باب ۱۲۳
بائیسواں گھر میں نفل پڑھنے اور فرض نفل میں فصل کرنے کے بیان میں

الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْوِتْرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْبَابُ الرَّابِعُ
باب ۱۲۴ ایکسو
ایکسویں بائیسواں وتر اور اسکے متعلق مسائل کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا الْبَابُ الْخَامِسُ
باب ۱۲۵
پچیسواں نماز ضحی اور اسکے متعلقات کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ الْبَابُ السَّادِسُ وَ
باب ۱۲۶ ایکسو
ایکسویں چھبیسواں تحیۃ المسجد کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوءِ الْبَابُ السَّابِعُ وَ
باب ۱۲۷
ستائیسواں وضو کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے بیان میں

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْبَابُ
باب ۱۲۸
اٹھائیسواں جمعہ کے دن کی فضیلت اور اسکے متعلقات کے بیان میں

الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ الْبَابُ التَّاسِعُ
باب ۱۲۹ ایکسو
ایکسواُنتیسواں شکر کے سجدوں کے بیان میں

وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ الْبَابُ الثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ
باب ۱۳۰ ایکسو تیسواں
تیسواں قیام اللیل کے بیان میں

فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ الْبَابُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ
باب ۱۳۱ ایکسو اکتیسواں
رمضان کے قیام میں اور وہ تراویح ہے

فِي فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا الْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُونَ
باب ۱۳۲ ایکسو بتیسواں
قیام لیلۃ القدر اور اسکے متعلقات کے بیان میں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ وَخِصَالِ الْفِطْرَةِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُونَ
باب ۱۳۳ ایکسو تینتیسواں
مسواک کرنیکی فضیلت اور فطرت کی خصلتوں کے بیان میں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَأْكِيدِ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ وَبَيَانِ فَضَائِلِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا الْبَابُ
باب ۱۳۴
زکوٰۃ کے واجب ہونے کی تاکید اور اسکے فضائل اور متعلقات کے بیان میں

الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الصِّيَامِ وَفَضَائِلِهِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ
چونتیسواں روزوں اور اسکے فضائل اور متعلقات

وَالسُّحُورِ وَأَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ وَفِيهِ أَبْوَابُ الْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ

اور سحری اور انواع کثیرہ کے بیان میں۔ اور اسمیں کئی باب ہیں باب ۱۳۵ ایکسو پینتیسواں

الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الِاعْتِكَافِ الْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ

اعتکاف کے بیان میں باب ۱۳۶ ایکسو چھتیسواں

فِي كِتَابِ الْحَجِّ الْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ

حج کے بیان میں باب ۱۳۷ ایکسو سینتیسواں جہاد

وَفَضْلِ الشُّهَدَاءِ وَبَيَانِ مَنْ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ وَفِيهِ أَبْوَابُ الْبَابُ

اور شہیدوں کی فضیلت اور اُنکے بیان اور متعلقات کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں باب ۱۳۸

الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ الْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُو

ایکسو اٹھتیسواں غلام آزاد کرنیکی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو انتالیسواں

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْمَمْلُوكِ الْبَابُ الْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ

مملوک سے احسان کرنے کی فضیلت کے بیان میں باب ۱۴۰ ایکسو چالیسواں

فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الَّذِي يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ تَعَالَى وَحَقَّ مَوَالِيهِ الْبَابُ

اُس غلام کی فضیلت کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے مالکونکا حق ادا کرے۔ باب ۱۴۱

الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ وَهُوَ

ایکسو اکتالیسواں ہرج یعنے اختلاط اور فتنوں کے ظہور کے وقت عبادت کرنیکے

الِاخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ الْبَابُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ

فضیلت کے بیان میں باب ۱۴۲ ایکسو بیالیسواں خرید و فروخت

السَّمَاحَةِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِي

اور بیچنے دینے کیوقت میں سماحت کرنیکی فضیلت کے اور قرض کو اچھی طرح سے ادا کرنے اور اچھی طرح سے تقاضا کرنے اور

وَإِرْجَاحِ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ

ماپنے تولنے میں ماپ اور تول کو جھکتا رکھنے کی فضیلت کے بیان میں۔ باب ایکسو تینتالیسواں علم کے

الْعِلْمِ الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ حَمْدِ اللهِ تَعَالَى

بیان میں باب ۱۴۴ ایکسو چوالیسواں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرنیکے

شُكْرِهِ الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ

بیان میں باب ۱۴۵ ایکسو پینتالیسواں رسول

الباب السادس والاربعون بعد المائة فی کتاب الله صلی الله علیه وسلم
باب ایکسو چھیالیسواں اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بیان میں

الباب السابع والاربعون بعد المائة فی کتاب الاذکار وما یتعلق بها وبیان انواعها واوقاتها وغیر ذلک وفیه ابواب
باب ایکسو سینتالیسواں ذکر اور اسکے متعلقات اور اسکے اقسام اور اوقات وغیرہ کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں

الباب الثامن والاربعون بعد المائة فی کتاب الدعوات وفیه ابواب
باب ایکسو اڑتالیسواں دعاؤں کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

الباب التاسع والاربعون بعد المائة فی کرامات الاولیاء وفضلهم
باب ایکسو انچاسواں ولیوں کی کرامتوں اور انکی فضیلت کے بیان میں

الباب الخمسون بعد المائة فی کتاب الامور المنهی عنها
باب ایکسو پچاسواں ان کاموں کے بیان میں جن سے منع کیا گیا ہے

الباب الحادی والخمسون بعد المائة فی تحریم الغیبة والامر بحفظ اللسان وتحریم سماعها وبیان ما یباح منها
باب ایکسو اکاونواں غیبت کے حرام ہونے اور زبان کو اس سے بچانے اور غیبت کے سننے کی حرمت اور غیبت مباح کے بیان میں

الباب الثانی والخمسون بعد المائة فی تحریم النمیمة
باب ایکسو باونواں چغلی کی حرمت کے بیان میں

الباب الثالث والخمسون بعد المائة فی تحریم نقل الحدیث وکلام الناس الی ولاة الامور
باب ایکسو تریپنواں حکام کے پاس بیان کرنے کی تحریم کے بیان میں

الباب الرابع والخمسون بعد المائة فی ذم ذی الوجهین
باب ایکسو چونواں دو رویہ آدمی کی مذمت کے بیان میں

الباب الخامس والخمسون بعد المائة فی تحریم الکذب وبیان ما یجوز منه
باب ایکسو پچپنواں جھوٹ کی تحریم کے بیان میں

الباب السادس والخمسون بعد المائة فی الحث علی التثبت فیما یسمعه ویحکیه
باب ایکسو چھپنواں اس امر کی ترغیب میں کہ آدمی جو بات سنے اور حکایت کرے تو تحقیق اور ثبوت کو پہنچ کر کہے

الباب السابع والخمسون بعد المائة فی غلظ
باب ایکسو ستاونواں

شَهَادَةِ الزُّوْرِ وَتَحْرِيْمِهَا اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ

جھوٹی گواہی کی برائی اور حرام ہونے کے بیان میں باب ایکسو اٹھاون انسان

لَعْنِ اِنْسَانٍ بِعَيْنِهٖ اَوْ دَابَّةٍ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

معین یا چوپایہ پر لعنت کرنے کی حرمت کے بیان میں باب ایکسو انسٹھ

جَوَازِ لَعْنِ اَصْحَابِ الْمَعَاصِيْ غَيْرِ الْمُعَيَّنِيْنَ اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

گنہگاروں غیر معینوں پر لعنت کرنے کے جواز میں باب ایکسو ساٹھ

تَحْرِيْمِ سَبِّ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَسَبِّ الْاَمْوَاتِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ اَلْبَابُ

مومن کو ناحق برا کہنے اور مرے ہوئے کو برا کہنے کی حرمت کے بیان میں باب

الْحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِيْذَاءِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

ایکسو اکسٹھ کسی کو ایذا دینے سے نہی کے بیان میں باب ۱۶۲ ایکسو باسٹھ

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ وَالتَّقَاطُعِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَ

ایک دوسرے سے بغض رکھنے اور ایک دوسرے کی طرف پشت کرنے اور ایک دوسرے سے جدائی کرنے سے نہی کے بیان میں باب

السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْحَسَدِ وَالنَّهْيِ عَنْهُ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَ

ایکسو تریسٹھ حسد کی حرمت میں اور اس سے منع کے بیان میں باب ایک سو چونسٹھ

السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّجَسُّسِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

کسی کے عیب کی جستجو کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو پینسٹھ مسلمان

الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ سُوْءِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

کسی سے بدظنی کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایک سو چھیاسٹھ

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ احْتِقَارِ الْمُسْلِمِيْنَ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

مسلمانوں کی حقارت کرنے کی حرام ہونے کے بیان میں باب ایکسو سڑسٹھ

فِيْ اِظْهَارِ الشَّمَاتَةِ بِالْمُسْلِمِ وَالنَّهْيِ عَنْهَا اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ

مسلمان کے رنج پر خوشی ظاہر کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو اڑسٹھ

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الطَّعْنِ بِالْاَنْسَابِ الثَّابِتَةِ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

لوگوں کی نسبیں جو ثابت ہیں انہیں طعن کرنے کی حرمت کے بیان میں باب ایکسو انہتر

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ

دغا اور فریب کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ستر

فِي تَحْرِيمِ الْغَدْرِ اَلْبَابُ الْحَادِي وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْمَنِّ

غدر کے حرام ہونے کے بیان میں — باب ایکسو اکہتر کسے کو بخشش وغیرہ کرکے

بِالْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا اَلْبَابُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

احسان جتانے کی تحریم کے بیان میں — باب ایکسو بہتر نہی اور

الِافْتِخَارِ وَالْبَغْيِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْهِجْرَانِ

سرکشی کرنے سے نہی کے بیان میں — باب ایکسو تہتر تین دن سے زیادہ

بَيْنَ الْمُسْلِمَيْنِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي

مسلمانوں میں بھائی رہنے کی رخصت کے بیان میں — باب ایکسو چوہتر

النَّهْيِ عَنْ تَنَاجِي اثْنَيْنِ دُونَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لِأَجْلِ حَاجَةٍ اَلْبَابُ

دو آدمی کو بدون تیسرے کے اون کے راز گوئی کرنے کی نہی کے بیان میں مگر حاجت کے ہونے — باب

الْخَامِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعْذِيبِ الْحَيَوَانِ وَالدَّوَابِّ

ایکسو پچہتر غلام اور چوپائے اور فرزند کو بغیر سبب شرعی کے دکھ

وَالْمَرْأَةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ

دینے سے نہی کے بیان میں — باب ایکسو چھہتر

الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ التَّعْذِيبِ بِالنَّارِ لِكُلِّ حَيَوَانٍ حَتَّى النَّمْلَةِ وَنَحْوِهَا اَلْبَابُ

جاندار چیزوں کو آگ کا عذاب کرنے سے نہی کے بیان میں یہانتک کہ چیونٹی اور مانند اُسکے کو — باب

السَّابِعُ وَالسَّبْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ

ایکسو ستتر مالدار کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنے کی تحریم میں — باب ایکسو اٹہتر

بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كَرَاهَةِ الْعَوْدِ فِي الْهِبَةِ اَلْبَابُ الثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَأْكِيدِ

بخشش کرکے پھر واپس کر لینے کی کراہیت کے بیان میں — باب ایکسو اسی

تَحْرِيمِ مَالِ الْيَتِيمِ اَلْبَابُ الثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الرِّبَا

یتیم کے مال کی تحریم کی تاکید کے بیان میں — باب ایکسو اسی

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ اَلْبَابُ

کی تحریم کے بیان میں — باب ایکسو اکاسی ریا کی تحریم کے بیان میں

الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيمَا يُتَوَهَّمُ أَنَّهُ رِيَاءٌ وَلَيْسَ هُوَ رِيَاءً اَلْبَابُ

ایکسو بیاسی کس کام کے بیان میں جس میں ریا کو وہم کیا جائے اور حقیقت ریا نہ ہو — باب

الثالث والثمانون بعد المائة فی تحریم النظر الی الاجنبیۃ والامرد الحسن

ایکسو تراسی اجنبی بیگانی عورت اور بے ریش لڑکوں خوبصورت کی طرف شہوت سے دیکھنے کی تحریم کے بیان میں

الباب الرابع والثمانون بعد المائة فی تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ

باب ایکسو چوراسی اجنبی عورت سے خلوت کرنے کی حرمت کے بیان میں

الباب الخامس والثمانون بعد المائة فی تحریم تشبہ الرجال

باب ایکسو پچاسی مردوں کو عورتوں سے

بالنساء والنساء بالرجال الباب السادس والثمانون بعد المائة

اور عورتوں کو مردوں سے مشابہت کرنیکی تحریم کے بیان میں باب ایکسو چھیاسی

فی النہی عن التشبہ بالشیطان والکفار الباب السابع والثمانون بعد

شیطان اور کافروں سے مشابہت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ستاسی

المائۃ فی نہی الرجل والمرأۃ عن خضاب الشعر بالسواد الباب الثامن

مرد اور عورت کو صرف سیاہ خضاب کرنے سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

والثمانون بعد المائۃ فی النہی عن القزع وھو حلق بعض الرأس دون

اٹھاسی سر کے بال کچھ منڈوانے اور کچھ نہ منڈوانے سے نہی کے بیان

بعض الباب التاسع والثمانون بعد المائۃ فی تحریم وصل الشعر والوشم

میں باب ایکسو نواسی بالوں سے بال کا ملانے اور گودنے اور گودنے کی

والوشر الباب التسعون بعد المائۃ فی النہی عن نتف الشیب

حرمت کے بیان میں۔ باب ایکسو نوے سفید بالوں کے اکھاڑنے سے نہی کے بیان میں

الباب الحادی والتسعون بعد المائۃ فی کراھۃ الاستنجاء بالیمین

باب ایکسو اکانوے داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور داہنی ہاتھ فرج کو

ومس الفرج بالیمین الباب الثانی والتسعون بعد المائۃ فی کراھۃ

لگانے کی کراہیت کے بیان میں باب ایکسو بانوے ایک جوتا پہنکر

المشی فی نعل واحدۃ کراھۃ لبس النعل والخف قائما الباب الثالث

چلنے پھرنے اور کھڑے ہوکر جوتا اور موزہ پہننے کی کراہت کے بیان میں باب

والتسعون بعد المائۃ فی کراھۃ ترک النار فی البیت عند النوم ونحوہ

ایکسو ترانوے سونے وغیرہ غفلت کے وقت گھر میں آگ چھوڑنے کی کراہت کے بیان میں

الباب الرابع والتسعون بعد المائة في النهي عن التكلف الباب الخامس

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں باب ایکسو ۱۹۵ ایکسو پچانوے

والتسعون بعد المائة في تحريم النياحة على الميت ولطم الخد ونحوهما

میت پر نوحہ کرنے اور رخسارہ وغیرہا پیٹنے کے تحریم کے بیان میں

الباب السادس والتسعون بعد المائة في النهي عن اتيان الكهان و

باب ایکسو چھیانوے ۱۹۶ کاہنوں اور

المنجمين والعرافين واصحاب الرمل والطوارق بالحصى والشعير والبارح

نجومیوں اور عرافوں اور رملوں وغیرہم کے پاس جانے سے نہی کے بیان میں باب

والسابح والتسعون بعد المائة في النهي عن التطير الباب الثامن و

ایکسو ستانوے بدشگونی سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

التسعون بعد المائة في تحريم تصوير الحيوان في بساط او نحوه او ثوب

اٹھانوے بچھونے یا تکیہ یا کپڑے میں جاندار کی تصویر بنانے کی تحریم کے بیان میں

الباب التاسع والتسعون بعد المائة في تحريم اتخاذ الكلب الا

باب ایکسو ننانوے کھیتی اور شکار یا جانوروں کے حفاظت کے سوا کتا رکھنے کی تحریم

لصيد او زرع او ماشية الباب المائتان في كراهة تعليق الجرس في البعير

کے بیان میں باب دوسو اونٹ وغیرہ چوپاؤں کے گردن میں

ونحوه استصحاب الكلب والجرس الباب الحادي بعد المائتين في

گھنٹی یا مذہبنے کی کراہت کے بیان میں اور کتا اور گھنٹی کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو ایک

كراهة ركوب الجلالة وهي البعير او الناقة التي تاكل العذرة الباب

جلالہ یعنی گوبر کھانے والی اونٹ اونٹنی پر سوار ہونے کی کراہت کے بیان میں اور جلالہ ۵۹ اونٹ اونٹنی جو گوبر کھاتی ہو باب

الثاني بعد المائتين في النهي عن البصاق في المسجد والامر بتنزيهه عن

دوسو دوسرے تھوکنے کے بیان میں اور پاک چیزوں سے مسجد کو پاک رکھنے کے

[illegible] المائتين في كراهة الخصومة في المسجد

[illegible] مسجد میں جھگڑا کرنے اور اس میں

[illegible] والشراء الباب الرابع بعد

[illegible] کی کراہت کے بیان میں باب دوسو چار ۲۰۴

المائتین فی نہی من اکل ثوما او بصلا او غیرھما مما لہ رائحۃ کریھۃ عن
چار سو بیسن یا پیاز وغیرہما بدبودار چیز کھانے والے کو مسجد میں آنے سے پہلے

دخول المسجد قبل زوال رائحتہ الباب الخامس بعد المائتین فی کراھۃ
مسجد میں داخل ہونے سے ممانعت کے بیان میں باب دو سو پانچ امام کے خطبہ پڑھنے

احتباء یوم الجمعۃ والامام یخطب الباب السادس بعد المائتین فی
کی حالت میں جمعہ میں جمعہ کے دن احتبا کی صورت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں باب دو سو چھ ۲۰۶

نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ وارادان یضحی عن اخذ شیء من شعرہ
جو شخص عشرہ ذی الحج آجائے اور وہ قربانی کا ارادہ کرتا ہے تو قربانی کرنے سے پہلے بال

او اظفارہ حتی یضحی الباب السابع بعد المائتین فی النھی عن الحلف
اور ناخون کتروانے سے نہی کے بیان میں باب دو سو سات مخلوق کی قسم کھانے

بمخلوق کالنبی والکعبۃ والملئکۃ والسماء وغیرھا الباب الثامن
نہی کے بیان میں جیسا پیغمبر اور کعبہ اور ملائکہ اور آسمان وغیرہا کی قسم کھانا باب دو سو

بعد المائتین فی تغلیظ تحریم الیمین الکاذبۃ عمدا الباب التاسع
آگاہ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانے کی تحریم کی تشدید کے بیان میں باب دو سو نو ۲۰۹

بعد المائتین فی ندب من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا
جو شخص کسی شے پر قسم کھائے پھر اس محلوف علیہ کا غیر اسکو بہتر معلوم ہو تو اسکو

ان یفعل ذلک المحلوف علیہ ثم یکفر عن یمینہ الباب العاشر بعد
مستحب ہے کہ قسم توڑ کر محلوف کر لیوے پھر قسم کا کفارہ ادا کرے باب دو سو ۲۱۰

المائتین فی العفو عن لغو الیمین وانہ لا کفارۃ فیہ الباب الحادی
اور بیچ قسم لغو کی معافی اور اسمیں کفارہ لازم نہ آنیکے بیان میں باب

عشر بعد المائتین فی کراھۃ کثرۃ الحلف فی البیع والشراء وان کان صادقا
دو سو گیارہ خرید و فروخت میں بہت قسم کھانے کی کراہت کے بیان میں اگرچہ سچا ہی ہو

الباب الثانی عشر بعد المائتین فی کراھۃ ان یسأل الانسان بوجہ اللہ
باب دو سو بارہ اس امر کی کراہت کے بیان میں کہ آدمی اللہ کیلئے بہشت کے سوا

غیر الجنۃ الباب الثالث عشر بعد المائتین فی تحریم قول شاھنشاہ
سوال کرے باب دو سو تیرہ بادشاہ وغیرہ امرا کو شاہنشاہ

لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ

کہنے کی تحریم میں باب دوسو چودہ فاسق اور مبتدع اور اسکے مثل کو

الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

سید وغیرہ تعظیم کے الفاظ سے خطاب کرنے کی ممانعت کے بیان میں باب دوسو پندرہ ۲۱۵

فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الْحُمَّى اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ

بخار کو برا کہنے کی کراہت میں باب دوسو سولہ ہوا کو برا کہنے سے

الرِّيحِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ اَلْبَابُ

ممانعت کے بیان میں باب دوسو سترہ مرغ خانگی کو برا کہنے کی کراہت میں باب

الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا اَلْبَابُ

دوسو اٹھارہ مطرنا بنوء کذا کے کہنے سے نہی کے بیان میں باب

التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ اَلْبَابُ الْعِشْرُونَ

دوسو انیس مسلمان کو کافر کہنے کی تحریم میں باب

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّفَحُّشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ اَلْبَابُ الْحَادِي وَ

دوسو بیسویں بے حیائی اور بدزبانی سے نہی کے بیان میں باب

الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ بِالتَّشَدُّقِ وَتَكَلُّفِ

دوسو اکیس تکلفات سے کلام فصیح اور تعمق کرنے کی

الْفَصَاحَةِ وَغَيْرِهَا اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

کراہت کے بیان میں باب دوسو بائیس خبث

قَوْلِ خَبُثَتْ نَفْسِي اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

نفس کہنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو تیئیس انگور کا نام کرم رکھنے کی

تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ

کراہت کے بیان میں باب دوسو چوبیس عورت

وَصْفِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا مَا يَكُونُ فِي مَعْنَاهُ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

کو بیان مرد سے بدن یا صفت بیان کرنے سے نہی کے بیان میں مگر ضرورت وغیرہ غرض شرعی کیلئے بیان کرنا ممنوع

نَحْوِ الْبَابِ الْخَامِسِ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ

بیان باب دوسو پچیس ۲۲۵ دعا میں

فِی الدُّعَاءِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ بَلْ یَجْزِمُ بِالطَّلَبِ اَلْبَابُ السَّادِسُ

اللھم اغفرلی ان شئت کہنے کی کراہت میں بلکہ عزم کیساتھ سے دعا مانگا کرے۔ باب

وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ قَوْلِ مَاشَآءَ اللّٰہُ وَشَآءَ فُلَانٌ اَلْبَابُ

دوسو چوبیس ماشاء اللہ وشاء فلان کہنے کی کراہت کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ الْحَدِیْثِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ

دوسو ستائیس عشا کی نماز کے بعد باتیں کرنیکی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ امْتِنَاعِ الْمَرْاَۃِ عَنْ

باب دوسو اٹھائیس جب خاوند عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے تو بلا عذر نہ کرے

فِرَاشِ زَوْجِھَآ اِذَا دَعَاھَا وَلَمْ یَکُنْ لَّھَا عُذْرٌ شَرْعِیٌّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَ

عورت کو نہ جانیکی تحریم کے بیان میں باب

الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ صَوْمِ الْمَرْاَۃِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُھَا حَاضِرٌ

دوسو انتیس جب خاوند گھر میں موجود ہو تو عورت کو نفلی روزہ بغیر اذن خاوند کے رکھنے کی تحریم کے

اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَلْبَابُ الثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ تَحْرِیْمِ رَفْعِ الْمَاْمُوْمِ رَاْسَہٗ

بیان میں باب دوسو تیس رکوع اور سجدہ میں امام سے پہلے مقتدی

مِنَ الرُّکُوْعِ اَوِ السُّجُوْدِ قَبْلَ الْاِمَامِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ

کا سر اٹھانے کی تحریم کے بیان میں باب دوسو اکتیس ۲۳۱

الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ وَضْعِ الْیَدِ عَلَی الْخَاصِرَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ اَلْبَابُ الثَّانِیْ

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب

وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ الصَّلٰوۃِ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَنَفْسُہٗ تَتُوْقُ

دوسو بتیس جب کھانا حاضر ہو اور جی کھانا چاہتا ہو

اِلَیْہِ اَوْ مَعَ مُدَافَعَۃِ الْاَخْبَثَیْنِ وَھُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَ

اسکو چھوڑ کر یا پاخانہ اور پیشاب روکے نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں باب

الثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّھْیِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ فِی الصَّلٰوۃِ

دوسو تینتیس نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے نہی کے بیان میں

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاھَۃِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب دوسو چونتیس نماز میں بلا عذر دائیں بائیں التفات کرنے کی

بغیر عذر الباب الخامس والثلثون بعد المائتین فی النہی عن الصلوۃ
کراہت کے بیان میں باب دو سو پینتیس قبروں کیطرف نماز پڑھنے سے ممانعت

الی القبور الباب السادس والثلثون بعد المائتین فی تحریم المرور بین یدی
بیان باب دو سو چھتیس ۲۳۶ نمازی کے آگے سے گذرنیکی تحریم کے بیان میں

المصلی الباب السابع والثلثون بعد المائتین فی کراھۃ شروع المأموم فی نافلۃ
باب دو سو سینتیس مؤذن کی اقامت میں شروع ہوچکے بعد مقتدی کے نفل شروع کرنے کی کراہت کے

بعد شروع المؤذن فی اقامۃ الصلوۃ الباب الثامن والثلثون بعد المائتین فی
بیان میں باب دو سو اڑتیس مجمعہ کے دن روزہ سے اور اسکی رات کو نماز سے خاص کرنے کی کراہت

کراھۃ تخصیص یوم الجمعۃ بصیام ولیلتہ بصلوۃ الباب التاسع والثلثون بعد
میں باب دو سو انتالیس ۲۳۹ روزہ وصال کہنے کی تحریم کے

المائتین فی تحریم الوصال فی الصوم الباب الاربعون بعد المائتین فی
بیان میں باب دو سو چالیس قبر پر بیٹھنے کی تحریم کے

تحریم الجلوس علی القبر الباب الحادی والاربعون بعد المائتین فی النہی
باب دو سو اکتالیس ۲۴۱ قبر کو چونہ پختہ کرنے

عن تخصیص القبر والبناء علیہ الباب الثانی والاربعون بعد المائتین فی
اور اوسپر مکان بنانے سے نہی کے بیان میں باب دو سو بیالیس ۲۴۲

تغلیظ اباق العبد عن سیدہ الباب الثالث والاربعون بعد المائتین فی
غلام کا اپنے مولی سے بھاگ جانیکی تشدید کے بیان میں باب دو سو تینتالیس ۲۴۳

تحریم الشفاعۃ فی الحدود الباب الرابع والاربعون بعد المائتین
حدود میں شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان میں باب دو سو چوالیس

فی النہی عن التغوط فی طریق الناس ومواردہ الباب الخامس والاربعون
لوگوں کی راہ اور پانی کے گھاٹوں میں قضاء حاجت کرنے سے نہی کے بیان میں باب ۲۴۵ دو سو

بعد المائتین فی النہی عن البول فی الجحر وفی الماء الراکد الباب السادس
پینتالیس ۲۴۵ کھڑے پانی میں بول کرنے سے نہی کے بیان میں باب

والاربعون بعد المائتین فی کراھۃ تفضیل الوالد بعض اولادہ علی بعض
دو سو چھیالیس ۲۴۶ باپ کے ہبہ میں اپنی اولاد میں سے بعض کو زیادہ دینے کی کراہت کے

CENTRAL LIBRARY ... ON LAHORE

فِی لِحْبَةِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی تَحْرِیْمِ اِحْدَادِ

بیان میں باب دوسو سینتالیس میت کو کسی میت پر

الْمَرْاَةِ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشَرَةَ اَیَّامٍ

تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی حرمت میں مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی تَحْرِیْمِ بَیْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِ

باب دوسو اڑتالیس شہری کو جنگلی کے لئے کوئی چیز

وَتَلَقِّی الرُّکْبَانِ وَالْبَیْعِ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَالْخِطْبَةِ عَلٰی خِطْبَتِهٖ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ

بیچنے اور تلقی رکبان اور بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اسکے خطبہ پر خطبہ کرنے کی تحریم میں مگر یہ کہ وہ اذن دیدے

اَوْ یَرُدَّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِی النَّهْیِ عَنْ اِضَاعَةِ

یا رد کرے باب دوسو انچاس مال کو کسی ایسی جگہوں میں

الْمَالِ فِیْ غَیْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِیْ اَذِنَ الشَّرْعُ فِیْهَا اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ

ضائع کرنے کی نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن نہ دیا ہو باب دوسو پچاس

فِی النَّهْیِ عَنِ الْاِشَارَةِ اِلٰی مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَنَحْوِهٖ اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ

ہتھیار وغیرہ سے مسلمان کیطرف اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں باب دوسو اکاون

بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ

اذان ہوجانے کے بعد بلا عذر مسجد سے نکل جانے کی کراہت کے بیان میں

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ رَدِّ الرَّیْحَانِ وَنَحْوِهٖ

باب دوسو باون بلا عذر خوشبودار گھاس یا پھول کے رد کرنے کی کراہت کے

عُذْرٍ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْمَدْحِ فِی الْوَجْهِ

بیان میں باب دوسو ترپن جسکے حق میں خود بینی وغیرہ کا خوف ہو

لِمَنْ خِیْفَ عَلَیْهِ مَفْسَدَةٌ مِّنْ اِعْجَابٍ وَنَحْوِهٖ وَجَوَازِهٖ لِمَنْ اُمِنَ مِنْ ذٰلِكَ فِیْ

اسکے روبرو اسکے مدح کرنے کی کراہت میں اور جسکے حق میں اس کا مفسدہ نہ ہو اسکے روبرو اسکی مدح کرنے

حَقِّهٖ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ کَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَلَدٍ

جواز میں باب دوسو چون جس شہر میں وبا

وَقَعَ فِیْهِ الْوَبَاءُ فِرَارًا مِّنْهُ وَکَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَیْهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

پھیلی ہو اسی سے بھاگ جانے کی اور باہر سے اس میں آنے کی کراہت کے بیان میں باب

الخمسون بعد المائتين في التغليظ في تحريم الشعر الباب السادس والخمسون
دو سو پچاس ہاؤں کی تحریم کی تغلیظ میں باب ۲۵۶ دو سو چھپن
بعد المائتين في النهي عن المسافرة بالمصحف الى بلاد الكفار اذا خيف وقوعه بايديهم
قرآن ساتھ لیکر کفار کے شہروں کیطرف سفر کرنے سے نہی کے بیان میں جب دشمن کے ہاتھ میں اسکے آجانیکا خوف ہو۔ باب
العدو الباب السابع والخمسون بعد المائتين في تحريم استعمال اواني الذهب والفضة
دو سو ستاون باب چاندی سونیکے برتنوں کو کھانے پینے وغیرہ کاموں میں استعمال کرنے کی
في الاكل والشرب والطهارة وسائر وجوه الاستعمال الباب الثامن والخمسون بعد
تحریم کے بیان میں باب دو سو اٹھاون ۲۵۸
المائتين في تحريم لبس الرجل ثوبا مزعفرا الباب التاسع والخمسون بعد
مرد کو زعفران کا رنگا کپڑا پہننے کی حرمت میں باب دو سو انسٹھ ۲۵۹
المائتين في النهي عن صمت يوم الى الليل الباب الستون بعد المائتين في
دن سے رات تک چپ رہنے سے نہی کے بیان میں باب دو سو ساٹھ
تحريم الانتساب الى غير ابيه وتوليه الى غير مواليه الباب الحادي و
اپنے باپ کے غیر کی طرف اپنے نسب بیان کرنے اور اپنے موالی کے غیر کیطرف تولی کی تحریم کے بیان میں باب
الستون بعد المائتين في التحذير عن ارتكاب ما نهى الله تعالى عنه او
دو سو اکسٹھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی منہیات کے
رسوله صلى الله عليه وسلم الباب الثاني والستون بعد المائتين فيما
ارتکاب سے تحذیر کے بیان میں باب دو سو باسٹھ اس بیان میں
يقول هو يفعله من ارتكب منهيا عنه الباب الثالث والستون بعد
کہ جو شخص کسی کام منہی عنہ کا مرتکب ہو جائے تو اسکو کیا کہنا چاہیے۔ باب ۲۶۳ دو سو
المائتين في كتاب المنثورات والملح الباب الرابع والستون بعد
نثر کیطرح متفرقات اور نمکین مضامین کے احادیث کے بیان میں باب دو سو چونسٹھ ۲۶۴
المائتين في كتاب الاستغفار الباب الخامس والستون بعد
چونسٹھ استغفار کے بیان میں باب دو سو پینسٹھ ۲۶۵
المائتين في بيان ما اعد الله للمؤمنين في الجنة
ان نعمتوں کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے بہشت میں طیار کی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الْاِخْلَاصِ وَاِحْضَارِ النِّیَّۃِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَعْمَالِ وَالْاَقْوَالِ

پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و مخفی میں

وَالْاَحْوَالِ الْبَارِزَۃِ وَالْخَفِیَّۃِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ

اخلاص اور احضار نیت کے بیان میں ف اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے اور ان کو یہی حکم ہوا ہے

مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ

کہ بندگی کریں اللہ تعالٰی کی نرمی کر کر اوسکے واسطے ایکطرف ہو کر اور کھڑی کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ اور یہی ہے دین

الْقَیِّمَۃِ ۝ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ

مضبوط لوگوں کی ۔ اور فرمایا اللہ تعالٰی نے قربانیوں کے خون اور گوشت خدا کو نہیں پہونچتے لیکن تمہارا

التَّقْوٰی مِنْکُمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ

تقوٰی اوسکو پہنچتا ہے ف اور فرمایا اللہ تعالٰی نے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اگر تم اوسکو مخفی رکھو

اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ

یا ظاہر کرو وہ خدا تعالٰی اوسکو جانتا ہے ف امیر المومنین ابی حفص عمرؓ بیٹے خطاب کے وہ بیٹے

نُفَیْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ رِیَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِیِّ

نفیل کے وہ بیٹے عبدالعزیٰ کے وہ بیٹے ریاح کے وہ بیٹے عبداللہ کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے رزاح کے وہ بیٹے عدی کے

ابْنِ کَعْبِ بْنِ لُؤَیِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِیِّ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ

وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے قریش میں عدوی تھے نسب کے فرماتے ہیں کہ میں نے خود سنا تھا کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ سب عمل نیتوں کیساتھ ہیں ہر آدمی کو وہی ملے گا ۔ جو اوسنے

مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَآ اَوِ امْرَاَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗٓ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ ۝ مُتَّفَقٌ عَلٰی

عمل کرنے کی نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ تعالٰی اور رسول کیطرف ہوگی تو اوسکی ہجرت اللہ رسول کیطرف منسوب ہوگی اور

صِحَّتِہٖ وَاِمَامَانِ الْمُحَدِّثِیْنَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ

جس شخص کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے کو ہوگی یا کسی عورت کے نکاح کرنیکے لیئے ہجرت کریگا اوسی چیز کیطرف اوس کی ہجرت ہوگی علماء

نے تفاق لیا ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر اس حدیث کو دو امام محدثین نے روایت کیا ہے ابو عبداللہ اور اسکا نام محمد پیشانی ہے

ابن برزبۃ الجعفی البخاری وابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری

وہ بیٹا ہے برزبہ کا جعفی قبیلہ میں سے بخاری کا بسنے والا اور دوسرے کی کنیت ابو الحسن ہے نام اسکا مسلم ہے وہ بیٹا ہے حجاج کا

النیسابوری رضی اللہ عنہما فی کتابیہما اللذین ہما اصح الکتب المصنفۃ

نیساپور کا راضی ہو جیو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اپنی اپنی کتاب میں جو تمام کتب مصنفہ میں سے زیادہ صحیح ہے

وعن ام المؤمنین ام عبد اللہ عائشۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

اور ام المومنین ام عبد اللہ رضے اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم یغزو جیش الکعبۃ فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کعبہ سے لڑنے کو آوے گا جب بیداء میں پہونچیں گے تو

بآولہم وآخرہم قالت قلت یا رسول اللہ کیف یخسف بآولہم وآخرہم ومنہم

اوپر پہلی اترے گی سب زمین میں دھنس جائینگی عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلعم پہلی اور پچھلی کس طرح ہلاک کی جائینگی حالانکہ

اسواقہم ومن لیس منہم قال یخسف بآولہم وآخرہم ثم یبعثون علی

اوجن بازاری وغیرہ لوگ بھی شامل ہونگے فرمایا سب زمین میں دھنسا دیجائینگے پھر اپنی نیتوں پر تم اٹھ

نیاتہم متفق علیہ ہذا لفظ البخاری وعن عائشۃ رضہ قالت قال

کو اٹھائے جائینگے یہ روایت بخاری اور مسلم دونوں نے کی ہے اور لفظ صرف بخاری کے ہیں اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتح ہو چکنے کے بعد مکہ سے ہجرت کرنا نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت نیک کرنی اور جہاد کرنے کو اب حاصل کرو اور جب تم کو امام

فانفروا متفق علیہ ومعناہ لا ہجرۃ من تلک لانہا صارت دار اسلام

تو اوسکے حکم کی اطاعت کرو اور جہاد کی تیاری کرکے چلو دونوں متفق علیہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے ہجرت مکہ سے اس واسطے کہ مکہ دار الاسلام ہو چکا ہے

وعن ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا مع النبی صلی

ابی عبد اللہ جابر انصاری رضے اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم

وسلم کے ساتھ تھے آپنے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ آدمی ہیں کہ سیر کرنی اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں

وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر رواہ مسلم

اس کو بیماری نے ساتھ آنے سے روک لیا ہے اور ایک میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں یہ روایت کی ہے مسلم نے

ورواہ البخاری عن انس رضہ قال رجعنا من غزوۃ تبوک مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بخاری نے انس رضہ سے اسطرح روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جنگ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔

فتح ہے کا اس سے مفہوم ہوا کہ جہاد کا حکم قیامت تک ہے گا ۱۲

فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا خَلَّفْنَا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ

کہ آپنے فرمایا کہ بیٹھے لوگوں کو ہم مدینے میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں بسبب عذر کے وہ لوگ ہمارے شریک نہیں ہو سکتے جس گھاٹی پر کہ ہم ہیں

الْعُذْرُ وَعَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ

وہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں ابی یزید معن بن یزید بن الاخنس رضی سے روایت ہے اور یہ معن اور

وَاَبُوْهُ وَجَدُّهُ صَحَابِيُّوْنَ قَالَ كَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا

اسکا باپ اور دادا سب صحابی ہیں معن کہتا ہے کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کو نکالے

فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ

اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس لاکر رکھے، میں نے انکو وہ دینار لیلئے اور باپ کے پاس لایا باپ نے مجھے کہا اللہ کی قسم ہے

مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا

میرے تیرا ارادہ کرکے نہیں نکالے میں جھگڑتا ہوا اوسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لایا، حضرت صلعم نے میرے باپ کو فرمایا

نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ

اے یزید تیرے نیتے اوسکا ثواب ہو گیا جو تو نے نیت کی تھی، اور مجھے فرمایا اے معن جو تو نے لیلیا ہے تیرا ہو گیا، یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے

سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ

سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن

بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ الْقُرَشِيُّ الزُّهْرِيُّ اَحَدُ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ

مرہ بن کعب بن لوی قرشی زہری رضی جو ان دس مردوں میں سے ہیں جنکے لیے جنت کی گواہی دی گئی ہے

قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ

بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں سخت بیمار ہو گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو

اَشْتَدَّ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ

تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم آپ دیکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوں اور میں مالدار ہوں

وَلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِيْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ يَا

اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے تو تہائی اپنے مال میں سے صدقہ کردوں حضرت صلعم نے فرمایا نہیں میں کہا

رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ

صدقہ کردوں آپنے فرمایا نہ، میں نے پھر کہا کہ مال کی تہائی صدقہ کردوں، فرمایا ہاں تہائی بھی خیرات کے لیئے

كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ

بہت یا بڑا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چھوڑ جائے کہ لوگوں سے مانگتے

النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا

پہیلا کر کھلتے پہریں اور جو کچھ تو خرچ کی رضا مندی کیلئے خرچ کریگا ہو سکا ثواب ضرور پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ تو اپنی جورو کے

تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ

منہ میں ڈالیگا اوسکا بھی تجھکو اجر ملیگا سعد کہتا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں یہاں چھوڑ دیا جاؤنگا اپنے ساتھیوں کو پیچھے

تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ

جانیکے بعد فرمایا اگر تو بیماری کی حالت میں مکہ میں چھوڑ دیا جائیگا اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو کام کرتا رہیگا تو اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور شاید تو

أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي

چھوڑا جائیگا یہانتک کہ لوگ پانوے تجھسے بہت نفع اور ضرر پاویں اور لوگ کہیں اللہ قائم رکھ ہجرت سے اصحاب کی ہجرت کو

هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ

اور نہ پہیلا دان کو ایڑیوں پر۔ لیکن سعد بن خولہ بڑا محتاج ہے راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

صلعم اوسکے مکہ میں فوت ہونے کی بابت ترحم کرتے ہیں ف متفق علیہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

ابْنِ صَخْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ

کہ رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسم

وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللهِ

اور صورتیں نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے روایت کی اسکو مسلم نے ف ابو موسیٰ عبد اللہ

ابْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ

ابن قیس اشعری سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کسی نے پوچھا کہ ایک شخص

يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ

کبھی حمیت سے لڑتا ہے اور کبھی حمیت کرتا ہے اور ایک دکھلاوے کیلئے لڑتا ہے ان میں کونسی لڑائی فی سبیل اللہ ہے۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي

کہ جو شخص اس لیے لڑائی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو جائے اوسکی لڑائی

سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

فی سبیل اللہ ہے۔ ف متفق علیہ ابو بکرہ نفیع بن الحارث ثقفی رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان تلوار لیکر ایک دوسرے کے قتل کرنیکے ارادہ سے سامنے آویں تو قاتل اور مقتول

النار قلت یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا
دوزخ کے آگ میں ہیں۔ پوچھے عرض کی یا رسول اللہ قاتل بسبب قتل کرنے کے دوزخی ہوا مقتول کا کیا حال ہے کہ دوزخی ہوا کیا آپ نے فرمایا
علی قتل صاحبہ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
قتل کرنے پر حریص تھا۔ متفق علیہ ف ابو ہریرہ رضہ روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم صلوۃ الرجل جماعۃ تزید علی صلوتہ فی سوقہ وبیتہ بضعا
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت میں آدمی کو نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس اور
وعشرین درجۃ ق ذلک ان احدھم اذا توضا فاحسن الوضوء ثم اتی
کئی درجے زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسلیے ہے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کو
المسجد لا یرید الا الصلوۃ لا ینھزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفع لہ
نماز پڑھنے کے ارادہ سے جائے نماز کے سوا کسی دوسرے کام کو نہ جائے تو جتنے قدم چلکر جاتا ہے مسجد میں داخل ہونے تک
بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان
ہر ایک قدم کی عوض اوسکو ایک درجہ ملتا ہے اور ایک گناہ بخشا جاتا ہے جب مسجد میں داخل ہوا تو جبتک مسجد میں
فی الصلوۃ ما کانت الصلوۃ ھی تحبسہ والملئکۃ یصلون علی احدکم
نماز کی خاطر بیٹھا رہیگا نماز ہی میں شمار کیا جائیگا۔ اور جب تک نماز پڑھکر اوسی جگہ بیٹھا رہیگا۔
ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون اللھم ارحمہ اللھم اغفر لہ
فرشتے اوسکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہتے ہیں اے اللہ اس شخص کو رحمت کر اے اللہ اوسکو بخشدے
اللھم تب علیہ مالم یؤذ فیہ مالم یحدث فیہ متفق علیہ وھذا لفظ
اے اللہ اوسپر رجوع کر یہ دعا اوسوقت تک مانگتے رہتے ہیں جبتک اوسی جگہ بیٹھا رہے کسیکو ایذا نہ دیوے اور حدث نہ کرے
مسلم وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھزہ ھو بفتح الیاء والھاء وبالزای ای یخرجہ
مسلم کے ہیں آپکا قول ینہزہ ساتھ فتحہ یا اور ہا کے اور ساتھ زا کے ہے یعنے
وینھضہ وعن ابی العباس عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب رض عن
نکالے اسکو اور ابی العباس عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ تبارک وتعالی قال ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے
اللہ کتب الحسنات والسیئات ثم بین ذلک فمن ھم بحسنۃ فلم یعملھا
حسنات اور سیئات لکھی ہیں پھر اونکا بیان کر دیا پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو عمل میں نہ لاوے

سو کا ذکر بطور مثال کے ہوا ہے اور مراد سب متھیار ہیں جو قتل کیلئے بنائے گئے ہوں اور اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اس امت میں سے بعضے لوگ

كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا

اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کرکے اوسکو عمل میں لائے اللہ تعالیٰ اوسکو

اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَاِنْ هَمَّ

اپنے پاس دس نیکی سے سات سو تک لکھتا ہے اور اگر بدی کا

بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً وَاِنْ هَمَّ بِهَا

ارادہ کیا مگر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر بدی کا ارادہ کرکے

فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اوسکو عمل میں لاوے تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ہی بدی لکھتا ہے متفق علیہ ۔ ق

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن عمر رضہ بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو ذکر کرتے سنا

يَقُوْلُ اِنْطَلَقَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ

کہا فرماتے تھے کہ پہلے لوگوں میں سے تین آدمی گھر سے نکلے اونکو وہیں رات آگئی رات گذارنے کو وہ ایک غار میں جا اترے

فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ

ایک پتھر پہاڑ سے غار کے منہ پر گر پڑا اوس سے غار کا منہ بند ہو گیا تب وہ آپس میں کہنے لگے کہ اس پتھر سے

مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمُ اللّٰهُمَّ

نجات کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی مگر اسکے کہ تم اپنے نیک اعمال کو یاد کرکے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو ایک اون میں سے بولا کہ اے اللہ میرے

كَانَ لِىْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا

ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں اونسے پہلے کسی کو نہ پلاتا تھا اور نہ وہ نہ آپ پیا کرتا تھا اور نہ گھر میں اطفال وغیرہ کو پلایا کرتا تھا۔

فَنَاٰى بِىَ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اَرُحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا

ایک روز میں درختوں کی طلب میں دور چلا گیا اور سے دونو میرے آنیسے پہلے سو گئے میں اونکے لیے دودھ دوہ کر لایا

فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا

تو اونکو سوتے دیکھ کر کھڑا رہا اور یہ اچھا نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی نہ پلا سکا

فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَىَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ

غرضکہ اسی حالت میں پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے اونکے جاگنے کا منتظر کھڑا رہا اور میرے لڑکے لڑکیاں

يَتَصَاعَوْنَ عِنْدَ قَدَمَىَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ

میرے قدموں کے پاس روتے تھے یہانتک کہ صبح ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا دودھ پیا۔ اے اللہ اگر تیرے واسطے کام

ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ

یہ کام تیری خوشی کیلئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے پتھر ہٹ کر راستہ ہوا

شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ

اور نکلنے کا رستہ نہ ہوا پھر دوسرا بولا کہ اے اللہ میرے چچا کی بیٹی تھی

كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ

سب سے زیادہ محبت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوس سے بہت محبت رکھتا تھا جیسا مرد عورتوں سے بہت محبت رکھا کرتے ہیں

فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي

میں نے اوسکے وصل کی خواہش کی اوس نے منظور نہ کیا آخر ایک قحط سالی میں بسبب محتاجی کے وہ میرے پاس آئی میں نے

فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ

اوسکو ایک سو بیس دینار وصل کی شرط پر دیئے اوس نے منظور کر لیا

حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتِ اتَّقِ

تاکہ جب میں اوپر قادر ہو گیا اور ایک روایت میں ہے جب میں اوسکے دونو پانو کے درمیان بیٹھ گیا تو اوس نے مجھے کہا

اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَ

ڈر اللہ تعالیٰ سے اور مہر نہ توڑ مگر ساتھ حق کے میں اوسی وقت اوس سے دور ہو گیا حالانکہ وہ مجھ کو بہت ہی پیاری تھی اور

تَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ

دینار جو اوسکو دیئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے۔ اے اللہ تعالیٰ اگر میں نے یہ عمل تیری خوشی کو کیا ہے

فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ

تو ہمارا رستہ کھول دے پتھر ہٹ کر راستہ ہوا مگر نکلنے کا رستہ نہ ہوا

مِنْهَا وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ

پھر تیسرا بولا کہ اے اللہ میں نے کچھ مزدور لگائے تھے اور اونکو مزدوری دیدی مگر

رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ

ایک شخص مزدوری بھچوڑ کر چلا گیا پس میں نے اوسکی مزدوری بڑھائی تاکہ اوس سے بہت مال بڑھ گیا

فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ لِي أَجْرِي فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ

پس وہی شخص بعد ایک وقت کے میرے پاس آیا اور کہا اے بندہ اللہ کے میری مزدوری مجھ کو دے میں نے اوسکو کہا کہ یہ جو تو دیکھتا ہے

أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي

اونٹ گائے بکری غلام سب تیری مزدوری کے ہیں وہ بولا اے بندہ اللہ کے تو مجھ سے ہنسی نہ کر

فقلت لا استهزئ بك فاخذه كله فاستاقه فلم يترك منه شيئا اللهم

میں نے کہا میں تجھ سے ہنسی ہرگز نہیں کرتا وہ سب کو ہانک کر لیگیا پس نہ چھوڑا اوس سے کچھ اے اللہ تعالے

ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة

اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے سے وہ پتھر دور ہو گیا

فخرجوا يمشون متفق عليه الباب الثاني في التوبة قال العلماء

پس چل دیئے متفق علیہ دوسرا باب توبہ میں ہے علما کہتے ہیں

التوبة واجبة من كل ذنب فان كانت المعصية بين العبد وبين

توبہ گناہ سے ہر ایک واجب ہے اگر گناہ معرفت خدا تعالے کا حق ہے

الله تعالى لا يتعلق بحق آدمي فلها ثلثة شروط احدها ان يقلع عن

اللہ تعالے کے حق سے اوسکو کچھ تعلق نہیں تو اس سے توبہ کرنے کی تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ گناہ سے

المعصية والثاني ان يندم على فعلها والثالث ان يعزم على ان لا يعود

اور یہ کہ دوسرے گناہ پر نادم اور پشیمان ہو تیسرے آیندہ کو پکا ارادہ کرلے کہ پھر یہ گناہ ہرگز نہ

اليها ابدا فان فقد احد الثلثة لم تصح توبته وان كانت المعصية تتعلق

کرونگا اگر ان تین شرط میں سے ایک مفقود ہوئے تو توبہ صحیح نہ ہوگی اور اگر گناہ آدمی کے

بادمي شروطها اربعة هذه الثلثة وان يبرئ من حق صاحبها

حق کا ہو تو اوسکی توبہ کی چار شرطیں ہیں یہ تینوں مذکور اور چوتھے یہ کہ اوس سے برات حاصل کرلے مثلاً اگر

فان كانت مالا او نحوه رده اليه ان كانت حد قذف ونحوه مكنه

مال ہے تو اوسکو واپس دے یا اوسکو معاف کرا لے اور اگر تہمت وغیرہ کی حد ہے تو اوسکو اپنے تئیں

منه او طلب عفوه وان كانت غيبة استحله منها ويجب ان يتوب من جميع الذنوب

حد لگنے دے یا اوس سے معاف کرا لے اور اگر غیبت ہو تو اوس سے بخشوا لے اور تمام گناہوں سے توبہ کرنی واجب ہے اگر یہ ایک گناہ

فان تاب من بعض ما صحت توبته عند اهل الحق من ذلك الذنب وبقي عليه لباقي

سے توبہ کرے تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ سے توبہ صحیح ہے اور جن گناہوں سے توبہ نہیں کی اوسکے ذمہ باقی رہینگے

وقد تظاهرت الدلائل من الكتاب والسنة واجماع الامة على وجوب التوبة

اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے توبہ کا واجب ہونا ثابت ہے

قال الله تعالى وتوبوا الى الله جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون

فرمایا اللہ تعالے نے اور توبہ کرو اللہ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو تاکہ تم مراد حاصل ہو

قال اللہ تعالیٰ استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ وقال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے مومنو اپنے رب سے بخشش مانگو پھر سب اوس کی طرف رجوع کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان

امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ

والو توبہ کرو اللہ تعالیٰ کیطرف صاف دل سے اور ابو ہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ فرماتے تھے۔ اللہ کی قسم ہے کہ میں دن میں استغفار اور توبہ ستر بار سے

من سبعین مرۃ رواہ البخاری وعن الاغر بن یسار المزنی رضی قال قال

زیادہ کرتا ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اور اغر بن یسار مزنی بیان کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگو اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرو اور اوس سے مغفرت مانگو بیشک میں ان میں

اتوب فی الیوم مائۃ مرۃ رواہ مسلم وعن ابی حمزۃ انس بن مالک رضی انصاری

ستر بار توبہ کرتا ہوں۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور ابی حمزہ انس بن مالک انصاری

خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سلم اللہ افرح بتوبۃ العبد المؤمن من احدکم سقط علی بعیرہ وقد

سلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اوس شخص کی نسبت کہ جسے اپنا اونٹ جنگل میں

اضلہ بارض فلاۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم للہ اشد فرحا بتوبۃ

کھویا پھر اوسکا اونٹ کھانا پینا اوسپر آکر اتفاق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے

عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان عثر راحلتہ بارض فلاۃ

اوس شخص کی نسبت کہ جسکا اونٹ اوسکا کھانا پینا لیکر جنگل میں اوسپر سوار تھا پھر

فانفلتت منہ وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع

کھو گیا اور اوسکی سواری کم ہو گئی اور اوسکا کھانا اور پانی اوسی پر تھا پھر اوسنے مایوس ہو کر کسی درخت تلے آ کر لیٹنے کا

فی ظلہا قد ایس من راحلتہ فبینما ہو کذلک اذا ہو بہا قائمۃ عندہ

اسی حالت پر یکایک میں کیا دیکھتا ہے کہ

فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک

وہی سواری اور اوسکے اوپر کھانا پینا کھڑا ہے اس پھر اس

اخطا من شدت فرح کے اللہ تعالیٰ کو بندہ اور بندہ کو اللہ تعالیٰ کہہ گیا ہے

فائدہ بندہ مومن کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو اسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے اس واسطے کہ توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں پاک و صاف ہو جاتا ہے

أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ

فرحت کی شدت سے اپنے خطا کے الفاظ بول دیتے ابو موسیٰ اشعری رضہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے

وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

اور ایسا ہی دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے یہ سورج کی طلوع کرنے تک اسی طرح ہوتا رہیگا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی یہ مسلم نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ جو شخص مغرب سے سورج چڑھنے سے پہلے توبہ کریگا اللہ اسکی توبہ قبول فرماویگا۔ ف۲ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ابی عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ رَوَاهُ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کو قبول کرتا ہے جبتک غرغرہ نہ کرے فسل روایت کی یہ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رضہ قَالَ أَتَيْتُ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے زر بن حبیش نے کہا کہ میں

صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رضہ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ

صفوان بن عسال رضہ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے کو آیا صفوان نے مجھے کہا کہ تو کس کام کو آیا ہے

يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ

میں نے اے زر علم کے طلب کرنے کو اس نے کہا کہ فرشتے اپنے بازو علم کے طلب کرنے والے کے لئے

رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ إِنَّهُ قَدْ حَاكَ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ

بچھا دیتے ہیں میں نے کہا کہ میرے دل میں موزوں پر مسح کرنا بعد پاخانہ کے

وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَأً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ

اور پیشاب کے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہے میں تجھ سے پوچھنے آیا ہوں

هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِينَ

کیا تو نے اس مسئلہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس نے کہا ہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو فرمایا کرتے تھے کہ سفر میں ہم کو فرمایا مسافرین

أَنْ لَّا يَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْ

یعنی دن اور تین رات مدے زنکالا کرو ہل اور غائط اور نیند سے سو کر لیا کرو مگر جنابت کی حالت موزہ اتار کر غسل کرنا چاہیے پھر

وَّنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

میں نے اوسکو کہا کہ تو نے محبت کے باب میں کچھ مجھ حضرت سے سنا ہو کہ بیان کرے تو اوس نے کہا کہ ہم ایک سفر میں آں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَّهُ جَهْوَرِيٍّ

وسلم کے ساتھ تھے کہ ناگاہ ایک اعرابی نے بہت بلند آواز سے

يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقُلْتُ

یا محمد کہکر پکارا۔ آپنے اوسکو ویسا ہی بلند آواز سے پکار کر کہا کہ آ گے ا تو میں نے اوسکو

لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

کہا افسوس ہے آواز آہستہ کر کہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور

نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ أَعْرَابِيٌّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ

تو اس سے منع کیا گیا ہے اوسنے مجھے جواب دیا واللہ میں آواز آہستہ نہ کرونگا اعرابی نے کہا کہ آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اور ابھی

وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اوسنے نہیں ملا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی اپنے پیاروں کے ساتھ ہو گا پھر

فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ

رسول اللہ صلعم نے کچھ ذکر کرتے کرتے مغرب کے دروازہ کا ذکر فرمایا کہ مسافت اوسکی چوڑان کا یا یوں کہا کہ سوار اوس دروازہ کی

فِيْ عَرْضِهِ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيٰنُ أَحَدُ الرُّوَاةِ قِبَلَ الشَّامِ

عرض کو چالیس یا ستر برس میں طے کر سکتا ہے۔ کہا سفیان راوی نے وہ طرف شام کے ہے

خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ

اوس دروازہ کو خدا تعالے نے اوسیدن پیدا کیا ہے جب زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں توبہ کے لیے ہمیشہ فتح ہے سورج کے

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وہاں سے چڑھنے تک بند نہ کیا جائیگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

صَحِيْحٌ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

صحیح ہے ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں ایک آدمی تھا۔ اوس نے ننانوے خون کیے تھے۔

اور جس نے اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہو اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہو اور اللہ اور رسول اللہ صلعم کی محبت کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہو

فلاں سے اجنبیت کے اور اللہ تعالیٰ سے اور رسول اللہ صلعم سے اجنبیت ہو اور اللہ تعالیٰ سے اور رسول اللہ صلعم سے اجنبیت ہو

پیغمبر جس نے اوسکو نکالنے کے بعد عمل کیا ہو اوس کے ساتھ ۱۲

فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً

پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اسکو ایک راہب قبلہ یا وہ شخص اوس راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے

وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ

خون کئے ہیں اب میری توبہ قبول ہو گی ہے راہب نے کہا نہیں اوس شخص نے راہب کو قتل کر دیا اور سو خون پورے کر کے پھر اٹھنے لوگوں سے پوچھا

عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ

دنیا میں بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اوسکو ایک عالم بتلا یا اوس نے اوس عالم سے آکر پوچھا کہ میں سو خون کئے ہیں میرے لیے

لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا

توبہ بھی ہے اوس عالم نے کہا ہاں اوس کو توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے تو فلانی زمین میں

وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى

چلا جا اور وہیں لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو وہاں جا کر اونکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بندگی کر اور اپنی زمین کیطرف پھر مت

أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَا

آ کیونکہ وہ زمین بری ہے۔ وہ شخص اوس عالم کے کہنے سے اوٹھا اور زمین کیطرف چل دیا جب آدھا راستہ اوسنے قطع کر لیا تو اوسکو موت آگئی

خْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ

اور رحمت کے ملائکہ اور عذاب کے ملائکہ اس شخص کے بارے میں جھگڑنے لگے رحمت کے ملائکہ نے کہا

تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ

کہ یہ تائب ہو کر دل سے اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ ہو کر آیا ہے اور عذاب کے ملائکہ نے کہا کہ اسنے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پس ایک فرشتہ

مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى

آدمی کی صورت میں ان کے پاس آیا اور دونوں کے درمیان اوسکو منصف بنایا اوسنے کہا کہ دونوں طرف کی زمین پیمائش کرو جس زمین

أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ

کے نزدیک ہو گا اوسی کا وہ شخص ہو گا۔ جب انہوں نے دونوں طرف کی زمین پیمائش کی تو جس زمین کا ارادہ کر کے چلا تھا اوسکے نزدیک پایا

فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهَا أَنْ تَبَاعَدِي وَإِلَيَّ أَنْ

پس اوسکو رحمت کے فرشتے نے قبض کی متفق علیہ اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اس زمین کو حکم دیا

الصَّالِحَةُ اقْتَرِبِي وَقَالَ قِيسُوا فَوَجَدُوهُ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحِ فَأَوْحَى اللَّهُ

کہ تو دور ہو جا اور نیک زمین کو حکم دیا کہ تو نزدیک ہو جا اور فرمایا کہ پیمائش کرو پس اوسکو اس زمین سے ایک بالشت نزدیک پایا پس اوسکو اوس زمین والوں میں سے کر لیا گیا اور صحیح کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس

تَعَالَى لِهَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَلِهَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَقَالَ قِيسُوا بَيْنَهُمَا فَوَجَدُوهُ

زمین کو حکم کیا کہ دور ہو جا اور اس زمین کو حکم کیا کہ نزدیک ہو جا اور فرشتہ سے فرمایا کہ ان دونوں زمینوں کے درمیان کی زمین کو پیمائش کرو پس اوسکی طرف

إلى هذه أقرب بشر فغفر له وفي رواية فناء بصدره نحوها وعن
ایک یا لشت تو وہ کہا اور اسکے گناہ مغفور ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے اپنا سینہ اوسکی طرف کر لیا تھا عبد اللہ ابن کعب
عبد الله ابن كعب بن مالك وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال
بن مالک سے روایت ہے اور کعب جب نابینا ہو گیا تھا تو یہ عبد اللہ اوسکا قائد تھا عبد اللہ کہتا ہے
سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه
کہ میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا تھا جب غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
وسلم في غزوة تبوك قال كعب لم أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
سے اپنے پیچھے رہنا ذکر کرتا تو کہتا تھا کہ میں کسی غزوہ میں سوا غزوہ تبوک اور بدر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
في غزوة غزاها قط إلا في غزوة تبوك غير أني قد تخلفت في غزوة بدر
سے پیچھے نہیں رہا تھا
ولم يعاتب أحدا تخلف عنه إنما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور بدر سے پیچھے رہنے والوں سے کسی کو عتاب نہیں ہوا ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور
والمسلمون يريدون عير قريش حتى جمع الله تعالى بينهم وبين عدوهم
مسلمان قریش کے قافلہ کا ارادہ کر کے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے بغیر میعاد کے انکو اور دشمنوں کو
على غير ميعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة
جمع کر دیا اور میں لیلۃ العقبہ میں جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تھی
حين توافقنا على الإسلام وما أحب أن لي بها مشهد بدر وإن كانت بدر
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اگرچہ لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے بدر کا چرچا
أذكر في الناس منها وكان من خبري حين تخلفت عن رسول الله صلى الله عليه
بہت تھا لیکن بدر میں حاضر ہونا لیلۃ العقبہ میں حاضر ہونے سے زیادہ محبوب نہ تھا اور جو میں غزوہ تبوک میں آپ سے
وسلم في غزوة تبوك أني لم أكن قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنه
پیچھے رہا تھا تو میرا یہ حال تھا کہ غزوہ تبوک سے پہلے ایسا قوی اور مالدار نہیں ہوا تھا جیسا اس
في تلك الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتين قط حتى جمعتهما في تلك الغزوة
غزوہ میں تھا اور اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹ سواری کے کبھی جمع نہ ہوئے تھے جیسے اس غزوہ میں دو اونٹ سواری کے میرے پاس ہو گئے تھے
ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة إلا ورى بغيرها حتى
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ فرماتے کہنے تک تو اور ہی کیا کرتے جب یہ

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ

غزوہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں غزوہ کا ارادہ کیا اور سفر

سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا

دراز اور جنگل کو مقصود ہوئے اور بہت دشمنوں کیساتھ مقابلہ ہوگا پس مسلمانوں کو اپنا ارادہ ظاہر فرما دیا کہ غزوہ کی

اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

طیاری کا سامان کریں اور اونکو اپنے قصد سے اطلاع کیے اور اوسوقت مسلمان لوگ آپکے

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُّرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ

ساتھ اس قدر بہت تھے کہ کسی یاد رکھنے والے کی کتاب جمع نہ کر سکتی تھی

قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ

کعب کہتے ہے کم تھا کہ آدمی مخفی ہونے کا ارادہ کرے مگر یہی ظن کیا جاتا تھا کہ وہ مخفی رہیگا جب تک

يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ

اوسکے حق میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے وحی نازل نہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ ایسے موسم میں کیا تھا

حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ میوے اور چھایہں بہت خوشنما معلوم ہوتی تھی اور میرا دل کا میلان ان چیزوں کیطرف بہت تھا پس رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَاَرْجِعُ وَلَمْ

صلعم نے طیاری کر دی اور مسلمان آپکے ساتھ تھے اور میں بھی طیاری کی خیال میں آتا تھا اور کچھ بھی نہ کرتا اور

اَقْضِ شَيْئًا وَّاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُّ فَلَمْ يَزَلْ

پھر جاتا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ مجھے قدرت ہے جب چاہونگا طیاری کر لونگا یہہ خیال

ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مجھے مہلت دیتے جاتا تھا کہ لوگ طیار ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَّالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ

سلم اور مسلمانوں نے کوچ کر دیا اور میں نے کچھ بھی طیاری نہ کی تھی میں پہر گیا

فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَّلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ

اور پھر آیا پس کچھ بھی طیاری نہ کی تھی اسیطرح آتے مجھے دیر ہوتی گئی اور لوگ کوچ کر گئے اور غزوہ کا وقت

الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ

گذر گیا پس میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کر کے اونکو جا ملوں افسوس ہے کہ میں کر لیتا مگر میرے لیے یہ کام مقدر نہ تھا۔

ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچ کے بعد لوگوں میں جاتا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ

تو مجھے اس بات کا غم ہوتا تھا کہ میں اپنے لئے اچھی حالت نہیں دیکھتا کہ ایسے شخص کی حالت جو نفاق میں ڈوبا ہوا ہو یا

أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایسے شخص کی حالت جو ضعفاء میں سے ہو جنکو اللہ تعالے نے معذور رکھا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ

علیہ وسلم نے تبوک میں پہونچنے تک مجھے یاد ہی نہ فرمایا تا کہ ایک دن تبوک میں آپ لوگوں میں بیٹھے تھے کہ فرمایا کعب

بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي

ابن مالک کو کیا ہوا ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے کہا یا رسول اللہ صلعم اوسکو دو چادروں نے اور دونوں کندھوں کی طرف دیکھنے

عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا

نے روک لیا معاذ بن جبل نے سنکر کہا کہ تو نے بری بات کہی اللہ تعالے کی قسم یا رسول اللہ ہمنے

عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ

اسپر خیر کے سوا دوسری حالت کوئی نہیں دیکھی آپ خاموش رہے کہ ناگاہ ایک آدمی

عَلٰى ذٰلِكَ رَأٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سفید پوش سراب میں آپکو نظر آیا آپنے دیکھکر فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي

اللہ کرے تو ابو خیثمہ ہی ہو پس وہی نکلا اور وہ شخص تھا

تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ

جو ایک صاع خرما صدقہ لایا تھا اور منافقوں نے اسپر طعنہ کیا تھا کعب کہتا ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تبوک سے آتے ہیں مجھے غم نے تنگ کیا

أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ

جھوٹ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپکے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے

ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ

اسمیں اعانت کا طلبگار رہا جب خبر ملی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

قَادِمًا زَاحَ عَنِّيْ الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّيْ لَمْ اَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فَبِهٖ كَذِبًا

اوسی وقت مجھ سے یہ کذب دور ہو گیا اور میں نے جان لیا کہ آپکے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھ کبھی نجات نہ ہوگی

فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ اِذَا

پس میں نے سچ بولنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہونچے اور جب آپ سفر سے

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

تشریف لاتے تو اول مسجد ہی میں تزول فرمایا کرتے تھے آپنے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کے ملاقات کیلئے وہاں

ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ

بیٹھ گئے پس جتنے لوگ آئے اور سوگند کھا کھا کر اپنے تخلف کا عذر آپکے سامنے بیان کرنے لگے تھے اور یہ لوگ اسی سے

رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى

کچھ زیادہ تھے پس رسول اللہ صلعم نے انکا ظاہر قبول فرمایا اور انسے بیعت لی اور انکے لیئے استغفار کیا اور انکے باطن

اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ

اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائے تب میں حاضر ہوا تو آپنے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا اور مجھے کہا آگے آ میں

فَجِئْتُ اَمْشِيْ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِيْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ

سلام کہہ آپکے آگے بیٹھ گیا پس آپنے مجھے فرمایا کہ تو کس سبب پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خرید نہیں کی

ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ

ہی میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے

مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّيْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلًا

روبرو ہوتا تو خدا تعالےٰ مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کرکے اوسکے غصہ سے نکل جاتا

وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ

لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بول کر آپکو خوش بھی کر لونگا

عَنِّيْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُّسْخِطَكَ عَلَيَّ وَاِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ

تو عنقریب خدا تعالیٰ آپکو مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر آج میں نے آپکے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھپر

عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِيْ مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ

غضبناک ہونیکے باوجود خدا تعالیٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں

مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

تخلف کے وقت جتنا قوی اور خوش گذران تھا آپنے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم امّا ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک و
کہ اوٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خدا تعالےٰ تیری حق میں فیصلہ کرے وہ اور نبی سلمہ میں سے مجھ
تا رجال من بنی سلمۃ فاتبعونی وقالوا لی واللہ ما علمناک اذنبت
آدمی میرے پیچھے ہو لئے اور مجھے کہنے لگے خدا تعالےٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تو نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو
ذنبا قبل ھذا لقد عجزت فی ان لا تکون اعتذرت الی رسول اللہ صلی
آج تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کیے
اللہ علیہ وسلم بما اعتذر الیہ المخلفون فقد کان کافیک ذنبک استغفار
جیسے دوسرے مخلفون نے کیے تیرے گناہ کے لیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک قال فوا اللہ ما زالوا یؤنبونی حتی اردت
رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا کہ مجھ خدا کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے پیچھے پڑ کر مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ
ان ارجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکذب نفسی ثم قلت لھم ھل
کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنے پہلی تقریر کی تکذیب کردوں پھر میں نے اوونسے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی
لقی ھذا معی من احد قالوا نعم لقیہ معک رجلان قالا مثل ما قلت وقیل
اور بھی ہے انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اون کو بھی رسول اللہ
لھما مثل ما قیل لک قال قلت من ھما قالوا مرارۃ بن ربیعۃ العامری
صلعم نے ویسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے میں نے کہا وہ دونو کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیعہ عامری اور
وھلال بن امیۃ الواقفی قال فذکروا لی رجلین صالحین قد شھدا
دوسرا ہلال بن امیہ واقفی کہ وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا کہ بدر میں
بدرا فیھما اسوۃ قال فمضیت حین ذکروھما لی ونھی رسول اللہ صلی
حاضر ہوئے تھے اور جنکا اقتدا کرنا چاہیئے تھا کہتا ہے جب اونہوں نے میرے روبرو ان دونو کا ذکر کیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن کلامنا ایھا الثلاثۃ من بین من تخلف عنہ قال
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مخلفین میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے کہتا ہے کہ لوگ
فاجتنبنا الناس وقال تغیروا لنا حتی تنکرت لی فی نفسی الارض
ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہو گئے تاکہ وہ زمین بھی مجھے بدی معلوم دینے لگی
فما ھی بالارض التی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلۃ فاما
گویا وہ زمین ہی نہ تھی جسکو میں پہچانتا تھا پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اون

صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ

دونو میرے ساتھیوں نے عاجز ہوکر اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونا شروع کیا اور میں جوان

الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا

دلیر تھا بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا کسی

يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي

مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آنکر سلام کہتا اور دیکھتا کہ

مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ

سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول

أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ

اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہوکر نماز پڑھتا اور آنکھوں چرا کر آپکی طرف دیکھتا جو میں نماز کیطرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں

نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ

آپکی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی یہ بے مہری مجھ پر بہت ہوگئی تو ایک دن میں

حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ کر جو میرے چچازاد بھائی تھا اور سب سے اوس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا میں نے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ

اوسکو السلام علیکم کہا مگر اوسنے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ

هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ

اور رسول اللہ سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا اور مجھ سے کچھ جواب نہ دیا میں نے پھر اوسکو قسم دیکر کہا وہ خاموش ہی رہا تب میں نے تیسری دفعہ قسم دے کر کہا

فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ

تو اوسنے مختصر کہا کہ اللہ اور رسول اللہ صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میری آنکھ جاری ہوگئی اور اسیطرح دیوار پر سے ہوکر نکل آیا

حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ

میں بازار میں چلا جاتا تھا۔ کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں

الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ

غلہ فروخت کرنیکو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے

النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ

میری طرف اشارہ کردیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اوسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا

وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ

اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا میں نے وہ خط پڑھا اوس میں لکھا تھا اما بعد ہمکو خبر پہونچی ہے کہ تیرے صاحب نے تجھ پر

جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ

ظلم کیا اور خدا تعالیٰ نے تجھے ذلیل ہونے کی جگہ نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ ہم تیری پوری مدد کرینگے خط پڑھ کر میں نے دل میں

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا حَتَّى

خیال کیا کہ یہ بھی ایک قسم کا بلا آئی کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہو گئی یہ سمجھ کر اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس

إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ فَإِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله

حال کو چالیس روز ہو گئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عليه يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ

علیہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنی عورت سے

امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ فَقَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا

علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آپنے طلاق دینے کو فرمایا ہے یا کیا، اوسنے کہا طلاق کو نہیں فرمایا ہے مجامعت سے منع فرمایا ہے

وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ

اور دوسرے دو نومیرے ساتھیوں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے

حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ تَعَالَى فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ

فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اوسکا خادم کوئی

لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ

نہیں کیا آپ اوسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مجامعت نہ کرے اوسنے عرض کی کہ خدا

إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ

تعالیٰ کی قسم ہے وہ اس کام کے لائق ہی نہیں معلوم ہوتا جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک

إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

وہ برابر روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ

علیہ وسلم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپسے اوسکی خدمت کرنے کا اذن لے لیا ہے میں نے کہا

لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ

اگر میں اس امر میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ

جب میں اجازت مانگوں اور میں جوان آدمی ہوں تاکہ دس رات

بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَّلَ لَنَا بِذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً مِنْ حِينِ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا

اور گذر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی

ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا

پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھ کر اوسی

أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ

حالت میں بیٹھا تھا جیسے خدا تعالے نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا اور

عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ

زمین باوجود کشادگی کے مجھ پر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر

بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ

باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک مجھ کو بشارت ہو میں سنتا ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان لیا کہ خدا تعالے کیطرف سے

قَدْ جَاءَ فَرَجٌ فَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا

کشائش آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے

حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ

قبول ہونے کی خبر کر دی لوگ ہمکو بشارت دینے میں مشغول ہو گئے اور وہ تو میرے ساتھیوں کے پاس یہی

مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى عَلَى

بشارت دینے والے ہوئے اور ایک آدمی گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پر چڑھ کر

الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ

آواز کی گھوڑے کی سوار سے پہلے جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا

يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا

تو میں نے اپنے دو کپڑے اوتار کر بشارت کے عوض میں اوسکو پہنا دیئے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اوس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے

يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

جو دو بیت اور میں نے دو کپڑے عاریۃً لیکر پہن لیے اور رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم یتلقانی الناس فوجا فوجا یہنئونی بالتوبۃ ویقولون لی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا رستہ میں لوگ مجھے ملتے تھے اور توبہ کی قبولیت کی اہنیت دیتے تھے اور کہتے تھے

لتہنئک توبۃ اللہ علیک حتی دخلت المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی پھر میں مسجد میں پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم جالس حولہ الناس فقام طلحۃ بن عبید اللہ یہرول حتی صافحنی و
کے گرد بیٹھے تھے طلحہ بن عبید اللہ رضہ مجھے دیکھکر کھڑا ہوگیا اور دوڑکر مجھ سے مصافحہ کیا اور

ہنانی واللہ ما قام رجل من المہاجرین غیرہ فکان کعب لا ینساہا
تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ

لطلحۃ قال کعب فلما سلمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو
یاد کیا کرتا تھا کعب کہتے ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر سلام کیا اوس وقت آپکا

یبرق وجہہ من السرور استبشر بخیر یوم مر علیک منذ ولدتک امک
چہرہ مبارک خوشی سے دمکتا تھا آپنے فرمایا مجھے بشارت ہو ایسے دن کی جو آج تک جو دن سے بہتر نہیں آیا

فقلت امن عندک یا رسول اللہ ام من عند اللہ قال لا بل من عند اللہ و
میں نے عرض کی کہ یہ بشارت کی طرف سے ہے یا اللہ تعالے کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سر استنار وجہہ حتی کان وجہہ
تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کیوقت البیا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا

قطعۃ قمر وکنا نعرف ذلک فلما جلست بین یدیہ قلت یا رسول
چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو پہچانتے تھے میں نے آپکے سامنے بیٹھکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ

اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ فقال
میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کردوں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فہو خیر لک
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ مال اپنے لیے رکھ لے یہ بہتر رہیگا میں نے عرض کی

فقلت انی امسک سہمی الذی بخیبر وقلت یا رسول اللہ ان اللہ تعالی انما
کہ خیبر کے نصیب میں جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لیے رکھتا ہوں میں نے یہ بھی عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے

انجانی بالصدق وان من توبتی ان لا احدث الا صدقا ما بقیت
میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے یہ بھی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہ کہوں گا

فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ

مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے

ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ اللّٰهُ

اُس دن سے کسی انسان پر اللہ تعالےٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق مجھے انعام کیا ہے

وَوَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُّنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اُس دن سے آجتک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالےٰ نے آئندہ کو بھی مجھے

اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جھوٹ سے محفوظ ہی رکھے گا کعب کہتے ہے کہ خدا تعالےٰ نے اللہ

تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

تہربان ہوا نبی پر اور دس چھوڑ نبیوالوں پر اور مدد دینے والوں پر جنہوں نے پیروی اوسکی بیچہ وقت سختی کے

حَتّٰى بَلَغَ اَنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ

یہانتک کہ پہنچے تعلق کرنیوالا مہربان تک اور اون تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہانتک کہ جب تنگ ہوئی اون پر

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى بَلَغَ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَ

زمین ساتھ اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوئی انپر اپنی جان یہانتک کہ پہنچے ڈرو اللہ سے

كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ وَّاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِّعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ

اور ہوساتھ سچوں کے تمام اس حال میں نازل فرمائی ہے کعب کہتا ہے واللہ جس دن سے میں مسلمان ہوا

هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہوں اس سچ سے بڑی کوئی نعمت مجھے اللہ تعالےٰ نے انعام نہیں فرمائی

وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ

کہ میں آپکے روبرو جھوٹ نہیں بولا کہ ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئی بیشک اللہ تعالےٰ نے

لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سَيَحْلِفُوْنَ

جھوٹ بولنے والوں کو قرآن میں ایسا برا کہا ہے کہ کسیکو نہ کہا ہوگا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم

بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ

وہانسے اونکے پاس جاؤ گے تو تمہارے روبرو اللہ کی قسمیں کہا جائینگے تاکہ تم اون سے اعراض کرجاؤ تمکو مناسب ہے کہ اونسے اعراض کرجاؤ

جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا

دوزخ ہے دن کا کمائی عوض جو انہوں نے کمائی ہیں تمہارے روبرو قسم کھا جائینگے تاکہ تم اونسے خوش ہو جاؤ اگر تم اونسے خوش بھی ہو گئے

عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا

تو اللہ تعالیٰ ایسے گنہگار لوگوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا کعب کہتا ہے کہ ہم تینوں آدمی

الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ان لوگوں سے جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا

قسمیں کھا کر عذر کیا اور رسول اللہ صلعم نے ان کا عذر قبول کر لیا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے استغفار کیا تو ہم تینوں کا اور رسول اللہ صلعم نے

حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَ

تاکہ خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمایا اسی حال میں حد الغیب نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے اور ان تین آدمیوں کے حق میں جو پیچھے چھوڑے گئے

لَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخْلِيْفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ إِيَّانَا وَ

اور اس آیت میں غزوہ سے ہمارے تخلف کا ذکر نہیں کیا ہے صرف تخلف کرنے والوں اور عذر کرنے والوں سے چھوڑے

إِرْجَاؤُهٗ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

عذر کرنے قبول فرمانے تھے ہماری توبہ کا تاخیر کرنا فرمایا ہے متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ

روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن چڑھائی فرمائی تھی اور

كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا

یہ آپکو محبوب تھا کہ جمعرات کے دن نکلا کریں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سفر سے جب تشریف لائے تھے تو دن

نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ

کو ہی تشریف لایا کرتے تھے اور جب آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں ہی جا بیٹھتے فرماتے

وَعَنْ أَبِيْ نُجَيْدٍ بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِ الْجِيْمِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ

ابو نجید (ساتھ پیش نون کے اور زبر جیم کے) عمران بن حصین خزاعی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے حاملہ تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ

اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر زنا کی حد لازم ہو گئی آپ مجھ پر حد قائم کریں رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ

اللہ صلعم نے اس کے ولی کو بلوا کر فرمایا کہ اس سے احسان کر اور جب حمل وضع کرے تو اسکو میرے پاس حاضر کر

فقضیٰ فاستویٰ علیٰ ناقتہ وکما ہو بین یدیہ

وہ شخص گیا اپنے ساتھیوں کے پاس اور ان کو اونٹ کے گم ہونے کی خبر دی جب یہ لوگ پہنچے تو فرمانے لگے

فرفعت رأسہا فقال لہ عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ وقد ثکلتک

سنتے ہی اس نے اپنا سر اونٹ کے پیٹ سے اٹھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی محبت کا جنازہ پڑھتے ہیں بیٹھے رہو کہا ہے

قال لقد ثبت توبتہ لو قسمت بین سبعین من اہل المدینۃ لوسعتہم

آپ نے فرمایا اسکے لیے کوئی توبہ ہی ہے کہ وہ توبہ کرے اگر ستر آدمی پر بانٹی جائے تو کفایت کر جائے

وہل وجدت یا افضل من ان جادت بنفسہا للہ وجاہدت علیہ

کیا تو نے کوئی کام اس سے افضل بھی دیکھا ہے کہ اونٹنی اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حکم پر دیدی روایت کی اس کو مسلم نے

وعن ابن عباس وانس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابن عباس اور انس مالک رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لو ان لابن آدم وادیا من ذہب احب ان یکون لہ وادیان ولن یملأ

کہ اگر ابن آدم کو ایک جنگل سونے کا بھرا ہوا ملے تو پسند کرے گا کہ دو جنگل ہوتے اور اس کا

فاہ الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب متفق علیہ وعن ابن عمر رضی

منہ مٹی کے سوا کوئی چیز نہ بھر سکے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرتا ہے توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے متفق علیہ ابن عمر رضی سے مروی ہے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ سبحانہ وتعالیٰ الی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ دو آدمی کے حال پر ہنستا ہے

رجلین یقتل احدہما الآخر یدخلان الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ

کہ ایک ان میں سے دوسرے کو قتل کرتا ہے پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں یہ اللہ کے راستے میں لڑائی کرتا ہے

فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیسلم فیستشہد متفق علیہ

پس قتل کیا جاتا ہے پھر اللہ قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے پس مسلمان ہو کر شہید کیا جاتا ہے متفق علیہ

الباب الثالث فی الصبر

تیسرا باب صبر کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا وقال

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت رہو اور مقابلہ میں مضبوطی کرو اور لگے رہو یہ اور فرمایا

تعالیٰ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس

اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم آزمائیں گے تم کو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں سے اور جانوں

وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ

اور پھلوں کے نقصان سے اور خوشخبری سنا دو صبر کرنے والوں کو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا اجر

بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

بے حساب پورا دیا جائے گا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے البتہ جس نے صبر کیا اور بخش دیا بے شک یہ باتیں ہمت کے ہیں

وَقَالَ تَعَالٰى وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَقَالَ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے صبر اور نماز سے امداد طلب کرو۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم تمکو ضرور آزمائیں گے تاکہ ہم

الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالْاٰيَاتُ فِى الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ وَبَيَانِ فَضْلِهٖ

معلوم کریں تم میں جہاد کرنیوالوں اور صبر کرنیوالوں کو اور ہم تمہاری خبروں کو جانچ لیں۔ آیتیں صبر کرنے کے حکم کرنے اور صبر کی فضیلت

كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَعَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِىِّ رض

کے بیان میں آیتیں بہت معروف ہیں۔ ابو مالک حارث بن عاصم اشعری سے مروی ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ

تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَ

بھر دیتا ہے ترازو کو اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں یا بھر دیتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین کے

الْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ

درمیان ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے نفع کی دلیل

لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا رَوَاهُ

ہے اور تیرے اوپر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے اور تیرے اوپر عمل۔ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو بیچتا ہے اپنی جان کو پھر آزاد کرتا ہے اسکو یا ہلاک کرتا ہے

مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِىِّ رض اَنَّ نَاسًا مِّنَ

مسلم کی روایت کی ہے۔ ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری سے مروی ہے کہ انصار میں سے

الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَ

لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا انہوں نے پھر مانگا حضرت نے پھر دیا

عْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَىْءٍ بِيَدِهٖ مَا يَكُنْ عِنْدِىْ

یہاں تک جتنا آپکے پاس مال موجود تھا تمام ہو گیا تب آپنے یہ فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہو گا

مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

اور کو میں تمسے چھپا کر جمع نہ رکھونگا اور جو شخص سوال اور حرام کاموں سے آپکو بچا دیتا ہے پروردگار بچنے کے ارادہ سے تو خدا تعالیٰ اوسکو

يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّأَوْسَعَ مِنَ
کو بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص مصیبت اور بلا میں کہ کو بے قرار ہونا چاہیئے صبر کریگا تو خدا اوسکو صبر والا بنا دیگا تو خدا اوسکو صبر پر قادر کر دیگا اور کسی کو بہتر اور کشادہ
الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
صبر سے کوئی نعمت نہیں ملی متفق علیہ۔ ابیحیٰی صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِّأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا تعجب حال ہے بیشک اوسکا سب حال اوسکے لیئے بہتر ہے اور
وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ
یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے تو اوسکے حق میں بہتر ہے اور اگر
أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ
اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو یہی اوسکے حق میں بہتر ہے ف انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
صلے اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے اور موت کی تکلیف آپ پر غالب ہوئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا
عَنْهَا وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ
نے کہا ہائے میرے باپ کے رسول اللہ نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی جب رسول اللہ صلعم فوت ہوگئے تو فاطمہ نے کہا
يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ
اے باپ میرے قبول کیا اسنے حکم رب اپنے کا جب بلایا اسنے اے باپ میرے بہشت فردوس ہے جگہ اسکی اے باپ میرے جبریل کو خبر موت اسکی کی کرنی ہوں
نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رض أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
جب اپکا جسم مبارک دفن کیا گیا تو فاطمہ رضی نے لوگوں کو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کو تمہارے دلوں نے کسطرح
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
گوارا کیا یہ بخاری نے ف ابی زید اسامہ بن زید ابن حارثہ رسول
ابْنِ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهِ وَابْنِ حِبِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کئے ہوئے اور آپکے پیارے اور آپکے پیارے کے بیٹے سے مروی ہے
قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپکو کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا نزع کی حالت میں ہے
فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَ
آپ اسوقت ہمارے مکان شریف لاویں آپنے سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ بیشک اللہ کی ہے وہ چیز جو اوسنے لی اور اوسکی ہے جو اوسنے عطا کی اور

كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ

اور اسکے نزدیک ہر ایک چیز کی مدت مقرر ہے چاہئے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے وہ نے دوبارہ پھر قسم دیکر کہلا بھیجا۔

لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ

کہ آپ ضرور ہی تشریف لاویں آپ تشریف لیگئے اور سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت اور کچھ اور آدمی آپکے ساتھ تھے وہ لڑکا اوسی حالت میں اٹھا کر آپکے پاس حاضر

وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ فَأَقْعَدَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ

کیا آپنے اوسکو گود میں بٹھالیا اور اسکا دم مضطرب ورہے لگا پھر رونے لگے دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے سعد نے کہا

سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپنے فرمایا یہ رحمت ہے کہ خدا تعالے نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور ایکبار روایت میں ہے

وَفِي رِوَايَةٍ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اپنے بندوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیوالوں پر ہی رحمت کرتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى تَقَعْقَعُ تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ

متفق علیہ۔ اور تقعقع کے معنے ہیں تحرک کرنا تھا اور ہلتا تھا صہیب رضی اللہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمسے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اوسکے

وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا

پاس ایک ساحر تھا جب ساحر بوڑھا ہوگیا تو اوسنے بادشاہ کو کہا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو میرے پاس لڑکا بھیجدے

أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ

جسکو میں ساحر سکھاؤں بادشاہ نے ایک لڑکا ساحر کیپاس بھیجدیا جس رستے لڑکا ساحر کے پاس جایا کرتا تھا اوس رستہ میں ایک راہب رہتا تھا

فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ

لڑکا اوسکو دیکھکر ایکروز اوسکے پاس بیٹھ گیا اور اوسکے کلام سنی اور آئندہ کو جب ساحر کے پاس جاتا تو اوس درویش کے پاس بیٹھتا اور

فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ

ساحر جب دیر کیا پیچھے اوسکو مارتا تھا لڑکے نے ایکدن راستے کے پاس اوسکی شکایت راہب سے کیا کہ جب مجھے ساحر کا خوف ہوا کرے

فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى

تو اوسکو کہدیا کر کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈرے تو کہدیا کر کہ مجھے ساحر نے روک لیا تھا وہ لڑکا اسی طور

ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ

کیا کہ ایک بڑے راستہ میں جاتا ہوا دیکھتا ہے کہ ایک بڑے جانور نے بڑے راستہ میں لوگوں کو روک رکھا ہے اور سب لوگ اس کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ آج

اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ

میں امتحان کرتا ہوں کہ ساحر افضل ہے یا راہب اور اس نے ایک پتھر اٹھا لیا کہا کہ یا اللہ اگر راہب کا کام مجھے

اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا

ساحر کے کام سے زیادہ محبوب ہے تو اس چوپایہ کو قتل کر دے تاکہ لوگوں کا رستہ کھل جائے یہ کہہ کر

فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ

پتھر مارا اور اس کو قتل کر دیا اور لوگ اپنے اپنے رستہ چلے گئے اور اس نے راہب کے پاس اس کا ذکر کیا راہب نے اس کو کہا بیٹا

اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ

اب تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تو بڑی رتبہ کو پہنچ گیا ہے اور تو عنقریب ابتلا کیا جائیگا اگر تو گرفتار ہو گیا تو میرا نام

ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ

نہ لینا اور وہ لڑکا نابینے اور مجذوم لوگوں کو تندرست کیا کرتا تھا اور لوگوں کی سب بیماریوں کی دوا کیا کرتا۔

سَائِرَ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ

اتفاقاً بادشاہ کا ایک مصاحب کہ نابینا ہو گیا تھا یہ خبر سنکر بہت سے تحائف لیکر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ قَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى

اگر تو مجھے تندرست کر دے تو یہ مال سب تیری نذر ہے لڑکے نے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تندرستی عطا کرتا ہے اگر تو

فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرونگا خدا تعالیٰ تجھے شفا عطا کریگا جلیس نے ایمان لایا اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا عطا کر دی

فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ بَصَرَكَ

پھر بادشاہ کے دربار میں پہلے طریق پر جا بیٹھا بادشاہ نے اس کو کہا کہ تجھے کس نے بینا کر دیا اس نے

فَقَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ

کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس پر

يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ

اس کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا اور پوچھا کہ تجھے یہ طریقہ کس سکھلایا بادشاہ کا پیارا ہو کر اپنے لڑکے کا نام لیا اور اسی وقت لڑکا پکڑا گیا بادشاہ نے

بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ

تو سحر میں یہ کامل ہو گیا ہے کہ نابینا اور مجذوم اور اور بیماروں کو تندرست کرتا ہے اس نے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا۔

إِنَّمَا يَسْتَغْنِي اللهُ تَعَالَى فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ

اللہ تعالیٰ نے اس کو تندرست کر دیا پھر بادشاہ نے اسکو بلوا کر عذاب میں گرفتار کر کے کہا کہ سچ سچ بتا کہ تیرا طریقہ تجھ کو کونسا بتلاتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ فلاں راہب کو پھر راہب کو بلوا کر اس سے

فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ

کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا راہب نے انکار کیا بادشاہ نے آرہ منگوا کر اسکے سر پر رکھوایا اور

فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى

چیر ڈالا اسکے دو ٹکڑے گر پڑے پھر درباری کو بلوایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اس نے انکار کیا

فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ

بادشاہ نے اسیطرح اسکو چیر ڈالا دو ٹکڑے گر پڑے پھر لڑکا حاضر کیا گیا اور اسکو کہا

لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ

کہ تو اپنے دین سے پھر جا لڑکے نے انکار کیا بادشاہ نے اپنے سپاہیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلاں پہاڑ کی

كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذِرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا

چوٹی پر لے جاؤ اگر اسنے دین سے پھر جائے بہتر ورنہ

فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ

اوسکو پھینک دو چنانچہ یہ اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر چڑھ کر لڑکے نے دعا کی یا رب تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت فرما

فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ

پہاڑ کو ایسا زلزلہ آیا کہ سپاہی سب گر گئے اور لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس آپہنچا بادشاہ نے کہا تیرے یار

أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللهُ تَعَالَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا

کہاں رہے لڑکے نے کہا اللہ تعالیٰ نے اونکی شرارت سے مجھے کفایت کی بادشاہ نے پھر اور سپاہی متعین کر کے کہا کہ اوسکو

بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ وَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ

کشتی میں سوار کر کے سمندر کے درمیان لے جاویں اگر اپنے دین سے پھر گیا بہتر ورنہ اس کو سمندر میں

فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا

پھینک دو چنانچہ یہ اوسکو لیگئے جب وہاں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی یا اللہ تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت فرما کشتی الٹ گئی اور سب ڈوب گئے

وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ

اور لڑکا بادشاہ کے پاس آ حاضر ہوا بادشاہ نے کہا تیرے یار کیا ہوئے اوسنے کہا خدا تعالیٰ نے اوسنے

اللهُ تَعَالَى فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ

مجھے کفایت کی پھر لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک میرا کہا نہ کرے بادشاہ نے کہا

مَا هُوَ قَالَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا

وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ لوگوں کو ایک میدان وسیع میں جمع کرا اور مجھے سولی پر چڑھا کر میرے ترکش میں سے ایک تیر لے کر

مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ

بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مجھے تیر مار

ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَ

جب تو یہ کام کریگا میں قتل ہو جاؤں گا بادشاہ نے میدان وسیع میں لوگ جمع کئے اور

صَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ

اوسکو سولی پر چڑھا کر اوس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا

ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ

اور بسم اللہ رب الغلام کہہ کر اوسکو مارا تیر اوس کی کنپٹی میں لگا لڑکا

يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ

اپنی کنپٹی پر اتنے میں سب حاضرین چیخ اٹھے کہ اوسنے امنا برب الغلام کہا بادشاہ کو کہا گیا

لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ

کہ جس کام سے تو ڈرتا تھا وہی تجھپر نازل ہوا لوگ مسلمان ہو گئے

فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ وَقَالَ مَنْ

بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر محلہ کی سڑک پر خندقیں کھودوائی جاویں جسنے حکم بادشاہ کے خلاف کیا اوسکو خندقوں میں ڈلوا کر آگ جلا دی گئی اور بادشاہ نے حکم دیا

لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَقْحِمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتِ

کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو خندق میں گرا دیا جاوے اور کہا جاوے کہ تو آپہی خود بخود گر تو اسکی اسکی تعمیل میں مشغول تھے کہ ایک

امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ

عورت گود میں لڑکا حاضر کیگئی عورت آگ میں گرنے سے ڈر کر رک گئی لڑکا بولا اے ماں صبر

اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ذِرْوَةُ الْجَبَلِ أَعْلَاهُ وَهِيَ بِكَسْرِ الذَّالِ

کر تو حق پر ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ ذروہ ذال معجمہ کے زیر اور پیش سے

الْمُعْجَمَةِ وَضَمِّهَا وَالْقَرْقَرُ بِضَمِّ الْقَافَيْنِ نَوْعٌ مِنَ السُّفُنِ وَالصَّعِيدُ هُنَا

ذروۃ الجبل پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ اور قرقر دونوں قاف مضموم سے کشتی کے ایک قسم کا نام ہے صعید

الْأَرْضُ الْبَارِزَةُ وَالْأُخْدُودُ الشُّقُوقُ فِي الْأَرْضِ كَالنَّهْرِ الصَّغِيرِ وَأُضْرِمَ

زمین صاف میدان اخدود زمین میں جو نہر کیطرح کپڑے کھودے جاویں اضرم

أَوْ قَدْ وَانْكَفَأَتْ أَيْ انْقَلَبَتْ وَتَقَاعَسَتْ تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ وَعَنْ أَنَسٍ

جلائی گئی انکفأت پلٹ گئی اور تقاعست یعنے اوسولت توقف کیا اور کم دل ہوگئی۔ انس سے روایت ہے

قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے دیکھکر فرمایا کہ اللہ تعالے سے ڈر اور صبر

اصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ

کر وہ آپ کو کہنے لگی کہ تو مجھ سے دور ہو جا تجھے میری مجھی مصیبت نہیں پہنچی اور اوسنے آپکو نہ پہچانا تو لوگوں نے

لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

اوسکو کہا کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے یہ بات سنکر وہ نبی صلے کے دروازہ پر آئی وہاں

تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

دربان نہ تھے رسول اللہ صلعم کو اوسنے کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا آپنے فرمایا کہ صبر وہ ہے جو صدمہ کی وقت ہوتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ

حضرت صلعم نے فرمایا خدا تعالے فرماتا ہے کہ بہشت کے سوا میرے لیا نمدار بندے کا

عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ

کوئی بدلا نہیں جبکہ میں نے دنیا کے لوگوں میں سے دوست کو اوسکے پاس لے لیا پھر اوسنے ثواب کی امید پر صبر کیا روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

بخاری نے عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا کا

الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ

حال پوچھا آپنے اوسکو بتایا کہ یہہ عذاب تھا کہ اللہ تعالے نے بھیجتا ہے جسپر چاہتا ہے سو خدا تعالے نے اوسکو

اللهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ

ایمانداروں کیواسطے رحمت کر ڈالا جو بندہ کسی وبا میں گرفتار ہو جائے اور وہ وہاں ہی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ

رہا اسے شہر سے نکلنے کا ثواب کی امید پر صبر کرے دل میں یقین رکھتا ہو کہ وبا کا صدمہ بدون تقدیر الٰہی کے اوسکو نہ پہنچیگا تو اوسکو

مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

شہید کے برابر ثواب ملیگا روایت کی یہ بخاری نے۔ انس رضہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل قال اذا ابتلیت عبدی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو دونوں آنکھوں سے کی

بحبیبتیہ فصبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری وعن

محبوب چیزوں سے مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کو دونوں عوض یا دو سفید جنت عطا کرتا ہوں روایت کی اس کو بخاری نے اور

عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ قال قال لی ابن عباس رضی اللہ عنہ الا اریک

عطاء بن ابی رباح رح کہتا ہے کہ مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تجھے ایک

امرأۃ من اہل الجنۃ فقلت بلی فقال ہذہ المرأۃ السوداء اتت النبی

عورت اہل جنت میں سے دکھلاؤں میں نے کہا کہ ہاں دکھلا اس نے ایک عورت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ عورت سیاہ فام تھی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ تعالیٰ

صلعم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے مرگی کی مرض ہے اور اس وقت میں ننگی ہو جاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے

قال ان شئت صبرت ولک الجنۃ وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجھ کو بہشت ملے گی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجھ کو صحت عطا کرے بولے

فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف فدعا لہا

اوس عورت نے کہا میں صبر کرتی ہوں مگر آپ دعا کیجئے کہ اوس حالت میں میرا بدن منکشف نہ ہو کہے آپ نے اوسکے لیے دعا فرمائی

متفق علیہ وعن ابی عبد الرحمن عبد اللہ بن مسعود رض قال کانی

متفق علیہ۔ ابی عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود رض کہتا ہے کویا میں

انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء صلوات اللہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب آپ انبیاء میں سے ایک نبی کی حکایت کرتے تھے

وسلامہ علیہم ضربہ قومہ فادموہ وہو یمسح الدم عن وجہہ ویقول

کہ اوس کی قوم نے اوسکو مار کر خون آلودہ کر دیا اور وہ اپنے چہرہ مبارک سے خون پونچھتا تھا اور

اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون متفق علیہ وعن ابی سعید و

کہتا تھا اے اللہ میری قوم کو بخش دے کہ یہ لوگ انبیا کی قدر نہیں جانتے۔ متفق علیہ۔ ابوسعید اور ابوہریرہ رضی سے مروی ہے

ابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کوئی مرض نہیں پہنچتی اور نہ ماندگی اور نہ رنج

وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ

اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم تا کہ کانٹا جو اوسکے لگ جائے مگر خدا تعالیٰ اوسکے

بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْوَصَبُ الْمَرَضُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

گناہوں کا کفارہ کرتا ہے متفق علیہ۔ اور وصب بیماری کو کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَا

عنہ بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپکو تپ چڑھا ہوا تھا پس میں نے کہا یا رسول اللہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ

آپ کو بڑا سخت تپ چڑھتا ہے آپنے فرمایا کہ مجھے ایسا بخار ہے جیسا دو آدمی کو ہو

مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ

یعنے گنہگار تم لوگوں کی اسلیے کہ آپ کو دوچند اجر ملتا ہے آپنے فرمایا ہاں کوئی مسلمان نہیں کہ اوسکو

أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ

کانٹے یا اوس سے زیادہ کا دکھ پہنچے مگر اوسکے گناہ اوس سے کرجاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں متفق

عَلَيْهِ وَالْوَعْكُ مَغْثُ الْحُمَّى وَقِيْلَ الْحُمَّى وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

علیہ اور وعک اہل ہند میں زبردار چیچک کے دانے کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا بخار کو اور ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَضَمَّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس سے خدا تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مصیبت بھیجتا ہے یہ حدیث بخاری کی روایت کی ہے اور ضم

يُصِبْ بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صاد کی فتحہ اور کسرہ دونوں سے ضبط کیا ہے انس رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا

نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کسیکو کسی رنج لاحق ہوجانے کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کیا کرے اور اگر ضرور کرنی ہی ہو

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا

تو اس طرح کہا کرے یا اللہ جبتک میرے حق میں زندگی بہتر ہو تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں موت بہتر ہو تو مجھے موت کر

لِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا إِلٰى

متفق علیہ ابو عبد اللہ خباب بن الارت رضہ سے مروی ہے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کو بالین لیئے ہوئے تھے ہم نے آپسے اپنی بیکسی اور فاقہ کشی کی شکایت کی

تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهٗ

اور عرض کیا آپ ہمارے لیئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دعا کیوں نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ تم سے پہلے انمیں ہر حال میں ایک مومن گرفتار کیا جاتا

فِی الْاَرْضِ فَیَجْعَلُ فِیْهَا تُوْبِیْ بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ فَیُجْعَلُ فِرْقَتَیْنِ وَ

اور

یُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ مَا یَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِیْنِهٖ

اوسکو دین پر رہنے سے کوئی چیز اسی طور پھیرا نہیں سکتی کہ کنگھی سے لوہے کی کنگھی ہڈی اور گوشت کے بیچ کی نسیں یہ تعذیب اوسکو دین سے نہ روکتی تھی

وَاللّٰهِ لَیُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَآءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ لَا

بھروسہ رکھنا چاہیئے اللہ کی قسم ہر آئینہ اللہ تعالیٰ اس دین کو پہنچا کامل کریگا کہ صنعا سے حضرموت تک اونٹ کا سوار امن سے سیر کرے گا

یَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ

اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کریگا اور اوسکو اپنی بکریوں پر بھیڑیئے کا خوف ہوگا لیکن تم جلدی کرتے ہو سلسلہ روایت کی یہ بخاری نے اور ایک

فِیْ رِوَایَةٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِیْنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ شِدَّةً وَعَنِ ابْنِ

روایت میں ہے اور وہ یہ کہ وہ چادر کے اوپر سر رکھے ہوئے تھے ہم کو مشرکوں سے سخت رنج پہونچا تھا

ابن

مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ حُنَیْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا

مسعود رضی بیان کرتا ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم کرتے میں

فِی الْقِسْمَةِ فَاَعْطٰی الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰی عُیَیْنَةَ بْنَ حِصْنٍ

بعض بعض کو بہت مال عطا کر دیا جیسا اقرع بن حابس کو سو اونٹ اور اسیقدر عیینہ بن حصن کو

مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰی نَاسًا مِنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ اٰثَرَهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْقِسْمَةِ فَقَالَ

عطا کیا اور عرب کے اشراف میں سے کئی آدمی کو عطا کیا اور اوسکو تقسیم میں دوسروں سے برگزیدہ کر لیا ایک آدمی نے

رَجُلٌ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ قِسْمَةٌ مَا عُدِلَ بِهَا وَمَا اُرِیْدَ فِیْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ

یہ حال دیکھکر کہا بھی اللہ کی قسم ہے اس تقسیم میں عدالت ملحوظ نہیں میں نے کہا

وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ

واللہ میں رسول اللہ صلعم کو خبر کر دونگا میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپکو اوسکے قول کی خبر دی

فَتَغَیَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰی كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَا لَمْ یَعْدِلِ اللّٰهُ

رسول اللہ کا چہرہ ایسا متغیر ہو گیا کہ چہرہ مبارک پر صرف جیسے سرخی آمیلی پھر آپنے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول عدالت نہ کریگے

وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰی قَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ فَقُلْتُ

تو دوسرا کون عدالت کریگا پھر آپنے فرمایا کہ خدا اللہ موسیٰ پر رحم کرے کہ اوسکو اس سے بھی زیادہ رنج دیئے گئے تھے مگر اوسنے صبر ہی کیا میں نے کہا

لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ بَعْدَهَا حَدِیْثًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَقَوْلُهٗ كَالصِّرْفِ هُوَ بِكَسْرِ

اچھا کہ میں یہ کبھی آپکے پاس اسطرح کی بات نہ لاؤنگا متفق علیہ اور صرف صاد پہلے کے

الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَهُوَ صِبْغٌ اَحْمَرُ وَعَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

زبر سے ایک رنگ سرخ ہے انس رضہ سے مروی ہے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا

صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دنیا میں کسی قسم کے رنج و دکھ میں مبتلا کرتا ہے

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو جب گناہ کے جس عذاب کا وہ مستحق ہوتا ہے دنیا میں وہ عذاب اس سے روک رکھتا ہے تاکہ قیامت کو پورے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ

سزا دے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جزا کی عظمت بلا و سخ کی عظمت کے موافق ہوتی ہے اور جب

اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ

اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے محبت رکھتا ہے تو اسکو بھی مبتلا کرتا ہے جو شخص راضی ہوا اللہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جو شخص ناراض ہوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِيْ

روایت کی اسکو ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن ہے انس رضہ بیان کرتا ہے کہ ابو طلحہ کا

طَلْحَةَ يَشْتَكِيْ فَخَرَجَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ مَا

بیٹا بیمار تھا ابو طلحہ گھر سے نکلا کہ وہ لڑکا فوت ہوگیا جب ابو طلحہ واپس گھر میں آیا تو پوچھا کہ

فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ الصَّبِيِّ هُوَ اَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ

لڑکا کیسا ہے ام سلیم لڑکے کی ماں نے کہا کہ پہلے سے اب آرام میں ہے یہ کہہ کر

الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ

کھانا حاضر کیا جب کھانا کھا چکا تو عورت سے جماع کیا جب جماع سے فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ لڑکے کو دفن کرو ابو

اَبُوْ طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ

طلحہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپنے فرمایا آج رات تمنے جماع کیا ہے اوسنے کہا

نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى

ہاں کیا ہے آپنے فرمایا اے اللہ تو انکے بھلا کر پس اوسکی عورت نے لڑکا جنا انس کہتا ہے ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اسکو اوٹھا کر

تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَهٗ بِتَمَرَاتٍ فَقَالَ مَعَهٗ شَيْءٌ

رسول اللہ صلعم کے پاس لے چل اور کچھ چھوہارے بھی اوسکے ساتھ بھیجے آپنے فرمایا کہ اسکے ساتھ کوئی شے ہے

قَالَ نَعَمْ مَعَهٗ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ

اوسنے کہا ہاں چھوہارے ہیں رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے چھوہارے اپنے منہ میں چبائے اور پھر

اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نکال کر لڑکے کے منہ میں ڈالدیئے اور اسکا نام عبداللہ مقرر فرمایا متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ابن عیینہ بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری کہتا ہے کہ میں نے

تِسْعَةَ اَوْلَادِهِمْ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ يَعْنِيْ مِنْ اَوْلَادِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَوْلُوْدِ وَفِيْ

اولاد سے دیکھے اس عبداللہ کی اولاد سے جسکا یہاں ذکر ہے) نو لڑکے دیکھے ہیں کہ سب نے قرآن شریف پڑھا ہوا تھا اور مسلم

رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ اِنَّ ابْنًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوْا

کی ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا ام سلیم کے پیٹ سے تھا وہ فوت ہوگیا ام سلیم نے اپنے گھر کے سب لوگوں کو روک دیا کہ میرے

اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اُحَدِّثُهٗ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ عَشَاءً

سوا کوئی اس کی موت کی ابو طلحہ کو خبر نہ کرے جب ابو طلحہ گھر آیا تو پہلے ام سلیم نے رات کا کھانا اوسکے آگے حاضر کیا۔

فَاَكَلَ وَشَرِبَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهٗ اَحْسَنَ مَا كَانَتْ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ

جب کھا پیکر فارغ ہوا تو اوسکے پہلے سے زیادہ سنگار وغیرہ سے اپنی آراستہ کی ابو طلحہ نے اوس سے

بِهَا فَلَمَّا اَنْ رَاَتْ اَنَّهٗ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ يَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَيْتَ

جماع کیا جب عورت نے دیکھا کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہوگیا تو اوسکو کہا کہ اگر کوئی

لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوْا عَارِيَتَهُمْ اَهْلَ بَيْتٍ فَطَلَبُوْا عَارِيَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ يَّمْنَعُوْهُمْ

شخص کسیکو کوئی چیز عاریۃً دے پھر جبکہ وہ مالک اپنی چیز طلب کرے تو اوسکو جائز ہے کہ واپس

قَالَ لَا فَقَالَتْ فَاحْتَسِبْ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ تَرَكْتِنِيْ حَتّٰى اِذَا تَلَطَّخْتُ

نہ دیوے اوسنے کہا نہیں عورت نے کہا تو اپنے بیٹے پر صبر کر راوی کہتا ہے کہ ابو طلحہ غصہ ہوا اور کہا کہ جب میں اچھی حالت میں آلودہ ہوگیا۔

ثُمَّ اَخْبَرْتِنِيْ بِابْنِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اب تو نے اوسکے موت کی خبر کی یہ کہکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا

فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ لَيْلَتِكُمَا

اور حال بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ تمہاری رات برکت والی کرے

قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّهِيَ مَعَهٗ وَ

راوی کہتا ہے وہ عورت حاملہ ہوگئی اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھے تا کہ جب آپ سفر سے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا

مدینہ کو واپس آئے اور جب آپ سفر سے آیا کرتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہ ہوا کرتے تھے

طُرُوقًا فَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَ

جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو اوسکو دردِ زہ شروع ہوا ابو طلحہ اس سبب سے اوسکے پاس رُک گیا اور

انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لے چلے راوی کہتا ہے ابو طلحہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے

إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ

کہ میرے دل کو اس سے خوشی ہے کہ میں آپکے ساتھ تبھی مدینہ سے نکلوں اور جب مدینہ میں داخل ہوں

مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي

تو آپکے ساتھ ہی داخل ہوں اور یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں اس سبب سے رُکا گیا ہوں اسوقت ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ جو درد مجھ ہوتا تھا

كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا

اب نہیں ہوتا اب تو یہی چل بس ہمنے اوسوقت وہاں سے کوچ کر دیا جب مدینہ میں پہونچ گئے تو پہر اوسکو دردِ زہ شروع ہوا اور لڑکا تولد ہوا

فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ

میری ماں نے مجھے کہا کہ اے انس اس لڑکے کو دودھ کوئی نہ دے تاکہ اسکو رسول اللہ صلے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاجب صبح ہوئی تو میں اوس لڑکے کو آپ کے پاس لایا

وَسَلَّمَ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور آخر تک حدیث ذکر کی ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ

وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت

عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالصُّرْعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ

اپنی جان پر قابو رکھے۔ متفق علیہ اور صرعۃ ساتھ ضمہ صاد اور فتحہ راء کے اور عرب کے استعمال میں۔

الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضـ قَالَ كُنْتُ

اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو کشتی میں دوسروں کو بہت گراوے اور سلیمان بن صرد بیان کرتا ہے کہ میں

جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے اور ایک کا چہرہ

وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ

سرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں اوسوقت آپنے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں

كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

اگر یہ شخص زبان سے اوس کلمہ کو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اگر کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ

تو اوسکا غصہ دور ہو جائے لوگوں نے اوسکو کہا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ تو اعوذ باللہ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ

من الشیطان الرجیم پڑھ ۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے معاذ بن انس سے مروی ہے کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اوسوقت غصہ نہ ہا جس وقت کہ اوسکو غصہ چلانے کی قدرت ہو

اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ

تو خدا تعالے قیامت کے دن خلقت کے روبرو اسکو بلاکر فرمائیگا کہ تو حوروں میں سے جو کسی چاہتا ہے

مَا شَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

پسند کرلے ۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا

ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ مجھے وصیت کوئی فرمایا کہ غصہ مت کر

تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ

پس بار بار عرض کیا اوس شخص نے آپنے فرمایا غصہ مت کر ۔ روایت کی یہ بخاری نے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن مرد سے اور عورت کے نفس

وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

اور اولاد اور مال میں ہمیشہ مصیبت رہا کرتی ہے تاکہ قیامت کو جب اللہ تعالے کے روبرو جاوے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہو ۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ

حدیث حسن صحیح ہے ابن عباس بیان کرتا ہے کہ عیینہ ابن حصن

فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ

اپنے بھتیجے حر بن قیس کے ہاں آکر اوترا اور حر عمر رضہ کے مقربوں میں سے تھا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمَشَاوِرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا

اور عمر رضہ کے مصاحب اور مشاور قرار ہوا کرتے تھے چاہے بڑے ہوں

وَشُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ

خواہ جوان جنہیں نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ اس امیر کے دربار میں تیری عزت ہے

فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

تو میرے واسطے اس سے اجازت طلب کر۔ اسنے عمر رضہ سے اذن مانگا عمر رضہ نے اذن دیدیا جب عیینہ دربار میں آیا تو بولا کیا میرے بیٹے

فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رض حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ بِهِ

واللہ نہ تو ہمیں بہت عطا دیتا ہے اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رضہ یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور ارادہ کیا کہ اس سے لڑائی کرے

فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ

وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ

علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے واللہ

وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ

جب حر نے یہ آیت پڑھی تو عمر رضہ نے اس سے تجاوز نہ کیا اور کتاب اللہ سنکر عمر رضہ ہی توقف کیا کرتا تھا روایت کی

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا

بخاری نے۔ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو فرمایا

سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا

کہ میرے بعد تم پر خود غرضی کی تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تم کو بُرے معلوم ہونگے یاروں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ ہمکو حکم کیا کرتے ہیں

قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اوسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو متفق علیہ

وَالْأَثَرَةُ الِانْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى أُسَيْدِ بْنِ

اور اثرہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز میں کسیکا حق ہو اور حقدار کو محروم کرکے خود تنہا حکم آپ ہی اسمیں متصرف ہو جائے یا جسکو چاہے دیدے یا اور بھی اسکے

حُضَيْرٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ

بن حضیر بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلعم کو کہا کہ جیسا فلان شخص کو عامل بنایا ہے دیسا ہی مجھے بھی عامل

فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

بنا میں آپنے فرمایا کہ تم میری بعد دیکھو گے اثرہ کو تو پس صبر کرو تاکہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُسَيْدٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَحُضَيْرٌ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ وَضَادٍ

متفق علیہ اور اسید ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے اور حضیر ساتھ حا مہملہ مضموم کے اور ضاد

مجمعة مفتوحة والله تعالى اعلم وعن ابي ابراهيم عبد الله بن ابي اوفى
اور ضد مفتوح ہے فیصلے وعدے کے ہوا اور حقیقت امر اللہ ہی خوب جانتا ہے ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفی
رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض ايامه التي
رضی اللہ عنہما بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن سے مقابلہ کے
لقي فيها العدو انتظر حتى اذا مالت الشمس قام فيهم فقال يا ايها الناس
جس دن میں استقبال کیا یہاں تک کہ سورج مائل ہو گیا اوسوقت آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو
لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا الله العافية فاذا لقيتموهم فاصبروا و
دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو اور خدا تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو اور جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور
اعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم
جان لو کہ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم و
اللہ تو اپنے کے نازل کرنیوالے اور بادل کے چلانیوالے اور لشکروں کے ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے اور
انصرنا عليهم متفق عليه وبالله التوفيق
ہماری مدد کر۔ متفق علیہ اور اللہ تعالیٰ کے توفیق ہے

الباب الرابع في الصدق

چوتھا باب صدق کے بیان میں

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ اور
وقال الصادقين والصادقات وقال تعالى فلو صدقوا الله
فرماتا ہے اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور فرمایا ہے اگر اللہ تعالیٰ سے سچ بولتے
لكان خيرا لهم واما الاحاديث فالاول عن ابن مسعود رضي عن
تو انکے حق میں بہتر ہوتا اور اس مضمون کی حدیثیں بیس ہیں پہلی یہ ہے ابن مسعود رضی سے روایت ہے
النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو ہدایت کرتا ہے اور نیکی بہشت میں
الى الجنة وان الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وان الكذب
پہنچاتی ہے اور آدمی سچ بولا کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا۔

يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار وان الرجل ليكذب حتى
نافرمانی کو لیجاتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہونچاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہانتک
يكتب عند الله كذابا متفق عليه الثاني عن ابي محمد الحسن بن علي
کہ خدا تعالے کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے سلسلہ متفق علیہ دوسری حدیث ابو محمد حسن بن علی
ابن ابي طالب قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك
ابن ابی طالب بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ چھوڑ دے سلسلہ اوس چیز کو جس میں تجھے شک ہو
الى ما لا يريبك فان الصدق طمانينة والكذب ريبة رواه الترمذي
اور اختیار کر اوس چیز کو جسمیں تجھے شک نہو کہ صدق اطمینان اور تسکین ہے اور کذب شک اور گمان ہے اوایت کی اسکو ترمذی نے
وقال حديث صحيح قوله يريبك هو بفتح الياء وضمها ومعناه اترك ما
اور کہا حدیث صحیح ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ جس چیز سے تجھے
تشك في حله واعدل الى ما لا تشك فيه الثالث عن ابي سفيان صخر بن
حلال ہونے میں شک ہو اوسکو چھوڑ دے اور جسمیں شک نہو اوسکو اختیار کر تیسری حدیث ابو سفیان صخر بن
حرب في حديثه الطويل في قصة وقل قال هرقل فماذا يامركم
حرب کے سلسلہ حدیث طویل میں ہرقل بادشاہ کے قصہ میں مروی ہے کہ ہرقل نے ابو سفیان کو کہا کہ
يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو سفيان قلت يقول اعبدوا الله
یعنی صلعم تمکو کیا امر کرتے ہیں ابو سفیان کہتا ہے کہ میں نے اوس کو جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے ہیں اللہ تعالے
وحده ولا تشركوا به شيئا واتركوا ما يقول اباؤكم ويامرنا بالصلوة و
وحدہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت بناؤ اور باپ دادوں کا کہنا چھوڑ دو اور ہمکو نماز پڑھنے سچ اور پرہیز بولنے
الصدق والصدقة والعفاف والصلة متفق عليه الرابع عن ابي ثابت وقيل
اور صدقہ دینے اور حرام سے احتراز اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کا امر کرتے ہیں متفق علیہ چوتھی حدیث ابو ثابت یا
ابي سعيد وقيل ابي الوليد سهل بن حنيف وهو بدري رضي الله عنه ان النبي صلى
ابو سعید یا ابو الولید سہل بن حنیف بدری رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے
الله عليه وسلم قال من سال الله تعالى الشهادة بصدق بلغه الله منازل
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالے سے شہادت صدق سے مانگتا ہے خدا تعالے اوسکو شہید دن کے مرتبہ
الشهداء وان مات على فراشه رواه مسلم الخامس عن ابي هريرة رضي
کو پہونچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بچھونے پہ ہی فوت ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے پانچویں حدیث ابی ہریرہ سے مروی ہے

دہی مرتے ہیں ۱۲ کمالات کو حاصل کرتے ہیں اور رسالت سے مشرف ہوتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا جانچنا ۱۲ سرح از کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی نے

وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ

غزوہ کا ارادہ کیا اور اپنی قوم کو حکم کیا کہ میرے ساتھ لڑائی کرنے کو وہ شخص نہ نکلے جس نے نکاح کیا ہے اور عورت سے

اَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَّلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ

مقاربت کا ارادہ کرتا ہے اور ابھی مقاربت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے گھر بنایا ہے اور چھت نہیں ڈالی۔ اور نہ جس نے

اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ يَنْتَظِرُ اَوْلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ

بکری یا اونٹنی حاملہ خریدی ہو اور اوسکی اولاد کا انتظار کرتا ہے پس وہ جہاد کیلئے نکلا اور عصر کی

الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ

نماز کے وقت یا عصر کے نزدیک قریب شہر کے جا پہنچا سو وقت بھی سورج کو کہا کہ تو بھی خدا تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے اور میں بھی خدا تعالیٰ کے حکم کا تابع ہوں

اَحْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ

اسکو روک کہ پس سورج روکا گیا تاکہ خدا تعالیٰ نے وہ شہر نبی کو فتح کرویا پس نبی نے غنیمتیں جمع کیں اور انکے جلانے کو

لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ

آگ آئی مگر آگ نے اونکو نہ جلایا یعنی نے لوگوں کو فرمایا کہ تمہیں خیانت کی ہے ہر قوم میں سے ایک ایک آدمی آکر مجھ سے بیعت کرو۔

فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَلَزِقَتْ

پس ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے اوسکو فرمایا کہ تمنے خیانت کی ہے وہی لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر لائے

يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِّثْلِ رَاْسِ

پس دو آدمی یا تین آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے اونکو فرمایا کہ تمنے خیانت کی ہے وہی لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر

بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ

لائے نبی نے وہ سونا غنائم میں رکھدیا آگ آئی اور سب کو جلا گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھسے پہلے لوگوں میں کسی کو غنیمت حلال نہیں ہوئی

قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف اور عجز دیکھکر ہمارے لیے حلال فرمایا متفق

عَلَيْهِ الْخَلِفَاتُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَكَسْرِ اللَّامِ جَمْعُ خَلِفَةٍ وَّهِيَ النَّاقَةُ

علیہ خلفات ساتھ خاء معجمہ کے اور کسرہ لام کے جمع ہے خلفہ کی اور وہ حاملہ

الْحَامِلُ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اونٹنی ہے ابو خالد حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور گاہک سودا کرنے کی جگہ سے متفرق نہیں ہوتے جب تک آپس میں خوش رہیں اگر دونوں نے سچ کہا اور
وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعھما متفق علیہ۔
اور اگر دونوں نے چھپایا اور جھوٹ بولے تو ان کے سودے کی برکت زائل کر دی جاتی ہے متفق علیہ

الباب الخامس فی المراقبۃ

باب پانچواں مراقبہ کے بیان میں ۵۸

قال اللہ تعالیٰ وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین وقال تعالیٰ وھو معکم اینما کنتم وقال
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بھروسا کر اوس زبردست رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجھ کو جب تو اوٹھتا ہے اور نمازیوں میں تیرا پھرنا اور فرمایا وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں ہو اور فرمایا
تعالیٰ ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء وقال تعالیٰ ان ربک لبالمرصاد وقال تعالیٰ یعلم خائنۃ الاعین وما
بیشک اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں اور فرمایا ہے تیرا رب لگا ہے گھات میں اور فرمایا ہے جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ
تخفی الصدور والآیات فی الباب کثیرۃ معلومۃ واما الاحادیث
دلوں میں مخفی ہے اور اس باب میں آیتیں بہت ہیں مشہور ہیں اور حدیثیں یہ ہیں

فالاول عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن جلوس عند
پہلی حدیث عمر بن الخطاب رضؓ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی سامنے جس کے کپڑے بہت ہی
الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی
سفید اور بال بہت ہی سیاہ تھے مجلس میں آیا نہ اوس پر سفر کا اثر نظر آتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا۔
جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر اور اپنے دونوں ہاتھ
علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی
اپنے دونوں زانوں پر رکھکر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کو کہا کہ آپ مجھے اسلام کی حقیقت بتائیں رسول اللہ صلے

اللّٰہ علیہ وسلم الاسلام ان تشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وان محمدا رسول

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کی توحید اور محمدؐ کی رسالت کی دل سے گواہی دے

اللّٰہ وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت

اور نماز کو قائم کرے اور مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر تجھے سفر کرنے کی طاقت ہو۔

الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن

تو بیت اللہ کا حج کرے۔ عمر کہتے ہیں وہ شخص سچ کہا کہ کہتے ہیں تعجب کیا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور آپ ہی تصدیق کرتا ہے پھر بولا کہ آپ

الایمان قال ان تؤمن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر و

ایمان کے بارے میں کہا ہے کہا تو ایمان لائے اللہ اور اسکے ملائکہ اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور

تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان

تقدیر پر کہ بھلی ہو یا بری بولا کہ سچ فرمایا۔ پھر اسنے کہا کہ آپ بتلائیں احسان کیا ہے

قال ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی

حضرت نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھ رہا ہو اگر اسکو نہ دیکھتا ہو تو یہ خیال رکھے کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ بیان

عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن

قیامت کا حال بتلایئے کہ کب ہوگی حضرتؐ نے فرمایا کہ جس سے پوچھا جاتا ہے وہ پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا پھر بولا کہ آپ اسکے

اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان ترٰی الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء

نشانیوں کو بتلائیں آپ نے فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک اور مالی کو جنے اور ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں

الشاء یتطاولون فی البنیان ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال یا عمر

چرانے والوں کو تو دیکھے گا کہ بڑی بڑی عمارت میں پھر وہ آدمی چلا گیا کچھ دیر بعد آپ مجھے فرمایا کہ اے عمر

اتدری من السائل قلت اللّٰہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل اتاکم

تو جانتا ہے کہ پوچھنے والا شخص کون تھا میں نے عرض کی اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا وہ جبریل تھے تمہارے پاس

یعلمکم امر دینکم رواہ مسلم ومعنی تلد الامۃ ربتہا ای سیدتہا

تعلیم کرنے کیا تھا روایت کی یہ مسلم نے۔ اور تلد الامۃ ربتہا کے معنے یہ ہیں کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنے لونڈیوں کی

ومعناہ ان تکثر السراری حتی تلد الامۃ السریۃ بنتا لسیدہا وہو بمنزلۃ

کثرت ہو جائیگی یہانتک کہ لونڈی اپنے مولے کے لئے لونڈی جیسی اور مولے کی

السید فمعنی السیدۃ وقیل غیر ذلک والعالۃ الفقراء وقولہ ملیا ای

لونڈی بنے اور مالک ہوگی اور اسکے سوا اور بھی تاویلیں کی گئی ہیں۔ اور عالۃ فقراء کو کہتے ہیں اور ملیا بہت دیر

زَمَانًا طَوِيلًا وَكَانَ ذٰلِكَ نَدَاءَ الثَّانِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ

زمانہ طویل (اور یہ میں روزے تھے) دوسری صورت ۵ ابوذر جندب بن جنادہ اور

وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو جس جگہ ہو ڈر اللہ سے ڈرتا رہا کر اور اگر تجھ کو کوئی برا کام ہو جائے تو اس کے بعد نیک کام کر کہ اس نیکی

خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الثَّالِثَةُ

کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا کر یہ روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے تیسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۵ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ

۵ ابن عباس بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ آپ نے فرمایا

يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ

اے لڑکے میں تجھ کو کچھ باتیں تعلیم کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر اللہ تعالیٰ تجھے یاد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر اس کو

تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ

اپنے سامنے پائیگا جب تو سوال کرے اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کر جب تو اعانت طلب کرے اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کیا کر اور جان لے

الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ

کہ اگر سب لوگ مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھے نفع پہنچائیں اتنا ہی نفع پہنچا سکیں گے جس قدر اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ

تیرے لیے لکھا ہوگا اور اگر مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھے کچھ ضرر پہنچائیں تو اتنا ہی ضرر پہنچا سکیں گے جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے

كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

مقدر کیا ہوگا۔ قلمیں الٹھا لی گئیں اور سکھائیں خشک ہو گئیں روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی کے سوا دوسری کتابوں میں روایت ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو اس کو اپنے آگے پائیگا

تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ

تو راحت کی حالت میں اللہ کو پہچان وہ تجھے شدت و تکلیف کی حالت میں پہچانیگا۔ اور جان لے جو چیز تجھے نہیں ملی وہ تجھے

لِيُصِيبَكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ

اللہ کے علم میں ملنے ہی نہ تھی اور جو چیز تجھے ملی وہ تجھ سے خطا کرنیوالی نہ تھی اور جان لے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے اور

الفرج مع الكرب وان مع العسر يسرا الرابع عن انس قال انكم لتعملون
ش یعنی رنج و تکلی کے ساتھ ہی اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے چوتھی حدیث انس کہتا ہے کہ تم ایسے عمل کرتے ہو
اعمالا هي ادق في اعيننا من الشعر كنا نعدها على عهد رسول الله
کہ وہ تمہارے نظروں میں بال سے باریکتر ہیں ہم ان کو رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم من الموبقات رواه البخاري وقال الموبقات المهلكات
صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مہلکات سے شمار کیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری رح نے کہا کہ موبقات کے معنے مہلکات
الخامس عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان
ہیں پانچویں حدیث ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
الله تعالى يغار وغيرة الله تعالى ان يأتي المرأ ما حرم الله عليه متفق
اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا ہے متفق
عليه والغيرة بفتح الغين واصلها الانفة السادس عن ابي هريرة
علیہ اور غیرت ساتھ فتح غین کے اصل میں ننگ اور عار کو کہتے ہیں چھٹی حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے
انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول بان ثلاثة من بني اسرائيل
کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل میں سے تین آدمی
ابرص واقرع واعمى اراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص
ایک سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا نابینا کی آزمائش کا ارادہ کر کے ان کی پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے فرشتہ سفید داغ والے کے پاس آیا
فقال اي شئ احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب
اور کہا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ محبوب ہے اس نے کہا رنگ خوب اور بدن کا چمڑا اچھا ہو جائے
عني الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه قذره واعطي لونا
جسے لوگ برا سمجھتے ہیں دور ہو جائے فرشتے نے اس پر ہاتھ ملا اور اسکی مرض جاتی رہی اور اسکو اچھا رنگ
حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك الراوي
اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اس نے کہا اونٹ یا گائے راوی نے شک کیا ہے
قال فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها فاتى الاقرع فقال
اس نے فرمایا اسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی پھر کہا تیرے واسطے اس میں برکت دی پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا
اي شئ احب اليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قذرني
تجھے کون چیز بہت پسند ہے اس نے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب لوگ

النَّاسُ فَسَمَّحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ

مجھ سے گھاتے ہیں فرشتہ نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اوسکی مرض جاتی رہی اور اچھے بال نکلے اور پوچھا کہ تجھے کونسا مال بہت بھلا ہے اوسنے

إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأَعْطَتْ بَقَرًا حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا فَأَتَى الْأَعْمَى

کہا گائے اوسکو گابھن گائے ملی اور فرشتے نے کہا خدا تعالیٰ تیرے مال میں برکت کرے اور بچہ جنکے پاس آیا اور کہا

فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ النَّاسَ فَمَسَحَهُ

تجھکو کونسی چیز بہت پسند ہے اوسنے کہا اللہ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اوسکے سبب لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا

فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَى شَاةً

خدا تعالیٰ نے اوسکو روشنی دی فرشتے نے کہا تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اوسنے کہا بکری اوسکو گابھن

وَالِدًا فَأُنْتِجَ هَذَانِ وَوَلَّدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ

ملی سو اونٹنی اور گابھن بابانی اور بکری ایسی جنی جسسے ایک میدان اونٹوں سے بھر گیا اور دوسرا گایوں سے بھر گیا

وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ

اور اونٹ والے کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں پھر وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اپنی صورت بدلکر

رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ

گیا میں محتاج ہوں سفر میں میری سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن نہیں بجز خدا کے مدد

ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا

پھر تیرے ہی کرم کی میں تجھ سے مانگتا ہوں اوسکے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دے تو میری

أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

سفر کا انتظام کر دے کہ میں وطن پہنچ جاؤں اوسنے جواب دیا کہ میرے ذمہ حقوق بہت ہیں فرشتے نے کہا کہ میں تجھ پہچانتا ہوں تو وہ کوڑھی نہ تھا لوگ

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا

تجھ سے نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا تجھے خدا نے مال عطا فرمایا اوسنے جواب دیا کہ یہ مال میں نے باپ دادا سے

عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ

چلا آتا ہے فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا پھر فرشتہ نے کوڑھی

فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ

کی صورت اور شکل میں آیا اور جسطرح ویسا ہی کہا جیسا سفید داغ والے کو کہا تھا اوسنے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سفید داغ والے نے دیا تھا

هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ

فرشتے نے کہا کہ تو جھوٹ بولتا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کر دے جیسا پہلے تھا اور پھر اندھے کے پاس اپنی صورت اور شکل میں

وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي

کپڑوں اور حلیہ سے مسکین اور مسافر ہوں معلوم ہوتا ہے میرے سب اسباب تمام ہو گئے اور کچھ باقی نہیں رہا

فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً

آج اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری مدد سے پہنچ سکتا ہوں میں اس ذات پاک کے نام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے بینائی عطا کی ایک بکری

أَتُبَلِّغُنِي بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ

دے تو میرے سفر کا انتظام کر دے اس نے کہا بیشک میں نابینا تھا خدا تعالیٰ نے مجھے بینائی عطا کی جس قدر تیری خوشی ہو اس مال میں سے لے جا

وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ أَمْسِكْ

اور جتنا تیرا جی چاہے چھوڑ جا آج جو قدر تو لے جائے گا میں تجھ کو ہرگز منع نہ کروں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال

مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ

اپنے پاس رکھ صرف تمہارا امتحان کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہوا اور دونوں تیرے یاروں پر غصہ ناک ہے متفق علیہ

عَلَيْهِ وَالنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَفَتْحِ الشِّينِ وَبِالْمَدِّ هِيَ الْحَامِلُ قَوْلُهُ

اور الناقۃ العشراء کا لفظ ساتھ ضمہ عین اور فتحہ شین اور الف ممدودہ کے ہے گابھن اونٹنی کو کہتے ہیں اور قول آپ کا

أَنْتِجَ وَفِي رِوَايَةٍ فَنُتِجَ مَعْنَاهُ تُوَلِّي نِتَاجَهَا وَالنِّتَاجُ لِلنَّاقَةِ كَالْقَابِلَةِ لِلْمَرْأَةِ

انتج اور ایک روایت میں فنتج ہے پہلے کے وقت بچہ گھسنے کے اور نتاج کا استعمال اونٹنی میں ہے جیسا کہ قابلہ کا استعمال عورت میں ہے

وَقَوْلُهُ وَلَدُ هٰذَا هُوَ بِتَشْدِيدِ اللَّامِ أَيْ تُوَلِّي وِلَادَتَهَا وَهُنَّ مُخْتَصَّةٌ بِالنَّاقَةِ

اور یہ قول آپ کا ولد ھذا لام کے بشدید کے وقت جو کہ تو اس اونٹنی کے بچے کی پیدائش اور وضع حمل کے حق میں

النَّاقَةُ فَالْمَوْلِدُ وَالنَّاتِجُ وَالْقَابِلَةُ بِمَعْنًى لٰكِنْ هٰذَا فِي الْحَيَوَانِ وَذَاكَ

استعمال ہوتا ہے عرض کہ مولد اور ناتج اور قابلہ ہم معنے ہیں لیکن لفظ قابلہ کا انسان کی حق میں ہے اور بقیہ الفاظ حیوان غیر انسان میں

لِغَيْرِهِ قَوْلُهُ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ هُوَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ أَيْ لَا

اور یہ قول آپ کا انقطعت بی الحبال ساتھ حا بغیر نقطہ کے اور با ایک نقطہ کے مراد اس سے اسباب ہے اور حبال

سَبَبَ وَقَوْلُهُ لَا أَجْهَدُكَ مَعْنَاهُ لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ فِي رَدِّ شَيْءٍ تَأْخُذُهُ وَتَطْلُبُهُ

بمعنی کا لا ہمدرد کہ مطلب اس سے یہ ہے کہ میں تجھ سے کچھ نہیں کہتا تو مال جس چیز کو چاہے کہ تو مفت کے دے لے جاوے اور مانگے میرے

مِنْ مَالِي وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ لَا أُحَمِّدُكَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمِيمِ وَمَعْنَاهُ لَا

مال سے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے لا احمدک ساتھ حا مہملہ اور میم کے مطلب اس سے یہ ہے کہ میں

أَحْمَدُ لَكَ بِتَرْكِ شَيْءٍ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ كَمَا قَالُوا لَا بَأْسَ عَلَى طَهُورٍ الْجَهُودَةُ أَيْ عَلَى

تیری تعریف نہیں کرتا اس بات پر کہ تو چیز کو جس کی تجھ کو حاجت تھا ہوا اس کو چھوڑ دیوے جیسا کہ عرب نے کہا ہے کہ پانی کے طہارت پر کچھ ڈر نہیں ہے جہودۃ کے طہارت

فَوَاتِ طُولِهَا السَّابِعُ عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

نہ سلفے پر کچھ افسوس نہیں ساتویں حدیث ۔ ابو یعلی شداد بن اوس سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ آدمی دانا ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے اور وہ شخص

اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ قَالَ

عاجز ہے جو نفس کی خواہش کے تابع ہوا اور اللہ تعالیٰ پر امیدیں رکھے نفس کی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ اور

التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَعْنٰی دَانَ نَفْسَہٗ حَاسَبَھَا الثَّامِنُ عَنْ

ترمذی وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ دان نفسہ کا معنے ہے حساب کرے نفس سے ۔ آٹھویں حدیث

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ

ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے اسلام کی

الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُہٗ التَّاسِعُ عَنْ

خوبی ہے کہ لایعنی کلام کو ترک کرے روایت کی ہے ترمذی وغیرہ نے ۔ نویں حدیث

عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْئَلُ الرَّجُلُ فِیْمَ ضَرَبَ اِمْرَاَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ

عمر رضی سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ پوچھا جاوے آدمی کو کس سبب سے اوس نے اپنی عورت کو مارا ہے روایت کی ہے ابوداؤد وغیرہ نے

دَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی التَّقْوٰی

وغیرہ نے چھٹا باب تقوے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان دار و ڈرو اللہ سے حق قدر ڈرنے کا اور فرمایا ہے

اللّٰہُ تَعَالٰی فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَھٰذِہِ الْاٰیَۃُ مُبَیِّنَۃٌ لِلْمُرَادِ مِنَ الْاُوْلٰی

ڈرو اللہ سے جتنا قدر تم کو طاقت ہو اور یہ آیت پہلی آیت کی مراد کو بیان کرتی ہے

وَقَالَ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا وَ

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور کہو بات مضبوط اور

الْاٰیَاتُ فِی الْاَمْرِ بِالتَّقْوٰی کَثِیْرَۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ

آیات تقوے کے امر میں بہت اور معلوم ہیں اور فرمایا ہے جو شخص اللہ سے ڈرے

یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَقَالَ تَعَالٰی اِنْ تَتَّقُوا

اللہ تعالیٰ اوسکیلئے نکلنے کا رستہ کردیتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے وہ شخص گمان نہ کرے ۔ اور فرمایا ہے اگر تم اللہ سے

اللّٰهُ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اگر تم اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو گے تو اللہ تعالیٰ تم میں فیصلہ اور امتیاز کی قوت پیدا کر دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخشے گا اور اللہ بڑا

الْعَظِيْمِ وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ

فضل کرنیوالا ہے۔ اس باب میں آیتیں بہت ہیں معلوم و مشہور ہیں اور احادیث یہ ہیں

فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ

پہلی حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلعم لوگوں میں سے بزرگتر کون ہے

قَالَ اَتْقَاهُمْ فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ فَقَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ

آپنے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپسے یہ نہیں پوچھتے آپنے فرمایا یوسف اللہ کا نبی

نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ فَاَعْرَبَ

اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے خلیل کا بیٹا انہوں نے کہا ہم آپسے یہ نہیں پوچھتے آپنے فرمایا تم

عَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِيْ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا

عرب کے اصل سے مجھے پوچھتے ہو جو لوگ جاہلیت میں بہتر ہیں وہی اسلام میں بہتر ہیں جب

فَقِهُوْا اِسْتَفْعَلَ عَلَيْهِ فَقِهُوْا بِضَمِّ الْقَافِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ كَسْرُهَا اَيْ عَلِمُوْا

نے شریعت کے احکام سیکھ لئے متعلق کیلئے۔ فقہوا قاف کے ضمہ سے مشہور ہے اور کسرہ بھی آیا ہے یعنے جب شریعت

حُكَّامُ الشَّرْعِ الثَّانِيْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کے احکام کا علم حاصل ہو گیا۔ دوسری حدیث ابوسعید خدری رضہ سے مروی ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا شیریں و سبز و تازہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو دنیا میں خلیفہ کیا ہے تا

فِيْهَا فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ

پس تمکو دیکھتا ہے کہ تم اپنے کو کیسا عمل کرتے ہو تم دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو کہ بنی اسرائیل میں اول فتنہ

كَانَتْ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّالِثُ عَنِ ابْنِ

عورتوں کے سبب ہوا ہے روایت کی اسکو مسلم نے تیسری حدیث ابن

مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى

مسعود سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت

وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ الرَّابِعُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَيْ طَرِيْقِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

الطائی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من
طائی رضی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہا کہ فرماتے تھے جو شخص کسی
حلف علی یمین ثم رای ان تقوی اللہ منہا فلیات التقوی رواہ مسلم البخاری
کسی امر پر قسم کھائے پھر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس امر کے خلاف میں تقویٰ زیادہ ہے تو چاہیئے کہ وہ تقویٰ کا کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے
عن ابی امامۃ صدی بن عجلان الباہلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ
حدیث ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال اتقوا اللہ وصلوا خمسکم و
وسلم کو سنا کہا کہ آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچ نماز میں ادا کرو اور
صوموا شہرکم وادوا زکوۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم
رمضان کے روزے رکھو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے
رواہ الترمذی فی اخر کتاب الصلوۃ وقال حدیث حسن صحیح
ترمذی نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب السابع فی الیقین والتوکل

ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ولما رای المؤمنون الاحزاب قالوا ھذا ما وعدنا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں نے لشکروں کو دیکھا تو بولے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو
اللہ ورسولہ وصدق اللہ ورسولہ وما زادھم الا ایمانا وتسلیما
اللہ تعالیٰ نے اور اسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور انکو اور بڑا ایمان اور اطاعت
وقال تعالیٰ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم
اور فرمایا ہے جسے لوگ چلو لوگوں نے کہا کہ بہت لوگ جمع ہو کر تمہارے لئے آئے ہیں تم ان سے ڈرو
فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و
ایمان زیادہ ہو اور انہوں نے کہا کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور بہت اچھا کارساز ہے پس انہوں نے اللہ سے نعمت اور
فضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم وقال
فضل حاصل کیا اور انکو کوئی برائی نہ پہونچی اور اللہ کی خوشنودی کے تابع ہوئے اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور فرمایا ہے اور
تعالیٰ وتوکل علی الحی الذی لا یموت وقال تعالیٰ وعلی اللہ فلیتوکل
توکل کر اوس زندہ پر جسکو موت نہیں اور فرمایا ہے اور اللہ ہی پر

المؤمنون وقال تعالى فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب
مومن توکل کریں اور فرمایا ہے جب تو عزم کرے تو اللہ پر توکل کر بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے
المتوكلين والآيات في الامر بالتوكل كثيرة معلومة وقال تعالى
محبت کرتا ہے اور آیتیں توکل کے ساتھ امر کرنے کی بہت مشہور ہیں اور فرمایا ہے حق
ومن يتوكل على الله فهو حسبه اى كافيه وقال تعالى انما المؤمنون
تعالیٰ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرے وہ اسکو کافی ہے اور فرمایا ہے مومن وہ لوگ
الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم
کہ جب اللہ کے روبرو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاوے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انپر اسکی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان
ايمانا وعلى ربهم يتوكلون والآيات في فضل التوكل كثيرة معروفة
ترقی ہو اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور توکل کی فضیلت میں آیتیں بہت ہیں
واما الاحاديث فالاول عن ابن عباس رض قال قال رسول الله
اور حدیثیں بہت ہیں پہلی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
صلى الله عليه وسلم عرضت علي الامم فرايت النبي ومعه الرهط والنبي
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں میں نے ایک نبی دیکھا کہ اسکے ساتھ دس آدمی سے کم تھے اور
ومعه الرهيط والنبي ومعه الرجل والرجلان والنبي وليس
ایک دیکھا کہ اسکے ساتھ تین تین تھے اور ایک نبی کہ اسکے ساتھ ایک دو آدمی تھے اور ایک نبی دیکھا کہ اسکے ساتھ کوئی بھی نہ
معه احد ثم رفع لي سواد عظيم فظننت انهم امتي فقيل لي هذا موسى
تھا اپنے جی میں کہا کہ اس بڑی جماعت میری امت ہے پھر کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہے
وقومه ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا هو سواد عظيم فقيل لي
اور اسکی امت ہے لیکن تو آفق کی طرف دیکھ میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت مجھے نظر آئی پھر کہا گیا
انظر الى الافق الآخر فاذا هو سواد عظيم فقيل هذه امتك ومعهم
کہ دوسری طرف دیکھ وہاں بھی ایک بڑی جماعت مجھے نظر آئی پھر کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر
سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب ثم نهض فدخل
ہزار ایسے ہیں کہ بلا حساب بلا عذاب جنت میں داخل ہونگے پھر رسول اللہ اٹھ کھڑے ہوئے اور گھر کو تشریف لے
منزله فخاض الناس في اولئك الذين يدخلون الجنة بلا حساب ولا عذاب
گئے اور وہ ان جنتیوں میں کہ حساب و عذاب داخل ہونے والے ہیں باتیں کرنے لگے

فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہونگے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور

قَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ

کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہونگے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور لوگ کچھ کچھ کہتے رہے

فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیا تذکرہ کرتے ہو۔

فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى

لوگوں نے سب حال آپ کو سنا دیا آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہونگے جو نہ منتر اور افسون کرتے ہیں اور نہ کسی سے مانگتے ہیں اور نہ شگون لیتے ہیں اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر گذارش کی کہ آپ اللہ تعالے سے دعا کریں کہ اللہ مجھے ان میں سے کرے

مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ

آپ نے فرمایا تو ان میں سے ہے پھر ایک اور آدمی نے کھڑا ہو کر کہا کہ آپ دعا کریں کہ اللہ مجھے انہیں سے کرے آپ نے

فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الرُّهَيْطُ بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيرُ رَهْطٍ وَ

فرمایا عکاشہ یہ دعا تجھ سے پہلے لیکر حاصل کی یہ بکاری اور مسلم نے رہیط ساتھ ضمہ راء کے تصغیر ہے رہط کی اور

هُمْ دُونَ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَالْآفِقُ النَّاحِيَةُ وَالْجَانِبُ وَعُكَّاشَةُ بِضَمِّ الْعَيْنِ

وہ دس آدمی سے کم کو کہتے ہیں اور افق کنارے اور گوشہ کو کہتے ہیں اور عکاشہ سات ضمہ عین

وَتَشْدِيدِ الْكَافِ وَتَخْفِيفِهَا وَالتَّشْدِيدُ أَفْصَحُ الثَّانِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تشدید کاف کے ہے اور تخفیف اسکے کے اور تشدید زیادہ فصیح ہے دوسری حدیث ابن عباس رضہ ہی

أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللہ میں نے تیرے لئے اسلام لایا اور تجھ پر

آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ

ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس کو کہ تو مجھ کو گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرتا اور جن اور

الْإِنْسُ يَمُوتُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ الثَّالِثُ

آدمی مرتے ہیں اس لفظ کی یہ بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری نے اسکا اختصار کیا ہے تیسری حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا قَالَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قَالَہَا

ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو اس وقت انہوں نے حسبنا اللہ

اِبْرَاہِیْمُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالُوْا اِنَّ

ونعم الوکیل کہا تھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہا تھا جب لوگوں نے آپ کو کہا تھا

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْہُمْ فَزَادَہُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ

کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہو کر آئے ہیں تم ان سے خوف کرو تو انکا ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا ہمکو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا

الْوَکِیْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کَانَ اٰخِرُ قَوْلِ

کارساز ہے یہ روایت بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام

اِبْرَاہِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَلرَّابِعُ

آگ میں ڈالے گئے تھے تو ان کا آخر قول یہ تھا یعنی اللہ جسکے اللہ ونعم الوکیل واحد تھی حدیث ۔ ابن عباس رضی سے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ

مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت لوگ ایسے ہیں جنت میں داخل ہونگے کہ ان کے دل

اَفْئِدَتُہُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ قِیْلَ مَعْنَاہُ مُتَوَکِّلُوْنَ وَقِیْلَ قُلُوْبُہُمْ رَقِیْقَۃٌ

پرندوں کے دلوں جیسے ہونگے ۔ روایت کی مسلم نے بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ پرندوں کی طرح توکل کرنے والے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ توکل

اَلْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رضی اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ

پانچویں حدیث ۔ جابر رضی سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں نجد کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ گیا

فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہُمْ فَاَدْرَکَتْہُمُ الْقَائِلَۃُ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو میں بھی ساتھ تھا ایک جنگل جھاڑیوں والے میں

فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ وَّتَفَرَّقَ النَّاسُ

دوپہر ہوگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے نزول فرمایا اور لوگ درختوں کے سایہ

یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ نَعَلَّقَ بِہَا

میں متفرق ہو کر اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس درخت کے نیچے اترے تھے آپ نے تلوار

سَیْفَہٗ وَنِمْنَا نَوْمَۃً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْنَا وَاِذَا

اس درخت سے لٹکا دی اور ہم سب سو گئے ناگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو آواز دی جب ہم آئے تو

عِنْدَہٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اِنَّ ہٰذَا اخْتَرَطَ عَلَیَّ سَیْفِیْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَیْقَظْتُ وَہُوَ

ایک اعرابی اسکے پاس بیٹھا ہے فرمایا اس شخص نے میری تلوار کھینچ لی میں سویا پڑا تھا میں جاگ پڑا تو دیکھا کہ کھینچکر کھڑا ہو گیا ہے میں بیدار ہوتو تلوار

فِي يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ

اسکے ہاتھ میں ننگی ہوئی تھی اور اسنے مجھے کہا کہ اب مجھ سے تجھے کون بچائیگا میں نے تین بار کہا کہ اللہ بچائیگا اور اسکو کچھ سزا نہ دی

عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ

اسکے اوپر بیٹھ گئے اور ایک روایت میں جو جابر رض کہتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم آپ کے ساتھ گئے۔ جب

فَاِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ

ہم درخت سایہ دار کے نیچے آئے کو ہمنے وہ درخت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے چھوڑ دیا۔ ایک آدمی

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ

مشرکوں میں سے آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے معلق تھی اسنے وہی نکال لی اور کہا تو مجھ سے

فَقَالَ اَتَخَافُنِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَاَغْمَدَ

ڈرتا ہے بیٹھے کہا نہیں پھر اسنے کہا اب تجھ سے تجھ کو کون بچا سکتا ہے کہا اللہ اور ابوبکر اسمٰعیلی اپنی

سُلَيْمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ

صحیح میں اس طرح روایت کرتا ہے کہ اسنے کہا اب تجھ سے تجھ کو کون بچائیگا آپ نے کہا اللہ پھر اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی

يَدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ اب تجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اسنے کہا کہ

فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ

تو بہتر تلوار لینے والوں میں سے ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی توحید اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اسنے کہا نہیں لیکن

اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى

عہد کرتا ہوں کہ تجھ سے لڑائی نہ کروں گا اور جو لوگ تجھ سے لڑائی کریں گے انکی ہمراہی بھی نہ کروں گا رسول اللہ نے اسکو چھوڑ دیا وہ

اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِّنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ قَوْلُهٗ فَقُلْ اَيْ جَمْعُ وَالْعِضَاهُ الشَّجَرُ

اپنے یاروں کے پاس گیا اور انکو پکارا میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب لوگوں سے بہتر ہے قول یہ ہے واپس پھرا اور عضاہ درخت

الَّذِيْ لَهٗ شَوْكٌ السَّمُرَةُ بِفَتْحِ السِّيْنِ وَضَمِّ الْمِيْمِ الشَّجَرَةُ مِنَ الطَّلْحِ وَهِيَ الْعِظَامُ مِنْ

خاردار کو کہتے ہیں سمرہ سین کی زبر اور میم کی پیش سے درخت خاردار میں سے جو بڑا

شَجَرَةِ الْعِضَاهِ وَاخْتَرَطَ السَّيْفَ اَيْ سَلَّهٗ وَفِيْ يَدِهٖ صَلْتًا اَيْ مَسْلُوْلًا وَهُوَ

ہو اسکو کہتے ہیں بیٹھ کیکر اور اختر ط السیف یعنی تلوار کو میان نکالا اور وفی یدہ صلتا یعنے ننگی تلوار اور صلتا سا تھ

بِفَتْحِ الصَّادِ وَضَمِّهَا السَّادِسُ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فتح صاد اور ضمہ کے ساتھ چھٹی حدیث عمر رض کہتا ہے کہ بیٹھے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ

علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر پورا پورا توکل کرو تو تم کو ایسا رزق دیا جاوے جیسا پرندوں کو دیا جاتا ہے

تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ مَعْنَاهُ

کہ دن نکلتے بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے آتے ہیں روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اس حدیث کا یہ ہے کہ معنے

تَذْهَبُ أَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا اَيْ ضَامِرَةَ الْبُطُونِ مِنَ الْجُوعِ وَتَرْجِعُ آخِرَ النَّهَارِ بِطَانًا

دن کے شروع میں جاتے ہیں بھوکے پیٹ ہونگے ہیں کہ بھوک سے پیٹ پچکا ہوا ہوگا اور دن کے آخر میں جب لوٹتے ہیں تو بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

اَيْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُونِ الشَّارِحُ عَنْ اَبِي عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

یعنے پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں شارح نے ابو عمارہ براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ کہا رسول اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلانے جب تو رات کو سونے پر لیٹے تو اس وقت کہا کر اے اللہ لیٹنے

اِنِّي اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ

اپنا نفس تیری سپرد کیا۔ اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے تیری سپرد کیا اور پیٹھ اپنی

ظَهْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ

پشت کو تیری طرف تیری کیا تیری رغبت اور تیرے خوف کے اور تیرے سوا کوئی ملجا اور منجا نہیں میں ایمان لایا

بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ لَيْلَتَكَ

اس کتاب پر جو تو نے نازل کی اور پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا اگر یہ کلمات کہکر تو رات میں مرجائیگا۔

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي

تو فطرت پر مریگا اور اگر تو صبح کرے گا تو بھلائی حاصل ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور صحیحین کی ایک روایت میں

الصَّحِيحَيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ

براء سے یوں مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنی خواب گاہ میں

مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ

پہنچے تو وضو کر جیسا نماز کیلئے وضو کیا کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ جا

وَذَكَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ عَنْ اَبِي بَكْرٍ

کلمات مذکورہ کہا کر پھر فرمایا کہ ان کلمات اپنے کلام سے بنجیے کہا۔ اتفاق ہیں حدیث ابوبکر صدیق

الصِّدِّيقِ اَنَّ اَخَا اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ

[illegible] بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن

سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی ہے رضی اللہ

عَنْهُ وَهُوَ وَأَبُوهُ وَأُمُّهُ صَحَابِيُّونَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ وَنَحْنُ

عنہ وہ اور اسکا باپ اور ماں سب صحابی ہیں وہ کہتا ہے کہ میں غار میں مشرکوں کے قدموں کو

فِي الْغَارِ وَهُمْ عَلَى رُؤُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ

دیکھتا تو ہمیں وقت دے جاتے سر پر کھڑے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے

لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي

تو ضرور ہمکو دیکھ لے آپ نے فرمایا کہ ایسے دو شخص سے تیرا کیا گمان ہے اے ابوبکر جنکا تیسرا اللہ ہے متفق علیہ ثانی

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُومِيَّةِ

ام المؤمنین ام سلمہ رضہ سے مروی ہے اور انکا نام ہند ابو امیہ حذیفہ کی بیٹی مخزومیہ ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلا کرتے تھے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے بسم اللہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا

عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ساتھ اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا لغزش کروں یا لغزش کرایا جاؤں

أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِأَسَانِيدَ

یا مجھ سے جاہلانہ معاملہ کیا جائے حدیث صحیح ہے روایت کی اسکو ابوداؤد اور ترمذی وغیرہما نے صحیح اسناد

صَحِيحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

سے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور نسائی نے حدیث

عَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِي إِذَا

انس رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت

مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ

کہے بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اسکو کہا جاتا ہے تو ہدایت کیا گیا

وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور تو کفایت کیا گیا اور تو بچا لیا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی

وَغَيْرُهُمْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ أَدَابُودَاوُدَ وَدَقِيقُوا يَعْنِي الشَّيْطَانَ

وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ابوداؤد رحمہ اللہ نے زیادہ کیا پس شیطان دور

لِشَيْطَانٍ اٰخَرَ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ كُفِيَ وُقِيَ وَهُدِيَ وَعَنْ اَنَسٍ رضی قَالَ

شیطان کو کہتا ہے تو آدمی کفایت کیا گیا اور بچایا گیا اور ہدایت کیا گیا ہو تو اسکو کیا کر سکتا ہے۔ انس رضہ بیان کرتا ہے کہ

كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور

وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

دوسرا کمایا کرتا تھا سو فرقہ کرنے والے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھائی کی شکایت کی آپ نے

لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ يُخْتَرَفُ وَيُكْتَسَبُ

اسکو جواب میں فرمایا شاید تو اسکی طفیل رزق دیا جاتا ہو روایت کی ہے ترمذی نے استناد صحیح سے بخاری کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ

آٹھواں باب استقامت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَقِمْ كَمَا اُمِرْتَ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا ہے تو استقامت کر جیسا تجھے حکم کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

ہمارا پروردگار ہے وہ اللہ ہے پھر انہوں نے اوپر استقامت کی اوپر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ

وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور خوش ہو جنت کا کہ وعدہ کیا گیا ہے اسکی بشارت ہو اور ہم تمہارے دوست ہیں دنیا

وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ

اور آخرت میں اور تمہارے لیے وہ چیزیں موجود ہیں جو تمہارے جی خواہش کریں اور تمہارے لئے آئیں وہ چیزیں جو تم مانگو

غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا

اوپر سے اللہ بخشنے والا مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت کی

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اوپر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہونگے یہ لوگ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ رہیں گے

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَقِيْلَ اَبِيْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی

ان عملوں کے عوض جو انہوں نے دنیا میں کمائے۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ

کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام میں آپ ایسی بات فرمائیں کہ آپکے سوا کسی کو مجھے پوچھنے کی حاجت نہ رہے

قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ

آپ نے فرمایا کہ تو آمنت باللہ کہہ پھر اس پر مستقیم ہو جا روایت کی یہ مسلم نے ۔ ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نزدیک نزدیک رہو اور ٹھیک ٹھیک رہو اور جان لو کہ کوئی تم میں سے عمل کے سبب

مِّنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ

ہرگز نجات نہ پائے گا لوگوں نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ خدا تعالےٰ اپنی رحمت اور فضل میں

بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْمُقَارَبَةُ اَلْقَصْدُ الَّذِيْ لَا غُلُوَّ فِيْهِ وَ

مجھے مستور و مستغرق کرلے روایت کی یہ مسلم نے ۔ مقاربہ میانہ روی ہے جس میں

لَا تَقْصِيْرَ وَالسَّدَادُ الْاِسْتِقَامَةُ وَالْاِصَابَةُ وَيَتَغَمَّدَنِيْ يَلْبَسُنِيْ وَيَسْتُرُنِيْ

کمی نہ ہو اور سداد استقامت اور اصابت سے اور یتغمدنی کے معنے مجھے چھپالے

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَى الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ

علماء نے کہا ہے استقامت سے اللہ کی عبادت کو اپنے ذمہ لازم کرنا مراد ہے کہتے ہیں اور یہ جوامع

الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْاُمُوْرِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

الکلم سے ہے اور یہ امور کا انتظام ہے وباللہ التوفیق

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِي التَّفَكُّرِ فِيْ عَظِيْمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

عظمت میں تفکر کرنی اور

فَنَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِهَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا

دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے ہول وغیرہ کے اور نفس کی تقصیر اور اسکی تہذیب

وَحَمْلِهَا عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ

اور نفس کو استقامت پر ترغیب دینے کے بیان میں کہ کہہ میں تو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں

تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اوٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر تفکر کرو اور فرمایا ہے بیشک آسمان اور زمین اور

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ

رات دن کے اختلاف میں دانائوں کیلئے نشانیاں ہیں جو یاد کرتے ہیں

اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ الْآيَاتِ وَ

اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ چیز عبث نہیں بنائی تو پاک ہے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے آیتوں کے آخر تک اور

قَالَ تَعَالٰى اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ

فرمایا ہے بھلا کیا نہیں نگاہ کرتے اونٹوں پر کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسا

رُفِعَتْ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ

بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کیسے کھڑے کیے ہیں اور زمین پر کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھا

اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ تَعَالٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا الْاٰيَةَ وَ

پھرا کام یہی ہے سمجھانا۔ اور فرمایا ہے کیا زمین میں چلے پھرے نہیں پس نظر کریں الآیۃ اور

اٰيَاتٌ فِى الْبَابِ كَثِيْرَةٌ وَمِنَ الْاَحَادِيْثِ الْحَدِيْثُ السَّابِقُ

آیتیں اس مضمون کی بہت ہیں اور حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث سابق ہے

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے عمل کرے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِى الْمُبَادَرَةِ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَحَثِّ مَنْ تَوَجَّهَ

دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف مسابقت کرنی اور ہر شخص نیک عمل پر

لِخَيْرٍ عَلَى الْاِقْبَالِ بِالْجِدِّ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ تَرَدُّدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْتَبِقُوا

کو جو کرے اس کی ترغیب میں کہ بلا تردد و نیک عمل کی طرف دل سے متوجہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خیرات کی طرف

الْخَيْرَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

تم جلدی کرو۔ اور فرمایا ہے مسارعت کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین کے

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

برابر ہے پرہیزگاروں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں سے پہلی یہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ فَسَتَكُوْنُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف

فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِىْ كَافِرًا وَيُمْسِىْ مُؤْمِنًا

مبادرت و مسابقت کرو وہ فتنے ایسے ہونگے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جاوے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح

يُّصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ الثَّانِىْ عَنْ اَبِىْ سَرِيْحَةَ

کافر ہو جاویگا اپنے دین کی دنیا کے اسباب کے عوض فروخت کر دیگا روایت کی اسے مسلم نے۔ دوسری حدیث رواہ مسلم عن ابی سریحہ

بکسر السین المهملة وفتحها عقبة بن الحارث رضی قال صلیت وراء النبی صلی
اسامہ زیر سین پے نقطہ کے اور اسکی زبر کے عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ پڑھے میں نے پیچھے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بالمدینة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی
اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں عصر کی نماز پہلی آپ نماز سے سلام پھیر کر جلدی اوٹھ کھڑی ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے
بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج علیهم فرای انهم قد عجبوا من
چلتے ہوئے کسی کو کی بیبیوں پیچھے آپکی جلدی دیکھکر لوگ گھبرا گئے پھر آپ جلدی واپس آئے اور دیکھا کہ لوگ آپ کی جلدی کر دینے سے
سرعته فقال ذکرت شیئا من تبر عندنا فکرهت ان یحبسنی فامرت بقسمته
تعجب کر رہے ہیں آپنے فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ ایک ٹکڑا سونے یا چاندی کا گھر میں پڑا ہے مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مجھے روک رکھے تو حکم کر آیا
رواه البخاری وفی روایة له کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقة فکرهت
اس حکم کو بخاری نے روایت کیا اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ کہا آپنے فرمایا میں گھر صدقہ کا ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا چھوڑ آیا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا
ان یبیته او تبر قطع من ذهب او فضة الثالث عن جابر رض قال قال رجل
کہ رات بھر پڑا رہے یا ٹکڑا سونے اور چاندی کے ٹکڑا سونے یا چاندی کے تیسری حدیث۔ جابر رض سے روایت ہے کہ ایک روز کے دن ایک آدمی
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ارایت ان قتلت فاین انا قال فی الجنة
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو گیا تو میں کس جگہ جاؤنگا آپنے فرمایا جنت میں اسکے ہاتھ
فالقی تمرات کن فی یده ثم قاتل حتی قتل متفق علیه الرابع عن ابیهریرة رض
میں کچھ چھوارے تھے یہ بات سنتے ہی اُسنے انھ سے پھینک دیئے پھر ایسی لڑائی کی کہ اسی میں قتل ہو گیا متفق علیہ چوتھی حدیث کہ ایک
قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الصدقة
آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں
اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی
بڑا ہے آپنے فرمایا کہ اس صدقہ کا بڑا اجر ہے جو تو نے ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور تجھے حرص بخل ہو تو فقر سے ڈرتا ہو اور
ولا تمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان
اور تو اسوقت تک مہلت دے کہ جب روح حلقوم میں آ گئی تو اسوقت کہنے لگے یہ چیز فلانے کی ہو گی اور یہ فلانے کی حالانکہ وہ مال اب اسکی نہیں
متفق علیه الحلقوم مجری النفس والمری مجری الطعام والشراب الخامس
اللہ کی ہے بخاری اور مسلم نے حلقوم سانس کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مری کھانے پینے کے داخل ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں پانچویں حدیث انس
عن انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اخذ سیفا یوم احد فقال من
سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ کون شخص

يَأْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَيَبْسُطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا فَإِنْ كُنْتُمْ تَأْخُذُونَهُ

مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے سب اپنے ہاتھ پھیلا کے ہر ایک آدمی کہتا ہے کہ میں لونگا میں لونگا آپ نے فرمایا کہ اسکا حق ادا کرنے کے لیے

بِحَقِّهِ فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ رض أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ فَأَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ

کون لیتا ہے یہ سنکر لوگ رک گئے ابو دجانہ نے کہا میں اسکا حق ادا کرنے کے لیے اسکو لینے والا ہوں اُسنے تلوار لے کر اُس سے

هَامَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ تَمَّ إِلَى دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ فَوَلَهُ أَنْجُمُ

مشرکوں کے سر توڑ ہی ڈالے۔ روایت کی مسلم نے ف نام ابی دجانہ کا سماک بن خرشہ ہے یہ قول راوی کا ہے

الْقَوْمُ أَيْ تَوَقَّفُوا وَفَلَقَ بِهِ أَيْ شَقَّ وَهَامُ الْمُشْرِكِينَ أَيْ رُءُوسُهُمُ السَّادِسُ

القوم اسکا معنے ہے توقف کیا اور فلق کا معنے ہے توڑا اور ہام المشرکین سے مراد سر ان کے ہیں چھٹی حدیث

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ نَشْكُو إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ

زبیر بن عدی رح سے روایت ہے کہ ہمنے انس بن مالک کے پاس اُن تکالیف کی شکایت کی جو ہم کو حجاج سے پہنچتی ہیں

فَقَالَ اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا

انس رض نے کہا تم صبر کرو کیونکہ بیشک جو زمانہ آئیگا بعد آنے کے وہ اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب کی ملاقات

رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّابِعُ عَنْ أَبِي

کرو میں نے یہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ ساتویں حدیث۔ ابو

هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا

ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کیطرف سبقت کرو

هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا

تم نہیں انتظار کرتے مگر فقر کی جو تم کو سب کچھ فراموش کرا دیتا ہے یا دولتمندی کو جو سرکش بنا دیتا ہے یا بیماری کو جو خراب کر ڈالتی ہے

مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ

یا بہت کمزور کر دینے والا بڑھاپا یا موت کو جو جلدی کفنانے والی ہے یا دجال کو جو بُرا غائب ہے جو انتظار کیا گیا ہے یا قیامت کو اور قیامت

أَدْهَى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ الثَّامِنُ عَنْهُ أَنَّ

بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ آٹھویں حدیث۔ آپ سے مروی ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ

خیبر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک علم میں ایسے شخص کو دونگا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے

اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ رض فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ

محبت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اُسکے ہاتھ پر فتح کریگا عمر رض نے کہا کہ مجھے سرداری کی خواہش کبھی نہیں ہوئی مگر اس روز

فتساورت إليها رجاء أن أدعى لها فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن
میرے جی میں آیا کہ شاید مجھے عطا ہوں میں اس امید پر چلنگ کر گیا اور سر اٹھا کر آپ کے سامنے ہو گیا تو آپ نے علی بن
أبي طالب فأعطاه إياها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك فسار
ابیطالب کو بلا کر علم عطا کیا اور اسکو فرمایا کہ جا اور کسی طرف التفات نہ کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو عطا کرے وہ چلے پس علی رض
علي شيئا ثم وقف ولم يلتفت فصرخ يا رسول الله على ماذا أقاتل الناس
تھوڑی دیر چلکر کھڑا ہو گیا اور التفات نہ کیا پس رسول اللہ ﷺ کو آواز سے پکار کر کہا کہ میں ان لوگوں سے کس بات پر قتال کروں اسپر
قال قاتلهم حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فإذا
فرمایا کہ تو انسے لڑ یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اسکی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں جب انہوں نے
فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على
یہ کام کر لیا تو انہوں نے اپنی جانیں اور مال مجھ سے بچا لیے مگر اسکے حق کیساتھ اور ان کا حساب اللہ پر
الله رواه مسلم قوله فتساورت هو بالسين المهملة أي وثبت منتصبا
ہے اسکو مسلم نے روایت کیا قولہ فتساورت ساتھ سین مہملہ کے ہے یعنی کودکر اٹھنے میں جلدی کرنے کے لیے

الباب الحادي عشر في المجاهدة

یہ گیارہواں مجاہدہ میں یعنی عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں ہیں

قال الله تعالى والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وإن الله لمع
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم ضرور بتلا دینگے انکو اپنی راہیں اور بے شک اللہ ساتھ ہے
المحسنين وقال تعالى واعبد ربك حتى يأتيك اليقين وقال
نیکی والوں کے اور فرمایا ہے اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔ اور فرمایا ہے
تعالى واذكر اسم ربك وتبتل إليه تبتيلا أي انقطع إليه وقال تعالى
تیرے رب کا نام یاد کر اور سب سے اسکی طرف منقطع ہو جا۔ یعنی توجہ کر اور فرمایا ہے
فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وقال تعالى وما تقدموا لأنفسكم من
جو شخص ایک ذرہ نیکی کرے گا اسکو دیکھ لے گا۔ اور فرمایا ہے اور جو بھیجو گے اپنے واسطے
خير تجدوه عند الله هو خيرا وأعظم أجرا وقال تعالى وما تفعلوا من
کوئی نیکی اسکو اللہ کے پاس پاؤ گے بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ اور فرمایا ہے اور جو نیکی تم کرو گے
خير فإن الله به عليم والآيات في الباب كثيرة معلومة وأما الأحاديث فالأول

اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے۔ اور اس باب کی مضمون میں آیات بہت ہیں اور حدیثیں یہ ہیں۔ پہلی حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے

قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ

فرمایا ہے جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کا اعلام و اطلاع کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے کے ساتھ

اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی

میرا تقرب جیسی کہ فرض کی ہوئی ہے اسکو زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادت کر کے طلب کرتا ہے

اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ

یہاں تک کہ جب میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور

وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ

ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسکو دیتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو

لَاُعِیْذَنَّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اٰذَنْتُہٗ اَعْلَمْتُہٗ بِاَنِّیْ مُحَارِبٌ لَّہٗ اسْتَعَاذَنِیْ زَوَّدْتُّہٗ

میں اسکو ضرور پناہ دیتا ہوں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اٰذَنْتُہٗ کے معنی میں اسکو خبردار کرتا ہوں کہ میں اس لڑائی کرنے والا ہوں

بِالنُّوْنِ وَالْبَاءِ الثَّانِیْ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا

دوسری حدیث انس رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں نبی صلعم اپنے رب سے

عَنْ رَّبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا

روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ میری طرف ایک بالشت بھر نزدیک ہوتا ہے تو میں اسکی طرف ہاتھ بھر نزدیک ہو جاتا ہوں

وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَاِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً

اور جب میری طرف ہاتھ بھر نزدیک آتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ کو پھیلا کر نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب میری طرف چلکر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلَہٗ ثَالِثٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت کی ہے بخاری نے تیسری حدیث ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ

فرمایا ہے کہ دو نعمتوں میں اکثر لوگ خسارہ میں ڈالے گئے ہیں ایک تندرستی دوسرا فراغت

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ الرَّابِعُ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

روایت کی ہے بخاری نے چوتھی حدیث عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات کو

یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

استقدر قیام کرتے تھے کہ آپکے دونوں قدم مبارک پھٹ جاتے تو میں ایک روز آپ سے عرض کی کہ جب آپکے گناہ پہلے پچھلے سب بخشے گئے ہیں۔

وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا

تو پھر آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں نہ شکر کرتے فلاں

شَكُورًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَفِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ

یہاں تک کہ پھٹ گئے۔ یہ بخاری اور مسلم نے بخاری کے لفظ ہیں اور صحیحین میں مغیرہ بن شعبہ کی روایت

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْخَامِسُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسی کی مثل ہے۔ پانچویں حدیث۔ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب عشرہ آتا تو رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم رات کو زندہ کرتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بیدار کرتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہبند مضبوط کر کے باندھتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْمِئْزَرُ الْإِزَارُ وَهُوَ

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے عشرہ سے پچھلا عشرہ رمضان کا مراد ہے اور میئزر تہبند کو کہتے ہیں اور یہ

كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَقِيلَ الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ شَدَدْتُ

عورتوں سے کنارہ کرنے سے کنایہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عبادت کی طرف متوجہ ہونا مراد ہے کہا جاتا ہے اس کام کے لئے

لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِي أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

میں نے اپنا تہبند اونچا کر لیا اور اسکے لئے میں فارغ ہو گیا۔ چھٹی حدیث۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوی اور طاقتور مسلمان بہتر اور بہت پیارا ہے خدا تعالیٰ کو

مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

ضعیف و سست ایمانداروں سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ قوی ہو خواہ ضعیف بہتری ہے حرص کر تو اس پر جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر

وَلَا تَعْجَزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ

اور اپنا عاجز ظاہر مت کر اور اگر تجھے کوئی رنج کی مصیبت پہونچے تو یہ مت کہا کر کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن

قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یوں کہا کر کہ یہ خدا نے تقدیر یا تھا اور اسنے جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ اگر کہنا شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

السَّابِعُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

ساتویں حدیث۔ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ شہوات اور لذات میں

وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حُفَّتْ

مخفی کیا گیا ہے اور جنت مکارہ اور تکلیف میں مخفی کی گئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت جنت کے

بين رحمت وهو بعناه اى بينه وبينها هذا الحجاب فاذا فعله دخلها

عرض رحمت ہے اور بعناہ کے معنی ہیں پردہ اور آڑ یعنی یہ حجاب ہے جب انکو کرے گا تو ایمان داخل ہو جائیگا۔ ف

الثامن عن ابى عبد الله حذيفة بن اليمان قال صليت مع النبى

آٹھویں حدیث ابو عبداللہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة

ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی میں نے خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع کریں گے آپ پڑھتے

ثم مضى فقلت يصلى بها فى ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء

چلے میں نے خیال کیا کہ ایک رکعت میں پوری کریں گے پس آپ گذر گئے میں نے کہا سارى سورۃ پڑھ کر رکوع کریں گے آپ پڑھتے گئے

فقرأها ثم افتتح ال عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح

اور ختم کیا پھر سورت آل عمران شروع کر دی اور آہستہ آہستہ پڑھنے لگے جس آیت میں تسبیح کا ذکر آتا تھا

سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول فى

تسبیح کرتے اور کہیں سوال آتا سوال کرتے اور کہیں تعوذ آتا آپ تعوذ کرتے پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں

ركوعه سبحان ربى العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع

سبحان ربی العظیم کہنے لگے رکوع آپ کا قیام کی مثل تھا پھر سمع اللہ

الله لمن حمده ربنا لك الحمد ثم قام قياما طويلا قريبا مما ركع ثم سجد

لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب دیر تک قیام کیا پھر سجدہ کیا

فقال سبحان ربى الاعلى فكان سجوده قريبا من قيامه رواه مسلم

پس سبحان ربی الاعلیٰ کہا اور آپ کا سجدہ قیام کے قریب تھا روایت کی اسکو مسلم نے

التاسع عن ابن عباس رضى الله عنه قال صليت مع النبى صلى الله

نویں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ

عليه وسلم ليلة فما زال قائما حتى هممت بامر سوء قيل وما هممت به

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ نے کھڑے رہنے کا قصد کیا یہاں تک کہ میں نے بری نیت کی لوگوں نے کہا کہ تو نے کیا نیت کی تھی

قال هممت ان اجلس واذعه متفق عليه العاشر عن انس رضى الله

اس نے کہا کہ بیٹھ جاؤں اور آپکو اسی حالت میں چھوڑ دوں متفق علیہ دسویں حدیث انس رضی اللہ

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الميت ثلث اهله وماله

عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں پس اسکے گھر والے اور دوسرا مال

وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع أهله وماله ويبقى عمله متفق عليه

تیسرا عمل وہ واپس آتے ہیں اور ایک اسکے ساتھ رہتا ہے گھر والے اور مال واپس آتے ہیں اور عمل اسکے ساتھ رہتا ہے متفق علیہ ہے

الحادي عشر عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله

گیارہویں حدیث ابن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت

عليه وسلم الجنة أقرب إلى أحدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك رواه البخاري

تمہارے جوتی کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

الثاني عشر عن أبي فراس ربيعة بن كعب الأسلمي خادم رسول الله صلى الله

بارہویں حدیث۔ ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے

عليه وسلم من أهل الصفة رضي قال كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہے اور یہ شخص اصحاب صفہ میں سے ہے کہا کہ میں آپ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔

فأتيته بوضوئه وحاجته فقال سلني فقلت أسألك مرافقتك في الجنة

اور وضو کا پانی وغیرہ آپ کی حاجت ظاہر کیا کرتا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ تو مجھ سے سوال کر کہا کہ میں جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں

فقال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود رواه

آپ نے فرمایا بھلا اور مانگ بیٹھ کہا کہ یہی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے اپنے نفس پر میری اعانت کر روایت کی یہ مسلم نے

مسلم الثالث عشر عن أبي عبد الله ويقال أبو عبد الرحمن ثوبان بن

تیرہویں حدیث ابو عبد اللہ یا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد

يجدد مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیے ہوئے غلام سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم يقول عليك بكثرة السجود فإنك لن تسجد لله سجدة إلا

کو کہتے سنا تھا کہ سجدوں کی کثرت کو اپنے پر لازم کر کہ جو سجدہ تو اللہ تعالے کو کرے گا اللہ تعالے اس کی برکت

رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة رواه مسلم الرابع عشر

سے تیرا ایک درجہ بلند کریگا اور تیرا ایک گناہ دور کریگا روایت کی یہ مسلم نے

عن أبي صفوان عبد الله بن بسر الأسلمي قال قال رسول الله صلى الله

چودہویں حدیث

ابو صفوان عبداللہ بن بسر اسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم خير الناس من طال عمره وحسن عمله رواه الترمذي وقال حديث

فرمایا ہے وہ آدمی سب سے بہتر ہے جسکی عمر دراز ہوئی اور نیک ہوئے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ بِضَمِّ الْيَاءِ وَبِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْخَامِسُ عَشَرَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

حسن ہے بضم یا کی ضمہ اور سین مہملہ سے پندرہویں حدیث انس رضی اللہ عنہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ

سے روایت ہے کہ میرے چچا انس بن النضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی سے غائب رہا پھر لڑائی میں شامل نہ ہو سکا اسنے

يَا رَسُولَ اللّٰهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللّٰهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی سے جو آپ نے مشرکوں کی غائب رہا مجھے غم ہوا اگر اللہ تعالے نے

الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ

مشرکوں کی لڑائی میں مجھے حاضر کیا تو خدا تعالے لوگوں کو دیکھیگا میں کیسے لڑائی کرونگا پھر جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ہزیمت ہو کر بھاگے تب کہا

اللّٰهُمَّ أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ

یعنی خدا یا میں تیرے حکم سے ان لوگوں یعنی اپنے ساتھیوں کے کئے کا عذر کرتا ہوں اور جو انہوں نے

هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدَ بْنَ

یعنی مشرکوں نے کیا ہے اس سے میں بڑی بیزاری ظاہر کرتا ہوں پھر انس بن نضر آگے بڑھا تو سعد بن معاذ اسکے سامنے آیا پس کہا اے سعد بن

مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ فَقَالَ سَعْدٌ

معاذ بہشت (یعنے طالبہ ہوں) قسم ہے نضر کے رب کی بیشک مجھے احد کیطرف سے بہشت کی بو آتی ہے سعد نے کہا

فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ

یا رسول اللہ جیسے اسنے لڑائی کی ہے مجھے اسکی طاقت نہیں انس کہتا ہے کہ ہم نے اسکے بدن پر کچھ اسی کسی زخم

ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِالرُّمْحِ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمَثَّلَ

تلوار یا نیزہ یا تیر کے دیکھے اور وہ قتل ہوا پڑا تھا اور مشرکوں نے

بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نَرَى أَوْ نَظُنُّ

اسکو مثلہ کیا تھا پس ہم سے کسی نے اسکو نہ پہچانا مگر اسکی بہن نے اسکی انگلیوں سے اسکو موقوف کر لیا انس کہتا ہے ہم خیال کرتے

أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا

کہ یہ آیت یعنے رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الخ اسی اور اسکی مثل مومنوں کی شان میں

عَاهَدُوا اللّٰهَ إِلَى آخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ رُوِيَ بِضَمِّ الْيَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ

نازل ہوئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ قولہ لیرین اللہ کی یہ ضمہ اور راء کی کسرہ سے

أَيْ لَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ وَرُوِيَ بِفَتْحِهِمَا وَمَعْنَاهُ ظَاهِرٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

یعنے اللہ تعالے یہ لوگوں پر ظاہر کر دیگا اور دونوں کی فتح سے بھی کہا ہے اور اسکے معنے ظاہر ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے۔

السادس عشر عن ابی مسعود عقبة بن عمرو الانصاری البدری رضی

سولہویں حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت

اللہ عنہ قال لما نزلت آیۃ الصدقۃ کنا نحامل علی ظہورنا فجاء رجل فتصد

ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی اس وقت ہم پشت پر بوجھ اوٹھا کر مزدوری کیا کرتے تھے پس ایک آدمی آیا اور بہت کچھ

بشیء کثیر فقالوا مرائی وجاء رجل آخر فتصدق بصاع فقالوا ان اللہ لغنی

صدقہ کیا لوگوں نے (یہ دیکھ کر) کہا یہ ریاکار ہے اور دوسرا آیا اور ایک صاع صدقہ کیا لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اسکے

عن صاعہ ھذا فنزلت الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات

صاع سے غنی ہے یہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات

والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ متفق علیہ وتحامل بضم المثنوۃ وبالحاء

والذین لا یجدون الا جھدھم الآیۃ۔ اس کی بابت بخاری اور مسلم نے اور تحامل دونوں مضموم اور حاء مہملہ سے ہے

المہملۃ ای یحمل احدنا علی ظہرہ بالاجرۃ فیتصدق بھا السابع عشر

یعنی ہم اول اپنی پشت پر بوجھ اوٹھا کر مزدوری حاصل کرتے صدقہ کرتے تھے سترہویں حدیث

عن سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن ابی ادریس الخولانی

روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے وہ روایت کرتا ہے ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس خولانی سے

عن ابی ذر جندب بن جنادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ابو ذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آن حضرت ص

فیما یروی عن اللہ تبارک وتعالی انہ قال یا عبادی انی حرمت الظلم علی

اللہ تعالیٰ سے جو روایت کرتے ہیں کہ فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے

نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیتہ

اور تم پر بھی ظلم حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو میں نے راہ بتلائی

فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی

تم مجھ سے ہدایت مانگو کہ تم کو بتلاؤں اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں کھانا دوں تم مجھ سے کھانا مانگو کہ

اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ فاستکسونی اکسکم یا عبادی

تم کو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں کپڑا پہناؤں تم مجھ سے لباس مانگو کہ تم کو پہناؤں اے میرے بندو

انکم تخطئون باللیل والنہار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی اغفر لکم

تم دن رات گناہ کیا کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگو کہ تم کو بخشوں

يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي

اے میرے بندو تم کبھی مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کر سکو اور نہ کبھی مجھ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے کہ میرا کچھ فائدہ کر سکو

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد بڑے متقی پرہیزگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو میری

مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ

سلطنت میں کچھ زیادتی نہ ہوگی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی

وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا

اور جن تم میں سے ایک بڑے نہایت برے گنہگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو میری سب کی اور تم سب کی اور تمام میری سلطنت کی بادشاہی میں کچھ نہ گھٹا دے گی

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال

فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا

کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اس کی مانگی چیز دے دوں تو یہ بات میرے پاس جو کچھ ہے اس سے کچھ نہ گھٹا دے گی جیسے سوئی

يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ

کو سمندر میں ڈبو دینے سے سمندر میں کچھ کمی ہوتی ہے یہ تمہارے ہی عمل ہیں جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں

ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا

پھر تم کو ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اسکے سوا بدلہ پاوے

يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو ادلا ہنا نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ابو سعید کہا کرتے جب ابو ادریس یہ حدیث سنایا کرتا تھا تو ہم گھٹنوں

جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرُوِّينَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

کے بل بیٹھ جایا کرتے یہ روایت کی مسلم نے اور امام احمد بن حنبل رح سے روایت ہے

قَالَ لَيْسَ لِأَهْلِ الشَّامِ حَدِيثٌ أَشْرَفُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

اہل شام کے پاس اس حدیث سے اشرف کوئی حدیث نہیں

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْإِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ

بارہواں باب آخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ

اللہ تعالے فرماتے ہے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکے اور کیا تمہارے پاس ڈرانے والا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْمَحْقُوْقُ مَعْنَاهُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ سِتِّيْنَ سَنَةً

ابن عباس رضؓ اور محقوق کے اسکے معنی کہا ہے ہم نے تم کو ساٹھ برس کی عمر

یعنی دی تھی

وَيُؤَيِّدُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقِيْلَ مَعْنَاهُ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ

اور اس حدیث کی تائید کرتا ہے جس کو ہم عنقریب ایک حدیث ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس

سَنَةً وَقِيْلَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَهُ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَمَسْرُوْقٌ وَنُقِلَ عَنِ

مراد ہیں اور بعضے چالیس برس کہتے ہیں۔ حسن رح اور کلبی رح اور مسروق رح کا یہی قول ہے اور ابن عباس رضؓ سے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَيْضًا وَنَقَلُوْا أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كَانُوْا إِذَا أَبْلَغَ

بھی یہ مروی ہے وسؒ اور علماء نے نقل کیا ہے کہ مدینے کے لوگ جب وقت

أَحَدُهُمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً تَفَرَّغَ لِلْعِبَادَةِ وَقِيْلَ هُوَ الْبُلُوْغُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى جَاءَكُمُ

چالیس برس کی عمر کو پہنچے تو عبادت کیلئے فارغ ہو کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور بعضوں نے بالغ ہونیکا وقت مراد لیا ہے اور قولہ وجاءکم النذیر

النَّذِيْرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْجُمْهُوْرُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اسکی تفسیر میں ابن عباس اور جمہور کہتے ہیں کہ ڈر سنانے والے سے نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَقِيْلَ الشَّيْبُ قَالَهُ عِكْرِمَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَأَمَّا

وسلم مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بڑھاپا مراد ہے عکرمہ رح اور ابن عیینہ رح وغیرہما کا یہی قول ہے۔ لیکن

الْأَحَادِيْثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیثیں پہلی حدیث ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلٰى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْعُلَمَاءُ

اس شخص کی کوتاہی کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا روایت کیا بخاری نے علماء نے

مَعْنَاهُ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ عُذْرًا إِذَا أَمْهَلَهُ هٰذِهِ الْمُدَّةَ يُقَالُ أَعْذَرَ الرَّجُلُ إِذَا بَلَغَ

اسکے معنی بیان کئے ہیں کہ جب آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مدت مہلت دی اب بھی اگر وہ نہ سمجھے تو اب اسکا عذر مسموع نہ ہوگا۔

الْغَايَةَ فِي الْعُذْرِ الْكَثَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ رض

اعذر الرجل اس وقت کہتے ہیں جب آدمی کا عذر ختم ہو جاوے دوسرے حدیث ابن عباس سے روایت ہے

يُدْخِلُنِيْ مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ لَهُ لِمَ تُدْخِلُ

کہ عمر رضؓ مجھے بدری شیخوں کے ساتھ اپنی مجلس میں داخل کیا کرتے تھے اور اوروں سے بعضے۔ اس کو برا جانتے تھے اور کہا کہ تو اسکو ہمارے

هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِيْ ذَاتَ يَوْمٍ

ساتھ کیوں بلاتا ہے ہمارے بچوں کی برابر ہے عمرؓ نے کہا یہ جہاں سے تم جانتے ہی ہو پس ایک دن اسنے مجھے بلایا

فَادْخَلَنِي مَعَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَنَّهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ قَالَ مَا تَقُولُونَ فِي

اور ابھی تھوڑی مجلس میں داخل کیا تھا مجھ میں بھی خیال کرتا تھا کہ مجھے اونچے درجہ کے لوگوں کے ساتھ بلایا تھا عمر رضؓ نے کہا کہ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ

اللہ تعالیٰ کے قول اذا جاء نصر اللہ والفتح کے متعلق میں تم کیا کہتے ہو اوگوں نے جواب دیا ہے بعضوں نے کہا ہے ہمکو حکم ہوا ہے کہ جب ہماری نصرت کیجائے اور اللہ تعالیٰ

إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ لِي أَكَذَلِكَ

عمر رضؓ نے اوس سے دریافت فرمایا میں اور بعضے خاموش رہے اور کچھ نہ بولے۔ عمر رضؓ نے مجھے کہا کیا تو بھی اسیطرح

تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ

کہتا ہے میں نے کہا نہیں کچھ اور کہتا ہے بعضے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ قَالَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَذَلِكَ عَلَامَةُ

علیہ وسلم کو اوسکی وفات کی خبر دی ہے فرمایا ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور فتح آئی تو یہ تیری اجل کی

أَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا

علامت ہے تو اوسوقت اپنے رب کی تعریف اور اوس سے مغفرت طلب کر وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے عمر رضؓ نے کہا میں بھی

إِلَّا مَا تَقُولُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الثَّالِثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

جانتا ہوں جو تونے کہا روایت کی یہ بخاری نے۔ تیسری حدیث عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ

کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے نازل ہونیکے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہر نماز میں سبحانک ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی کہا کرتے تھے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ

اور صحیحین میں اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

رکوع اور سجود میں سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی

مَعْنَى التَّأَوُّلِ الْقُرْآنِ أَيْ يَعْمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ فِي الْقُرْآنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

اکثر کہا کرتے تھے بتاویل القرآن کے معنی یہ ہیں جیسے قرآن میں جو تسبیح بحمد رب و استغفار میں آپکو امر کیا گیا ہے

رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اوسپر عمل کرتے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

فوت ہونے سے پہلے سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک بہت کہا کرتے تھے

قَالَتْ عَائِشَةُ رض قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَرَاكَ أَحْدَثْتَهَا

عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جو میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ اب کہا کرتے

تَقُولُ قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي أُمَّتِي إِذَا رَأَيْتُهَا قُلْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ

ہو گا کہ فرمایا میرے لیے میری امت میں ایک علامت کی گئی ہے جب میں اسکو دیکھوں تو یہ کلمات کہا کروں اذا جاء نصر اللہ والفتح

وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ يُكْثِرُ مِنْ

آخر تک اور ایسی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ

سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہا کرتے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ

اللهِ أَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ

میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہتے ہو آپ نے فرمایا

أَخْبَرَنِي رَبِّي أَنِّي سَأَرَى عَلَامَةً فِي أُمَّتِي فَإِذَا رَأَيْتُهَا أَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ

مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب وہ علامت دیکھوں تو سبحان اللہ

اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ

وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہوں بیشک میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح

فَتْحُ مَكَّةَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

یعنی مکہ کی فتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک

وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا الرَّابِعُ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ

واستغفرہ انہ کان توابا چوتھی حدیث انس سے روایت ہے کہ کہا حقیقت اللہ عزوجل نے

الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ أَكْثَرَ مَا

یعنی صلے اللہ علیہ وسلم پر آپکی وفات سے پہلے وحی متواتر بھیجی یہانتک کہ آپکا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وحی

كَانَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

بہت نازل ہوئی متفق علیہ پانچویں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی جس حال پر مریگا اوسی پر اوٹھایا جاویگا ف روایت کی اسکو مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِی بَیَانِ کَثْرَةِ طُرُقِ الْخَیْرِ

تیرہواں باب طرق خیر کی کثرت کے بیان میں

بقرع ۲۶ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَقَالَ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو بھلی عمل کرتے ہو اللہ تم کو اوسکو جانتا ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے

بقرع ۲۷ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا

اور جو کچھ کرو گے بھلی سے جانتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور فرمایا ہے جو شخص ایک ذرہ کی مقدار بھلی کرے گا اوسکو دیکھ لیگا

یَّرَهٗ وَقَالَ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ

اور فرمایا ہے جو شخص نیک عمل کریگا اوسی کو اوسکا عوض ملیگا اور آیات اس مضمون میں بہت ہیں

وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَکَثِیْرَةٌ جِدًّا وَهِیَ غَیْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْکُرُ طَرَفًا مِّنْهَا

اور احادیث نہایت ہی بہت ہیں کہ منحصر نہیں ہوسکتی ہم اون میں سے تھوڑی سی ذکر کرتے ہیں

فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا

پس پہلی حدیث ابوذر جندب بن جنادہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِهٖ قُلْتُ

یا رسول اللہ صلعم کونسی عمل افضل ہے کہا رسول اللہ نے افضل اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اوسکی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی

اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا وَاَکْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ

کونسی گردن افضل ہے آپنے فرمایا جو لوگوں کو بہت پیاری اور بہت قیمتی ہو میں نے عرض کی اگر یہ کام میں نہ

اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ

کرسکوں آپنے فرمایا کسی صانع کی اعانت کرنا یا غیر صانع کے واسطے کام درست کردینا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر مجھ میں

ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مِّنْکَ

عمل کرنے کی طاقت نہ ہو فرمایا لوگوں نے اپنی شرارت روکنی کہ یہ کام تجھ سے اپنے

عَلٰی نَفْسِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ الصَّانِعُ بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُوْرُ وَرُوِیَ

نفس پر صدقہ ہے متفق علیہ صانع سین صاد مہملہ کے یہی مشہور ہے اور ایک روایت میں

ضَائِعًا بِالْمُعْجَمَةِ اَیْ ذَا ضَیَاعٍ مِّنْ فَقْرٍ وَّعِیَالٍ وَّنَحْوِ ذٰلِکَ وَالْاَخْرَقُ الَّذِیْ

ضائع ضاد معجمہ کے ہے یعنے بوجھ والا فقیری اور عیال اور مانند اسکے کے اور اخرق وہ ہے

لَا یُتْقِنُ مَا یُحَاوِلُ فِعْلَهٗ اَلثَّانِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

جو اچھا کسب اپنی طرح نہ کرسکے دوسری حدیث ابوذر رضی سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے ہر ایک عضو پر صدقہ لازم ہے ہر

تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ

تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر

صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ

صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور لوگوں کو برائے سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب اعمال کی

رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلسُّلَامٰی بِضَمِّ السِّیْنِ الْمُھْمَلَۃِ وَ

عوض چاشت کی دو رکعت نماز پڑھ لینا کفایت کرتی ہے ۱۲ روایت کیا مسلم نے سلامی سلامۃ صحت سین مہملہ

التَّخْفِیْفُ لِلَّامِ وَفِیَ الْیَدِ ھِیَ الْمَفْصِلُ الثَّالِثُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور تخفیف لام اور تخفیف یا کے جوڑ کو کہتے ہیں تیسری حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی نیک اور بد عمل میرے سامنے لیگئی اونمیں نیک اعمال میں

فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا

اذی جو راستہ میں سے دور کی جاوے مجھے نظر آئے اور اونمیں بری اعمال میں

النُّخَاعَۃُ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلرَّابِعُ عَنْہُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا

حلق کا بلغم جو مسجد میں گرا کر دفن نہ کیا جاوے مجھے معلوم ہوا روایت کی یہ مسلم نے یہ بھی حدیث اوسی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے

یَا رَسُوْلَ اللہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ

رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ تو بہت ثواب حاصل کر لیتے ہیں جیسی ہم نماز پڑھتے ہیں وہی وہی ہی نماز پڑھتے ہیں اور روزہ

کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللہُ لَکُمْ

روزہ رکھتے ہیں وہ اپنی زیادہ مال میں سے خیرات کرتے ہیں اور اپنی حاجات سے زیادہ مالوں کو صدقہ کر لیتے ہیں آپنے فرمایا کیا اللہ تعالے نے تم کو وہ نہیں دیا جو تم صدقہ کرو

مَا تَصَّدَّقُوْنَ بِہٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَّکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ

البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے

صَدَقَۃٌ وَّکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَّنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ

اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا

وَّفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ

صدقہ ہے اور تمہارے بضع کرنے میں صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے

۲۰۹

وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَكَذَلِكَ

اور اوسکیلئے اسمیں اجر ہوگا۔ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے تو اسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح

إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الدُّنُوُّ بِالشَّيْءِ الْمُثَلَّثَةِ الْأَمْثَلُ

جب اوسی شہوت کو حلال میں رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا (رواہ مسلم) دنو ثار مخلثہ سے اموال کے معنی ہیں

وَاحِدُهَا مَاثِرٌ الْخَامِسُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسکا واحد ماثر ہے (۵) پانچویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کوئی نیک کام کو حقیر مت سمجھ اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرنی ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے

السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

(۶) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ

ہر روز جسمیں آفتاب نکلتا ہے آدمیوں کے ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے

تَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُ عَلَيْهَا

انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہے آدمی کی مدد کرنی اوسکی سواری میں سوار ہی پر چڑھا دینا یا اوسکا اسباب

أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ

اوسکے جانور پر اوٹھا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کردینا یا لا الہ الا اللہ کہنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم (ریطہ قدم)

تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے۔ اور تکلیف دہ والی چیز کو رستہ میں سے دور کرنا خیرات ہے۔ متفق علیہ اور

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

مسلم نے یہ حدیث عائشہ سے روایت کی ہے عائشہ رضہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی بنی آدم سو ساٹھ ۳۶۰ جوڑ پر

مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَ اللهَ وَهَلَّلَ اللهَ وَسَبَّحَ اللهَ وَاسْتَغْفَرَ اللهَ وَعَزَلَ

پیدا کیا گیا ہے جو شخص تین مرتبہ اللہ اکبر اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہے اور

حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ

لوگوں کے رستہ میں سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی اسی قدر شمار میں دور کرے یا اسی قدر نیکی کا امر کرے

وَنَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثَمِائَةِ فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زُحْزِحَ

یا برائے سے روکے تو وہ اوس روز چلیگا اور اوسنے پرا نفس دوزخ کی آگ سے

نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ السَّابِعُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

دور کیا ہوگا۔ ساتویں حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کیطرف جائے اللہ تعالیٰ اوسکے لئے جنت میں صبح شام کی

غَدَا أَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ النُّزُلُ الْقُوتُ وَالرِّزْقُ وَمَا يُهَيَّأُ لِلضَّيْفِ أَلْفَاظُ مِنْ

مہمانی تیار کرتا ہے۔ متفق علیہ۔ نزل قوت اور رزق اللہ اوس چیز کو کہتے ہیں جو مہمان کیلئے تیار کی جاتی ہے آٹھویں حدیث ابی

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا

ہے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے مسلمان عورتو تم میں سے کوئی

تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ الْفِرْسِنُ

اپنی پڑوسن کی خاطر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا پاؤں ہی ہو۔ متفق علیہ۔ جوہری نے کہا ہے کہ فرسن اونٹ سے

مِنَ الْبَعِيرِ كَالْحَافِرِ مِنَ الدَّابَّةِ قَالَ وَرُبَّمَا اسْتُعِيرَ فِي الشَّاةِ التَّاسِعُ عَنْهُ

ایسا ہے جیسا دوسرے جانوروں سے حافر اور سنے کہا ہے کہ اکثر بکری کے پاؤں کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے نویں حدیث ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ جزو ہے

شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

اون میں سے لا الٰہ الا اللہ کہنا سب سے افضل ہے اور رستہ میں سے ایذا دینے والی چیز دور کرنی سب سے ادنی ہے اور حیا

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْبِضْعُ مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَى تِسْعَةٍ بِكَسْرِ

ایمان کی جزو ہے متفق علیہ۔ اور بضع بیچ کی کسرہ سے

الْبَاءِ وَقَدْ تُفْتَحُ وَالشُّعْبَةُ الْقِطْعَةُ الْعَاشِرُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور کبھی فتحہ بھی آتی ہے جو تین سے نو تک ہوتا ہے اور شعبہ کو ٹکڑے سے دسویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ

نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا جاتا تھا کہ اوسپر شدت سے پیاس نے غلبہ کیا ایک کنوا ن

بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ

دیکھا اوسمیں اوترکر اوسنے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتا اوس کو نظر آیا جو پیاس کی شدت سے کیچڑ کھا رہا ہے۔

فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي

اوسنے دل میں خیال کیا کہ پیاس نے جیسا میرا حال کیا تھا ویسا ہی اس کا بھی حال ہو رہا ہے

فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ

کنوئیں میں اتر کر اپنا موزہ پانی سے بھر کر مونہہ سے پکڑ کر باہر نکل کر کتے کو پانی پلایا خدا تعالیٰ نے

اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ

اس عمل کی برکت سے اوسکو بخش دیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو چوپایوں میں بھی اجر ہی ہوگا فرمایا ہر جاندار سے

رَطْبَةٍ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ فَأَدْخَلَهُ

گیلی کرنا میں اجر ہے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکا عمل قبول کرلیا اوسکو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا

الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک کتا کنویں کے گرد پھرتا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اوسکو قتل کردے بنی اسرائیل

إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَغُفِرَ لَهَا

کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے اوسکو دیکھا اور اپنا موزہ نکال کر اوسسے پانی پلایا اس عمل کی برکت سے عورت بخشی گئی

بِهِ الْمُوقُ الْخُفُّ وَيُطِيفُ يَدْرُجُ وَالرَّكِيَّةُ فِي الْبِئْرِ الْحَادِي عَشَرَ

موق موزہ کو کہتے ہیں۔ اور یطیف بھی یدرج پھرتا ہے۔ رکیۃ کنوئیں کے معنے گیارہویں حدیث اوسی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک آدمی بہشت میں سیر کرتا دیکھا

فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي

اس عمل کے ثواب میں کہ ایک درخت رستہ میں مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا اوسنے وہ درخت کاٹ کر ادھر اوسے مسلمانوں کو ایذا سے بچایا روایت کی یہ مسلم نے اور ایک

رِوَايَةٍ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا

روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے رستہ پر ایک درخت کی شاخ دیکھی اوسنے کہا کہ میں اوسکو مسلمانوں کے

عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي

رستہ کو ایذا دہ کروں تاکہ وہ مجھکو ایذا نہ دے اس عمل کی برکت سے وہ شخص بہشت میں داخل کیا گیا اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا

بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ

جاتا تھا اوسنے رستہ میں ایک کانٹے کی شاخ دیکھ کر رستہ سے ہٹا دی خدا تعالیٰ نے اوسکا یہ عمل قبول کرکے اوسکو بخش دیا

الثَّانِي عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ

بارہویں حدیث اوسی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کرو وضو کرکے

فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں حاضر ہو کر خاموش بیٹھ کر خطبہ سنے اوسکے دونوں جمعہ کے مابین کے گناہ

وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثَ عَشَرَ عَنْهُ

اور تین دن زیادہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اوسنے لغو کام کیا اخیر روایت کی یہ مسلم نے تیرہویں حدیث

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے

فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ

اور منہ دھوتا ہے تو اوسکے منہ سے سب گناہ جو آنکھوں سے بد نظر کی ہو پانی کے ساتھ یا

مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَتْ بَطَشَتْهَا

پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اوسکے ہاتھوں سے سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو ہاتھ سے پکڑا تھا

يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ فَاِذَا غَسَلَ

کیا تھا پانی گرنے کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ اور جب اپنے دونوں پاؤں

رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى

دھوتا ہے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو اپنے دونوں پاؤں سے چلکر گیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ یہانتک

يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلرَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

کہ وہ پاک صاف ہو جاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے چودھویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے

رَمَضَانَ مُكَفِّرٰتٌ مَّا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَآئِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْخَامِسَ عَشَرَ

رمضان تک درمیان کے گناہوں کو اتارتے ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے روایت کی یہ مسلم نے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُوا اللّٰهُ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو بتلاؤں وہ چیز جس سے خدا تعالیٰ گناہوں کو

بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

مٹاتے اور درجے بلند کرتے صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ سخت وقتوں میں

عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

پورا پورا وضو کرنا اور مسجدوں کیطرف کثرت سے آمد و رفت کرنی اور ایک نماز کے بعد دوسری وقت کی نماز کا انتظار کرنا

فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ السَّادِسُ عَشَرَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى

یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے سولہویں حدیث ابو موسے

الْاَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ

اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں

الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْبَرْدَانِ اَلصُّبْحُ وَالْعَصْرُ اَلسَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ

داخل ہوگا۔ متفق علیہ بردان سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے ستارہویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اچھے

يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الثَّامِنَ عَشَرَ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ

وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا روایت کی یہ بخاری نے اٹھارہویں حدیث جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی یہ

مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ رض التَّاسِعَ عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مسلم نے حذیفہ رض سے انیسویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً

نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی درخت لگائے مگر کہ جو چیز اوس سے کھائی جاوے گی سو اسکے لئے خیرات ہوگی

وَلَا يَرْزَؤُهُ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَلَا يَغْرِسُ

اور جو آدمی کہ چوری کھاوے اسکے لئے خیرات ہوگی اور نقصان کرے گا کوئی اس درخت سو مگر کہ مالک کیلئے خیرات ہوگی روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی کی ایک

الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً اِلٰى

روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگائے کوئی تم جیوان یا چرند یا پرند جو پس کھاوے اوس کو کھانے قیامت تک لگانے والے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ

کیلئے صدقہ ہوگا اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا زراعت کاشت کرتا ہے اوس میں سے انسان

اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً وَرَوَاهُ جَمِيْعًا مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رض

یا جو پرند یا کوئی اور شے کھاوے اوسکے لئے صدقہ ہوتا ہے اور دونوں حدیثوں کو بخاری مسلم نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا ہے

يَغْزُوْ اَيْ يَقْصِدُ الْعِشْرُوْنَ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَنْتَقِلُوْا

یغزو کا معنے ہے کہ قصد کرتا ہے اسکو بیسویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب

قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ قَدْ

سکونت پذیر ہونا چاہتے ہیں یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے انکو فرمایا مجھے خبر ملی ہے

بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

کہ تم مسجد کے قریب سکونت پذیر ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ہمنے

اَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ

ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہاری قدم رکھنے کی جگہیں لکھی جاتی ہیں تمہارے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ لِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا بِمَعْنَاهُ

روایت کی ہے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر ایک قدم کیلئے ایک درجہ ہے اور بخاری نے یہ مضمون

مِنْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَبَنُوْ سَلِمَةَ بِكَسْرِ اللَّامِ قَبِيْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ

انس رضہ سے روایت کیا ہے اور بنو سلمہ لام کی زیر سے انصار میں سے ایک قبیلہ معروف ہے اور

اٰثَارُهُمْ خُطَاهُمُ الْحَدِيْثُ وَالْعَشْرُوْنَ عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

آثارہم کا معنے نشان قدم ان کیلئے الیسویں حدیث ابو منذر ابی بن کعب سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا اَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ

کہ ایک شخص کا گھر مسجد سے ایسا دور تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور آدمی کا گھر اوسکے گھر سے زیادہ مسجد سے دور ہو اور اوسکی کوئی نماز مسجد کے

صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهٗ اَوْ فَقُلْتُ لَهٗ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهٗ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ

جماعت نہ ہوتی تھی پس اوسکو کہا گیا یا میں نے اوسکو کہا کہ تو ایک گدھا سواری کیلئے خرید لے کہ اندھیری اور گرمی میں اوسپر سوار ہو کر آیا کرے

فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ مَنْزِلِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ يُّكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ

اوسنے کہا مجھے خوش نہیں آتا کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چلکر جانا

اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور واپس گھر کو آنا لکھا جائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ بِخُطَاكَ

کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ جمع کر دیئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ تجھے قدم رکھنے میں ہر ایک قدم پر جو تو نے چلنے میں

اَلْاَرْضُ الَّتِيْ اَصَابَهَا الْجَرُّ الشَّدِيْدُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ

کی رضہ اوس زمین کو کہتے ہیں جسکو سخت گرمی پہنچی ہو بائیسویں حدیث ابو حمید

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چالیس

خَصْلَةً اَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِّنْهَا رَجَآءَ ثَوَابِهَا

خصلتیں ہیں جن میں سب سے اعلیٰ درجہ کی خصلت بکری عاریۃ دینا ہے کہ کام کا وہ بھی ہیں کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت کی ان خصلتوں میں سے ثواب کی امید

وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّآ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمَنِيْحَةُ

اور سچا جانے اس کے وعدہ کو مگر داخل کرے اللہ اس کو بہشت میں داخل کرے گا اس روایت کو بخاری نے منیحہ

اَنْ يُّعْطِيَ اِنْسَانٌ اِنْسَانًا اِبِلًا لِّيَنْتَفِعَ بِهَا ثُمَّ يَرُدُّهَا اِلَيْهِ اَلثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

یہ کہ دودھ والی کسی کو دیوے کہ وہ دودھ پیے کر واپس کر دیوے تیئیسویں حدیث

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن حاتم رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

يَقُوْلُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا عَنْهُ قَالَ قَالَ

کہ فرماتے تھے کہ دفع کرو آگ سے بچاؤ کرو اگرچہ ایک خرما کے ٹکڑے کیساتھ ہو شفق علیہ اور دونوں کی ایک روایت میں ہے عدی رضؓ سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ بلے طور سے کلام کرے گا

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ

کہ نہ درمیان ہوگا کوئی ترجمان ہر ایک اپنی داہنی طرف نظر کریگا تو اس کو عمل نظر آویں گے جو اگے بھیجے ہونگے اور جب بائیں طرف

فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا

دیکھیگا تو اس کو وہی عمل دہانی دیں گے جو اس نے آگے بھیجے ہونگے اور جب پیش نظر آگے دیکھیگا تو اس کو اپنے سامنے دوزخ کی آگ نظر آئے گی

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ اَلرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ

پس تم آگ سے بچو اگرچہ ایک خرما کے ٹکڑے کے ساتھ ہو سکے جس کو وہ خرما دستیاب نہ ہو سکے تو خوش کلامی سے جواب دینا اس کے بدلے بچاؤ صدقہ کے ہے

اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے

عَنِ الْعَبْدِ اِذَا اَكَلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا

اس بندے سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیے تو الحمد للہ کہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْاَكْلَةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَهِيَ الْغَدْوَةُ اَوِ الْعَشْوَةُ اَلْخَامِسُ

روایت کی یہ مسلم نے اکلہ ساتھ فتح ہمزہ کے مراد اس سے صبح یا شام کا کھانا ہے پچیسویں حدیث

اَلْعِشْرُوْنَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسے رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یَعْمَلُ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ

فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے اوسنے کہا اگر اوسکو کچھ دستیاب نہو فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرکے اپنے

نَفْسَهٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ

نفس کو نفع پہونچائے اور صدقہ بھی کرے اوسنے کہا آپ فرمائیں اگر اسکو اوسکے طاقت نہو فرمایا محتاج مصیبت زدہ کی اعانت کرے

قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَیْرِ قَالَ اَرَاَیْتَ

اوسنے کہا آپ فرمادیں کہ اگر اسکی یہی طاقت نہو فرمایا نیکی کا حکم کرے اوسنے کہا

اِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ یُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اگر یہ کام بھی نہ کرے فرمایا شرارت اور بدی کرنے سے باز رکھے کہ اوسکے لیے یہی صدقہ ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِی الْاِقْتِصَادِ فِی الطَّاعَةِ

چودھواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں

طٰهٰ ع

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی وَقَالَ تَعَالٰی یُرِیْدُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ہم نے نہیں اتارا تجھ پر قرآن کہ تو محنت میں پڑے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ

بقرع ع

اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تم کو تکلیف دینے کا ارادہ نہیں کرتا۔ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ هٰذِهٖ

صلعم اوسکے ہاں تشریف لائے تو اوسوقت اوسکے پاس ایک عورت بیٹھی تھی رسول اللہ صلعم نے پوچھا کہ یہ کون ہے صدیقہ رضؓ نے کہا کہ یہ فلانی ہے

فُلَانَةُ تُذْكَرُ مِنْ صَلٰوتِهَا قَالَ مَهْ عَلَیْكُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا یَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰی تَمَلُّوْا

اوسکی نماز کا ذکر کیا جاتا ہے کہ بہت نماز پڑھتی ہے فرمایا بس تمکو مناسب ہے کہ اپنی طاقت کے موافق عبادت کرو کیونکہ اللہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تنگ ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ

وَكَانَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهٗ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَمَعْنٰی لَا یَمَلُّ اللّٰهُ لَا یَقْطَعُ ثَوَابَهٗ عَنْكُمْ وَجَزَآءَ اَعْمَالِكُمْ وَیُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ

اور پسندیدہ عبادت اللہ کے نزدیک وہی ہے جسپر عبادت کرنے والا ادامت کرے متفق علیہ اور معنے لا یمل اللہ کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قطع نہیں کرتا ثواب تمہارا اور نہ تمہارے اعمال کی جزا منقطع کرتا ہے اور طال دینے کے مثل تم سے

الْمَاۗلِ حَتّٰی تَمَلُّوْا فَتَتْرُكُوْا فَیَنْبَغِیْ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مَا تُطِیْقُوْنَ الدَّوَامَ عَلَیْهِ

معاملہ نہیں کرتا یہانتک کہ تم تھک جاؤ اور اوس عمل کو چھوڑ دو پس تمکو مناسب ہے کہ اس عمل کو پکڑو جسپر ہمیشہ ادا کرسکو

لِیَدُوْمَ ثَوَابُهٗ لَكُمْ وَفَضْلُهٗ عَلَیْكُمْ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ

تاکہ اوسکا ثواب اور فضل تمہارے لیے ہمیشہ ہوتا رہے انس رضؓ سے روایت ہے

ثلاثة رهط الى بيوت ازواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة
کہ تین آدمیوں نے رسول اللہ صلعم کے گھر آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا
النبي صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا كانهم تقالوها وقالوا اين نحن من
حال پوچھا جب انکو کہ کی عبادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے اوسکو تھوڑا تصور کیا اور کہا کہ ہم کہاں اور
النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر قال احدهم
نبی صلعم کہاں آپکے گناہ اگلے اور پچھلے سب بخشے گئے ایک بولا
اما انا فاصلي الليل ابدا وقال الاخر وانا اصوم الدهر ابدا ولا افطر
کہ میں ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کرونگا اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ برابر روزے
وقال الاخر وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا فجاء رسول الله صلى الله
تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کرونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا اوسکے پاس رسول اللہ صلے اللہ
عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين قلتم كذا وكذا واما والله اني لاخشاكم
علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو جو ایسی ایسی باتیں کہتے ہو دیکھو اللہ کی قسم ہے کہ میں تم سے بہت زیادہ
لله واتقاكم له لكني اصوم وافطر واصلي وارقد واتزوج النساء فمن
اللہ سے ڈرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح
رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان النبي
بھی کرتا ہوں اور جو شخص میری سنت سے منہ موڑے وہ میری امت میں سے نہیں متفق علیہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی
صلى الله عليه وسلم قال هلك المتنطعون قالها ثلثا رواه مسلم المتنطعون المتعمقون
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تشدد کرنیوالے ہلاک ہوگئے یہ کلمہ آپنے تین بار زبان مبارک سے فرمایا روایت کی یہ مسلم نے
المتشددون في غير موضع التشديد وعن ابي هريرة رضي عن النبي صلى الله عليه
یعنی جو لوگ طاقت اور سنت کے مقامات میں تشدد کرتے ہیں ۔ ابو ہریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
قال ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا و
کہ فرمایا دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور لہذا تسدید کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی اختیار کرو
ابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة رواه البخاري
اور بشارت لو اور اول دن کے اور آخر دن کے اور کچھ پہلی رات میں عبادت کرو یہ روایت بخاری نے
وفي رواية له سددوا وقاربوا وغدوا وروحوا وشيء من الدلجة القصد
اور اوسکی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ صراط مستقیم کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی پکڑو اور اول دن کو اور آخر دن کو اور کچھ پہلی رات عبادت کرو میانہ روی

اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوا قَوْلُهُ اَلدِّيْنَ هُوَ مَرْفُوْعٌ عَلٰى مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ وَرُوِيَ مَنْصُوْبًا وَ

میانہ روی پکڑو تم مقصد کو پہنچ جاؤ گے قولہ الدین مفعول لم یسم فاعلہ کے مرفوع ہونے اور بعضے روایت میں منصوب بھی کیا ہے اور

رُوِيَ بَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَ غْلَبَنَّهُ اَيْ غَلَبَهُ

کبھی کوئی دین پر سختی نہ کرے گا بھی روایت کیا گیا ہے اور قولہ صلعم الا غلبہ یعنے دین کے احکام

اَلدِّيْنُ عَنْ ذٰلِكَ لَمُشَادٌّ عَنْ مُقَاوَمَةِ وَقَوْلُهُ اَلدِّيْنَ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ وَالْغَدْوَةُ سَيْرُ

اوسپر غلبہ پاجاتے ہیں اور یہ تشدد کرنے والا دین کی مقاومت وہ کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے بسبب کثرت رستوں یا موسکے کے اور غدوہ پہلے

اَوَّلِ النَّهَارِ وَالرَّوْحَةُ اٰخِرَ النَّهَارِ وَالدُّلْجَةُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَهٰذَا اِسْتِعَارَةٌ وَتَمْثِيْلٌ

پاہر چلنے کو کہتے ہیں اور روحہ دوپہر کے پہر چلنے کا نام ہے اور دلجہ پچھلی رات کو کہتے ہیں اور یہ استعارہ اور تمثیل ہے

وَمَعْنَاهُ اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْاَعْمَالِ فِيْ وَقْتِ نَشَاطِكُمْ وَ

اور اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالٰی کی عبادت پر تم اپنے نشاط و آرام کے وقت

فَرَاغِ قُلُوْبِكُمْ بِحَيْثُ تَسْتَلِذُّوْنَ الْعِبَادَةَ وَلَا تُسَاْمُوْنَ وَتَبْلُغُوْنَ مَقْصُوْدَكُمْ

اور دل کے فراغت کے وقت اعانت طلب کیا کرو تاکہ تم کو عبادت میں لذت حاصل ہو اور تم کو ملال نہ ہو اور اپنے مقصود کو پہنچ جاؤ۔

كَمَا اَنَّ الْمُسَافِرَ الْحَاذِقَ يَسِيْرُ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ وَيَسْتَرِيْحُ هُوَ وَدَابَّتُهُ

جیسا کہ مسافر دانا انہیں وقتوں میں چلتا ہے اور آپ کو اور اپنی سواری کے چوپایہ کو دوسرے

فِيْ غَيْرِهَا فَيَصِلُ لِمَقْصُوْدِهِ بِغَيْرِ تَعَبٍ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وقتوں میں آرام دیتا ہوا اسلیے بلا رنج مقصد کو پہنچ جاتا ہے واللہ اعلم انس سے روایت ہے

قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ

کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی آپنے

مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا حَبْلُ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

استفسار کیا کہ یہ رسی کیسی ہے لوگوں نے کہا کہ یہ رسی زینب نے باندھی ہے جب عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے تو رسی سے لٹک جاتی ہے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَرْقُدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آپنے یہ رسی کھول دو تم کو لازم ہے کہ نشاط کے وقت نماز پڑھا کرو جب تھک جاؤ تو استراحت و آرام کیا کرو۔ متفق علیہ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب

نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ

تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہوا اونگھ جاوے تو اوسکو مناسب ہے کہ سو رہے تاکہ نیند اوس سے دور ہوجائے اسلیے کہ تم میں سے کوئی

إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ مُتَّفَقٌ

اونگھتا ہوا نماز پڑھے تو نہیں جانتا کہ شاید استغفار کی جگہ اپنے نفس کو گالیاں دے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ

علیہ۔ ابو عبداللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا آپکی نماز بھی میانہ ہوا کرتی تھی اور آپ خطبہ بھی میانہ پڑھا کرتے تھے روایت کی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ قَصْدًا أَيْ بَيْنَ الطُّوْلِ وَالْقِصَرِ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ

یہ مسلم نے یعنے طول اور قصر کے درمیان ہوا کرتی تھی۔ ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ رضی سے روایت ہے

عَبْدِ اللّٰهِ رضي قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو ایک دوسرے کے بھائی بنا دیا سلمان ایک دفعہ

أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

ابو الدرداء کی ملاقات کو اوسکے مکان پر گیا دیکھا کہ ام الدرداء کی عورت متبذل صورت میں ہے سلمان نے اسکو کہا کہ تیرا کیا حال ہے وہ بولی کہ تیرے

لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ

بھائی ابو الدرداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ابو الدرداء آیا اور سلمان کے لیئے اوسنے کھانا طیار کیا اور کہا کہ تو کھالے میں کچھ روزہ سے

قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ

سلمان نے کہا کہ جب تک تو کھانا نہ کھائیگا میں بھی نہ کھاؤنگا پس دونوں نے کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز کو کھڑا ہو گیا سلمان نے اوسکو کہا کہ سو جا

نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ

وہ سو گیا پھر اوٹھ کر نماز کو کھڑا ہوا سلمان نے پھر کہا کہ سو جا وہ سو گیا جب بچی رات ہوئی تو سلمان نے اسکو کہا کہ اب اوٹھ پس دونوں نے نماز پڑھی

فَصَلَّيَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ

پھر سلمان تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا بھی تجھ پر حق ہے

لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ

تو ہر ایک حقدار کا حق ادا کیا کر ابو الدرداء نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آکر اسکا ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا روایت کی یہ بخاری نے ابو محمد عبداللہ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي

ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے اوسنے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں

أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ صَوْلَ اللّٰهِ

میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہونگا دن کو روزہ رکھونگا اور رات کو نماز پڑھا کرونگا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نے ایسا ویسا کہا ہے میں نے عرض کی کہ میری ماں باپ آپ پر

أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ

فدا ہوں اس میں نے سچ کہا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے اسکی طاقت نہیں تو روزہ بھی رکھا کر اور افطار بھی کیا کر اور سویا کر اور نماز بھی پڑھا کر

وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ

اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کہ حسنات اجر میں دس گنے کیجاتی ہیں اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے

الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ

میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھا کر اور دو دن افطار کر میں نے

قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ

عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایکدن روزہ رکھا اور ایک دن افطار کیا کر یہ

دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ

داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب روزوں سے بہتر ہیں اور ایک روایت میں افضل روزوں کی ہیں میں نے

فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ أَكْبَرَ قَبْلَتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ

کہ اس سے افضل کوئی نہیں اور مجھے تین دن قبول کر لینے جو رسول اللہ صلعم نے فرمائے تھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ أَخَذْتُ أَنَّكَ

تجھے مال اور عیال سے زیادہ محبوب ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کیا تجھے جو نہیں دی گئی کہ تو

تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ

دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر سویا کر

وَنَمْ وَقُمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ

اور رات کو نماز بھی پڑھا کر کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا تجھ پر حق ہے اور تیری

حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ

زیارت کرنے والوں کا تجھ پر حق ہے اور تجھے کافی ہے کہ تو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرے کہ ہر

بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرُ أَمْثَالِهَا فَإِذَا إِذْرَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَشُدِّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ

کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے پس اس حکومت میں صیام الدہر کا ثواب ہو جاتا ہے پس مجھ پر تشدد کیا گیا ہے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ

عرض کی یا رسول اللہ میں اس سے قوت پاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مانند روزہ رکھا کرو اس سے زیادہ مت کرو

قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ

عرض کی کہ داؤد نبی کے روزے کیسے تھے آپ نے فرمایا نصف الدہر پس عبد اللہ جب

مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ

بوڑھا ہو گیا تو کہا کرتا تھا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے

أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا کہ میں خبر دیا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو قرآن پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ اور

وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ

میں اس سے نیکی کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مثل روزہ رکھا کرو وہ لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا تھا۔

النَّاسِ وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

اور ہر مہینے میں ایک قرآن ختم کیا کرو میں نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ

بیس دن میں قرآن ختم کیا کرو میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا دس دن میں

فِي كُلِّ عَشْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ

ختم کیا کرو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر

سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَشُدِّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہفتہ میں ختم کیا کرو اس سے زیادہ مت کرو میں نے تشدد کیا مجھ پر تشدد کیا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ

وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید خدا تعالیٰ تیری عمر زیادہ کرے میں اب جیسا

لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو گیا ہوں جب میں بوڑھا ہو گیا تو اب پچھتاوا دیتا ہے کہ میں

نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَفِي رِوَايَةٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے پہلے فرمایا تیرے فرزند کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے

لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ ثَلٰثًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صِیَامُ دَاوٗدَ

کسی نے تین بار فرمایا جو ہمیشہ روزہ رکھے اس کے روزہ ہی نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد کے روزہ سے افضل کوئی روزہ نہیں زیادہ محبوب ہیں

وَاَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ

اور داؤد کی نماز خدا تعالیٰ کو سب نمازوں سے زیادہ محبوب ہے وہ آدھی رات سویا کرتے تھے اور رات کا تیسرا حصہ نماز پڑھا کرتے تھے

ثُلُثَہٗ وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اور چھٹا حصہ سویا کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے اور جب لڑائی میں پیٹھ پھیرا ہوا تو پھر بھاگتے نہ تھے اور ایک روایت میں آیا

قَالَ اَنْکَحَنِیْ اَبِیْ اِمْرَاَۃً ذَاتَ حَسَبٍ وَکَانَ یَتَعَاھَدُ کَنَّتَہٗ اَیْ اِمْرَاَۃَ وَلَدِہٖ فَیَسْاَلُھَا

وہی کہتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک عورت سے میرا نکاح کر دیا اور میرے بعد وہ گھر کی خبر لیا کرتے تھے۔ پس اس عورت سے خاوند کا

عَنْ بَعْلِھَا فَتَقُوْلُ لَہٗ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَمْ یَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا

حال پوچھا کرتے تھے وہ عورت ان سے کہتی بہت خوب آدمی ہے جب سے ہمارے ہاں آیا ہے نہ تو اس نے ہمارا بچھونا روندا ہے نہ جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں ہمارے

مُنْذُ اَتَیْنَاہُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ ذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حال کی کچھ تفتیش نہیں کی جب اس حال کو دیر ہو گئی تو اس نے نبی صلعم کے پاس اس کا ذکر کیا آپ نے

اَلْقَنِیْ بِہٖ فَلَقِیْتُہٗ بَعْدُ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ فَقُلْتُ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ وَکَیْفَ تَخْتِمُ

فرمایا اسے میرے پاس بھیجو تو میں اس سے خود ملتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ کس طرح رکھا کرتا ہے میں نے عرض کی ہر روز فرمایا ختم کیسا کرتا ہے

قَالَ کُلَّ لَیْلَۃٍ وَذَکَرَ نَحْوَ مَا سَبَقَ وَکَانَ یَقْرَاُ عَلٰی بَعْضِ اَھْلِہِ الشَّیْخِ الَّذِیْ یَقْرَاُ

میں نے کہا ہر رات ختم کرتا ہوں اور سب حال کہہ سنایا جیسا اوپر بیان ہو چکا راوی نے اور جو منزل رات کو پڑھا کرتا تھا۔ دن میں اپنے

بَعْضَہٗ مِنَ النَّھَارِ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ عَلَیْہِ بِاللَّیْلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَقَوّٰی اَفْطَرَ

پڑھنے میں سے بعض کو سنا لیا کرتا تھا تاکہ رات کو آسان ہو جائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا تو ختم نہ کرتا

اَیَّامًا وَاَحْصٰی صِیَامَ اَیَّامٍ مِّنْھُنَّ کَرَاھَۃَ اَنْ یَّتْرُکَ شَیْئًا فَارَقَ عَلَیْہِ النَّبِیَّ صَلَّی

دن افطار کرتا اور افطار کے دنوں کو شمار میں رکھتا اور اتنے ہی روزے رکھتا تھا اس کراہت سے کہ جس پر نبی صلے اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ ھٰذِہِ الرِّوَایَاتِ صَحِیْحَۃٌ مُعْظَمُھَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَقَلِیْلٌ مِّنْھَا

علیہ وسلم سے مفارقت کی ہو اوپس سے کچھ ترک ہو جائے۔ یہ سب روایتیں صحیح ہیں۔ بیشتر ان کا صحیحین میں اور اس سے کم ان روایات میں سے ہیں جو

فِیْ اَحَدِھِمَا وَعَنْ اَبِیْ رِبْعِیٍّ حَنْظَلَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاُسَیِّدِیِّ الْکَاتِبِ اَحَدِ

صحیحین میں سے ایک میں ہوں ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی کاتب سے روایت ہے

کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھا کہا ابوبکر نے مجھ سے ملاقات کی اور مجھ سے

كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ

یا حنظلہ کیسے ہو میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا اس نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا

نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَأَنَّا

ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں آپ ہمکو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا ہم

رَأْيُ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ

دیکھتے ہیں جب ہم آپ کے پاس سے چلے آتے ہیں عورتوں اور اولاد

وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَاللهِ إِنَّا

اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ ہمارا

لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ایسا ہی حال ہے ہم دونوں ہی تذکرہ کرتے کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا

وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيُ

یہ کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں آپ ہمکو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا

عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا

ہم ہماری آنکھ کے سامنے ہیں جب آپکے پاس سے چلے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں

كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ

یہ سنکر رسول اللہ نے فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر

تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ

تم اس حالت پر جس میں میرے پاس ہوتے ہو ہمیشہ قائم رہو اور ذکر الٰہی میں مشغول رہا کرو تو فرشتے بچھونوں پر اور

وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ

راستوں میں تم سے مصافحہ کیا کریں لیکن اے حنظلہ کوئی ساعت ایسی ہوتی ہے اور کوئی ایسی یہ بات آپنے تین بار فرمائی روایت کی اسکو مسلم نے

رَأْيُ عَيْنٍ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَالْأَسِيدِ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ وَبَعْدَهَا يَاءٌ

رأی عین بکسر راء اور اسید بضم ہمزہ اور فتح سین اور بعد اسکے یا

مُشَدَّدَةٌ مَكْسُورَةٌ وَقَوْلُهُ عَافَسْنَاهُوَ بِالْعَيْنِ وَالسِّينِ الْمُهْمَلَتَيْنِ أَيْ عَالَجْنَا

مشدد مکسورہ اور قولہ عافسنا ہو بالعین اور سین بے نقطہ کے یعنے مشغول ہوتے ہم

وَلَا عِبْنَا وَالضَّيْعَاتُ لِمَعَايِشِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

اور کھیل اور ضیعات اسباب معیشت ہے ابن عباس سے ہے کہ ایک بار نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ

علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ یکایک دیکھا ایک شخص کھڑا ہوا آپ نے یا اپنے اوسکا حال لوگوں سے پوچھا لوگوں نے کہا اسکا نام ابو اسرائیل ہے اور اس نے

أَنْ يَقُومَ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ

مانا ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہیگا اور کبھی نہ بیٹھے گا اور نہ سایہ طلب کریگا اور نہ کسی سے کلام کریگا اور پہلے روزہ رکھا کریگا کہنے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اسکو کہدو کلام کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے روایت کی اسکو بخاری نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْاَعْمَالِ

پندرہواں باب اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں نزدیک آیا وقت واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ نرم ہوں دل انکے واسطے یاد کرنے خدا کے اور جو

مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ

اترا ہے حق سے اور نہ ہوں ان لوگوں کی مانند کہ دیگئی ہی کتاب اس سے پہلے پھر

ان پر مدت

فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

پس سخت ہو گئے انکے دل اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم کو پیچھے لائی ہوا

وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا

اور کی ہم نے انکے دلوں میں جو اوسکے تابع ہوئے نرمی اور مہربانی اور رہبانیت جو انہوں نے آپ

عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فرض نہیں کی تھی ہم نے انپر مگر واسطے طلب کرنے خوشی اللہ کی پھر نہ نباہ سکے اسکو جیسے نباہنا چاہیئے تھا پھر دیا ہم نے ایمان والوں

مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا

میں سے انکا ثواب اور بہت

تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا وَقَالَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

ہونا تم مانند اوسکے کہ توڑ ڈالا اوسنے سوت اپنا کاتنے کے بعد مضبوط کرنے کے پھر کر ڈالے ٹکڑے ٹکڑے اور فرمایا ہے اور عبادت کر

حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَفِيْهَا مَا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

یہانتک کہ آوے تجکو موت اور احادیث میں سے جو روایت کی ہے عائشہ

عَنْهَا وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ دَاوَمَ فِيْهِ

کان احب الدین الیہ جو پابند ہے جس کو

چلی ہے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص رات کے وظیفہ کو ترک کر کے

مِنَ اللَّيْلِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَاَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا

سو جائے یا کسی قدر اوسکا وظیفہ رہ جائے پھر اوسکو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو گویا اوسنے

قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی قَالَ قَالَ لِيْ

رات کو ہی پڑھا تھا روایت کی یہ مسلم نے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ اوسنے کہا کہ مجھے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا اے عبداللہ تو فلانے کی مثل مت ہو جو کہ وہ رات کو اٹھ کر پڑھا کرتا تھا

فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پھر اوسنے اٹھنا ترک کر دیا متفق علیہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ اگر کسی

اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ اَوْ غَيْرِهٖ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مرض یا کسی سبب سے رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ فِي الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَاٰدَابِهَا

سولھواں باب سنت اور اوسکے آداب کی محافظت کے امر میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کچھ تم کو دیوے رسول اسکو لو اور جس چیز سے تم کو رسول روک دے اوس سے رک جاؤ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ذُوْ مِرَّةٍ

اپنے جی کی خواہش سے نہیں بولتا وہ نہیں مگر وحی جو کہ بھیجی جاتی ہے اوسکو سکھلایا ہے اوسکو سخت قوتوں والے نے صاحب قوت نے

فَاسْتَوٰى وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

پس پورا نظر کیا۔ اور فرمایا تو کہہ اگر تم سچ محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت کرے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور فرمایا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے جو رسول خدا کا پیروی اچھی واسطے

لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اوس شخص کے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی۔ اور فرمایا ہے پس تیرے رب کی قسم ہے لوگ مومن نہ ہوں گے

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

جبتک کہ حاکم بنا لیں تجھ کو اوس جھگڑے میں جو ہو جاوے درمیان اپنے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی اوس سے جو تو دیوے

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالٰى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَ

اور خوب طرح سے مان لیں۔ اور فرمایا ہے پھر اگر تم کسی چیز میں آپس میں جھگڑو تو پس پھیر دو اوسکو اللہ اور

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ الْعُلَمَاءُ وَمَعْنَاهُ إِلَى

رسول کیطرف اگر تم اللہ اور آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہو علماء نے کہا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَقَالَ

قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسنے تابعداری کی رسول کی پس تحقیق اسنے تابعداری کی اللہ کی اور فرمایا

تَعَالٰى وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ وَقَالَ تَعَالٰى فَلْيَحْذَرِ

تحقیق تو البتہ ہی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو راہ اللہ کی ہے اور فرمایا چاہیے کہ ڈریں

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اوسکے حکم سے اس سے کہ پہونچے اونکو فتنہ یا پہونچے اونکو عذاب درد دینے والا

وَقَالَ تَعَالٰى وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ

اور فرمایا یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں آیتیں اللہ کی

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَأَقْوَلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور حکمت کی باتوں سے اور اس باب میں آیات بہت ہیں اور بہر صورتیں پس پہلی حدیث اپنی ہے وہ سے مروی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تم کو چھوڑے رکھوں تحقیق پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ

کہ اپنے نبیوں پر سوال اور اختلاف بہت کیا کرتے تھے جب میں تمکو کسی چیز سے منع کروں تو

فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ

اوس سے اجتناب کرو اور جب میں تم کو کسی امر کو کروں

مَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي نُجَيْحٍ الْعِرْبَاضِ

تو جہانتک تم کو طاقت ہو اوسکی تعمیل کرو متفق علیہ لفظ بخاری کے ابو نجیح عرباض

بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا

موعظت بلیغ فرمائی کہ اوس سے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ

یا رسول اللہ گویا یہ وداع کرنے والے کی نصیحت ہے آپ ہمکو وصیت فرمائیے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى

سمع اور طاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر غلام حبشی امیر ہو جائے اور جو شخص تم میں زندہ رہیگا بہت

اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا

اختلاف دیکھیگا تم میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی متابعت کرو اور اسکو

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ

دانتوں سے خوب مضبوط کرکے پکڑو اور نئے کاموں سے دور رہو کہ ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی یہ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالنَّوَاجِذُ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ

ابو داؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے۔ نواجذ ساتھ ذال نقطے والے کے

الْأَنْيَابُ وَقِيلَ الْأَضْرَاسُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

کچلیاں لفظ عربی کے ترجمہ کو بعضے کہتے ہیں۔ تیسری حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہونگے مگر جسنے انکار کیا

قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

کہا گیا یا رسول اللہ کونسا شخص انکار کرتا ہے فرمایا جسنے میری پیروی کی بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میرا کہنا نہ مانا پس انکار کیا اسنے

الْبُخَارِيُّ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ وَقِيلَ أَبِي إِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ

چوتھی حدیث ابو مسلم اور کہا گیا ہے ابو ایاس سلمہ بن عمرو بن الاکوع سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپنے بائیں ہاتھ سے اوسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے

فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَقَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

کہا میں نہیں کھا سکتا فرمایا تو نہ کھا سکے مگر تکبر نے اسکو روک رکھا تھا وہ شخص اسکے بعد اپنا ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ

اور ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اپنی صفوں کو ضرور برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں میں

بین وجوھکم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مخالفت ڈال دے گا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتی اذا رای انا قد عقلنا عنہ

ہمارے صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے گویا اس سے تیر سیدھا کیا جائے یہاں تک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا اچھے سمجھ گئے ہیں

ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرای رجلا باد یا صدرہ فقال وعباد

پھر ایک روز آپ نکلے جب کھڑے ہو کر تکبیر کہنے کو ہوئے تو ایک آدمی آپ کو نظر آیا کہ اوس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی ہے آپ نے فرمایا ہے

اللہ لتسون بین صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم السادس

اللہ کے بندو تم اپنی صفوں کو برابر کرو۔ یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کر دے گا۔ بیہقی حدیث

عن ابی موسی قال احترقت بیوت بالمدینۃ علی اھلھا من اللیل فلما حدثت

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کو ایک گھر کو آگ لگ گئی اور گھر والے اوس میں جل گئے جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار عدو لکم

رسول اللہ صلعم کے پاس اونکا حال ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے

فاذا نمتم فاطفوھا عنکم متفق علیہ السابع عنہ قال قال رسول

تم اسکو سوتے کیوقت بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ۔ ساتویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول خدا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ہدایت کی باتیں اور علم خدا تعالےٰ نے مجھکو دیکر بھیجا ہے وہ مثل

غیث اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلا و

ابر کے ہے کہ ایک زمین میں برسا اوس زمین میں سے ایک قطعہ بہت خوب تھا اوسنے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور

العشب الکثیر وکان منھا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا

بکثرت خوب اوگائی اور ایک قطعہ اوسمیں سے سخت تھا اوسنے پانی کو تھما رکھا اللہ تعالےٰ نے اوس سے لوگوں کو نفع پہونچایا لوگوں نے اوس سے

منھا وسقوا وزرعوا واصاب طائفۃ منھا اخری انما ھی قیعان لا تمسک

خود پیا اور چوپاؤں اور زراعت کو پلایا اور ایک قطعہ صاف میدان تھا اوسنے پانی

ماء ولا تنبت کلا فذلک مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ ما بعثنی

تھما رکھا اور نہ گھاس اوگائی یہ مثال اوس شخص کی ہے جو اللہ کے دین میں سمجھ دار ہو گیا اور اللہ نے اسکو نفع دیا اوس چیز سے

اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی

جو مجھ دیکر بھیجا ہے پس اوسنے خود علم حاصل کیا اور لوگوں کو سکھایا اور اس شخص کی مثال ہے جسنے سر نہ اوٹھایا کہ اسکی طرف نظر ہی نہ کی اور

الَّتِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ فَقْرٌ بِضَمِّ الْفَاءِ وَعَلَی الْمَشْهُوْرِ وَقِیْلَ بِکَسْرِهَا

اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہوا دسکو قبول نکیا۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے فقر شہور یہ ساتھ ضمہ کے ہی بعض نے کہا ساتھ کسرہ اسکے کے

اَیْ صَارَ فَقِیْهًا اَلتَّاسِعُ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

پیچھے عالم ہوا انویں حدیث جابر سے مروی ہے کہا رسول

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اوس شخص کی مثل ہی کہ اوس نے آگ جلائی پس کوڑی اور

وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْهَا وَهُوَ یَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَ

پروانے اوسمیں گرنے شروع ہوئے اور وہ اونکو آگ میں گرنے روکتا ہی اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے روکتا ہوں

اَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْجَنَادِبُ نَحْوُ الْجَرَادِ وَالْفَرَاشُ هٰذَا

اور تم پر بدمستی میرے ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے جنادب ٹڈی کی مانند ہوتا ہے اور فراش یہ بھی

هُوَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ یَقَعُ فِی النَّارِ وَالْحُجَزُ جَمْعُ حُجْزَةٍ وَهِیَ مَعْقِدُ الْاِزَارِ وَ

مشہور جانور ہے جو آگ میں پڑتا ہے (یعنی پروانہ) اور حجز جمع حجزۃ کے ہے اور حجزہ باندھنے تہبند کی اور

اَلسُّرَاوِیْلِ اَلثَّامِنُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ

پاجامہ کی ہے آٹھویں حدیث، اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے انگلیوں

الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور کہا تمکو برتن چاٹنے کا حکم کیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ برکت کونسے میں ہی روایت کی یہ مسلم نے

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیَاْخُذْهَا فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِهَا

اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم سے کسیکا لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اوسکو اوٹھالے اور جو مٹی وغیرہ لگے

مِنْ اَذًی ثُمَّ لِیَاْکُلْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ وَلَا یَمْسَحْ یَدَهٗ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی

اوسکو لگی ہو دور کرکے لقمہ کو کھالے اور شیطان کے واسطے نہ چھوڑے اور چاٹنے سے پہلے

یَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ الْبَرَکَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ اِنَّ

ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے کونسے طعام میں برکت ہے اور اوسی کی ایک روایت ہے کہ

الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ حَتّٰی یَحْضُرَهٗ عِنْدَ طَعَامِهٖ

شیطان ہر کام میں تمہارے ساتھ حاضر ہوتا ہی تاکہ طعام کھاتے وقت بھی حاضر ہوتا ہے

فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَةُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِهَا مِنْ اَذًی فَلْیَاْکُلْهَا

جب تم میں سے کسیکے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اوس سے مٹی وغیرہ جو لگ جائے دور کرکے کھا لیا کرے

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ الْعَاشِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ

اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے دسویں حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہمکو کھڑے ہوکر وعظ سنائی پس فرمایا اے لوگو تم خدا تعالیٰ کے روبرو جمع کئے

تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا

جائینگے ہم ننگے پاؤں بے ختنہ کئے جمع کئے جاؤنگے جیسا ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا ویسا ہی پھر اعادہ کریں گے یہ وعدہ ہے ہم جسکو ہم

فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پورا کرنیوالے ہیں خبردار سب مخلوقات میں سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا

وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ

خبردار میری امت میں سے کچھ آدمی وہاں حاضر کئے جائینگے اور انکو بائیں جانب لیجایا جائیگا میں عرض کرونگا

يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ

اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں مجھے کہا جائیگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکال لی تھیں

الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ

بندہ صالح کی مانند جواب دونگا جب تک میں انکے درمیان تھا تو انکا حال جانتا تھا۔ العزیز

الْحَكِيمُ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

الحکیم تک پھر یہ کہا جائیگا کہ یہ لوگ تیرے پیٹھ پھیرتے ہی مرتد ہوتے چلے گئے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ إِحْدَى غَيْرِ مَخْتُومَيْنِ الْحَادِي عَشَرَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

متفق علیہ۔ یہ لفظ ایک مجرخانہ سے ہیں گیارہویں حدیث ابو سعید عبد اللہ

ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ

بن مغفل رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خذف سے نہی فرمائی ہے اور کہا ہے کہ یہ

لَا يُقْتَلُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ الْعَدُوُّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

نہ شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتا اور بیشک آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ

متفق علیہ اور ایک روایت ہے کہ ابن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کی اسکو روکا اور کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ صَيْدٌ ثُمَّ عَادَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ شکار نہیں مارتا اس شخص نے پھر وہی کام کیا۔

فقال احدثك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنه ثم عدت تخذ

ابن مغفل نے اوسکو کہا کہ میں تجھکو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام سے نہی کی ہے تو پھر وہی کام کرتا ہے

لا اكلمك ابدا الثاني عشر عن عابس بن ربيعة رضي الله عنه قال

میں تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا۔ یا راویوں کی صحبت عابس بن ربیعہ رضہ سے روایت ہے

رايت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقبل الحجر يعني الاسود ويقول

کہ میں نے عمر بن خطاب رضہ کو دیکھا کہ حجر اسود چومتے تھے اور کہتے تھے کہ میں

اني اعلم انك حجر ما تنفع ولا تضر ولولا اني رايت رسول الله صلى الله

جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے کچھ نفع و ضرر نہیں پہونچا سکتا اگر میں رسول اللہ صلعم اللہ علیہ

عليه وسلم يقبلك ما قبلتك متفق عليه

وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو میں کبھی تجھکو نہ چومتا متفق علیہ

الباب السابع عشر في وجوب الانقياد لحكم الله تعالى

سترہواں باب فیہ بیان واجب ہونے تابعداری کرنیکے واسطے حکم اللہ تعالے کے

وما يقوله من دعي الى ذلك وامر بمعروف ونهي عن المنكر قال

اور جو بات کہنا چاہیئے اوسکو جو شخص بلایا جاوے طرف حکم اللہ کے اور حکم کیا جاوے ساتھ نیکی کے یا منع کیا جاوے برائی سے اور فرمایا

الله تعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا

اللہ تعالے نے پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاوینگے یہانتک کہ وہ تجھکو حاکم کریں جو جھگڑا جھگڑ رہے ہیں ان کے پھر نہ

يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال تعالى انما

پاویں اپنے جی میں تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان جاویں مان لینے کر اور فرمایا

كان قول المؤمنين اذا دعوا الى الله ورسوله ليحكم بينهم ان يقولوا

نہیں ہے یہ بات مسلمانوں کی جب وقت بلائے جاتے ہیں طرف اللہ اور رسول اسکے کی تاکہ حکم کرے درمیان انکے یہ کہ کہیں

سمعنا واطعنا واولئك هم المفلحون وفيه من الاحاديث حديث

سنا ہم نے اور تابعداری کی ہم نے اور یہ لوگ وہی ہیں ظاہر پانیوالے۔ اور انہیں بعض احادیث سے حدیث

ابي هريرة المذكور في اول الباب قبله وغيره من الاحاديث فيه

ابو ہریرہ کا جو مذکور ہے نزدیک باب میں پہلے اسکے اور سوا اسکے اور احادیث بھی اس میں ہیں

ابو هريرة رضه قال لما نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ

للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم اور تخفوہ یحاسبکم

بِهِ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْ

بہ اللہ الآیۃ نازل ہوئی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر گراں و سخت گذری

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا

آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے بل آکر بیٹھ گئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو دن عملوں کی

مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ

تکلیف دی گئی ہے جسکے کرنیکی ہمکو طاقت ہے جیسے نماز اور جہاد اور روزے اور صدقہ اور اب

عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُوْنَ

آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جسکی ہم طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو

اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا

کہ ویسا ہی بولو جیسا پہلے دونو کتابوں والوں نے بولا تھا یعنی سمعنا وعصینا بلکہ تم کہو

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْرَاَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر جب قوم نے یہ آیت پڑھی اور ان کی

بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ اَثَرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ

زبانیں اس سے نرم ہوگئیں اللہ تعالیٰ نے اسکے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی رسول ایمان لایا اسپر جو اوسکی طرف اوسکے رب سے نازل

الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

ہوئی پھر مومن بھی اسپر ایمان لائے سب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اوسکی فرشتوں پر اور اوسکی کتابوں پر اور اوسکی رسولوں پر اور ہم اوسکے رسولوں

رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ

فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہمنے سنا اور اطاعت کی ای ہمارے رب ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی پھر کر جانا ہے جب انہوں

نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ

تو اللہ تعالیٰ نے اوسکو منسوخ فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالیٰ کسیکو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسکی طاقت پر اوسیکے لیئے ہی جو اوسنے کمایا

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا

اور اوسی پر ہے جو اوسنے کیا ای ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمکو مواخذہ مت کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں ہم نے ایسا ہی کیا

تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

اور ہم پر بوجھ مت ڈال جیسا تونے ہمسے پہلوں پر بوجھ ڈالا فرمایا ہاں ای ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ مت ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ

جسکی ہم کو طاقت نہیں فرمایا ہاں اور ہمکو عفو کر اور مغفرت کر اور ہم پر رحمت کر تو ہمارا مولے ہے تو

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کافروں پر ہماری مدد کر فرمایا ہاں روایت کی اسکو مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ مِنْ عَشَرٍ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

اٹھارہ فصلوں باب پر مشتمل اور بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ وَقَالَ تَعَالٰى مَا فَرَّطْنَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے اور فرمایا ہیں نہیں چھوڑا ہم نے

فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى

کتاب کے کچھ چیز اور فرمایا ہے اگر کسی امر میں باہم تنازع کرو تو

اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اَيْ اِلَى الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

اللہ اور رسول کیطرف یعنی قرآن اور حدیث کیطرف اور فرمایا یہ میرا رستہ ہے سیدھا

فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ

(اسکو) پھر ہو جاؤ اور بہت رستوں پر نہ چلو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے رستہ سے متفرق کر دینگے اور فرمایا ہے تو کہہ

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَالْاٰيَةُ

اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے تابع ہو جاؤ اللہ تم کو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔ اور اس مضمون میں

فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ فَنَقْتَصِرُ عَلٰى طَرَفٍ مِنْهَا وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا

آیتیں بہت مشہور ہیں اور حدیثیں بھی بہت اور مشہور ہیں عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ

وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

جو شخص اس ہمارے دین میں نئی بات نکالے جو اسمیں سے نہیں وہ بات مردود ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت میں ہے جو شخص ایسا عمل کرے جسپر ہمارا امر نہیں وہ رد ہے جابر رضہ سے مروی ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑھا کرتے تھے تو آپکی دونو آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں

وعلا صوته واشتد غضبه حتى كأنه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم
اور بلند آواز بلند ہو جاتی اور آپکا غضب سخت ہو جاتا گویا کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں کہتے کہ صبح تم پر فلاں وقت وہ شخص آجائیگا اور شام کو فلاں وقت پہنچ

ويقول بعثت أنا والساعة كهاتين ويقرن بين إصبعيه السبابة
جائیگا اور فرماتے ہیں اور قیامت ان دونوں کی مثل ہاں اور اپنی سبابہ

والوسطى ويقول أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي
اور وسطے کو ملاتے اور فرماتے اما بعد بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ

هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین کاموں سے محدثات ہیں اور سب بدعت

ضلالة ثم يقول أنا أولى بكل مؤمن من نفسه من ترك مالا فلأهله
گمراہی ہے پھر فرماتے ہیں ہر مومن سے اسکے نفس کی زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مرجائے وہ اسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص

ومن ترك دينا أو ضياعا فإلي وعلي رواه مسلم وعن العرباض بن سارية
اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مرے یا ڈر کے پلے یا محتاجی چھوڑ جائے وہ میرے ذمہ ہے اور مجھ پر ہے اس حدیث کو عرباض بن ساریہ سے مروی ہے

رضي الله عنه حديثه السابق في باب المحافظة على السنة
وہ حدیث جو محافظت علی السنۃ کے باب میں گذر چکی ہے

الباب الثامن عشر فيمن سن سنة حسنة أو سيئة
اٹھارواں باب اس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا بد نکالے

قال الله تعالى والذين يقولون ربنا هب لنا من أزواجنا وذرياتنا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب دے ہمارے عورتوں اور اولاد سے

قرة أعين واجعلنا للمتقين إماما وقال تعالى وجعلناهم أئمة
آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمکو متقیوں کا امام کر اور فرمایا ہے اور بنائے ہم نے ان کو امام

يهدون بأمرنا وعن أبي عمرو جرير بن عبد الله رضي قال كنا في صدر
جو ہمارے امر سے لوگوں کو ہدایت کرتے۔ ابو عمرو جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم دن پہلے کے

النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة مجتابي النمار
وقت رسول اللہ صلعم کے پاس تھے کہ اچانک پاس کچھ لوگ ایسے آئے جو بدن سے ننگے اونون کے اون پہنے

أو العباء متقلدي السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من مضر فتمعر
اور عبائیں گردنوں میں لٹکائے ہوئے اکثر مضر سے تھے بلکہ سب مضر سے تھے اونکے فاقہ کا حال دیکھ کر

وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ گھر میں آئے پھر
خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
گھر سے نکلے اور بلال کو فرمایا اذان دو اقامت کہو پھر نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا خطبہ میں فرمایا اے لوگو اپنے رب سے
رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
ڈرو جسنے تم کو ایک جان سے پیدا کیا آخر تک ان اللہ کان علیکم
رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
رقیبا۔ اور دوسری آیۃ سورت حشر کے آخر کی پڑھی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ہر ایک آدمی خیال کرے
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ
کہ اوسنے قیامت کیلئے کیا بھیجا ہے لوگوں نے دینار اور درہم اور کپڑے اور گیہوں اور
بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ
چھوارون کے صاع عرصہ تک دیتے رہے تاکہ آپنے فرمایا اگرچہ خرما کا ایک ٹکڑا ہو تو وہی صدقہ کرو ایک انصاری ایک بڑی تھیلی لایا
كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ
کہ اوسکا ہاتھ اوسکے اٹھانے سے عاجز تھا۔ پھر لوگ متواتر صدقہ لانے لگے تاکہ
كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کپڑے اور غلہ کے دو انبار میں نے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ
يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي
فرحت سے درخشان تھا جیسے کہ گویا سونا چمکتا تھا پھر آپنے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں
الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ
رسم نیک نکالے اوسکو اوسکا اجر ملے گا۔ اور اسکے بعد جو شخص اوسپر عمل کریگا اوسکو ملے گا
اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ
اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ نقصان نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں بری رسم نکالے اوسکا
عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ
گناہ اوسپر ہوگا اور جو لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرینگے اونکا گناہ بھی اوسپر ہوگا اور اونکے گناہوں میں کچھ کم نہ ہوگا روایت کی یہ
مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ تَحَاثَّى لِلتَّمْرِ هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْاَلِفِ بَآءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَالتَّمْرُ
مسلم نے۔ قولہ تحاثی التمر ساتھ جیم کے اور الف کے بعد اک نقطہ والی بار ہے اور تمر

جَمْعُ نُمْرَةٍ وَهِيَ كِسَاءٌ مِنْ صُوفٍ مُخَطَّطٌ وَمَعْنَى مُجْتَابِيهَا لَابِسِيهَا قَدْ خَرَقُوهَا

جمع ہے نمرہ کی اور وہ صوف کی بنی ہے مخطط اور معنے مجتابیہا کا پہننے والے انکو بیچ میں سے پھاڑ کر

فِي رُؤُسِهِمْ وَالْجَوْبُ الْقَطْعُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ

کپڑوں میں ڈال رکھا تھا اور جوب کاٹنے کو کہتے ہیں اور یہی لغت مذکور ہے اس قول اللہ تعالیٰ کے میں وثمود الذین جابو الصخر

بِالْوَادِ أَيْ نَحَتُوهُ وَقَطَعُوهُ وَقَوْلُهُ مُحَرَّهُوبِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ أَيْ تَغَيَّرَ

بالواد یعنے تراشا اور کاٹا تھا اور جو قول جریر کا کہ محرھوب بالعین مہملہ کے ہے یعنے متغیر ہوا

قَوْلُهُ رَأَيْتُ كُومَيْنِ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّهَا أَيْ صَبِرَتَيْنِ وَقَوْلُهُ كَأَنَّهُ مُذْهَبٌ

اور یہ قول اسکا رایت کومین کو باوین ساتھ فتح کاف اور ضم اسکے کے یعنے دو ڈھیر اور قول اسکا کانہ مذہب

هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْهَاءِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ قَالَهُ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَغَيْرُهُ

یہ ساتھ نقطے والے اور فتحہ ہا اور ساتھ ہا ایک نقطے والی کے قاضی عیاض وغیرہ علما نے اسی طرح کہا ہے

وَصَحَّفَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالَ مُدْهَنَةٌ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَضَمِّ الْهَاءِ وَالنُّونِ وَكَذَا

اور بعض نے اس لفظ کو بدل دیا ہے اور کہا ہے مدہنۃ ساتھ دال مہملہ کے اور ضم ہا کے اور نون کے اسی طرح کہا ہے

ضَبَطَ الْحُمَيْدِيُّ وَالصَّحِيحُ الْمَشْهُورُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْمُرَادُ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ الصَّفَا

ضبط کیا ہے حمیدی نے اور صحیح اور مشہور یہلا ہی ہے اور مراد اس سے دونوں صورتوں میں صفا ہے

وَالِاسْتِنَارَةُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روشنی ہے ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ

فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کسی کو ظلم سے قتل کرے تو آدم کے پہلے بیٹے پر اسکے خون

مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے حصہ ہے اسلئے کہ قتل کی رسم پہلے اسی نے ڈالی ہے متفق علیہ

الْبَابُ الْمُشْتَمِلُ عَلَى الْحَثِّ فِي الدَّلَالَةِ عَلَى الْخَيْرِ وَالدُّعَاءِ إِلَى

باب ان باتوں کے بیان میں جن پر ترغیب دلائی ہے نیکی پر دلالت کرنے اور ہدایت یا ضلالت کیطرف

هُدًى وَضَلَالَةٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَقَالَ تَعَالَى ادْعُ إِلَى

بلانے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلا طرف پروردگار اپنے کے اور اللہ تو نے فرمایا ہے

سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَقَالَ تَعَالَى

اپنے رب کے رستہ پر حکمت سے اور نیک نصیحت سے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے

تعاونوا على البر والتقوى وقال تعالى ولتكن منكم امة يدعون الى الخير

بر اور تقوی پر ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ اور فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت نیکی کیطرف بلایا کرے

وعن ابي مسعود عقبة بن عمرو الانصاري البدري رضي الله عنه قال

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضہ سے روایت ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل على خير فله مثل اجر فاعله

کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نیکی بتلا دے اوسکو اوس نیکی کو کرنے والوں کی مثل اجر ملتا ہے

رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه

روایت کی یہ مسلم نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہدایت کیطرف بلا دے اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالوں کی مثل اجر ملتا ہے اور اونکے

ذلك من اجورهم شيئا ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل اثام

اجر سے کم نہیں ہوتا اور جو شخص ضلالت کیطرف بلا دے اوسپر اوسکی متابعت کرنے والوں کے برابر گناہ

من تبعه لا ينقص ذلك من اثامهم شيئا رواه مسلم وعن ابي العباس سهل

ہوتے ہیں اور اونکے گناہوں سے کچھ کم نہیں ہوتا روایت کی یہ مسلم نے ابو العباس سہل

ابن سعد بن الساعدي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

يوم خيبر لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله

خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو نشان اسپر نصب کرونگا کہ اللہ تم اوسکے ہاتھ پر فتح کریگا وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے

ويحبه الله ورسوله فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها فلما

اور اللہ اور رسول اوس سے محبت رکھتے ہیں پس لوگ رات کو اس بات کا باہم تذکرہ کرتے رہے کہ کل کو نشان کسکو ملتا ہے جب

اصبح الناس غدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يرجو ان يعطاها

صبح ہوئی تو سب لوگ نشان کے ملنے کی امید پر آپکی خدمت میں حاضر ہوئے

فقال اين علي بن ابي طالب فقيل يا رسول الله هو يشتكي عينيه

آپنے فرمایا علی بن ابی طالب رضہ کو کہاں ہیں کہا گیا کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی

قال فارسلوا اليه فاتي به فبصق رسول الله صلى الله عليه وسلم في عينيه

فرمایا آنحضرت صلعم نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلا لاوے اونکو پس لائے گئے علی رضہ آپنے اوسکی آنکھ میں لب مبارک دیا۔

وَدَعَا لَهُ فَبَرِئَ حَتّٰى كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ

اور اوسکے لئے صحت کی دعا کی وہ فوراً ایسا تندرست ہوگیا کہ گویا اوسکو کچھ درد ہی نہ تھا، آپنے اوسکو نشان عطا کیا علی رضی نے عرض کی

اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ

کہ یارسول اللہ میں اوسی پر لڑائی کرتا رہوں کہ وہ لوگ ہمارے مثل مسلمان ہوجائیں فرمایا آہستہ چلے جاؤ اور نرمی اور آہستگی اپنے کے

حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ

یہانتک کہ اونکے فوجوں کی زمین میں پس پہنچو اونکو اسلام کیطرف بلاؤ اور اسلام میں جو اللہ تعالے کے حقوق ہیں اون پر واجب

حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ

ہوں اونکو سمجھاؤ اگر اللہ تعالے تیری سبب ایک آدمی کو ہدایت کرے تو یہ کام تیرے پیلے سرخ رنگ

يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ يَدُوْكُوْنَ اَيْ يَخُوْضُوْنَ وَيَخُوْضُوْنَ قَوْلُهُ

اونٹوں سے بہتر ہیں متفق علیہ قولہ یدوکون یعنے بحث اور گفتگو کرتے تھے اور قول رسول اللہ صلعم کا

عَلٰى رِسْلِكَ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَبِفَتْحِهَا لُغَتَانِ وَالْكَسْرُ اَفْصَحُ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ

علی رسلک ساتھ کسرہ راء اور فتحہ اوسکے دونوں لغت ہیں اور کسرہ زیادہ فصیح ہے انس رضی سے روایت ہے کہ

فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِيْ مَا اَتَجَهَّزُ بِهٖ

ایک جوان اسلمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں شامل ہونیکا ہے مگر میرے پاس جہاد کا سامان کچھ نہیں

قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

آنحضرت نے فرمایا کہ تو فلانے شخص کے پاس جاکر اوسنے جہاد کا سامان طیار کیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا اوس جوان نے اوسکے پاس جاکر کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَعْطِنِي الَّذِيْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ

صلعم نے تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جہاد کا سامان جو تونے طیار کیا ہے وہ مجھے دیدے اوسنے

قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِيْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِيْ مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا

اپنی عورت کو کہا کہ سب سامان جو تونے طیار کیا ہے اوسکو دیدے اور کچھ نہ رکھ اللہ کی قسم ہے کہ تو اوسمیں سے کوئی چیز

تَحْبِسِيْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نہ رکھیگی کہ اللہ تعالی تیرے لئے اوسمیں برکت کریگا روایت کی ہے مسلم نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ فِي التَّعَاوُنِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

اکیسوان باب نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی معاونت کرنیکے

بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَالْعَصْرِ اِنَّ

فرمایا اللہ تعالی نے ایک دوسرے کی معاونت کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے عصر کی قسم ہے بیشک

الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ

انسان خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ كَلَامًا مَعْنَاهُ أَنَّ النَّاسَ أَكْثَرُهُمْ

وصیت کی قال امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک کلام کہا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ اکثر لوگ

فِي غَفْلَةٍ عَنْ تَدَبُّرِ هٰذِهِ السُّورَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس سورت میں تدبر کرنے سے غفلت میں ہیں ابو عبدالرحمن زید بن خالد

الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ

جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے

غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ

واسطے لڑائی کرنے کو لڑائی کا سامان بھیجا وہ گویا خود جہاد فی سبیل اللہ کیا اور جو شخص غازی کے پیچھے اسکی عورت کی خبر گیری بھلائی

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ

علیہ وسلم نے بنی لحیان جو ہذیل میں سے تھے ایک لشکر بھیجا فرمایا کہ دو مرد ہر

كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

ایک قبیلہ کو جائے اور اجر میں دونوں شریک رہینگے روایت کی اسکو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ

اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کچھ اونٹوں کے سوار ملنے آئے فرمایا

مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ

کون لوگ ہو انہوں نے کہا مسلمان ہیں پھر انہوں نے آپکو نہ جانا تم کون ہو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں پھر ایک عورت نے

صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

اپنا لڑکا اوپر اٹھا کر کہا کیا اس کا بھی حج ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے اور تجھ کو اجر ملیگا اسکو مسلم نے اور ابو

مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے

الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا

فرمایا ہے کہ خزانچی مسلمان امانت دار جو خرچ کرے جو کچھ اوسکو امر کیا جائے

طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَفِي رِوَايَةٍ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ وَضَبَطُوا الْمُتَصَدِّقَيْنِ بِفَتْحِ الْقَافِ وَصَمِّ

اور ایک روایت میں جو دو شخص کو دیتا ہے وہ پورا کر کے دیا جاتا ہے اور متصدقین قاف کے فتحہ اور صاد کے ضمہ سے

كَسْرِ النُّونِ عَلَى التَّثْنِيَةِ وَعَلَيْهِ عَلَى الْجَمْعِ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ

ضبط کیا گیا ہے اور دونوں صحیح ہیں

الْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ فِي النَّصِيحَةِ

باب بائیسواں نصیحت میں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ وَقَالَ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنْ نُوحٍ صَلَّى اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام کی خبر دیتا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَعَنْ هُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ

خبر دیتا ہے اور میں تمکو نصیحت کرتا ہوں اور ہود علیہ السلام کی خبر دیتا ہے اور میں تم کو

أَمِينٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ

نصیحت کرنیوالا امانت دار ہوں اور احادیث میں اول یہ ہے ابی رقیہ تمیم بن اوس

الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ

داری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے دین نصیحت ہے

قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ

ہم نے عرض کی کسکے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیلئے اور اسکی کتاب اور رسول کیلئے اور مسلمانوں کی امر کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے دینا کی ہے

مُسْلِمٌ التَّاسِعُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ

مسلم نے دوسری حدیث جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی

مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّالِثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرنے پر بیعت کی متفق علیہ۔ انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں ہوتا تاوقتیکہ اپنے نفس کیلئے دوست رکھتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے دوست رکھے متفق علیہ

حدود کا زندہ کرنا اور ان کے مخالفوں سے جہاد کرنا اور دینوں سے دین کی کرنا اور اللہ کی سنت کو زندہ کرنا اور لوگوں میں اللہ کی سنت کو مشتہر کرنا مختصراً

اَلبَابُ الثَّالِثُ وَالعِشْرُوْنَ فِی الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ

تیئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے کہ نیکی کی طرف بلاویں اور نیکی کا امر کیا کریں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ

اور برائی سے نہی کیا کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں وقال اور فرمایا تم ہو کنتم بہتر

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَقَالَ تَعَالٰی

امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں میں حکم کرتے ہو اچھی بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور فرمایا

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَالْمُؤْمِنُوْنَ

عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے منہ پھیر لے اور فرمایا مومن مرد

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَّاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی دوست ہیں نیکی کا امر کرتے ہیں اور برائی سے نہی کرتے ہیں

وَقَالَ تَعَالٰی لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ

اور فرمایا لعنت کی گئی منکروں نے بنی اسرائیل میں سے داؤد کی زبان پر

وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ

اور عیسیٰ مریم کے بیٹے کی زبان پر اس سے کہ گنہگار رہے اور حد سے نہ نکلتے بے پسند منع نہ کرتے تھے

مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ

برے کام سے جو رہے تھے کیسا برا کام ہے جو کرتے تھے اور فرمایا اور تو کہہ حق تیرے رب سے ہے

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ وَقَالَ تَعَالٰی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

پھر جس کا جی چاہے ایمان لاوے اور جس کا جی چاہے کافر رہے اور فرمایا تو کھول کر سنا دے جو تجھ کو امر کیا گیا ہے

وَقَالَ تَعَالٰٓى اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اور فرمایا ہم نے بچا لیا ان کو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگاروں کو

بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ وَالْاٰيَاتُ فِی الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ

بڑے عذاب میں ہم نے ڈالا بدلے بے حکمی کے۔ اور اس مضمون میں آیتیں بہت اور معلوم ہیں

وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَالْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور حدیثیں اس میں جو ذکر کی جاتی ہیں۔ پہلی حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے

بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ

اسکو ہاتھ سے بدلے کہ اگر طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں برا سمجھے اور یہ شخص

اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّانِيْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ضعیف تر ایمان والا ہے روایت کی اسکو مسلم نے۔ دوسری حدیث ابن مسعود رضا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا مگر

كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ

اوسکی امت میں سے اوسکے مددگار اور اصحاب پیدا کئے ہیں جو اوسکی سنت کو پکڑیں اور اوسکے امر کی

بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ

پیروی کریں پھر ان کے بعد نالائق پیدا ہوئے جنکے یہ ہیں جو خود نہیں کرتے اور کرتے ہیں وہ کام جو

مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ

انکو امر نہیں کیا گیا جو شخص انکے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے

فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ

وہ مومن ہے اور جو دل سے انکے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اوسکے سوا ایک

الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثُ عَنْ اَبِي الْوَلِيْدِ عُبَادَةَ ابْنِ

رائی کے برابر ایمان نہیں روایت کی اسکو مسلم نے۔ تیسری حدیث ابو الولید عبادہ

الصَّامِتِ رضا قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَ

ابن صامت رضا سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی اور

الطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا

آسانی اور خوشی اور رنج میں سمع اور طاعت کا عہد کیا اور یہ عہد کیا کہ

نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ بُرْهَانٌ

اگر انکا حکم وغیرہ سے ہمارا حق ہم کو دبتے اور اپنے پر ترجیح کریں اور یہ کہ خلافت کے کام میں اوسکے لائقوں سے نزاع نہ کریں مگر یہ کہ کفر صریح

وَّعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور یہ کہ ہم ہر جگہ حق کہا کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ متفق علیہ

المنشط والمكره يفتح منهما اى فى السهل والصعب والاثرة الاختصار
منشط اور مکرہ ساتھ فتح دونوں میم کے یعنے آسانی اور سختی میں اور اثرہ مشترکہ

بالمشترك وقد سبق بيانها بواسما بفتح الباء الموحدة وبعدها واو ثم
بیچ میں خاص کر نیکو یکھنے باں اور اسکا بیان گذر چکا اور الیواسما سے مخ بار موحدہ کے اور سا سے آگے واو ہے پھر

الف ثم حاء مهملة اى ظاهرها لا يحتمل تاويلا الرابع عن النعمان
الف ہی پھر حاء مہملہ سے یعنے ظاہر جسمیں تاویل نہ ہو سکے چوتھی حدیث نعمان بن

بن بشير رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال مثل القائم فى
بشیر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فصار بعضهم
اللہ تعالیٰ کے حدود کے قائم کرنے والے اور ان میں واقع ہونے والے کی ایسی مثال ہے جیسے ایک قوم کے لوگ ایک کشتی پر قرعہ ڈالکر سوار ہوئے

اعلاها وبعضهم اسفلها وكان الذين فى اسفلها اذا استقوا الماء
بعض اوپر بیٹھے بعض نیچے اور نیچے والے پانی پینے کو

مروا على من فوقهم فقالوا لو انا خرقنا فى نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا
اوپر والوں پر گذرتے تھے تو انہوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے حصہ کی جگہ سے کشتی کو پھاڑ دیں اور پانی لیا کریں اور اوپر والوں کو ایذا نہ دیا کریں تو بہتر ہے

فان تركوهم وما ارادوا هلكوا جميعا وان اخذوا على ايديهم نجوا ونجوا
اگر وہ ان کو اسی حال میں چھوڑ دیں اور انکے ارادہ پر رہنے دیں تو سب ہلاک ہو جائینگے اور اگر انکے ہاتھ پکڑ لیں تو سب کے سب بچ جائینگے

جميعا رواه البخارى القائم فى حدود الله تعالى معناه المنكر لها والواقع
بخاری نے روایت کی ہے قائم فی حدود اللہ تعالیٰ کا معنے منکر اس کے اور واقع

فى خبرها وقال التهاوى اقتحموا بالحاء المهملة والدال المعجمة وهما بمعنى واحد
خبر ہا یعنے روایت کی ہے اور قال التہاوی اقتحموا حاء مہملہ سے اور دال معجمہ سے اور دونوں کے معنے ایک ہی ہیں اور اسکے معنے گرنے کے ہیں

الخامس عن ام المؤمنين ام سلمة هند بنت ابى امية حذيفة
پانچویں حدیث ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ حذیفہ

رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ستكون
سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

امراء فتعرفون وتنكرون فمن عرف برئ ومن انكر فقد سلم ولكن
امراء ہونگے پھر تم انکو پہچانو گے اور انکو منکر پاؤ گے جو شخص انکو پہچانے گا وہ بری ہو جائیگا اور جو انکو منکر جانے گا وہ سلامت رہیگا لیکن

تَرْضَى وَتَابَعَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ

اونکے کاموں سے خوش ہو اور اونکی متابعت کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اونسے لڑائی نہ کریں آپنے فرمایا نہیں جبتک تم میں نماز قائم رہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَاهُ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ

روایت کی اسکو مسلم نے اسکے معنے یہ ہیں کہ جو شخص اپنے دل سے کراہت کرے اور ہاتھ اور زبان سے انکار کرنیکی اوسکو طاقت نہ ہو وہ

بَرِئَ مِنَ الْإِثْمِ وَأَدَّى وَظِيفَتَهُ وَمَنْ أَنْكَرَ بِحَسْبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ

گناہ سے بچ گیا اور اوسنے اپنا وظیفہ ادا کردیا اور جو اپنی طاقت کے موافق انکار کرے وہ بھی معصیت سے بچ گیا

وَمَنْ هٰذِهِ الْخَصْلَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي السَّاكِتُ

اور جو اوسکے فعل سے خوش ہو کر اونکے تابع ہو وہ عاصی ہے پہلی حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

ام المؤمنین ام الحکم زینب بنت جحش رضی سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم بیقراری کے حالت میں اونکے ہاں لا الہ الا اللہ ویل للعرب

مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَ

من شر قد اقترب آج کھلی ہوئی ہے یعنی لفظ لا کے کہ سخت عذاب قریب آ گیا ہے عرب کے لوگوں کیلئے آج یاجوج ماجوج کی دیوار اسقدر کھل گئی ہے اور

حَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا

اپنی انگلی کے انگوٹھے اور اوسکے متصل کی انگلی کو حلقہ کرکے دکھلایا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ باوجود اسکے کہ ہم میں

الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّابِعُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

صالح لوگ موجود ہیں پھر بھی ہم ہلاک ہو جائینگے آپنے فرمایا ہاں جب خباثت بہت ہو جائے متفق علیہ، ساتویں حدیث ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

خدری رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے رستوں میں بیٹھنے سے

فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا

احتراز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو مجالس میں باتوں کیلئے بیٹھنا ضروری ہے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ

آپنے فرمایا اگر تم کو مجالس میں بیٹھنا ایسا ہی ضروری ہے تو رستہ کا حق

حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَرَدُّ

ادا کیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ رستہ کا حق کیا ہوا آپنے فرمایا آنکھ نیچے کرنا اور ایذا دینے والی چیز کو روکنا اور سلام

السلام والامر بالمعروف والنهی عن المنکر متفق علیہ التاسع عن ابن

کا جواب دینا اور نیکی کا امر کرنا اور برائی سے روکنا متفق علیہ آٹھویں حدیث ابن

عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من

عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگشتری

ذهب فی ید رجل فنزعه فطرحه وقال یعمد احدکم الی جمرة من

زرین دیکھی اپنے دیکھتے ہی اوسکے ہاتھ سے نکالکر پھینک دی اور فرمایا کہ تم سے ایک آگ کی چنگاری

نار فیجعلها فی ید فقیل للرجل بعد ما ذهب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے جب رسول اللہ صلعم تشریف لیگئے تو لوگوں نے اوس شخص کو کہا

وسلم خذ خاتمک انتفع به قال لا واللہ لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول

کہ تو اپنی انگشتری اٹھالے اور اوس سے نفع حاصل کر اوسنے جواب دیا نہیں مجھے اللہ تم کی قسم ہے جب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواه مسلم التاسع عن ابی سعید الحسن البصری

اللہ صلعم نے اوسکو پھینک دیا اب میں ایک کبھی ہاتھ نہ لگاؤنگا۔ روایت کی اسکو مسلم نے نانویں حدیث۔ ابو سعید حسن بصری سے روایت ہے

ان عائذ بن عمرو دخل علی عبید اللہ بن زیاد فقال ای بنی انی سمعت

کہ عائذ بن عمرو رض عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا اور اوسکو مخاطب کر کے کہا کہ اے لڑکے میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان شر الرعاء الحطمة فایاک ان تکون

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے بدترین چرواہے حطمہ ہیں تو احتراز کر

منهم فقال له اجلس فانما انت من نخالة اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و

کہیں اونمیں سے نہ ہو جائے ابن زیاد نے اوسکو کہا کہ بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بمنزلہ سیوس ہے

سلم فقال وهل کانت لهم نخالة انما کانت النخالة بعدهم وفی غیرهم

تھے کہا کہ انہیں سیوس ہوتی تھا تھا سیوس اونکے بعد اور اونکے غیروں میں ہوا

رواه مسلم العاشر عن حذیفة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ

روایت کی اسکو مسلم نے دسویں حدیث حذیفہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم قال والذی نفسی بیده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر

وسلم نے فرمایا ہے کہ اوس ذات پاک کی قسم کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا امر کیا کرو اور برائی سے نہی کیا کرو

او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عقابا منه ثم تدعونه فلا یستجاب لکم

یا عنقریب کہ اللہ تعالے تم پر عذاب نازل کریگا پھر تم اللہ تعالے سے دعا مانگوگے وہ تمہاری دعا قبول نہ ہوگی

رواہ الترمذی وقال حدیث الحادی عشر عن ابی سعید الخدری

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے گیارہویں حدیث ابو سعید

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الجہاد کلمۃ عدل

خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بادشاہ ظالم کے روبرو

عند سلطان جائر رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن

عدل کی بات کہنی بہتر ہے جہاد سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الثانی عشر عن ابی عبد اللہ طارق بن شہاب البجلی الاحمسی رضی

بارہویں حدیث ابو عبد اللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی سے مروی ہے

اللہ عنہ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وضع رجلہ فی

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پاؤں میں رکھا تھا کہ آپکو ایک آدمی نے

الغرز ای الجہاد افضل قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ النسائی

پوچھا کونسا جہاد افضل ہے آپنے فرمایا کہ کلمہ حق ہے بادشاہ کے روبرو روایت کی یہ نسائی نے

باسناد صحیح الغرز بغین معجمۃ مفتوحۃ ثم راء ساکنۃ ثم زای وظہور کاب

اسناد صحیح سے غرز غین معجمہ مفتوحہ کے پھر راء ساکنہ کے پھر زای کے اور رکاب ہے

کور الجمل اذا کان من جلد او خشب وقیل لا یختص بجلد وخشب

اونٹ کے زین کا جب وہ لکڑی یا چمڑے سے ہو اور بعض نے کہا چمڑے اور لکڑی سے خاص نہیں

الثالث عشر عن ابن مسعود رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرہویں حدیث ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل

کہ بنی اسرائیل میں پہلے جب یہ نقصان داخل ہوا تھا کہ آدمی دوسرے کو ملتا

فیقول یا ہذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لا یحل لک ثم یلقاہ من الغد

اور کہتا اے فلانے تو اللہ سے ڈر اور یہ کام جو تو کرتا ہے چھوڑ دے کہ یہ کام تجھ حلال نہیں پھر دوسرے دن جب

وھو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ وشریبہ وقعیدہ

اوسکو اوسی حال میں دیکھتا تو منع نہ کیا دل بدلہ کھانے پینے بیٹھنے میں اوسکے ساتھ ہو جاتا

فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ثم قال لعن الذین

جب انہوں نے ایسا کام شروع کیا تو خدا تعالیٰ نے اونکے دل یکساں کر دیئے پھر کہا پڑی ہے

كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا

داؤد اور عیسےٰ بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی بسبب اسکے

عَصَوا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا

کہ گناہ کرتے تھے اور شریعت کی حد پر قائم نہ رہتے تھے جو گناہ کرتے تھے اوس سے ایکدوسرے کو روکتے نہ تھے وہ لوگ برا کام کرتے تھے

يَفْعَلُونَ تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ

تو اونمیں سے بہتوں کو دیکھیگا کہ کافروں کو دوست کرتے ہیں برا ہے جو اونکے نفسوں نے اونکے لیئے آگے بھیجا ہے

إِلَى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ ثُمَّ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ

فاسقون تک آپنے یہہ آیت پڑھی پھر فرمایا اللہ کی قسم تم ضرور نیکی کا امر کرو اور ضرور بدی سے منع کرو اور ضرور

وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا

ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اوسکو حق کیطرف پھیر کر لاؤ اوسکو حق پر بند کرو بلا اللہ تعالےٰ

أَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تمہارے دلوں کو ایکدوسرے سے مار یگا یعنے تمہارے دلوں میں پھوٹ ڈالیگا پھر اللہ تم کو لعنت کریگا جیسے اونکو لعنت کی ہے ابو

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے یہہ ابو داؤد کے لفظ ہیں اور ترمذی کے لفظ یہہ ہیں رسول اللہ صلے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل معاصی میں مبتلا ہوگئے علماء نے اونکو منع کیا

فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ

وے نہ رکے علماء بھی اونکے ہمنشین ہوگئے اور کھانے پینے میں اونکے ساتھ شامل ہوگئے پس خدا تعالےٰ نے اونکے دل

بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا

ایکدوسرے پر پھوڑ دیئے اور بسبب اونکے عصیان اور حد پر قائم نہ رہنے کے خدا تعالےٰ نے

وَكَانُوا يَعْتَدُونَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ

داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر اونکو لعنت کی آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہ ذکر کرنے لگے بیٹھ گئے اور فرمایا

لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطِرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا قَوْلُهُ تَأْطِرُوهُمْ أَيْ تَعْطِفُوهُمْ

مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم اونکو حق کیطرف پھیرو یہ قول آپکا تاطروہم یعنی پھیر کر لاؤ اونکو

وَلَتَقْصُرُنَّهُ أَيْ لَتَحْبِسُنَّهُ الْأَرْبَعَةُ عَشَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رض قَالَ

اور لتقصرونہ یعنے البتہ روکو گے اسکو چودہ حدیث ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے کہ کہا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ

کہ اسکو پڑھتے ہو تم یہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو تم اپنے نفسوں کا فکر کرو

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جب تم خود ہدایت پر ہو گئے تو جو لوگ گمراہ ہوئے تمکو ضرر نہ کریگی اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ

يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ

آپ فرماتے تھے کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اوسکے ہاتھ نہ پکڑیں تو مختریب

يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ

اللہ تعالے اپنے عذاب عام نازل کریگا یہ روایت کی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے صحیح سندوں سے

الباب الرابع والعشرون في عقوبة من أمر بمعروف

چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کرنیوالے کی عقوبت کے بیان میں

أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلُهُ فِعْلَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ

جب اوسکا فعل اوسکے قول کے مخالف ہو اللہ تعالے نے فرمایا ہے کیا تم لوگوں کو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَقَالَ

نیکی کا امر کرتے ہو اور اپنے نفسوں کو فراموش کیا ہے حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم ہوش نہیں کرتے اور فرمایا

تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

اے ایمان والو تم کیوں امر کرتے ہو اوس کام کا جو تم خود نہیں کرتے اللہ تعالے کے نزدیک بہت

أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ وَقَالَ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنْ شُعَيْبٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

غضب کی بات ہے کہ تم کہو وہ کام جو تم خود نہیں کرتے اور خدا تعالے نے شعیب علیہ السلام سے خبر دی ہے

سَلَّمَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَى مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ

اور میں ارادہ نہیں کرتا تمہیں کہ تم سے مخالفت ہو کروں کام کروں جو تمکو اوس سے نہی کرتا ہوں۔ ابو زید اسامہ بن

زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

زید بن حارثہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

سَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ

کہ فرما رہے تھے قیامت کے دن ایک آدمی حاضر کیا جائیگا اور دوزخ میں گرایا جائیگا وہاں اوسکے پیٹ میں سے انتڑی

بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ

نکل پڑیگی اور وہ اوسکے گرد اسطرح پھریگا جیسا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے لوگ اسکو دیکھکر جمع ہو جائینگے

يَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَالَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ

اور کہیں گے اے فلاں تجھ کیا ہوا، کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا وہ جواب دے گا

بَلَى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ

کہ ہاں میں لوگوں کو نیکی کا حکم کیا کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود وہ کام کیا کرتا تھا

تَنْدَلِقُ هُوَ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَمَعْنَاهُ تَخْرُجُ وَالْأَقْتَابُ الْأَمْعَاءُ وَاحِدُهَا قِتْبٌ

تندلق ساتھ دال مہملہ کے یعنی نکلیں گی اور اقتاب آنتوں کو کہتے ہیں مفرد اس کا قتب ہے

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ فِي الْأَمْرِ بِأَدَاءِ الْأَمَانَةِ

پچیسواں باب امانت کے ادا کرنے کے حکم کے بیان میں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالیٰ تمکو امر کرتا ہے کہ امانتوں کو ادا کرو انکے مالکوں کے پاس پہونچا دو

وَقَالَ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ

اور فرمایا ہے بیشک ہم نے دکھائی امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ

يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا وَعَنْ

اسکو اٹھائیں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اسکو انسان نے بیشک ہے وہ بڑا بے انصاف نادان

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی

ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ مُتَّفَقٌ

تین نشانی ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے خیانت

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور زبان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں حذیفہ ابن

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ

یمان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو باتیں سنائی تھیں

قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ

ان دونوں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسرے کا منتظر ہوں اس نے کہا کہ ہم سے فرمایا تھا امانت مردوں کے

قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ

دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا پس انہوں نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا پھر

حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ

آپ نے امانت کے اوٹھ جانیکا ذکر کیا اور فرمایا کہ امانت کی صفت یہ ہے کہ جب بیدار ہوگا تو امانت کی صفت دور ہو

قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ

دل سے بالکل نکل جائے اور اسکا اثر داغ کی مثل رہ جائیگا پھر دوسری بار سو جائیگا پھر اسکے دل سے امانت قبض کی جائیگی

فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا

اور اسکا اثر نقطہ کی مثل باقی رہ جائیگا جیسا تو آگ کا انگارا پیر پر لوٹ دے۔ لہٰذا وہ اوس کا نقطہ سا ابھرا ہوا دیکھے

وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ

اور اوسکے دل میں کچھ نہیں پھر آپ نے کنکر لیکر اپنے پاؤں پر لڑھکا کے دکھلایا پھر لوگ باہم خرید و فروخت کرینگے

يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ

اور کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت ادا کرے تاکہ کہا جائے کہ بنی فلان میں

رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ

ایک امانت دار ہے تاکہ آدمی کو کہا جائیگا کہ فلان شخص کیسا بہادر ہے۔ کیسا دانا و ہوشیار ہے۔ فلاں بڑا عقلمند ہے حالانکہ وہ اسکے دل میں

مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ

ایک رائی کے دانہ کی برابر ایمان نہیں رکھتا اور بیشک مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ میں اوس میں کسی سے نہیں ڈرتا

بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا

کیونکہ اگر مسلمان ہوگا تو اس اعتماد پر کہ وہ اپنے دین کے خیال سے میرا حق کو واپس کریگا اور اگر نصرانی یا یہودی ہوگا

لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

تو اوسکا حاکم اوس سے میرا حق دلوا دیگا لیکن اب تم میں کسی پر اعتماد نہیں رہا میں تم میں سے کسی سے نہیں لیتا مگر فلان فلان سے

متفق علیہ قَوْلُهُ جَذَرٌ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَإِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ

متفق علیہ یہ قول آپکا جذر ساتھ فتحہ جیم اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ جڑ کو کہتے ہیں

وَالْوَكْتُ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ الْأَثَرُ الْيَسِيرُ وَالْمَجْلُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ

اور وکت ساتھ تا دو نقطوں والی کے تھوڑے اثر کو کہتے ہیں اور مجل ساتھ فتحہ میم اور سکون

الْجِيمِ وَهُوَ نَفْطٌ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ قَوْلُهُ مُنْتَبِرًا أَمْرٌ بَيِّنٌ

جیم کے ہاتھ وغیرہ میں کام کاج سے چھالا پڑ جانیکو کہتے ہیں قولہ منتبرا ابھرنے والی چیز کو کہتے ہیں

قَوْلُهُ سَاعِيهِ الْوَالِي عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قولہ ساعیہ حاکم حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ

کہا دونوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا

فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مومن کھڑے ہونگے تاکہ بہشت ان سے نزدیک کی جاوے پس آدم کے پاس جاکر

فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ

پھر کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لیے بہشت کھلوا دو حضرت آدم کہینگے کہ پہلے تم کو باپ کے گناہ نے بہشت سے

اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ

نکالا ہے میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ آپنے فرمایا پھر لوگ

اِبْرٰهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِّنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اعْمِدُوْا اِلٰى

ابراہیم کے پاس جاینگے ابراہیم کہینگے میں اس درجہ کے لائق نہیں ہوں اسکے پیچھے خلیل تھا

مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ

موسیٰ کے پاس جاوینگے جس سے خدا تعالیٰ نے کلام کی ہے پھر لوگ موسیٰ کہیں اس کام کے لائق نہیں۔

اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ

تم جاؤ عیسیٰ کلمۃ اللہ و روح اللہ کے پاس جاؤ عیسیٰ کہینگے میں اس عہدہ کے لائق نہیں

فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ

پھر لوگ محمد صلعم کی خدمت میں حاضر ہونگے آپ کھڑے ہوجاینگے آپکو شفاعت کا اذن مل جاویگا اور امانت اور رحم کو بلائی جاوینگے یہ دونوں پھر کے

الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ

دائیں بائیں کھڑی ہوجاوینگے پس تم میں سے پہلا برق کی مانند گذر جاویگا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں برق کی مانند کونسی شے ہے

الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ

چلتی ہے آپنے فرمایا تم نے نہیں دیکھی کہ کسطرح گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکنے میں پھر ہوا کی چال پھر پرند کی

الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ

چال اور آدمی کے دوڑنے کی چال اونکے اعمال لیجا رہے ہیں اور تمہارا نبی پلصراط پر کھڑا ہوا کہہ رہا ہے ہونگے

رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ وَحَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ

اے پروردگار سلامت رکھ سلامت رکھ تاکہ بندوں کے اعمال عاجز ہوجاویں اور آدمی کو چلنے کی طاقت نہ رہے کی

اِلَّا زَحْفًا وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَّاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ

مگر گھسٹتوں کر پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکتے ہونگے جنکو حکم ہوگا اوسکو پکڑ لیجئے

فَخَدَوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْ

بعضے اوسکے زخمی ہوکر اگر میں بچنے سے نجات پا دیگے اور باقی کو ہاتھ پاؤں توڑ کر آگ میں ڈال دیگے قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ ابوہریرہ

جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ وَرَاءَ وَرَاءَ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيهِمَا

جہنم کا گہراؤ ستر برس کی راہ ہے روایت کی اوسکو مسلم نے قول آپکا وراء وراء یہ دونو کے فتحہ کے ساتھ ہے

وَقِيلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِينٍ مَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ

اور بعض نے ضمہ کے ساتھ بغیر تنوین کے کہا ہے یعنے میں اس بلند مرتبہ کا نہیں ہوں

وَهِيَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلَى سَبِيلِ التَّوَاضُعِ وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِي شَرْ

اور یہ کلمہ بطریق تواضع ذکر کیا جاتا ہے اور میں نے شرح مسلم میں اسکے معنے

صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَبِي خُبَيْبٍ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ عَبْدِ اللَّهِ

کھولکے لکھے ہیں واللہ اعلم روایت ہے ابو خبیب سے ساکنہ ضمہ خاء معجمہ کے عبداللہ

ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي

ابن زبیر سے کہ جب جمل کے دن زبیر رضی کھڑے ہوکر مجھے بلایا

فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ

میں اوسکے پہلو میں جا کھڑا ہوا اوسنے مجھے کہا اے بیٹا آج نہ قتل کیا جائیگا مگر ظالم یا

مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي

مظلوم اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آج مظلوم قتل کیا جاؤنگا اور مجھے اپنے قرض کا بڑا

لَدَيْنِي أَفَتُرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَ

غم ہے تیرے خیال میں کیا ہمارا مال قرض سے کچھ بچیگا پھر کہا اے بیٹا ہمارا مال فروخت کرکے

اقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

قرض ادا کر اور تہائی کی وصیت کی اور عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے

يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ لَنَا فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ

تہائی کی وصیت کی کہا زبیر نے اپنے کہ بعضے ایک چوتھائی کو بعضے تین چوتھائی میں سے تمہارے بیٹوں کیلئے ہے اور اگر قرض سے کچھ مال

الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ

بچے ارادہ تیسری تہائی تیرے لڑکوں کو دیدے کہا ہشام راوی نے کہ بعضے بیٹے عبداللہ

قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٌ وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ

ابن زبیر کی حقیقی بہن ہوئے یہ بیٹے ہیں زبیر کے بعضے بیٹوں سے جو حبیب اور عباد تھے اور زبیر کے اوس دن دنوں میں نو

بَنِيْنَ وَتِسْعَ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوْصِيْنِيْ بِدَيْنِهٖ وَيَقُوْلُ يَا
بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتا تھا اور کہتا تھا
بُنَيَّ اِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا
اگر اوا قرض میں سے کچھ ادا کرنے کو تو میرے مولیٰ سے مدد مانگیو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ
قسم ہے
دَرَيْتُ مَا اَرَادَ حَتّٰى قُلْتُ يَا اَبَتِ مَنْ مَّوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا
میری سمجھ میں نہ آیا تا کہ میں نے کہا کہ تیرا مولیٰ کون ہے اوسنے کہا کہ اللہ۔ عبداللہ کہتا ہے مجھے قسم ہے
وَقَعْتُ فِيْ كُرْبَةٍ مِّنْ دَيْنِهٖ اِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهٗ
کہ اوسکا قرض ادا کرنے میں مجھے کوئی تکلیف نہ آئے تکر میں نے کہا اے زبیر کے مولیٰ اوسکا قرض ادا کر
فَيَقْضِيْهِ قَالَ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِلَّا اَرَضِيْنَ
پس خدا اوسکے ادا کرنے کی کوئی سبیل نکال ہی دیتا تھا وہ کہتا ہے کہ زبیر قتل ہو گیا اور درہم دینار اوسکے چھوڑے کوئی نہیں چھوڑا مگر کچھ زمینیں
مِنْهَا الْغَابَةُ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارَيْنِ
جملہ اوسکے ایک غابہ نامی اور گیارہ حویلی مدینہ میں اور دو حویلی بصرہ میں اور دو
بِالْكُوْفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَاِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ
کوفہ میں اور ایک مصر میں اور اوس کا قرض جسکو لوگ اوسکے پاس
كَانَ يَاْتِيْهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهٗ اِيَّاهُ فَيَقُوْلُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنَّهٗ سَلَفٌ
مال امانت کے طور رکھنے کو لاتے تھے زبیر اونکو کہا کرتا کہ وہ امانت نہیں یہہ میرے ذمہ قرض ہوا
اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ اِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَّلَا خَرَاجًا وَّلَا
اسلیئے کہ مجھے ضائع ہو جانیکا خوف ہے اور وہ کبھی امارت کا متولی نہیں ہوا تھا اور نہ اوسنے کبھی زمین اور نہ خراج اور نہ
شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ غَزْوٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ
کسی دوسری صورت سے مال حاصل کیا تھا صرف یہہ صورت تھی کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور
وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ
عمر اور عثمان رضہ کے ساتھ جہاد میں شامل رہا کرتا تھا عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے اوسکے قرض کا
فَوَجَدْتُّهٗ اَلْفَيْ اَلْفٍ وَّمِائَتَيْ اَلْفٍ فَلَقِيَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ
حساب کیا تو بائیس لاکھ نکلا حکیم بن حزام عبداللہ
ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ كَمْ عَلٰى اَخِيْ مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهٗ وَقَالَ مِائَةُ اَلْفٍ
ابن زبیر سے ملا اور پوچھا کہ اے بھتیجے میرے بھائی کا قرض کسقدر ہے عبداللہ کہتا ہے میں نے مخفی رکھا اور کہدیا کہ ایک لاکھ

فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللّٰهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَرَأَيْتَكَ

حکیم نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تمہارے مال اسقدر قرض کی گنجائش نہیں رکھتے عبداللہ نے کہا

إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ

اگر بائیس لاکھ ہو حکیم نے کہا میں نہیں دیکھتا کہ تم کو اسکی طاقت ہو اگر تم قرض کے ادا کرنے سے

عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُونِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدْ أَشْرَى لِغَابَةَ بِسَبْعِينَ

عاجز ہو تو مجھ سے اعانت طلب کرو عبداللہ کہتے ہیں کہ زبیر نے غابہ

وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسَبْعِمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ

خریدا تھا ایک لاکھ ستر سے عبداللہ نے سولہ لاکھ کو فروخت کر دیا پھر

فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ

لوگوں میں منادی کر دی کہ زبیر پر جس شخص کا قرض ہو وہ غابہ میں ہمارے پاس آجائے عبداللہ

ابْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ

ابن جعفر آیا اور زبیر پر اسکا چار لاکھ قرض تھا ابن جعفر نے عبداللہ بن زبیر کو کہا کہ اگر تم چاہو

تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ

تو میں تم پر چھوڑ دوں عبداللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا اگر تم چاہو تو اوسکے ادا کرنے میں تاخیر کر دو

إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبداللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا میرے لئے ایک قطعہ علیحدہ کر دو عبداللہ نے کہا

لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَ

یہاں سے یہاں تک نہیں عبداللہ نے غابہ میں سے بعض فروخت کر کے اوسکا سب قرض ادا کر دیا اور

بَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ

باقی رہے چار حصے پچیس رہے پر عبداللہ معاویہ کے پاس آیا اور اوسوقت اوسکے پاس عمرو بن

عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ زُبَيْرٍ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قَوَّمَتِ

عثمان اور منذر بن زبیر اور ابن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے اوسکو کہا کہ غابہ کی

الْغَابَةَ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ

کیا قیمت ہوئی اوسنے کہا ہر حصہ ایک لاکھ معاویہ نے کہا اوسمیں سے کیا باقی رہا اوسنے کہا چار

وَنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ زُبَيْرٍ قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ

چھٹے منذر بن زبیر نے کہا میں نے ایک حصہ ایک لاکھ کو اور میں نے تیسرا حصہ

قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ اَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ

عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا۔ اور ابن زمعہ نے کہا

قَدْ اَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ سَهْمٌ قَالَ

ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا معاویہ نے کہا اب کتنے کہا باقی رہا دو حصے کہا ڈیڑھ حصہ باقی ہے معاویہ نے کہا

قَدْ اَخَذْتُهُ بِخَمْسِيْنَ وَمِائَةِ اَلْفٍ قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيْبَهُ

میں نے ڈیڑھ لاکھ کو خریدا کہا اور عبداللہ بن جعفر رضہ نے اپنا حصہ

مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّمِائَةِ اَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهٖ قَالَ بَنُوْ الزُّبَيْرِ

چھ لاکھ کو معاویہ کے پاس فروخت کر دیا جب ابن زبیر رضہ اوسکے قرض کے ادا کرنے سے فارغ ہوا تو زبیر رضہ کے بیٹوں نے کہا

اِقْسِمْ بَيْنَنَا مِيْرَاثَنَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ

اب تو میراث ہم کو تقسیم کر دے اوسنے کہا اللہ میں تم پر تقسیم نہ کرونگا تاکہ چار برس تک حج کے دنوں میں

سِنِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَاْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ فَجَعَلَ كُلَّ

منادی کردوں کہ زبیر کے ذمہ جسکا قرض ہے وہ ہم سے آکر ادا کرے پس ہر

سَنَةٍ يُنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ وَرَفَعَ

سال جو حج کے دنوں میں منادی کرتا رہا جب چار سال گذر گئے تو اوسنے لوگوں کو جمع کر سب مال داروں کو بانٹ دیا

الثُّلُثَ وَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ

اور زبیر کی چار عورتیں تھیں ہر ایک کو عورت کو بارہ

اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَمِائَتَا اَلْفٍ رَوَاهُ

لاکھ ملا پس اوس کا تمام مال ۵ کروڑ دو لاکھ تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَالْاَمْرِ بِرَدِّ الْمَظَالِمِ

چھبیسواں باب ظلم کی تحریم اور مظالم کے واپس کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے اور فرمایا ہے

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَمِنْهَا حَدِيْثُ

اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ مددگار۔ اور حدیثیں اسبات میں اوجمین سے ہے

اَبِيْ ذَرٍّ الْمُتَقَدِّمُ فِيْ اٰخِرِ بَابِ الْمُجَاهَدَةِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ابوذر کی حدیث جو باب المجاہدہ کے اخیر میں گذر چکی ہے جابر رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ظلم سے ڈرو بیشک ظلم قیامت کے دن اندھیرے

الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا

ہونگے اور بخل سے بچو کہ بخل نے ہلاک کیا ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے اور انہیں بخل نے اس پر آمادہ کیا کہ انہوں نے

دِمَاءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

خون کئے اور حرام کو انہوں نے حلال سمجھا رواہ مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ

صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کئے جائینگے یہاں تک کہ

لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ کُنَّا

بے سینگ والی بکری کو اس بکری کے بدلہ جسکے سینگ تھے قصاص دلایا جائیگا رواہ مسلم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا وہ نوش کرتے ہم

نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْھُرِنَا وَنَحْنُ

حجۃ الوداع کی باتیں کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہوتے تھے اور ہم

نَدْرِیْ مَا حَجَّۃُ الْوَدَاعِ حَتّٰی حَمِدَ اللّٰہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ

جانتے نہ تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے تا آنکہ نبی صلعم اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد

اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ ذَکَرَ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِیْ ذِکْرِہٖ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللّٰہُ

ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر مبالغہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو

مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَہٗ اَنْذَرَہَا نُوْحٌ وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ یَخْرُجُ

بھی نبی بھیجا ہے اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام اور اس کے بعد دوسرے انبیاء نے ڈرایا جو حال

فِیْکُمْ فَمَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مِنْ شَاْنِہٖ فَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ

دجال کا تم پر مخفی ہے اور جو کچھ اس کی شان میں مخفی نہیں تمہارا رب

بِاَعْوَرَ وَاِنَّہٗ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ

کانا نہیں اور اس کے داہنی آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ انگور کا دانہ ہے ابھرا ہوا اللہ تعالیٰ نے

حَرَّمَ عَلَیْکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا

پھر تمہارے خون اور مال حرام کئے ہیں جیسی حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے میں

فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ثَلٰثًا وَیْلَکُمْ

اس مہینے تمہاری میں حجۃ الوداع کہا یہ سنکر لوگوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو تین دفعہ تم کو

أَوْ وَيْحَكُمْ انْظُرُوا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

ارے تم کو دیکھو میرے بعد پھر مشرک ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

روایت کی بخاری نے اور مسلم نے اسکا بعض روایت کیا عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی زمین ظلم سے چھین لے

مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

زمینوں سے اوسکی گردن میں سات زمین کا طوق ڈالا جائیگا متفق علیہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے جب پکڑتا ہے پھر نہیں چھوڑتا پھر آپ نے آیت پڑھی اور ایسے ہی

أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ مُتَّفَقٌ

تیرے رب کی پکڑ ہے جب کہ وہ بستیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے بیشک اوسکی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ روایت ہے معاذ رضہ سے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا و

سَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ

کو فرمایا کہ تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے پہلے اوکو اسبات کی طرف دعوت کر کہ گواہی دیں اسکی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا تو اوکو خبر کر

اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا

کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا تو اوکو خبر کر

لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ

مان لی تو اوکو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے اوپر صدقہ فرض کیا ہے کہ وہ لیے مالداروں سے لیکر

فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ

اوسکے فقیروں کو دیا جائے گا اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو تو بیشک عمدہ مالوں سے احتراز کر

وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مظلوم کی دعا سے خوف کر کہ اوسکی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کچھ پردہ نہیں متفق علیہ

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

ابو حمید عبد الرحمن بن سعد ساعدی رضی سے روایت ہے

اَسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَہٗ اِبْنُ اللُّتْبِیَّۃِ

کہ نبی صلعم نے ایک آدمی کو قبیلہ ازد میں سے جسکو ابن لتبیہ کہا جاتا ہے

عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا اُھْدِیَ لِیْ فَقَامَ

صدقہ تحصیل کرنے کو مقرر فرمایا جب وہ صدقہ تحصیل کرکے لایا تو اس نے کہا کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے پس رسول

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ

اللہ صلعم منبر پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی باہر فرمایا

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِی اللّٰہُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ

اما بعد میں تم میں سے ایک آدمی کو عامل بناتا ہوں اون چیزوں کا جنہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے متولی بنایا ہے پھر وہ آکر کہتا ہے

ھٰذَا لَکُمْ وَھٰذَا ھَدِیَّۃٌ اُھْدِیَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ حَتّٰی

یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ تو ماں باپ کے گھر میں بیٹھ کیوں نہیں جاتا کہ

تَاْتِیَہٗ ھَدِیَّتُہٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا وَاللّٰہِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْکُمْ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ

اگر سچا ہے تو اوسکو کہ ہدیہ اوسکو ہدیہ آجایا کرے واللہ تم میں سے اگر کوئی کچھ ناحق لے گا

اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَحْمِلُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْکُمْ لَقِیَ اللّٰہَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا

تو قیامت کے دن اوس چیز کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا اور میں پہچانونگا تم میں سے اوس شخص کو

لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَھَا خُوَارٌ اَوْ شَاۃً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِیَدَیْہِ حَتّٰی رُاِیْ بَیَاضُ

کہ اونٹ آواز کرتا ہوگا یا گائے نکلتی ہوگی یا بکری پکارتی ہوگی اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا پھر رسول اللہ صلعم نے دونوں ہاتھ اتنا اٹھائے

اِبْطَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

نظر آنے لگی پھر فرمایا یا اللہ کیا میں نے احکام پہنچا دیئے متفق علیہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ مَظْلِمَۃٌ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمہ اپنے بھائی کے کوئی ایسی چیز ہو

لِاَخِیْہِ عِرْضٌ اَوْ مِنْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ

جو ظلم سے اوسکی عزت کی ہو یا اوسکی اور شے ہو اوسکو لازم ہے کہ دنیا میں اوس سے معاف کرائے اور اپنا ذمہ کو اوس سے بری

دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْھَمٌ اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ

دینار ہوگا نہ درہم اگر اوسکے عمل صالح ہوں تو اوسکے حق کی مقدار اسکے اعمال میں سے عوض دلایا جائے گا اور اگر

لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حمل ہوا جو نہ ہوئے تو خطا دار کے گناہ اوس پر ڈالے جائینگے۔ روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے

هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى

جو چھوڑ دے ان کاموں کو جنھیں خدا تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ نبی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص مقرر تھا اوسکو کرکرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً

علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے پس لوگ اوسکی طرف نظر کرنے گئے عبہ پس لوگوں نے ایک عبہ

قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ النَّبِيِّ

جو اوسنے اسباب میں سے چرا رکھا تھا روایت کی یہ بخاری نے۔ ابو بکر نفیع بن حارث سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زمانہ گھوم کر آگیا ہے مثل اوس صورت کے جسمیں یہ اللہ تعالیٰ نے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ

آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے اونمیں سے چار حرام ہیں تین

ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ

ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا جو جمادی الاخری

شَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ

اور شعبان کے درمیان ہے کونسا مہینہ ہے ہمنے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ حاضر تھے سو کچھ دیر تک ہم خیال کیا کہ

سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

اسکا کوئی اور نام رکھ دینگے آپنے فرمایا کیا ذوالحجہ نہیں ہمنے کہا ہاں ہے آپنے فرمایا یہ کونسا شہر ہے

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں پھر دیر تک ہم خیال کیا کہ اسکا کوئی اور نام رکھ دینگے آپنے فرمایا

أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ

کیا یہ بلدہ نہیں ہے ہم نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا یہ کون دن ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش رہے۔

حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ

یہاں تک کہ ہم نے ظن کیا کہ اس کا کوئی اور نام رکھ دیں گے آپ نے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا ہاں ہے

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا

آپ نے فرمایا کہ تمہارے خون اور مال اور عزت تم پر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے اس

فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ

شہر میں اس مہینہ میں اور تم عنقریب اپنے رب کی ملاقات کرو گے اور خدا تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال پوچھے گا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ

خبردار میرے بعد تم نے منکر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ خبردار جو

الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ

حاضر ہیں غائبوں کو پہونچا دیں شاید بعض ان لوگوں میں سے جنکو احکام پہونچائے وہ بعض سننے والے سے زیادہ

مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یاد رکھنے والا ہو پھر آپ نے فرمایا خبردار رہیں نے احکام پہونچا دیئے ہیں ہم نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو

متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ رضؓ حارثی رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر چھین لیگا بیشک

أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا

اللہ تعالیٰ نے اوسکے لئے دوزخ کی آگ واجب کر دی اور بہشت اوپر حرام کر دی ایک آدمی نے کہا اگرچہ وہ چیز معمولی ہو

يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو روایت کی یہ مسلم نے۔

عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عدی بن عمیرہ رضؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ

کہ فرماتے تھے تم میں سے ہم جس شخص کو عامل بنا کر کسی عمل پر بھیجیں پھر وہ ایک سوئی یا سوئی سے زیادہ ہم سے چھپاوے تو وہ

غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي

خیانت ہی قیامت کے دن اوسکو لیکر خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوگا۔ ایک شخص سیاہ فام انصار میں سے گویا میں

أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَالَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ

اوسکو دیکھتا ہوں کہڑا ہوکر کہنے لگا یا رسول اللہ اپنا عمل مجھ سے واپس کرلو آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا اوسنے کہا میں نے آپ کو

تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ

ایسی ایسی باتیں کہتے سنا ہے آپنے فرمایا میں بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم عامل بنائیں اوسکو لازم ہے کہ

بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کچھ تھوڑا بہت جو کچھ ہو حاضر کرے جو کچھ اوسمیں سے اوسکو دیا جائے لیلیوے اور جس سے روکا جائے رک جاوے

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ

عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے کہ جسبر کے دن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک جماعت آکر کہنے لگی کہ فلانا شہید ہے اور فلانا

شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

شہید ہے تا ایک شخص پر جو گذرے اونہوں نے اوسکا نام لے کر کہا کہ فلانا شہید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں میں نے اوسکو بسبب خیانت کرنے اوپر چوری کے ایک چادر یا ایک کمل کے دوزخ کی آگ میں دیکھا ہے روایت کی مسلم نے۔ ابو

قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رضہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ

قتادہ حارث بن ربعی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا

فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

پھر صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اوسکے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ کے کیا تحقیق سب عملوں سے افضل ہیں

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفِّرُ

ایک آدمی نے کہڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں تو میرے

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ

گناہ کفارہ ہو جاوینگے آپنے فرمایا ہاں اگر تو اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

راہ میں مارا گیا درحالیکہ صبر کرنے والا حاصل نیت کرنیوالا تمامی سامنے رہنے والا پیٹھ نہ دینے والا تجھ پر آپنے فرمایا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال ارأیت ان قتلت فی سبیل اللہ
تو نے کس طرح کہا اوسنے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں

اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وانت
تو میرے گناہ اوٹھا کفارہ ہو جائیگا آپنے فرمایا ہاں درحالیکہ تو

صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبریل قال لی ذلک
صبر کرنیوالا ثواب الٰہی کی نیت کرنیوالا بھاگنے والا نہیں ہو مگر قرض کہ جبریل نے مجھے یہ کہا ہے

رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
روایت کی یہ مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے لوگوں نے کہا ہمارے میں مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو

لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ
اور نہ کچھ مال اسباب ہو آپنے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن وہ شخص مفلس ہوگا جسنے اونچا میں نماز

وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا
اور روزے اور زکوٰۃ ادا کی ہو اور کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا

وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ
اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس اسکے حسنات اس کو اور اوسکو دیدیئے جائینگے

فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم فطرحت
اگر اوس کے نیک اعمال لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ہی تمام ہوگئی تو اوسکے گناہ

علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان
اسکے سر پر ڈال کر دوزخ کی آگ میں گرایا جائیگا روایت کی یہ مسلم نے ام سلمہ رضہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما انا بشر مثلکم وانکم تختصمون
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے فیصل کرانے کو لاتے ہو اور شاید

الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ نحو ما
تم میں سے بعضے اپنی چرب زبانی کے سبب اپنی حجت کو بیان کرنیوالا ہو پس میں اوسکا بیان سنکر اوسکے لئے

اسمع فمن قضیت لہ بحق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار متفق
حکم کردوں جس شخص کو دوسرے کا حق میں نے فیصلہ میں دلا دوں پس یقیناً میں آگ کا ٹکڑا اوسکو کاٹ کر دیتا ہوں ۔ متفق

علیہ الحق ای اعلم وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ

الحق یعنے اپنی گفت کو خوب جاننے والا ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ مالم یصب دما حراما

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ہمیشہ دین کی طرف سے کشادش میں رہتا ہے جبتک حرام کو نہ پہنچے

رواہ البخاری وعن خولۃ بنت تامر الانصاریۃ وھی امرأۃ حمزۃ

بخاری نے خولہ بنت تامر انصاریہ حمزہ رضہ کی عورت سے روایت ہے

قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان رجالا

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ بہت آدمی

یخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیمۃ رواہ البخاری

اللہ کے مال میں سے ناحق تصرف کرتے ہیں جس میں کوئی حق نہیں ہوتا۔ قیامت کے دن انکو آگ ملے گی اور یہ حدیث بخاری نے

الباب السابع والعشرون فی تعظیم حرمات المسلمین

ستائیسویں باب مسلمانوں کی حرمتیں

وبیان حقوقھم والشفقۃ علیھم والرحمۃ لھم قال اللہ تعالی ومن

اور حقوق اور اوپر شفقت اور رحمت کرنے کے بیان میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو شخص

یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ عند ربہ وقال تعالی ومن یعظم

اللہ تعالی کی حرمات کی تعظیم کرے اسکے لئے یہ کام بہتر ہے اپنے رب کے نزدیک اور فرمایا اور

شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب وقال تعالی واخفض

جو شخص اللہ تعالی کے احکام کی تعظیم کرے ٹھیک یہ دلوں کے تقوی سے ہے اور فرمایا تو مومنوں کیلئے

جناحک للمؤمنین وقال تعالی من قتل نفسا بغیر نفس

اپنے بازو نیچا رکھ دے اور فرمایا جو شخص کسی نفس کو بغیر کسی قصاص کے

او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما

یا بغیر فساد کے زمین میں قتل کرے گویا اسنے سب آدمی قتل کر دیئے اور جو شخص اوسکو زندہ رکھے گویا

احیا الناس جمیعا وعن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اوسنے سب آدمی زندہ رکھے ابی موسی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مومن ایک دوسرے کیلئے دیوار کی طرح ہے کہ اوسکا بعض دوسرے بعض کو

بعضا متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مضبوط کرے رمتفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

من مر فی شیء من مساجدنا او اسواقنا ومعہ نبل فلیمسک او

جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں گزرے اور اوسکے پاس تیر ہوں اوسکو لازم ہے کہ بند کرے یا

لیقبض علی نصالہا بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین منہا شیء متفق

اپنے ہاتھ سے اوسکی نوک پکڑ لے تاکہ اسکے ذریعے سے کسی مسلمان کو تیر کی نوک زخم نہ جائے۔ متفق

علیہ وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال قال رسول

علیہ نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمنین فی توادہم وتراحمہم وتعاطفہم

اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن ایک دوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور محبت کرنے میں ایک بدن کی مثل

مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسہر

ہیں جب ایک عضو بدن میں سے بیمار ہو جاتا ہے تو باقی بدن کے اعضاء بیخوابی اور

والحمی متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قبل النبی صلی

تپ میں شریک ہو جاتے ہیں متفق علیہ۔ روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ

اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی رضی اللہ عنہما وعندہ الاقرع بن حابس

علیہ وسلم نے حسن بن علی رضہ کو بوسہ دیا۔ اور اوسکے پاس اقرع بن حابس موجود تھا۔

فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منہم احدا فنظر الیہ

اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے کبھی کسیکو بوسہ نہیں دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر فرمایا کہ جو رحم نہ کرے وہ رحم نہیں کیا جاتا متفق علیہ

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قدم ناس من الاعراب علی

روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کچھ گنوار لوگ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اتقبلون صبیانکم فقالوا نعم

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے لڑکوں کو بوسہ دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں

فقالوا لکنا واللہ ما نقبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او املک

وہ بولے ہم نے اللہ کی قسم ہے ہم تو بوسہ نہیں دیتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا

إِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

اگر خدا تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال دی ہو تو مجھے کیا اعتبار ہو کہ تمہارے دلوں میں رحمت ہے اور جریر بن عبداللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمِ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں پر

النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ

رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اوس پر رحمت نہیں کرتا۔ متفق علیہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھا کرے

فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ

کہ وہ میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جسقدر چاہے

مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ

وہ دراز کرلیا کرے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اوس میں حاجت والے ہوتے ہیں۔ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا

إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ

بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمل کو چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ آپکو اوس

يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

عمل کا کرنا محبوب ہوتا ہے اس خوف سے کہ اوسکو کرنے لگ جائینگے پھر اون پر فرض ہو جائیگا۔ متفق علیہ۔ اور

عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ

اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے لوگوں کو صوم وصال سے رحمۃً اوپر نرمی کرکے منع کیا

فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ

اوں نے کہا آپ صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا کہ میری اور تمہاری ایک جیسی حالت نہیں۔ مجھکو میرا رب کھانا کھاتا ہے اور

يَسْقِينِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ يُجْعَلُ فِي قُوَّةِ مَنْ أَكَلَ وَشَرِبَ

پانی پلاتا ہے۔ متفق علیہ۔ یعنی مجھمیں کھانے پینے کی قوت پیدا کردیتا ہے

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

ابو قتادہ حارث بن ربعی رضی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأُرِيدُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز کو کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں

أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ

کہ لمبی کروں میں اس میں سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں واسطے مکروہ جاننے اس بات کی کہ اوسکی ماں پر

عَلَى أُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مشقت ڈالوں فقط روایت کی بخاری نے اور روایت ہے جندب بن عبداللہ رضہ سے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی فقط پس وہ ہے اوپر ذمہ

اللَّهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ

اللہ کے پس نہ طلب کرے تم سے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے

يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

پکڑیگا اوسکو پھر گرائیگا اوسکو اوندھا منہ اوسکے دوزخ کی آگ میں روایت کی یہ مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ

مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ

اوسکو پہنچائے پس جو شخص ہے کہ اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان کی کوئی تکلیف دور کرے

عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اوسکے بدلے دور کریگا اور جو شخص مسلمان پر پردہ ڈالے قیامت کو خدا تعالیٰ اوسپر پردہ ڈالے گا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

متفق علیہ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ

نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خیانت کرے اوسکی اور نہ جھوٹ بولے اوس سے اور نہ ترک مدد کرے اوسکی

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوَى هَهُنَا بِحَسْبِ

مسلمان کے سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں آبرو اور مال اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے

امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

آدمی کے لئے برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا

حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو حسد مت کرو

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَ

اور تناجش مت کرو، اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے کی طرف پشت مت کرو اور تم میں کوئی دوسرے کی سودا پر سودا مت کرے

كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے نہ ظلم کرے اور نہ بے مدد کرے اور نہ حقیر جانے اور نہ تکبر کرے

التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ

یہاں ہے اور تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کیا آدمی کیلئے

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ مسلمان بھائی کی تحقیر کرے ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اسکا خون اور اسکا مال اور اسکی عزت رواہ مسلم

النَّجْشُ أَنْ يَزِيدَ فِي ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُنَادِي عَلَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ وَلَا غَرَضَ

بھاؤ بڑھانا کہ بازار وغیرہ میں کوئی چیز بیچی ہو اور دلالی اسکو خریدنا نہ ہو۔ دوسرا بیان بیع سے کے صرف

لَهُ فِي شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَغُرَّ غَيْرَهُ وَهٰذَا حَرَامٌ وَالتَّدْبِيرُ أَنْ يُعْرِضَ عَنْ

اور سودا عیب دینے کو اور اسکی قیمت بڑھا دینا یہ حرام ہے۔ تدابر یہ ہے کہ آدمی دوسرے بھائی سے منہ پھیرے اور اس سے

الْإِنْسَانِ وَهَجْرُهُ وَيَجْعَلُهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ وَعَنْ

مفارقت کرے یعنی اسکو اس چیز کی مثل کر دے جو پشت کے پیچھے گرا دی گئی ہو اور روایت ہے انس رضہ سے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ جو چیز

يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اپنے نفس کو محبوب رکھتا ہو وہی چیز اپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک آدمی نے عرض کی اے رسول اللہ

إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ

وہ مظلوم ہو تو میں اسکی نصرت کروں آپ فرمائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اسکی مدد کس طرح کروں آپ نے فرمایا کہ تو اسکو ظلم سے

الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

منع کرے کہ یہ تیرا اسکی مدد ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں

السَّلَامِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا۔ اور جنازہ پر حاضر ہونا۔ اور دعوت قبول کرنی اور چھینکنے والے کا جواب دینا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيتَهُ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے حق میں مسلمان پر چھ ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ

اس کو سلام کرے اور جب تجھ کو دعوت کرے تو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کر اور جب

فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ

پھر الحمد للہ کہے تو جواب میں یرحمک اللہ کہہ دو اور جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ

سات چیزوں کا امر کیا اور سات چیزوں سے ہمکو نہی کی (امر کیا) بیمار پرسی کی جنازہ کے پیچھے جانے اور چھینک کے جواب دینے اور قسم

الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ

کھانے والے کی قسم پوری کرنے اور مظلوم کی مدد اور دعوت کرنے والے کی اجابت اور سلام کے افشاء کا حکم کیا۔ اور ہم کو سونے کی

نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

انگوٹھیوں یا انگشتری بنانے سے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور سرخ ریشمی پوش بنانے اور

وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

قسی اور استبرق اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ متفق علیہ اور ایک روایت

رِوَايَةٍ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ لِمَا تَرَى بِهَا وَمُشَاةٍ مِنْ تَحْتِ

میں پہلے سات میں کم شدہ چیز کی تعریف کرنی آئی ہے بمعنی وہ ساتھ یا پیچھے سے دو قطاروں کے بیچ میں چلنے سے

الْأَلِفِ وَتَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مَيْثَرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَنَحْوِهِ

اور ثا مثلثہ کے بعد ہے اور وہ میثرہ کی جمع ہے اور وہ ایک قسم کا گدا ہوتا ہے جو کہ ریشم سے بناتے ہیں اور روئی وغیرہ سے

قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ وَيَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ وَالْقَسِّيِّ

اور کپاس بھر کر اونٹ اور گھوڑے کے زین پر کاٹتے ہیں اور سوار اور سیر بیٹھتا ہے اور قسی

بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيرٍ

قاف کی فتحہ اور سین مہملہ مشدد کی کسرہ سے ایک کپڑا ہے کہ ریشم

وَكِتَابَانِ مُخْتَلِطَانِ إِنْشَادُ الضَّالَّةِ تَعْرِيفُهَا

اور کتاب کو ملا کے بنائے ہیں انشاد ضالہ سے مراد مشہور کرنا اس کا ہے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ فِي سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَ

اٹھائیسواں باب مسلمانوں کے چھپانے کا اور پردہ ڈالنے کا اور

النَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ

بلا ضرورت ان کے ظاہر کرنے سے نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ چاہتے ہیں

أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

کہ رواج پاوے بدکاری کا ایمان والوں میں ان کو دکھ کے مارنے دنیا اور آخرت

الْآخِرَةِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ

کوئی بندہ کسی بندہ پر پردہ پوشی نہیں کرتا مگر کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ

مسلم نے اوسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ فرماتے تھے میری

أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا

تمام امت معاف ہے مگر ظاہر کرنے والے اور ظاہر کرنے میں سے ہے کہ آدمی

بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ

رات کو کوئی کام کرے پھر صبح کرے اور اللہ تعالیٰ نے اوپر اوسکے پردہ ڈال رکھا ہے پھر وہ لوگوں کو کہے اے فلانے میں نے رات

كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سَتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ

کو ایسا ایسا عمل کیا تھا رات کاٹی اوسنے اس حال میں کہ اوپر اوسکے پروردگار نے پردہ ڈال رکھا تھا پس صبح کو اوٹھے اللہ کا پردہ ڈالا ہوا منکشف کر دیا۔ متفق

عَلَيْهِ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

علیہ اوسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے کسی کی اور ظاہر ہو جائے زنا اوسکا تو چاہئے کہ اوسکو حد لگائے

وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ

اور نہ ملامت کرے اوسکو پھر اگر دوسری بار زنا کرے تو پھر اوسکو حد لگائے اور نہ ملامت کرے پھر اگر تیسری بار

الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ التَّثْرِيبُ التَّوْبِيخُ وَعَنْهُ قَالَ

زنا کرے تو چاہئے کہ بیچ ڈالے اوسکو اگرچہ ایک رسی بال سے بنی ہوئی اوسکی قیمت میں ملی ہو۔ تثریب جھڑکنا ہے۔ متفق علیہ۔

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

کہ ایک شخص نبی صلعم کے سامنے حاضر کیا گیا کہ اوسنے شراب پی تھی ۵ آپنے فرمایا کہ اسکو مارو کہا ابو ہریرہ نے

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا

کہ ہم میں سے کوئی اوسکو ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتی سے مارتا تھا اور کوئی کپڑے اوسکو مارتا تھا جب وہ

انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا

پھر گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے اوسکو کہا کہ تجھے اللہ خوار کرے آپنے فرمایا ایسا مت کہو تم اسپر

عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شیطان کی اعانت مت کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کرو شاید تم کو نجات حاصل ہو۔ ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے

وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ

اور نہ اوسکو پھنکدیں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان

مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ

کے رنج کو دور کرے خدا اللہ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکا ایک رنج دور کریگا اور جو شخص

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مسلمان کا پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکا پردہ ڈالیگا ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ

کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مومن سے دنیا کے رنجوں میں سے کوئی رنج

الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ

دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے

يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ اوسکو دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جسنے پردہ ڈالا مسلمان پر وہ ڈالیگا اللہ دنیا میں

وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ

اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندہ کی اعانت میں ہوتا ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے اور جو شخص علم کی طلب

طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ

میں سفر کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کیطرف راستہ آسان کر دیتا ہے اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم کسی

فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ اِلَّا نَزَلَتْ

گھر میں اللہ کے گھروں میں سے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور باہم اسکا درس کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے

عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

اوپر ان پر سکینہ نازل کی ہے اور رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انکو احاطہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اور انکا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو اسکا عمل پیچھے کر دیگا اسکا نسب اسکو آگے نہ

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِي الشَّفَاعَةِ

تیسواں باب شفاعت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً [illegible] لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص نیک سفارش کرے گا [illegible] اس سے حصہ ملے گا

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلٰى جُلَسَائِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا

جب کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنے پاس بیٹھنے والوں کیطرف توجہ کرکے فرماتے کہ تم لوگ سفارش کرو تم کو اجر

تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

ملیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کو جو کام محبوب ہوتا ہے اپنے نبی صلعم کی زبان پر جاری کرتا ہے متفق علیہ۔ اور ایک

رِوَايَةٍ فَاشْفَعُوْا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قِصَّةِ بَرِيْرَةَ فِيْ

روایت میں ہے جو چاہے [illegible] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بریرہ [illegible]

زَوْجِهَا قَالَ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ قَالَتْ

اور اوسکے خاوند کے قصہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بریرہ کو کہا کہ اگر تو اوسکی طرف رجوع کر لی اوس نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یا رسول اللہ آپ مجھ امر کرتے ہیں آپنے فرمایا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں اوسنے عرض کی مجھ اوسکی حاجت نہیں روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب اکتیسواں لوگوں میں صلح کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہت سی اکثر خفیہ میں بات چیتوں میں کوئی خیر نہیں مگر جو شخص صدقہ کا

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ تَعَالٰى وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۝

حکم کرے یا نیک کام کا یا لوگوں میں اصلاح کا حکم کرے اور فرمایا ہے اور صلح بہتر ہے

وَقَالَ تَعَالٰى فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّمَا

اور فرمایا ہے پس اللہ سے ڈرو اور عداوت والوں میں صلح کرادو۔ اور فرمایا ہے کہ

الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مومن بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں میں صلح کرادو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہر ایک عضو پر

صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَ

ہر روز جس میں سورج نکلتا ہے صدقہ ہے دو

تُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ تَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ

آدمی کی مدد کرنا جو کسی سواری پر چڑھا دینا اس کو یا اس کا اسباب اس پر اٹھا کر لدوا دینا خیرات ہے اور نیک بات کہنا بھی

وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَ

یا اللہ الا اللہ کہنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کیواسطے چلے خیرات ہے اور

تُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ تَعْدِلُ بَيْنَهُمَا

تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے متفق علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

يُصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ

ان دو فریقوں میں عدل سے صلح کرادے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا اَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا مُتَّفَقٌ

جھوٹا نہیں جو آدمی میں ملاپ کرادیوے نیک بات کہے یا اپنی طرف سے جوڑے نیک ملاپ کیواسطے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا

علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے انکو لوگوں کی باتوں میں سے کسی سنتے میں

يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ

مجھ سے وہ نہیں سنا مگر تین میں وہ یعنے لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے میں اور

الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

مرد جو اپنی عورت سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو اپنے مرد سے باتیں کرتی ہے۔ روایت ہے عائشہ رض سے

قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے کسی آواز جھگڑنے والوں کی جو دروازہ میں

عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَهُ

بلند آواز سے جھگڑتے تھے انمیں سے ایک دوسرے سے قرض میں سے کچھ چھوڑنا چاہتا اور نرمی کرنیکا سوال کرتا تھا اور وہ دوسرا

هُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہتا تھا اللہ کی قسم ہے میں نہ کرونگا نکلے رسول اللہ صلعم اونکے پاس تشریف لائے اور فرمایا

أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ

کہاں ہے وہ شخص جو قسم کھاتا ہو کہ نیکی نہ کریگا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور واسطے لئے وہی ہے

أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى يَسْتَوْضِعُهُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ

جو چاہے متفق علیہ یستوضعہ کا معنے مانگنا کہا اس سے کہ کچھ قرض اسکو چھوڑ دے

وَيَسْتَرْفِقُهُ يَسْأَلُهُ الرِّفْقَ وَالْمُتَأَلِّي الْحَالِفُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ویسترفقہ یعنے نرمی چاہتا تھا اور متالی یعنے قسم کھانیوالا ابو العباس سہل بن

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ

سعد ساعدی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی

أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کہ بنی عمرو بن عوف میں باہم کچھ نزاع ہے آپ کچھ آدمی ساتھ لے کر

وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انکی صلح کرانے کو تشریف لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں رک گئے

وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اور نماز کا وقت آگیا بلال ابوبکر کے پاس آیا اور کہا۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ لِلنَّاسِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی ف اور نماز کا وقت آ گیا کہا تو لوگوں کو

فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ

نماز پڑھا سکتا ہے۔ ابوبکر نے کہا ان اگر تو چاہتا ہے بلال نے اقامت کہی اور ابوبکر آگے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی

النَّاسُ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ

تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں چلتے ہوئے تاکہ پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے

فِي الصَّفِّ فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلٰوتِهِ

پس لوگ آہو دیا کرنے لگے تعجب میں مبتلا ہو کر دیکھنے اور ابوبکر نماز میں التفات نہ کرتے تھے

فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب لوگوں نے تصفیق بہت کی تو وہ سمجھے التفات کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ

رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا کہ نماز پڑھا پس ابوبکر نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی

وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور پیچھے پاؤں پھرا کر صف میں آ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يٰأَيُّهَا النَّاسُ

علیہ وسلم نے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو

مَالَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ

کیا ہوا تم کو جب کوئی چیز پیش ہوتی ہے تم نماز میں تو تم تالی بجانے لگتے ہو تالی بجانا عورتوں کے لئے

لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ

مقرر ہے جب تم کو کوئی امر نماز میں پیش آ جایا کرے تو سبحان اللہ کہا کرو اسلئے کہ سبحان اللہ کو سنکر

حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِلَّا التَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

ہر کوئی التفات کرتا ہے اے ابوبکر جب میں نے تجھے اشارہ کیا

حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ

تجھے لوگوں کے نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا تھا۔ ابوبکر نے عرض کی کہ

أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ

ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔ متفق

عَلَيْهِ مَعْنَى حَبَسَ أَمْسَكُوهُ لِيُضَيِّعُوهُ

علیہ معنی حبس کے یعنی یہ کہ آپکو لوگوں نے اسلئے روک رکھا ہے تاکہ آپکی حمایت نہ کریں

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ فِي فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِينَ وَالْفُقَرَاءِ

تیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں

وَالْخَامِلِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اپنے آپکو ان لوگوں کے ساتھ رکھا کرو جو اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ الْآيَةَ

صبح و شام طلب میں اسکے مشغول اور ذرہ برابر آنکھیں نہ پھیرو کہ تلاش میں دنیا کی زینت کی

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ

صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کیا میں تمکو اہل جنت کی خبر نہ دوں ہر ضعیف جسکو لوگ کمزور سمجھتے ہوں

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

اگر اللہ پر قسم کھا کر کوئی قسم کو پوری کر دے۔ کیا تمکو دوزخیوں کی خبر نہ دوں ہر سخت کو جھگڑنے والے پر جو کہ ہو تکبر کرنیوالا اکڑ کر چلنیوالا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعُتُلُّ الْغَلِيظُ الْجَافِي وَالْجَوَّاظُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ

متفق علیہ عتل بڑے کھاتے پیتے ظلم کرنیوالا اور جواظ فاسانہ فتح جیم اور تشدید واو

وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْيَتِهِ وَ

اور ظاء ظا کے ساتھ جمع کرنیوالا کنجوس اور بعض نے کہا تکبر کرنیوالا اپنے چال میں اور

قِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

بعض نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا ابو العباس سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک آدمی نے پوچھا تھا کہ ایک آدمی وہاں سے گزرا آپکے پاس بیٹھے والے سے

عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَ

پوچھا کہ اس جانیوالے کی شان میں تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا یہ لوگوں میں شرافت والا ہے و

اللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ

اللہ لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے تو اسکا نکاح کر دیا جاوے اگر کسیکے حق میں سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول کیجاوے پس رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ثم مر رجل اخر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم پھر سب کر خاموش رہے پھر ایک اور آدمی وہاں سے گذرا آپ نے

اوسی کو فرمایا

ما رأيك في هذا فقال يا رسول الله هذا رجل من فقراء المسلمين هذا

کہ تیری رائے میں یہ شخص کیسا ہے اوسنے عرض کی کہ یہ شخص فقیر مسلمانوں میں سے ہے

حري إن خطب أن لا ينكح وإن شفع أن لا يشفع وإن قال أن لا يسمع

لائق ہے کہ اگر شادی کرے تو کوئی اوس سے نکاح نہ کرے اور اگر سفارش کرے تو اوسکی سفارش قبول نہ کی جاوے اور اگر کوئی بات کہے تو اوسکی بات

لقوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير من ملء الأرض مثل

نہ سنی جاوے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اوس پہلے شخص سے زمین بھرا ہوا کوئی یہ شخص اون سب سے بہتر

هذا متفق عليه قوله حري هو بفتح الحاء وكسر الراء وتشديد الياء

ہے متفق علیہ یہ قول آپ کا حری کے ساتھ اور کسرہ راء اور تشدید یاء کے

اي حقيق وقوله شفع بفتح الفاء وعن أبي سعيد الخدري رضي الله

یعنے لائق ہے اور قول اسکے شفع ساتھ فتحہ فاء کے ہے اور ابی سعید خدری رضی سے روایت ہے راضی ہو

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احتجت الجنة والنار فقالت

اللہ تعالے سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت اور دوزخ آپس میں جھگڑے ہوئے اور دوزخ نے کہا

النار في الجبارون والمتكبرون وقالت الجنة فما شأنها ضعفاء الناس و

کہ مجھ میں جبار اور متکبر لوگ ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور

مساكينهم فقضى الله بينهما إنك الجنة رحمتي أرحم بك من أشاء وإنك

مسکین ہونگے اللہ تعالی نے اوسکا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ تو بہشت میری رحمت ہے جسکو میں چاہونگا تجھ سے رحمت کرونگا

النار عذابي أعذب بك من أشاء ولكليكما علي ملؤها رواه مسلم

اور دوزخ کو فرمایا تو آگ ہے عذاب میرا تیرے ساتھ ہے جسکو چاہونگا عذاب کرونگا اور تم دونوں کا پر کرنا میرے ذمہ ہے روایت کی اسکو مسلم نے

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے اوس نے نقل کی رسول اللہ صلعم سے کہ آپنے فرمایا

إنه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيامة لا يزن عند الله جناح بعوضة

قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آویگا خدا تعالے کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر اوس کی قدر نہ ہوگی

متفق عليه وعنه أن امرأة سوداء كانت تقم المسجد أو شابا ففقدها

متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ ایک عورت سیاہ فام یا ایک جوان کہ وہی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا کرتا تھا

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنہا او عنہ فقالوا مات البارحۃ فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسکو کئی دن نہ دیکھا اوسکے حال سے آپنے لوگوں کو پوچھا لوگوں نے کہا کہ رات کو مر گیا آپنے فرمایا
افلا کنتم اذنتمونی فکانہم صغروا امرہا او امرہ فقال دلونی علی
تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع کی لوگوں نے اوسکو حقیر تصور کیا تھا۔ آپنے فرمایا مجھے اوسکی قبر بتلاؤ
قبرہ فدلوہ فصلی علیہا ثم قال ان ہذہ القبور مملوۃ ظلمۃ علی اہلہا
لوگوں نے بتلائی تب آپنے اوسپر جنازہ کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ یہ قبریں قبر والوں پر اندھیرے سے پر ہیں
وان اللہ تعالی ینورہا لہم بصلاتی علیہم متفق علیہ قولہ تقم ہو نقرۃ
اور اللہ تعالی میری نماز پڑھنے سے اوسکے لئے روشن کر دیتا ہے۔ روایت کی بخاری نے یہ قول اسکا تقم ساتھ قاف
الثاء وضم القاف ای تکنس فی القمامۃ الکناسۃ واذنتمونی بمد الہمزۃ
ثا اور ضم قاف کے یعنے جھاڑو دیتی تھی اور قمامہ کوڑے کو کہتے ہیں آذنتمونی ساتھ مد ہمزہ کے
ای اعلمتمونی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب اشعث
یعنے کیوں اطلاع نہیں دی تم مجھکو اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بہت پراگندہ بالوں والے خاک سے آلودہ
اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم وعن
لوگوں کے دروازوں سے پھرانے گئے کہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالی قسم پوری کر دے یہ روایت کی ہے مسلم نے اسامہ رضی سے
اسامۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قمت علی باب
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا
الجنۃ وکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون غیر
اور جو لوگ اوس میں داخل ہوئے اکثر مسکین تھے اور دولت مند لوگ روکے گئے تھے
ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا
دوزخ والوں کو دوزخ میں لیجانے کا حکم ہو گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازہ پر جا کھڑا ہوا
عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ الجد بفتح الجیم الحظ والغنی وقولہ
اکثر اوس میں داخل ہونے والیں عورتیں تھیں متفق علیہ۔ الجد ساتھ فتحہ جیم کے حصہ اور غنی کے ہے اور یہ قول آپکا
محبوسون ای لم یؤذن لہم بعد فی دخول الجنۃ وعن ابی ہریرۃ رضی
محبوس ہیں یعنے نہیں اذن دیا گیا اون کو بہشت میں داخل ہونیکا ابھی تک ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یتکلم فی المہد الا ثلثۃ
کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بچپنے میں کلام نہیں کیا مگر تین لڑکوں نے

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ

ایک عیسیٰ ابن مریم نے اور جریج والے لڑکے نے اور جریج ایک آدمی عابد تھا وہ بنایا ایک

صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ

چھوٹا سا کہا تھا اور کہیں اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تھا ایک روز اوسکی ماں آئی اوسوقت وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج تو

يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ

کہا ہائے رب میری ماں اور نماز پس نماز میں مشغول ہوا اور اوسکی ماں واپس چلی گئی جب دوسرا

الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي

روز ہوا تو پھر آئی اور وہ نماز میں مشغول تھا ماں نے کہا اے جریج اوسنے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز

فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي

پس کھڑا نماز میں مشغول ہو گیا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکارا کہ اے

فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتْ

جریج تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میری ماں اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں مشغول ہوا تو اوسکی ماں نے کہا

اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ

اے اللہ مت مرنے دے جبتک یہ زنا کار عورتوں کے منہ نہ دیکھ لے بنی اسرائیل میں

جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّ

جریج اور اوسکی عبادت کا بہت چرچا ہوا اور ایک عورت زانیہ اوس زمانہ میں حسن میں ضرب المثل تھی اوس عورت نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں اوسکو

فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ

وہ اوسکے سامنے ہوئی مگر جریج نے اوسکی طرف التفات نہ کی وہ ایک بکری چرانے والے کے پاس آئی جو اوسکی چھوٹی کوٹھری کے پاس رہا کرتا تھا۔

فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ

اور اوس بکری چرانیوالے کو اپنے نفس پر قادر کیا اور اوس نے زنا کیا وہ حاملہ ہو گئی جب اوسنے لڑکا جنا تو کہا کہ یہ لڑکا جریج کا ہے

جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ

لوگ سنتے ہی اوسکے پاس پہنچے اور اوسکو صومعہ سے نکالکر صومعہ منہدم کر دیا اور اوسکی مارپیٹ میں شروع ہوئے اوسنے کہا

مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ بِهِ مِنْكَ قَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ

تم مجھے کیوں مارتے ہو لوگوں نے کہا کہ تو نے فلانی زانیہ عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اوسکو لڑکا پیدا ہوا ہے اوسنے کہا لڑکا کہاں ہے

فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ

لوگ لڑکے کو لائے جریج نے کہا کہ تو مجھے چھوڑ دیتا کہ میں نماز پڑھ لوں اوسنے نماز پڑھکے کر پاس آکر اوس کی

فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ

کو اسے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا راعی ہے پس لوگ جمع ہو کر

پڑے

يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

اور اوسکو چومتے تھے اور تبرکاً اوسکے بدن کو ہاتھ لگاتے تھے اور کہتے تھے ہم تیرا صومعہ سونے کا بنا دیتے ہیں اوسنے کہا

لَا إِعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ

نہیں تم اسکو جیسے ہی پھر بنا دو جیسا تھا پس لوگوں نے ویسا ہی بنا دیا اور ایک روز ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔

فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ

کہ ایک سوار خوش شکل اچھے گھوڑے پر چڑھا ہوا وہاں سے گذرا اوسکی ماں نے اوس سوار کو دیکھ کر دعا کی کہا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ

میرے بیٹے کو اوسکی مثل بنا لڑکے نے پستان چھوڑ کر اوس سوار کی طرف نظر کی اور کہا

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا مت کر یہ کہکر پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابو ہریرہ نے کہا کہ گویا میں

فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِ

حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر

صْبُعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَ

کہ کلمے کی انگلی منہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو پکڑے ہوئے مارتے ہوئے جا رہے تھے گذرے اور اوسکو کہتے تھے

يَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ

کہ تو نے زنا کیا تو نے چوری کی ہے اور وہ لونڈی حسبی اللہ ونعم الوکیل کہتی تھی اوسکی ماں نے دعا کی یا اللہ

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر لڑکے نے دودھ چھوڑ کر اوس لونڈی کی طرف نظر کی اور کہا یا اللہ تو مجھے اس لونڈی کی مثل کر

فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ مُرَّ بِرَجُلٍ حَسَنِ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ

پس دونوں ماں اور بیٹے میں کلام ہوئی ماں نے کہا کہ آدمی خوش شکل جا رہا دیکھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ

میرے بیٹے کو اوسکی مثل کر تو نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اس جیسا مت کر اور اس لونڈی کو

يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا

مار پڑتی تھی اور چوری کی تہمت لگتے دیکھکر بیٹے نے دعا کی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر

فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتَ

تو نے کہا کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کر دے تو نے مان کو کہا کہ وہ آدمی جبار ظالم تھا میں نے دعا کی

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ زَنَيْتَ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتَ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا مثل نہ بنا اور اس لونڈی کو کہتے تھے کہ تو نے زنا کیا اور تو نے زنا نہیں کیا تھا اور لوگ کہتے تھے تو نے چوری کی

وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُوسَاتُ بِضَمِّ

اور اس نے چوری نہیں کی تھی میں نے دعا کی کہ یا اللہ تو مجھے اسکی مثل کر دے متفق علیہ موسات ساتھ ضمہ

الْمِيمِ الْأُولٰى وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ

میم پہلے اور سکون واو اور دوسرے میم کے کسرہ اور ساتھ سین مہملہ کے

وَهُنَّ الزَّوَانِي وَالْمُومِسَةُ الزَّانِيَةُ وَقَوْلُهُ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ أَيْ

ہر گھاس کہ نیولا اس کو کہتے ہیں اور موسہ ایک ہرکارہ کہ بھلائی اور خوبی اسکا دابہ فارہہ ساتھ فا کے یعنی تیز رو

حَاذِقَةٌ نَفِيسَةٌ وَالشَّارَةُ بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْحَالُ الظَّاهِرُ

اور شکرہ اور لفظ شارۃ کا ساتھ شین معجمہ اور تخفیف راء کے اور مراد اس سے ظاہری حالت ہے

فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ وَمَعْنَى تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّةُ وَحَدَّثَهَا

چال اور لباس میں ہوتی ہے اور تراجعا الحدیث سے مراد یہ ہے کہ بچی نے ماں سے اور ماں نے لڑکی سے حال بیان کیا

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ فِي مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ وَ

اور اللہ خوب جانتا ہے تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیوں اور

سَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ

ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی

عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور ان سے تواضع کرنی اور ان کے لیے بازو بچھانے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ

اور مومنوں کیلئے بازو بچھا دے اور فرمایا ہے اور اپنے تئیں ساتھ رکھ

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اسکے منہ کے اور نہ دوڑیں

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ تَعَالٰى فَأَمَّا الْيَتِيمَ

تیری آنکھیں ان سے محو ہو کر تلاش میں دنیا کی زندگی کی اور فرمایا پس یتیم

فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَقَالَ تَعَالٰی اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ

تو مت جھڑک اور سائل کو مت جھڑک اور تو نے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے

بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ

دین کو تو وہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا مسکین کے کھانے پر

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے آپ کو کہا کہ انکو روک دے

ھٰؤُلَاءِ لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلَیْنَا وَکُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ ھُذَیْلٍ

ہم پر جرأت نہ کریں گے اور میں اور ابن مسعود اور ایک آدمی قبیلہ ہذیل سے

وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّیْھِمَا فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور بلال اور دو آدمی اور جنکے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلعم کے جی میں آگئی

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَطْرُدِ

وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے چاہی۔ پس اپنے جی میں وہ بات کہی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور مت ہانک دے

الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُبَیْرَۃَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ

اور ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو مزنی سے روایت ہے اور یہ شخص بیعت الرضوان والوں میں سے ہے

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُھَیْبٍ وَبِلَالٍ

کہ ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال

فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاَخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ

چند آدمیوں کے پاس سے گزرا انہوں نے اوسکو دیکھکر کہا کہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق پورا نہ لیا ابو بکر نے ان کو کہا کہ تم

اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قریش کے سردار کو ایسا کہتے ہو یہ بات ان کو کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر

فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَھُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَھُمْ لَقَدْ

جبکہ کہ انہوں نے ابو سفیان کو جاتا دیکھا ہے آپ نے فرمایا اے ابو بکر شاید تو نے ان کو غضبناک کیا ہے اگر تو نے ان کو غضبناک کیا تو

اغضبت ربك فاتاهم فقال يا اخوتاه اغضبتكم فقالوا لا يغفر الله

تو اپنے رب کو تو نے غضبناک کیا پھر تو ان کے پاس آکر عذر کیا اور کہا اے بھائیو میں نے تمکو غصہ کیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں (اے بھائی) اللہ

لك يا اخي رواه مسلم قوله ماخذها اي لم تستوف حقها منه وقو

تجھکو بخشدے روایت کی اسکو مسلم نے یہ قول اسکا ماخذ ہا یعنے اس کی خبر نہیں لی اور یہ قول اسکا ہا

يا اخي روي بفتح الهمزة وكسر الخاء والتخفيف في الياء وروي بضم الهمزة

بھائی ایک روایت میں ساتھ فتحہ ہمزہ اور کسرہ خاء اور ساکن ہونے یاء کے ہے اور ایک روایت میں ساتھ ضمہ ہمزہ کے

وفتح الخاء وتشديد الياء وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قال

اور فتحہ خاء اور تشدید یاء کے روایت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے کہ کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم في الجنة هكذا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا بہشت میں اسطور ہونگے

واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما رواه البخاري وكافل اليتيم

اور اشارہ کیا شہادت اور وسطی سے اور کشادہ کیا ان دونوں کے بیچ روایت کی یہ بخاری نے وہ مل یتیم

القائم بامره وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

یعنے یتیم کا خبر گیر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كافل اليتيم له او لغيره انا وهو كهاتين في الجنة

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یتیم قرابتی کی خبر گیری کرنیوالا یا یتیم غیر قرابتی کی خبر گیری کرنیوالا میں وہ دونوں بہشت میں ان دونوں کی مثل ہونگے

واشار الراوي وهو مالك بن انس بالسبابة والوسطى رواه مسلم وقوله

اور مالک بن انس راوی نے شہادت اور وسطی کے ساتھ اشارہ کیا روایت کی یہ مسلم نے یہ قول اسکا

صلى الله عليه وسلم اليتيم له او لغيره معناه قريبه او اجنبي منه

صلعم یتیم اپنے یا غیرہ یعنے یتیم قرابتی کا یا اجنبی کا خبر گیری کرنیوالا ہو

فالقريب مثل ان يكفله امه او جده او اخوه او غيرهم من قرابته والله

جیسا کہ ان اپنے فرزند یتیم کی خبر گیری کرے یا دادا، یا بھائی یا انکے غیر قرابت والوں میں سے خبر گیران ہو

اعلم وعنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي ترده

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں ہے جو

التمرة والتمرتان ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف

ایک دو کھجور یا اور ایک دو لقمے پھیرتا ہے مسکین وہ ہے جو تعفف کرے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى

متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے مسکین وہ نہیں جو ایک دو

النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ

لوگوں کے لئے لوگوں کے لئے (اس لائق) ہے لیکن وہ شخص مسکین ہے

الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ

جو (مستغنی) ہونے کے لئے کافی مال نہیں رکھتا اور نہ وہ ایسا ہوشیار ہے کہ لوگ اس کو سمجھ کر اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑا

النَّاسَ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَ

ہو کر لوگوں سے سوال کرتا ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوہ عورتوں اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا مثل اس

الْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ

شخص کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرنے والا ہو اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا تھا اور مثل اس شخص کے ہے جو عبادت کو بند نہ کرنے والا ہو اور نہ روزہ چھوڑنے والا ہو

الَّذِي لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ جو بھی افطار (دعوت) کرنے والا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ولیمہ

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا

کا وہ طعام برا ہے کہ جو شخص اس کے کھانے کو آوے اس کو منع کیا جاوے اور جو اس سے کھانے سے انکار کرے اس کو اس کی طرف بلایا جاوے

وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور رسول کے بے فرمانی کی یہ مسلم نے اور صحیحین

فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ لَبِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ

کی ایک روایت میں ہے ابوہریرہ رضؓ سے اور اسکے قول سے برا ہے طعام

الْوَلِيمَةِ تُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

ولیمہ کا جسکے لئے اغنیاء بلائے جاویں اور فقراء چھوڑے جاویں اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرتا ہے تاکہ وہ دونوں بالغ ہو جائیں

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جَارِيَتَيْنِ

قیامت کے دن میں اور وہ ایسے ہو نگے اور اپنے دو انگلیاں ملائیں۔ اور روایت کی یہ مسلم نے جاریتین سے مراد

أَيْ بِنْتَيْنِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ

دو لڑکیاں ہیں روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا کہ میرے ہاں ایک عورت آئی اور

معها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئا غير تمرة واحدة فأعطيتها
میرے ساتھ دو لڑکیاں تھیں وہ اسنے مانگتے تھے میرے پاس ایک خرما کے سوا اور کچھ نہ تھا سو میں نے وہی اوسکو
إياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل
دیدیا اوس عورت نے وہ خرما دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور آپ اوسمیں سے کچھ نہ کھایا پھر اوٹھ کر چلی گئی جب میں
النبي صلى الله عليه وسلم علينا فأخبرته فقال من ابتلي من هذه
صلعم گھر تشریف لائے تو میں نے آپکو اوسکا حال سنایا آپنے
البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترا من النار متفق عليه و
فرمایا جو کوئی لڑکیوں سے مبتلا ہوا اور اوسنے اوسکے ساتھ احسان کیا وہ لڑکیاں دوزخ سے اوسکے لئے پردہ دار ہو جائینگی یہ متفق علیہ روایت
عن عائشة رضي الله عنها قالت جاءتني مسكينة تحمل ابنتين لها
ہے عائشہ رضہ سے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسنے دو لڑکیاں اوٹھائی ہوئی تھیں میں نے
او سکو
فأطعمتها ثلث تمرات فأعطت كل واحدة منهما تمرة ورفعت إلى فيها تمرة
تین خرما دیئے اوسنے ایک ایک دونو لڑکیوں کو دیا اور ایک اپنے موںہ میں
لتأكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التي كانت تريد أن تأكلها
لیکر کھانے کا ارادہ کیا کہ لڑکیوں نے اوس سے وہ بھی مانگ لیا اوسنے اوسکے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیدیا
بينهما فأعجبني شأنها فذكرت الذي صنعت لرسول الله صلى الله
بیٹھنے اوسکے حال سے تعجب کیا اور یہ حال رسول اللہ صلعم
عليه وسلم فقال إن الله قد أوجب لها بها الجنة أو أعتقها بها من
کے پاس ذکر کیا آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے اوس حال کے سبب بہشت اوسکے لئے واجب کر دیا یا اوسکے سبب اوسکو آگ سے آزاد
النار رواه مسلم وعن أبي شريح خويلد بن عمرو الخزاعي قال قال
کر دیا روایت کی اسکو مسلم نے ابی شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضہ سے روایت ہے کہا کہ
النبي صلى الله عليه وسلم اللهم إني أحرج حق الضعيفين اليتيم والمرأة
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ میں دو ضعیفوں کا حق ضائع کرنے کو بہت بڑا اور جرمانہ کرنا ہوں
حديث حسن رواه النسائي بإسناد جيد ومعنى أحرج أحق الحج والحرج و
روایت کی یہ نسائی نے بسانید جید اور معنی احرج کے یہ ہیں کہ لازم کرتا ہوں میں حرج اور
هو الإثم عن ضيعة حقهما وأحق من ذلك تحذيرا بليغا وأزجر
حرج سے مراد گناہ ہے اوسکے ساتھ جو ضائع کرے حق ان دونو کا اور زیادہ تاکید کرتا ہوں میں اس سے ڈرانا تاکید کا اور زجر دیتا ہوں

عَنْهُ زَجْرًا اَكِيْدًا وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اس سے زجر مؤکد اور مصعب بن ابی وقاص سے روایت ہے

قَالَ رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ سعد نے خیال کیا کہ اوسکو دوسروں پر جو اوس سے کمتر ہیں فضیلت ہے تو

وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تم نصرت نہیں دیجاتے اور تم رزق نہیں دیجاتے مگر اپنے ضعفا کے طفیل روایت کی یہ بخاری نے

مُرْسَلًا فَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ تَابِعِيٌّ وَرَوَاهُ الْحَافِظُ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ

اور ہم نے مرسلا اسلئے کہا کہ مصعب بن سعد تابعی ہے اور حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی

فِيْ صَحِيْحِهٖ مُتَّصِلًا عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرٍ رَضِيَ

صحیح میں اس حدیث کو مصعب سے اوسکے باپ سے متصل روایت کیا ہے اور روایت کی ابوالدرداء عویمر رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِبْغُوْنِيْ فِيْ

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے مجھے اپنے

الضُّعَفَاءِ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ضعیفوں میں طلب کرو کہ تم اپنے ضعیفوں کے طفیل نصرت کئے جاتے ہو اور رزق دیئے جاتے ہو روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد جید سے

بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ ۔ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ فِيْ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا

خدا تعالے نے فرمایا ہے اور عورتوں کے ساتھ نیکی سے معاشرت کرو۔ اور فرمایا ہے تم عورتوں میں عدالت کو پوری طاقت

اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

نہیں رکھ سکتے اگر چہ تم اوسکی حرص کرو پس بالکل ایک طرف رغبت مت کرو کہ دوسری کو معلق کی مثل چھوڑ دو اور اگر اصلاح

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور تقویٰ کرو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت مجھ سے قبول کرو۔

فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ

اسواسطے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور ہر پسلی میں زیادہ کجی اوپر کے طرف میں ہے اگر تو اوسکو

تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کجی ہی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے حق میں متفق علیہ اور

وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے اگر تو اوسکو سیدھی کرے تو توڑ دیگا اور اگر اوس سے نفع اوٹھانا چاہے

بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ

تو کجی کی حالت میں اوس نفع اوٹھا یگا - اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ

ایک طریق پر قائم نہیں رہتی اگر تو اوس سے نفع اوٹھانا چاہے تو کجی کی حالت میں نفع اوٹھا سکیگا

وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَ

اور اگر تو اوسکو سیدھی کریگا تو توڑ دیگا اور اوسکو توڑنا اوسکو طلاق دینا ہے یہ قول آپکا ابو داؤد نے صحیح اسناد کے

الْوَاوُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقِّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خطبہ پڑھتے سنا اور آپنے اوسنی اور اوس شخص کا ذکر کیا جسنے اوسکے پاؤں کاٹ دیئے تھے آپ نے فرمایا

إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ

جب اٹھ کھڑا ہوا وہ بڑا بدبخت تھا اوس اونٹنی کے لئے ایک آدمی عزت دار شریر اپنی قوم میں بڑی حرمت والا پھر آپنے عورتوں کا ذکر کیا اور

فَوَعَظَ فِيهِنَّ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا

حق میں نصیحت فرمائی پھر فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی عورت کو ایسا مارتے ہیں جیسا کہ کوئی غلام کو مارتا ہے شاید

مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ

اوس کی ہم بستر ہو پھر آپنے لوگوں کو ہنسنے میں نصیحت کی اور فرمایا کہ تم ایسے کام سے کیوں ہنسی کرتے ہو - جو خود

مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْعَارِمُ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ هُوَ الشِّرِّيرُ الْمُفْسِدُ

بھی وہ کام کرتے ہو - متفق علیہ - اور عارم ساتھ عین مہملہ اور راء کے پیچھے بہت شریر فسادی

وَقَوْلُهُ انْبَعَثَ أَيْ قَامَ بِسُرْعَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور یہ قول آپکا انبعث جلدی سے کھڑا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا

رسول اللہ صلعم نے کہ مومن آدمی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر ایک عادت اوسکی بری معلوم ہو -

رَضِيَ مِنْهُمَا آخَرَ وَقَالَ غَيْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا يَفْرَكْ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ

دوسری عادت ناخوش فعل ناپسند معلوم ہوگی یا بجز کہا راوی حدیث کی یہ مسلم نے یہ قول آپکا لا یفرک ساتھ فتح یا اور سکون فا

وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَفَتْحِ الرَّاءِ مَعْنَاهُ يُبْغِضُ يُقَالُ فَرَكْتُ الْمَرْأَةَ زَوْجَهَا وَفَرِكَهَا

اور فتح راکے ہے یعنے بغض نہ رکھے کہا جاتا ہے فرکت المراۃ زوجہا و فرکہا زوجہا ساتھ کسرہ

زَوْجُهَا بِكَسْرِ الرَّاءِ يَفْرَكُهَا بِفَتْحِهَا أَيْ أَبْغَضَهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ

واکے اور ضم راکے مقصود ہے یعنی مبغوض کرہا اسکو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے عمرو بن احوص جشمی رضی سے

الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ بَعْدَ

روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں سنا تھا

أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ

کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نصیحت اور وعظ کے بعد فرماتے تھے کہ عورتوں کے حق میں میری نیک وصیت

خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ

مان لو عورتیں تمہاری قید میں ہیں تم بجز اسکے اور کسی چیز کے مالک نہیں

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ

بدکاری ظاہر کریں اگر یہ کام کریں تو انکو جدا سلانا چاہیں اون سے علیحدہ لی کرو اور اون کو ایسا

اضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ

مارو کہ بہت سخت نہ ہو پھر اگر وے تمہارے مطیع ہو جائیں تو اونکو ایذا دینے کیلئے بہانہ اور عذر تلاش نہ کرو خبردار تمہارا

لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ

حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر

فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ

ایسے شخص کو جگہ نہ دیں جسکو تم مکروہ جانتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے شخص کو آنیکی اجازت نہ دیں جسکو تم ناپسند کرتے ہو اور خبردار تمہارا

أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کہ کپڑے اور کھانے میں تم اون پر احسان کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَانٍ أَيْ أَسِيرَاتٌ جَمْعُ عَانِيَةٍ بِالْعَيْنِ

حسن صحیح ہے۔ یہ قول صلعم کا عوان یعنے قید والیاں جمع ہے عانیۃ ساتھ عین

الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْأَسِيرَةُ وَالْعَانِي الْأَسِيرُ شَبَّهَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اہملہ کے اور وہ قید والی اور عانی قید والا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی

المرأة في دخولها تحت حكم الزوج بالأسير والضرب المبرح هو الشاق
عورت کو ساتھ قید ہی کے ذیل داخل ہونے کے حکم نہ دیں اور ضرب مبرح سخت مارنے کو
الشديد وقوله صلى الله عليه وسلم فلا تبغوا عليهن سبيلا أي لا تطلبوا
کہتے ہیں اور یہ قول صلعم کا فلا تبغوا علیہن سبیلا یعنے نہ ڈھونڈو
طريقا تحتجون به عليهن وتؤذونهن به والله أعلم وعن معاوية
بہانہ کہ حجت پکڑو ساتھ اسکے اوپر انکے اور ایذا دیو انکو اور اللہ ہم خوب جانتا ہے اور روایت ہے معاویہ سے کہ ابن
ابن حيدة رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ما حق زوجة أحدنا
سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ ہماری عورتوں کا حق ہم پر
عليه قال أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه
کیا ہے آپنے فرمایا کہ جب تو آپ کھانا کھائے تو اوسکو کھلائے اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو پہنائے اور منہ پر نہ مارے اور
ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت حديث حسن رواه أبو داود وقال معنى
اوسکو قبیح نہ کہے اور اوس سے جدائی نہ کرے مگر گھر میں رہے حدیث حسن ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور کہا کہ
لا تقبح لا تقل قبحك الله وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول
قبیح سے مراد لا تقل قبحك اللہ ہے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
الله صلى الله عليه وسلم أكمل المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل ایمان میں وہ شخص ہے جسکا خلق خوب ہو اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے
خياركم لنسائهم رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن إياس
جو عورتوں سے بڑا و بہتر کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ایاس
ابن عبد الله بن أبي ذباب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
ابن عبد اللہ بن ابی ذباب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
عليه وسلم لا تضربوا إماء الله فجاء عمر رضي الله عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو مت مارو پس عمر رضہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے
فقال ذئرن النساء على أزواجهن فرخص في ضربهن فطاف برسول
اور بیان کیا کہ عورتیں اپنی خاوندوں پر دلیر ہو گئی ہیں کہ آپنے اوسکے مارنے کی اجازت دیدی پس رسول
الله صلى الله عليه وسلم نساء كثير يشكون أزواجهن فقال رسول الله صلى
اللہ صلعم کے گھر آکر بہت عورتوں نے اپنے خاوند کے مارنے کی شکایت کی رسول اللہ صلعم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُونَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ يَشْتَكِينَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر عورتوں نے ہمارے پاس آکر خاوند کی

اَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ قَوْلُهٗ

شکایت کی ہے یہ لوگ تم میں سے بہتر نہیں روایت کی یہ ابوداؤد نے اسنو صحیح ہے یہ قول اسکا ہے

تُدِرُّنَ هُوَ بِدَالٍ مُعْجَمَةٍ مَفْتُوْحَةٍ ثُمَّ هَمْزَةٍ مَكْسُوْرَةٍ ثُمَّ رَاءٍ سَاكِنَةٍ ثُمَّ

ساکنہ دال مہملہ مفتوح کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر راء ساکنہ پھر نون کے

نُوْنٍ اَيْ اَجْرَيْنَ اَنْ قَوْلُهٗ اَطَافَ اَيْ حَاطَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

یعنے دلیر ہوگئیں یہ قول اُنکا اطاف یعنے دلیر ہوگئیں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا متاع ہے اور دنیا کی

خَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بہتروں متاع عورت صالحہ ہے روایت کی مسلم نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِيْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلٰى امْرَاَتِهٖ

پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

فرمایا اللہ تعالےٰ نے مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسواسطے کہ بڑائی دی ہے اللہ نے ایک کو

بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

ایک پر اسواسطے کہ خرچ کیا انہوں نے اپنے مال پر جو نیک عورتیں ہیں خبردار رہی کہ پیٹھ پیچھے

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاَمَّا الْحَدِيْثُ فَفِيْهَا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ السَّابِقُ

اللہ کی خبرداری سے۔ لیکن حدیثیں پس اونکیں ہے عمرو بن الاحوص کی حدیث ہے جو اس سے پہلے

فِيْ بَابِ قَبْلَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

باب میں گذر چکی ہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ

اللہ صلعم نے کہ جب آدمی اپنی عورت کو اپنی بچھونے کیطرف بلاوے اور وہ عورت اوسکے بلانے سے اوسکے پاس نہ جاوے اور

فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

خاوند اوسپر رات بھر غصہ رہے تو اوس عورت پر صبح ہونے تک ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ متفق علیہ اور ایک

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے

بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبَى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي

ہاتھ میری جان ہے کوئی مرد اپنی عورت کو بچھونے کیطرف خواہش بلاتا اور وہ اسے انکار کرتی ہے مگر ہوتا ہے وہ

فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ اوس عورت پر غضبناک جبتک کہ خاوند اوس سے خوش نہیں ہوتا اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

أَيْضًا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کسی عورت کو حلال نہیں کہ جب اوسکا خاوند گھر میں موجود ہو تو وہ

زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

بغیر اوسکے اذن کے نفلہ رکھے اور گھر میں بغیر اوسکے اذن خاوند کے کیسکو آنیکا اذن نہ دے متفق علیہ اور

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ لفظ بخاری کے ہیں اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے

وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ

کہ تم سب چرانیوالے ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤگے اور امیر راعی ہے اور مرد اپنے گھر

عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ

والوں پر چرانیوالا ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی اور اوسکے اولاد کی نگہبان ہے پس سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت

مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَلِيٍّ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سے پوچھے جاؤگے متفق علیہ اور ابو علی طلق بن علی رضؓ سے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ

روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرد اپنی عورت کو اپنی حاجت کیلئے بلائے

فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّورِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

اوسکو عورت کو لازم ہے کہ اوسکے پاس جائے اگرچہ تنور پر ہو روایت کی اسکو ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے

قَالَ لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

فرمایا ہے اگر میں کسیکو امر کرتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو عورت کو امر کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ام سلمہ رضہ سے روایت ہے

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی عورت مرجائے اور اوسکا خاوند اوس سے

رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

راضی و خوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوتی ہے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے معاذ

مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي

ابن جبل رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ایذا دیوے کوئی

امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ

عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے حوروں میں سے اوس مرد کی جورو بہتی ہے کہ تجھے

اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اللہ لعنت کرے تو اوسکو پاوے گی وہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ کو مفارقت کرکے ہمارے پاس آجاویگا روایت کی اس کو ترمذی

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

اور کہا حدیث حسن ہے روایت ہے اسامہ بن زید رضہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ

صلعم سے کہ نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ موذی کو ضرر دینے والا مردوں پر جیسا عورتیں ہیں متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

باب چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ باپ پر عورتوں کا کھانا اور کپڑا ہے ساتھ معروف کے اور

قَالَ تَعَالَى لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ

فرمایا ہے کہ چاہیئے کہ خرچ کرے دولت والا اپنی دولت کے موافق اور جسپر تنگ ہے

مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا وَقَالَ تَعَالَى وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ

وہ خرچ کرے جتنا اللہ تعالیٰ نے اوسکو دیا ہے اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسقدر جو اوسکو دیا ہے اور فرمایا ہے جو کچھ تم خرچ کرو

فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

پس اللہ تعالیٰ بدل دیویگا اوسکا ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم دینار آنفقتہ فی سبیل اللہ و دینار آنفقتہ فی رقبۃ و دینار تصدقت

اللہ علیہ وسلم نے کہ دینار جو کہ تو خرچ کرے اللہ کی راہ میں اور ایک دینار جو کہ تو خرچ کرے

علی مسکین و دینار انفقتہ علی اھلک اعظمھا اجرا الذی انفقتہ علی اھلک

مسکین کو اور ایک دینار جو کہ تو خرچ کرے اپنے گھر والوں پر سو ان دینار میں بڑا ثواب اس دینار کا ہے جو کہ تو نے خرچ کیا اپنے گھر والوں پر

رواہ مسلم وعن ابی عبد اللہ ویقال ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولی

روایت کی اس کو مسلم نے اور روایت ہے ابو عبد اللہ سے اور کہا گیا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل دینار ینفقہ الرجل

رسول اللہ صلعم سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اسکو

دینار ینفقہ علی عیالہ و دینار ینفقہ علی دابتہ فی سبیل اللہ و دینار ینفقہ علی اصحابہ فی

اپنے عیال پر اور دینار کہ خرچ کرے اپنی سواری پر کہ اللہ کی راہ میں اور دینار کہ خرچ کرے اپنے یاران کے اس حال میں کہ وہ جہاد

سبیل اللہ رواہ مسلم وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قلت یا رسول اللہ ھل لی اجر فی بنی

کرتے ہیں اللہ کی راہ میں روایت کی اس کو مسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ کیا میرے لئے ثواب ہے خرچ کرنے میں اوپر بنی ابی سلمہ کے کہ خرچ کروں اوپر

ابی سلمۃ ان انفق علیھم ولست بتارکتھم ھکذا ھکذا انما ھم بنی فقال نعم لک اجر ما انفقت علیھم متفق

ابی سلمہ کے یہ نہیں ہے کہ چھوڑ دوں ان کو اوپر ہر حال کے کہ وہ میرے بیٹے ہیں آپ نے فرمایا ہاں تجھ کو ثواب ہے اوپر اس کے کہ خرچ کرے اوپر ان کے متفق علیہ

علیہ وعن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فی حدیثہ الطویل الذی قدمناہ فی اوائل الکتاب فی

ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث طویل میں جو کہ شروع کتاب میں ہے جو کہ باب النیۃ میں ہم بیان کر چکے ہیں

باب النیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بھا

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تو خرچ نہ کرے کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا میں

وجہ اللہ الا اجرت بھا حتی ما تجعل فی فی امرأتک متفق علیہ وعن ابی مسعود

مگر ملے گا اوسکا اجر تجھ کو یہاں تک کہ جو لقمہ تو اپنی بی بی کے موہنہ میں ڈالیگا اوسکا بھی تجھ کو اجر دیا جائیگا متفق علیہ

البدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفق الرجل

بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی خرچ کرے

علی اھلہ نفقۃ یحتسبھا فھو لہ صدقۃ متفق علیہ وعن عبد اللہ

اپنے عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے وہ اوسکے لئے صدقہ ہے متفق علیہ اور عبد اللہ

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

کر آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکا قوت اسکے ذمہ ہو اسکو ضائع کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے روایت کی اس کو ابوداؤد وغیرہ نے اور

وَغَيْرُهٗ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَنْ يَّمْلِكُ

مسلم نے اپنی صحیح میں اسی مضمون روایت کیا ہے کہا ہے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکی روزی اسکے ذمہ ہو اسکو بند کرے

قُوْتَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

کی روزی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر روز

يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا

صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنیوالے کو

خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

عوض دیدے اور اے اللہ بخیل کو جلدی نقصان دے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ يَّدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

صلعم نے کہ ہاتھ اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور پہلے اون کو دے جو تیرے عیال میں

ہوں

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی سے ہو اور جو شخص عفت طلب کرے اسکو اللہ تعالیٰ عفیف کریگا اور جو شخص غنی ہونا چاہے

يُغْنِهِ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ تعالیٰ اوسکو غنی کریگا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

اس تیسویں باب میں مال پیاری اور جیدہ کی خرچ کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کو ہرگز حاصل کرو گے بلکہ کہ تم خرچ کرو اوس مال سے جو تم کو پیارا ہے۔ اور فرمایا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اے ایمان والو تم خرچ کرو اپنے کمائی میں سے طیب پاکیزہ مال اور اون چیزوں سے جو پیدا کیے ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالے ہیں

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور تم ارادہ نہیں ناکارہ مال کے خرچ کرنے کا (حالانکہ) تم خود اسکو لینا پسند نہیں کرتے انس رضہ سے روایت ہے کہا

اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ

کہ ابو طلحہ مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوروں کے تھے اور سب مال سے

اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُحَاءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

مال سے بیر حاء اوسکو بہت محبوب تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ

علیہ وسلم اس میں تشریف لیجاتے تھے اور میٹھا خوشگوار پانی پیتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب

الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

یہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچو گے بھلائی کو

حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَاءُ وَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ

یہانتک کہ خرچ کرو اچھی چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور بیر حاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ اپنے صدقہ کیا

لِلّٰہِ اَرْجُوْ بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ

اللہ کے واسطے اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو

اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَّابِحٌ

اللہ تعالیٰ سمجھائے اوسکو مجھ پر بھیجکے آپنے فرمایا یہ مال نفع والا ہے یہ مال نفع والا ہے

وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ

اور میں نے سن لیا جو تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا

اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

یا رسول اللہ میں اسی طرح کرتا ہوں پھر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ

قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالٌ رَابِحٌ وَرُوِیَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ رَابِحٌ وَرَایِحٌ بِالْبَآءِ

یہ قول صلے اللہ علیہ وسلم کا مال رابح بھی صحیحین میں مروی ہے رابح اور رایح کے ساتھ باء

الْمُوَحَّدَۃِ وَبِالْیَآءِ الْمُثَنَّاۃِ اَیْ رَاجِعٌ عَلَیْکَ نَفْعُہٗ وَبَیْرُحَاءُ حَدِیْقَۃُ نَخْلٍ

موحدہ اور یا مثناہ کے ساتھ یعنی آئیوالا ہے تجھ پر نفع اس کا بیرحا کھجور کا باغ ہے

وَرُوِیَ بِکَسْرِ الْبَآءِ وَفَتْحِھَا

مروی ہے ساتھ کسرہ باء اور فتحہ اسکے کے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِیْ وُجُوْبِ نَفَقَۃِ اَھْلِہٖ وَاَوْلَادِہٖ

اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنی اہل اور اولاد

الْمُمَيِّزِيْنَ وَسَائِرِ مَنْ فِيْ رَعِيَّتِهٖ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَهْيِهِمْ عَنْ

سمجھ والوں کو اور اپنی سب رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا امر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی

الْمُخَالَفَةِ وَتَادِيْبِهِمْ وَمَنْعِهِمْ عَنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيٍّ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

مخالفت سے ادب کو بجا لائے اور ادب کرنا اور کرنا کرنا اور ممنوعات کے ارتکاب سے روکتا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز کا حکم کر اور تو خود بھی اس پر صبر کر۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ

اپنی جانو اور اپنی اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضؓ سے کہا

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حسن بن علی رضؓ نے صدقہ کے کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لیا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ مُتَّفَقٌ

صلعم نے فرمایا اس کو پھینک دے تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے متفق

عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَقَوْلُهٗ كِخْ كِخْ يُقَالُ بِاِسْكَانِ

علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ ہمکو حلال نہیں اور یہ قول اس کو جھڑکنے کا جاتا ہے سکون خاء کے

الْخَاءِ وَكَسْرِهَا بِكَسْرِهَا مَعَ التَّنْوِيْنِ وَهِيَ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلصَّبِيِّ عَنِ اسْتِقْذَارٍ

خاء سے اور ایک لغت میں ساتھ کسرہ خاء کے منون اور یہ کلمہ جھڑک کا ہے بچھو نے بچے کو کسی برے کام سے

وَكَانَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَبِيًّا وَعَنْ اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ

اور حسن رضؓ اس وقت لڑکے تھے۔ اور ابو حفص عمر بن ابی سلمہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ

عبد اللہ بن عبد الاسد ربیب رسول اللہ صلعم سے پروردہ سے روایت ہے کہ اوس نے کہا میں

غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ

رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کھانے کے وقت میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پھرتا تھا۔

فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ

آپ نے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے

وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَطِيْشُ تَذْهَبُ

اپنے آگے سے کھا پس اسکے بعد یہ کھانا کھانے میں میری یہی عادت رہی ہے متفق علیہ

فی نواحی الصحفۃ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلے

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم یقول کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ الامام راع

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سب نگہبان ہو رعیت کے اور تم سب سے اپنی رعیت کے حال سے پوچھی جاؤ گے امیر نگہبان ہے اور

ومسئول عن رعیتہ والرجل راع فی اھلہ ومسئول عن رعیتہ والمراۃ

اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت

راعیۃ فی بیت زوجھا ومسئولۃ عن رعیتھا والخادم راع فی مال سیدہ و

اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھی جائیگی، اور نوکر خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی

مسئول عن رعیتہ فکلکم راع ومسئول عن رعیتہ متفق علیہ وعن عمرو بن

رعیت سے پوچھا جائیگا پس تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ

شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء

کہ تم اپنی اولاد کو جب سات برس کے ہوں تو نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز کی بابت

عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع حدیث حسن رواہ ابوداود باسناد حسن

مارو اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دو فلگ حدیث حسن ہے ابوداؤد نے اسناد حسن سے روایت کی ہے

وعن ابی سریحۃ سبرۃ بن معبد الجھنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول

ابی سریحہ بن معبد جہنی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علموا الصبی الصلوۃ لسبع سنین واضربوہ علیھا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں تو نماز سکھاؤ اور جب دس برس کے ہوں

ابن عشر سنین حدیث حسن رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث

تو مار کر نماز پڑھاؤ یہ روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے اور اس نے کہا حدیث

حسن ولفظ ابی داود مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین

حسن ہے۔ اور لفظ ابی داؤد کا یہ ہے حکم کرو لڑکے کو جب پہنچے سات برس کو

الباب الثالث فی حق الجار والوصیۃ بہ

اٹھائیسواں باب۔ ہمسایہ کے حق اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ سے احسان کرو اور

بِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْ

قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور ہمسایہ قرابت والوں اور ہمسایہ اجنبی

جَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

اور پاس کے رفیق اور راہ کے مسافر اور غلام جو تمہارے ملک میں ہیں ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ رسول

قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَازَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی

اللہ صلعم نے کہ جبرئیل مجھے ہمسایہ کے حق کی ہمیشہ وصیت کیا کرتا تھا میں نے خیال کیا کہ اس کو

ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

وارث بنا دیگا۔ متفق علیہ روایت ہے ابوذر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَاذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَآءَھَا وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ

صلعم نے مجھے فرمایا ہے اے ابوذر جب تو شوربا تیار کرے تو زیادہ پانی اس میں ڈال اور اپنے ہمسایوں کی خبر گیری کر

رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ

روایت کی ہے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوذر رضہ نے کہا مجھے میرے خلیل صلعم نے وصیت کی ہے

اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَکْثِرْ مَآءَہٗ ثُمَّ انْظُرْ اَھْلَ بَیْتٍ مِّنْ جِیْرَانِکَ فَاَصِبْھُمْ مِّنْھَا

کہ جب تو شوربا پکائے زیادہ پانی ڈالا کر پھر اپنی پڑوسیوں کے گھر کی طرف نظر کر پس ان سے

بِمَعْرُوْفٍ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نیکی کر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَّا رَسُوْلَ

قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا خدا کی قسم ایمان نہیں رکھتا خدا کی قسم ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ

اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ لَا

جو ایمان نہیں رکھتا حضرت صلعم نے فرمایا وہ شخص جس کا ہمسایہ رنج رسانی اور تکلیفات سے امن میں نہ ہو متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں ہے

یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ اَلْبَوَائِقُ الْغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ

جس شخص سے ہمسایوں اور تکلیف سے سب پڑوسی دوست (اچھا) نہ ہوگا بوائق فساد اور شرارتیں ہیں۔

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ

اور اسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے مسلمان عورتوں تم اپنی

شَهَادَةٌ لِجَارِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پڑوسن کی شہادت قبول کیا کرو اگر چہ بکری کا پاؤں ہی ملے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو

علیہ وسلم نے ہمارے ہمسایہ کو اس سے منع نہ کرے کہ اوسکی دیوار میں لکڑی گاڑے ابو

هُرَيْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہریرہ رضی نے کہا کیا سبب ہے کہ تم کو اس سنت سے اعراض کرتے دیکھتا ہوں اللہ کی قسم اسکو تمہارے کندھوں میں مارونگا متفق علیہ

وَرُوِيَ خُشُبِهِ بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ وَرُوِيَ خَشَبَةٌ بِالتَّنْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ قَوْلُهُ

اور روی ہے خشبہ ساتھ اضافت اور جمع کے اور روی ہے خشبۃ ساتھ تنوین کے مفرد قول اس کا

مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا يَعْنِي عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالی اراکم عنہا یعنی اس سنت سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ

وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ

ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ نیک بات کہا کرے یا چپ رہے متفق علیہ ابو شریح خزاعی رضی

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہیے کہ اپنے

الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

ہمسایہ سے احسان کرے اور جو شخص اللہ اور دن پچھلے پر ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کی عزت کرے

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو نیک بات کہا کرے یا چپ رہے روایت کی اس کو مسلم نے

بِهٰذَا اللَّفْظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

ان لفظوں سے اور بخاری نے اسکا بعض ذکر کیا ہے اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں میں ہدیہ کسکے پاس بھیجا کروں فرمایا جسکا دروازہ تیرے قریب ہو اسکو

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

روایت کی بخاری نے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں یاروں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے یار سے بھلی کرے اور بہتر ہیں پڑوسیوں کا

عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے بھلائی کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الْاَرْحَامِ

باب چالیسواں ماں باپ سے بھلی کرنے اور قرابت والوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی چیز کو اس کا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو

وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَ

اور ذی القربیٰ اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور پہلو کے رفیق اور

الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْ

ساتھ اور مسافر اور غلام کے ساتھ احسان کرو اور فرمایا اور ڈرتے رہو اللہ سے جس کا واسطہ دیتے ہو آپس میں

بِهٖ وَالْاَرْحَامَ وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

اور خبردار ہو ناتوں سے اور فرمایا اور جو لوگ ملاپ کرتے ہیں اس سے جن سے ملاپ کرنے کا اللہ نے امر کیا ہے۔

اَلْاٰيَةَ وَقَالَ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَقَالَ تَعَالٰى

الآیۃ اور فرمایا اور ہم نے انسان کو ماں باپ سے نیکی کرنے کا حکم کیا ہے اور فرمایا

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ

اور تیرے رب نے حکم کیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین سے احسان کرو اگر پہنچے

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

دونو ایک بڑے سے ہو جاویں تیرے تو ان کو مت کہو اف اور ان کو مت جھڑک اور ان کو ادب کی

كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

بات کہہ اور جھکا دے ان کے آگے کندھے عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا

پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا۔ اور فرمایا اور ہم نے تاکید کیا انسان کو اس کی ماں نے پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تکلیف تکلیف کر

عَلٰی وَجْہٍ مِّنْ فُصَالِہٖ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

کہا کر اور دودھ چھوڑنا اسکا دو برس میں کہ حق مان لے میرا اور اپنے ماں باپ کا روایت ہے ابو عبد الرحمن

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب عملوں میں سے کونسا

الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِہَا قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ

عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میں نے عرض کی پھر کونسا عمل محبوب ہے آپ نے فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنی میں نے

قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

پھر کونسا اس کے بعد کونسا آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ۔ متفق علیہ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ

عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا

روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر اس صورت میں کہ اگر باپ کسی کا مملوک ہو جائے۔

فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْہُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

تو بیٹا اسکو خرید کر آزاد کرے۔ اور اسی روایت کی مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ

کہ جو شخص اللہ اور دن پچھلے پر ایمان لایا ہے اسکو چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اسکو چاہیے کہ

الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ مُتَّفَقٌ

اپنے رشتہ داروں سے ملا کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اسکو چاہیے کہ نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے متفق علیہ

عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَلْقَ

اور اسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ جب مخلوق کے پیدا کرنے سے

حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْہُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ ہٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ

فارغ ہوا تو رحم نے کھڑا ہو کر کہا کہ یہ مقام اوسکا ہے جو قطع رحمی سے فریاد چاہے

قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی قَالَ

خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں اوس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اس کو کاٹوں جو تجھ کو کاٹے فرمایا نے کہا کہ بیشک

فَذٰلِکِ لَکِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَہَلْ

یہ تیرے لئے ہے پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ چاہو تو میری بات کی سند قرآن سے پڑھ۔ تو خدا تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے کہ اگر تم

عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ

حاکم ہو زمین میں فساد کرو اور برادری کا حق نہ مانو یہ لوگ وے ہیں۔

لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم متفق عليه وفي رواية البخاري فقال

اللہ نے ان پر لعنت کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کو سننے سے اور اندھا کر دیا ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا

الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته وعنه قال جاء رجل

اللہ نے جسنے ملایا تجھکو ملاؤں گا میں اسکو اور جسنے کاٹا تجھکو کاٹوں گا میں اسکو رحمت اپنی سے اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی نے

الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله من احق الناس بحسن

رسول اللہ صلعم کے پاس آکر سوال کیا کہ کونسا آدمی زیادہ مستحق ہے اس امر کا ہے کہ میں اوس سے

صحابتي قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال

مصاحبت نیک کروں آپنے فرمایا کہ تیری ماں اوسنے کہا پھر کون ہے آپنے فرمایا تیری ماں اوس نے کہا اوس سے بعد آپنے فرمایا تیری ماں

ثم من قال ابوك متفق عليه وفي رواية يا رسول الله من احق بحسن

کون ہے آپنے فرمایا تیرا باپ۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یا رسول اللہ حسن

الصحبة قال امك ثم امك ثم امك ثم ادناك ادناك والصحابة بمعنى

صحبت کا زیادہ مستحق کون ہے آپنے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر وہ جو قرابت میں تجھ سے زیادہ نزدیک ہو پھر زیادہ نزدیک اور صحابت

الصحبة وقوله ثم ابالك هكذا وهو منصوب بفعل محذوف فله ثم برا بالك

بمعنی صحبت ہے اور یہ قول کہ ثم ابالک یہ ایسا ہی ہے اور منصوب ہے ساتھ فعل محذوف کے یعنی پھر برتاؤ کر اپنے باپ سے اور ایک

وفي رواية تواب وهذا واضح وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

روایت میں ثم ابوک ہے اور اسی سے روایت ہے کردہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

قال رغم انف ثم رغم انف ثم رغم انف من ادرك ابويه عند الكبر

کہ فرمایا خاک میں ملا پھر خاک میں۔ خاک میں ملے اپنے ماں باپ کو یا ایسی اور بڑھاپے میں

احدهما او كليهما فلم يدخل الجنة وعنه ان رجلا قال يا رسول الله

ایکو یا دونوں کو پھر بخشش میں داخل نہ ہوا وہ۔ اوسی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں

ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم ويسيئون الي واحلم عنهم

کہ میں اونسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھسے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں اونسے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں اونسے درگذر

ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت فكانما تسفهم المل ولا يزال

کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں فرمایا اگر تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو انکو گرم راکھ کھلاتا ہے اور تیرے

معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك رواه مسلم وتسفهم بضم

واسطے طرف سے بیچ تک ایک فرشتہ رہیگا کہ تجھ کو اونپر غالب کریگا جبتک تو اس حالت پر رہیگا۔ روایت کی اسکو مسلم نے اور تسفهم تطعمه

التاء وكسر السين المهملة وتشديد الفاء والمل بفتح الميم وتشديد اللام

تا کے اور کسر سین مہملہ اور تشدید فا کے اور لفظ مل ساتھ فتح میم اور تشدید لام کے اور وہ

وهو الرماد الحار اى كانما تطعمهم الرماد الحار وهو تشبيه لما يلحقهم

گرم راکھ ہے یعنے جیسا کہ کھلاتا ہے تو ان کو گرم راکھ اور یہ تشبیہ ہے اوس کی

من الالم لما يلحق اكل الرماد الحار من لا الم لاشئ على هذا المحسر اليهم

جو ان کو حاصل ہوتا ہے ساتھ اس درد کے جو اکو حاصل ہوتا ہے اور اس محسن کے ذمہ کچھ نہیں لیکن

لكن نبالهم انهم عظموا بتقصيرهم فى حقه وادخالهم الاذى عليه والله

اکو حاصل ہوتا ہے جو انکا بسبب قصور کے اسکے حق میں اور سبب لیانے دینے کے اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے

اعلم وعن انس رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من

اور روایت ہے انس رضہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے

احب ان يبسط له فى رزقه وينسأ له فى اثره فليصل رحمه متفق عليه ومعنى

یہ کہ اوسکا رزق فراخ ہو اور عمر میں دراز ہی ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے متفق علیہ ۔ معنے

ينسأ له فى اثره اى يؤخر له فى اجله وعمره وعنه قال كان ابو طلحة

ینساء لہ فی اثرہ کا یعنے اسکی اجل اور عمر میں دراز کی ہوگی اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ابو طلحہ

اكثر الانصار بالمدينة مالا من نخل وكان احب اموالة اليه بيرحاء و

مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوروں کا تھا اور سب مال سے بیرحاء اوس کو بہت محبوب تھا اور

كانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها

وہ مسجد کے سامنے تھا ۔ اور رسول اللہ صلعم اوس میں تشریف لے جایا کرتے تھے ۔

ويشرب من ماء فيها طيب فلما نزلت هذه الاية لن تنالوا البر حتى

اور اوس کا خوشبو والا پانی پیا کرتے انس رضہ نے کہا کہ جب لن تنالوا البر حتی

تنفقوا مما تحبون قام ابو طلحة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضہ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا

رسول الله ان الله تبارك وتعالى يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما

رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تحبون وان احب اموالى الى بيرحاء وانها صدقة لله تعالى ارجو برها

تحبون اور بیرحاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ بیٹھے نذر صدقہ کیا میں اوسکے ثواب

وذخرها عند الله تعالٰی فضنها یا رسول الله حیث اراک الله فقال رسول

اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالٰی سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو اللہ تعالٰی سمجھائے اوسکو خرچ کیجئے آپنے فرمایا

الله صلی الله علیه وسلم بخ ذلک مال رابح ذلک مال رابح وقد سمعت ما

بہت مال نفع والا ہے یہ مال نفع والا ہے اور میں نے سن لیا جو

قلت وانی اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحة افعل یا رسول الله

تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں

فقسمها ابو طلحة فی اقاربه وبنی عمه متفق علیه وسبق بیان الفاظه فی

اسی طرح کرتا ہوں یہ ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ اور اوسکا بیان الفاظ

باب الانفاق مما یحب وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله

باب الانفاق مما یحب میں گذر چکا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

عنهما قال اقبل رجل الی نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بعلت علی

کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالٰی فقال هل من والدیک احد حی

ہجرت اور جہاد پر آپسے بیعت کرتا ہوں اور اجر اللہ تعالٰی سے مانگتا ہوں آپنے فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے

قال نعم بل کلاهما قال فتبتغی الاجر من الله تعالٰی قال نعم قال فارجع الی

اوسنے کہا ہاں دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ تعالٰی سے اجر مانگتا ہے اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا

والدیک فاحسن صحبتهما متفق علیه وهذا لفظ مسلم وفی روایة لهما

والدین کی خدمت میں واپس چلا جا اور اونکی خدمت خوب طرح کر متفق علیہ یہ لفظ مسلم کا ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی

جاء رجل فاستاذنه فی الجهاد قال احی والداک قال نعم قال ففیهما فجاهد

نے آپسے جہاد کا اون الفاظ میں پوچھا کہ آپنے فرمایا کہ تیرے والدین زندہ ہیں اوسنے کہا ہاں زندہ ہیں آپنے فرمایا اون دونوں کی خدمت میں جہاد کر اور اوسی سے

وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن

روایت ہے کہ اوس نے نبی صلعم سے روایت کی نبی صلعم نے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ

وہ شخص نہیں

الواصل الذی اذا قطعت رحمه وصلها رواه البخاری وقطعت بقیة الفاظه

جو احسان کے عوض احسان کرے لیکن برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے روایت کی ہے بخاری نے

وانظاء ورحمه مرفوع وعن عائشة رضی الله عنها عن النبی صلی الله علیه وسلم

اور مطر کے اور رحمہ مرفوع ہے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ وہ نقل کرتی ہیں نبی صلعم سے

وا

فَقَالَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ

تم پسند نہیں کرتے کہ رشتہ عرش میں لٹکا ہے کہتا ہے جس نے مجھ کو جوڑا اللہ اس سے جوڑے اور جس نے مجھ کو کاٹا اللہ اس کو کاٹے

اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متفق علیہ اور ام المومنین میمونہ بنت الحارث رضی

أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا

کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی اور رسول اللہ صلعم سے اجازت نہ لی جب آنحضرت صلعم اس کی باری کے دن اس کے گھر

الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي

الفاظ ابوداؤد کے ہیں یا رسول اللہ آپ کو خبر ہوئی کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے

قَالَ أَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

آپ نے فرمایا کیا تو نے آزاد کر دی اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تجھے بڑا اجر ہوتا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمَتْ

متفق علیہ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہا اس نے

عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ

کہ رسول اللہ صلعم کے عہد میں میری ماں جو مشرک تھی میرے گھر آئی میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اور کہا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے میں اس سے

أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهَا رَاغِبَةٌ أَيْ طَامِعَةٌ فِيمَا عِنْدَ بِنْتِهَا

آپ نے فرمایا ہاں تو اپنی ماں سے ملاپ کر متفق علیہ، اور یہ قول اسکا راغبۃ یعنے امید کرتی ہے اسین جو شے میری پاس ہے مجھ سے مانگتی ہے۔

شَيْئًا قِيلَ كَانَتْ أُمُّهَا مِنَ النَّسَبِ قِيلَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ

میرے سے بعضے کہتے ہیں کہ ان کی نسبی تھی اور بعضے کہتے ہیں رضائی تھی مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ در

وَعَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ

اور زینب ثقفیہ عبداللہ بن مسعود رضی کی عورت سے روایت ہے کہا اس نے کہ فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ

رسول اللہ صلعم نے اے جماعت عورتوں کی تم صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیور میں سے صدقہ کرنا پڑے۔ زینب نے کہتی ہے

قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ

میں عبداللہ بن مسعود اپنے خاوند کے پاس آئی اور اسکو کہا کہ تو آدمی تنگدست ہے اور تحقیق

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ

رسول اللہ صلعم نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم کیا ہے تو جا اور رسول اللہ صلعم سے تو پوچھ اگر تم کو

ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَلْ ائْتِهِ اَنْتَ

صدقہ دینا مجھ کو کافی ہو تو میں دوں اور نہ میں کسی اور کو صدقہ دوں عبداللہ نے کہا تو ہی جا کر پوچھ

فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ

میں گئی تو ایک عورت انصار میں سے رسول اللہ صلعم کے دروازے پر کھڑی تھی اور جو میرا مطلب

حَاجَتُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ

وہی اوس کا مطلب تھا اور رسول اللہ صلعم ہیبت دیئے گئے تھے کو بلال

عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ

اندر سے نکلا ہم نے اوسکو کہا کہ تو رسول اللہ صلعم سے جاکر پوچھ کہ دو عورتیں دروازہ پر

بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ

کھڑی پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے خاوند اور لڑکے یا اوتن پر صدقہ کریں۔

حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اوسکو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں بلال نے رسول اللہ صلعم کے پاس جاکر

فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَاَةٌ مِّنَ

سوال کیا آپنے فرمایا وے دونوں عورتیں کون ہیں بلال نے کہا ایک عورت

الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ

انصار میں سے اور ایک زینب ہے آپنے فرمایا کونسی زینب ہے اوسنے کہا

هِيَ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ

زینب عبداللہ کی عورت رسول اللہ صلعم نے فرمایا اوکو دو اجر ہونگے ایک

الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ

قرابت کا دوسرا صدقہ کا وہ متفق علیہ روایت ہے ابو سفیان صخر بن حرب سے رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ هِرَقْلَ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِاَبِيْ سُفْيَانَ

اللہ عنہ اپنی حدیث طویل میں کہ ہرقل کے قصہ کی کہ ہرقل نے ابوسفیان کو کہا

فَمَاذَا يَاْمُرُكُمْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کہ وہ نبی تم کو کیا امر کرتا ہے ابوسفیان کہتا ہے میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ

اور کوئی اور کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور اپنے باپ دادا کی باتوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمکو نماز پڑھنے اور صدقہ کرنے اور

وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حرام سے بچنے اور قرابتیوں سے نیکی کرنیکا امر کرتا ہے متفق علیہ۔ ابوذر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُّذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ

رسول اللہ صلعم نے کہ تم عنقریب ایک زمین کو فتح کروگے جس میں قیراط کا ذکر کیا جاتا ہے اور ایک

وَفِيْ رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُّسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِا

روایت میں ہے کہ تم عنقریب ملک مصر کو فتح کروگے اور وہ زمین ہے جسمیں قیراط کا نام لیا جاتا ہے سو تم میری وصیت مانو وہاں کے لوگوں کے

قِبْطِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْهَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰى اَهْلِهَا

سوالیتہ اور انکے لیے امان ہے اور ان سے برادری ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم وہ زمین فتح کرو تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نیکی اور احسان کرو کیونکہ

فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَّصِهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ الرَّحِمُ الَّتِيْ

اور کیونکہ انکو امان اور برادری ہے اور کہا امان اور مصاہرت ہے روایت کی تم نے۔ علماء نے کہا ہے کہ انکے لئے برادری ہے

لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَالصِّهْرُ كَوْنُ مَارِيَةَ

اسلئے فرمایا کہ ہاجر اسماعیل علیہ السلام کی ماں انہیں سے تھی اور صہر اسلئے فرمایا کہ ماریہ قبطیہ

اِبْرَاهِيْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کی والدہ انہیں سے تھی اور روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے

عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہا کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِيْ

صلعم نے قریش کو بلایا قریش جمع ہوگئے آپنے عام طور پر نصیحت کی اور خاص خاص لیکر بھی نصیحت کی پھر فرمایا اے بنی عبد شمس اے

كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ

کعب بن لوی اپنی اولاد کو اپنی جانوں کو عذاب سے بچاؤ اے مرہ بن کعب کی اولاد اپنی جان

مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا

دوزخ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے چھڑاؤ اے ہاشم کی اولاد اپنی جان کو

اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ

أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا

اپنی جان کو دوزخ سے چھڑا لو اس واسطے کہ میں تم کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے کچھ بچا نہیں سکتا لیکن تمہاری بڑی رشتہ داری کا حق ہے

سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالِهَا بِفَتْحِ الْبَاءِ الثَّانِيَةِ

میں اس کو ملاؤں گا تری رشتہ داری کے رشتے سے یہ قول آپ کا بِبَلَالِهَا ساتھ فتحہ کے ہے

وَكَسْرِهَا وَالْبَلَالُ الْمَاءُ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ سَأَصِلُهَا شَبَّهَ قَطِيعَتَهَا بِالْحَرَارَةِ الَّتِي

اور کسرہ کے اور بلال پانی ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ ملاؤں گا اس کو تشبیہ دی رحم کے قطع ہونے کو ساتھ حرارت کے جو

تُطْفَأُ بِالْمَاءِ وَهَذِهِ تُبَرَّدُ بِالصِّلَةِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

بجھائی جاتی ہے پانی سے اور یہ حرارت سوزش کی ملانے سے رشتہ کے اور ابو عبداللہ بن العاص رضی سے روایت ہے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ

کہا میں نے کہ میں نے اپنے کان سے سنا رسول اللہ صلعم ظاہر فرماتے تھے

سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

سر یہ کہ کہ آل فلاں کی اولاد میری دلی اور دوست نہیں میرا ولی تو اللہ ہے اور نیک صالح لوگ ہیں

وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَعَنْ أَبِي

لیکن مجھے ان سے رشتہ داری کا تعلق ہے سو اس کو تر و تازہ کروں گا ساتھ تری کے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں ابو

أَيُّوبَ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا

ایوب خالد بن زید انصاری رضی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ اے

رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ

رسول اللہ مجھ کو بتا کوئی عمل جو مجھ کو بہشت میں داخل کرے اور دور کرے مجھ کو آگ سے آپ نے فرمایا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي

تو نے بڑی بات کی تو عبادت کر اللہ کی چیز کو اس کا شریک مت کر اور نماز قائم کر اور

الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ادا کر اور رشتہ داری کے لوگوں سے ملا پھر متفق علیہ اور سلمان بن عامر رضی سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چاہیے کہ افطار کیا کرے

بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسَاكِينِ

برکت والی چیز ہے اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا صدقہ مسکین کو دینا

صَدَقَةٌ وَعَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ حدیث حسن رواہ الترمذی

فقط صدقہ ہے اور رشتہ دار میں دو کو کیسو دینا دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحم ف۱ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَۃٌ

حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ میرے نیچے ف۲ ایک عورت تھی کہ

وَکُنْتُ اُحِبُّہَا وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَہُہَا فَقَالَ لِیْ طَلِّقْہَا فَاَبَیْتُ فَاَتَی عُمَرُ النَّبِیَّ

مجھ کو اس سے بہت پیار تھا اور عمر اسکو مکروہ جانتا تھا عمر رضہ نے مجھے کہا کہ تو اسکو چھوڑ دے میں نے انکار کیا عمر رضہ نے نبی صلے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلِّقْہَا

اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ذکر کیا تبھی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اوسکو چھوڑ دے روایت کی یہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ

ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوالدرداء رضہ سے

اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِیْ امْرَاَۃً وَّاِنَّ اُمِّیْ تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِہَا فَقَالَ

اللہ عنہ کہ ایک آدمی اسکے پاس آکر بیان کیا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجھے کہتی ہے کہ تو اسکو چھوڑ دے ابوالدرداء نے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ

میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے کہ باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے ف۳

فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

اگر تو چاہے اس دروازہ کو ضائع کر یا اوسکی حفاظت کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

حسن صحیح ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لِخَالَۃٍ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

وسلم نے کہ خالہ بمنزلہ والدہ کے ہے روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے

وَفِیْ ہٰذَا الْبَابِ اَحَادِیْثُ کَثِیْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مَشْہُوْرَۃٌ مِّنْہَا حَدِیْثُ اَصْحَابِ

اور اس باب میں حدیثیں بہت ہیں صحیحین میں مشہور ہیں اون میں سے ہے اصحاب الغار

الْغَارِ وَحَدِیْثُ جُرَیْجٍ وَّقَدْ سَبَقَا وَاَحَادِیْثُ مَشْہُوْرَۃٌ فِی الصَّحِیْحَیْنِ حَذَفْتُہَا

اور جریج کی حدیثیں جو تجھے گذر چکے ہیں اور صحیحین میں احادیث مشہور ہیں جن کو میں نے اون کو واسطے اختصار کے

اخْتِصَارًا وَمِنْہَا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الطَّوِیْلُ الْمُشْتَمِلُ

حذف کر دیا ہے تھے اور اون میں احادیث بڑی ضرور ہیں عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث اگر جو بڑی دراز ہے

ف۱ یعنی اس میں بڑا ثواب ہے اور صلہ رحم کے ترک میں بڑا عذاب ہے ۱۲

ف۲ یعنی میرے نکاح میں تھی ۱۲

اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی اطاعت واجب ہے ۱۲

ف۳ یعنی اس دروازہ کو ضائع کرنا یا اسکی حفاظت نہ کرنا تیرے اختیار میں ہے ۱۲

اسلام کے جیسا باپ کے حقوق اولاد پر ہیں ویسا ہی ماں کے حقوق اولاد پر ہیں کسی کا طریق دوسرے کے لئے کافی نہیں ہے ۱۲

ف۴ یعنی اس کو ذکر نہیں کیا ۱۲

عَلٰى جُمَلٍ كَثِيرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ وَآدَابِهٖ وَسَاَذْكُرُهٗ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اور اسلام کے بہت قاعدوں اور آداب پر مشتمل ہے اور میں وہ پوری حدیث کو باب الرجاء میں ذکر کروں گا

تَعَالٰى فِيْ بَابِ الرَّجَآءِ قَالَ فِيْهِ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

انشاء اللہ تعالیٰ۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے اوس حدیث میں کہا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس

يَعْنِيْ فِيْ اَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَنْتَ قَالَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ

ابتدا نبوت کے وقت مکہ میں آیا میں نے آپکو کہا کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے آپنے فرمایا مجھے

اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَ

اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا آپنے فرمایا مجھے صلہ رحم اور

كَسْرِ الْاَوْثَانِ اَنْ يُّعْبَدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكَ بِهٖ شَيْءٌ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ

اور بتوں کے توڑنے اور اللہ کی عبادت اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کیلئے بھیجا ہے اور اوسنے تمام حدیث ذکر کی اور خاص اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت ہے

وَالْقُوَّةُ اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

اکتالیسواں باب عقوق اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر کیا یہ توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑو

اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ وَقَالَ

اپنے ناتے ایسے لوگ وہی ہیں جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کر دیا اوںکو بہرا اور اندھا کر دیا اوںکی آنکھیں اور فرمایا

تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ

جو لوگ توڑتے ہیں اقرار اللہ کا اوسکو پکا کر اور کاٹتے ہیں جو چیز کہا اللہ نے

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ

اوسکو جوڑنا اور فساد ڈالتے ہیں ملک میں یہی لوگ ہیں جنکو پھٹکار ہے پہنچے لعنت اور اونکو ہے برا گھر

وَقَالَ تَعَالٰى وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور فرمایا اور چکا دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اوسکے سوا اور ماں باپ سے بھلائی

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا

اگر ہو پہنچا جاوے تیرے سامنے بڑھاپے کو وہ ایک یا دونو تو نہ کہہ اونکو ہوں اور نہ جھڑک اون کو

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کے پیار سے اور کہہ اے رب

اوپر رحم کر جیسے پالا اونہوں نے مجھ کو چھوٹا۔

وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ

ابوبکرہ نفیع بن حارث رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ کہا میں تم کو نہ بتلاؤں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں

ثَلَاثًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ

تین بار ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے حضرت نے فرمایا کہ ٹھہرانا کسی کو شریک حضرت کے برابر اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت

مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى

تکیہ سے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو جھوٹی گواہی دینا پس اسی بات کو مکرر کہتے رہے یہاں تک

قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله

کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے متفق علیہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے

عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کو ایذا دینی

وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَيَمِينُ الْغَمُوسِ الَّتِي يَحْلِفُ

اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے روایت کی اس کو بخاری نے یمین غموس وہ قسم ہے

كَاذِبًا عَامِدًا سُمِّيَتْ غَمُوسًا لِأَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْإِثْمِ وَعَنْهُ أَنَّ

کہ آدمی جان بوجھ کر جھوٹ پر قسم کھائے یمین غموس اوسکا نام رکھا گیا ہے کہ غموس کے معنے ڈبونے کے ہیں اور یہ قسم کھانے والے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے

رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا

کہ فرمایا یا رسول اللہ صلعم نے کہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنی والدین کو گالیاں دے لوگوں نے کہا

يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ

یا رسول اللہ کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالیاں دیتا ہے آپ نے فرمایا ہاں کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو گالی

أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ

دیتا ہے اور کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے بڑا

الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ

کبیرہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے کہا گیا یا رسول اللہ صلعم

يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ

اپنے والدین کو آدمی کسطرح لعنت کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے

فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ وَعَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ

وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور کسی والدہ کو گالی دیتا ہے وہ دوسرا اسکی والدہ کو گالی دیتا ہے۔ ابو محمد جبیر بن مطعم رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹنے والا جنت میں نہ داخل ہوگا۔

قَالَ سُفْيَانُ فِیْ رِوَايَتِهٖ يَعْنِیْ قَاطِعَ رَحِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ عِيْسٰى

کہا سفیان نے اپنی روایت میں یعنی برادری سے قطع کرنے والا۔ متفق علیہ۔ ابو عیسیٰ

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے

حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ

ماؤں کو ستانا تم پر حرام کیا ہے اور جو تم پر واجب ہو اوسکو ادا کرنا اور جو تمہارا حق نہیں اوسکے طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا تم پر حرام کیا ہے

قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهٗ مَنْعًا مَعْنَاهُ

اور قیل و قال اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنا یہ چیزیں تم سے بڑا جانتا ہے۔ متفق علیہ۔ قول۔ آپ کا منع کرنا

مَنْعُ مَا وَجَبَ وَهَاتِ طَلَبُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَوَاْدُ الْبَنَاتِ مَعْنَاهُ دَفْنُهُنَّ فِی

روکدینا واجبات کا اور ہات یعنے مانگنا اپنے لئے جو اسکے لئے جائز نہیں اور وادالبنات یعنے ان کو زندہ

الْجُيُوْبِ وَقِيْلَ وَقَالَ مَعْنَاهُ الْحَدِيْثُ بِكُلِّ مَا يَسْمَعُهٗ فَيَقُوْلُ قِيْلَ كَذَا

دفن کرنا۔ قیل و قال کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جو بات سنے وہی لوگوں میں کہدیا کرے کہ ایسا کہا گیا ہے اور فلانے نے ایسا

وَقَالَ فُلَانٌ كَذَا مِمَّا لَا يَعْلَمُ صِحَّتَهٗ وَلَا يَظُنُّهَا وَكَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ

کہا ہے اور اوسکی صحت کا نہ علم ہو نہ ظن رکھتا ہو اور اسی قدر جھوٹ آدمی کو کافی ہے کہ جو بات سنا کرے وہی کہدیا کرے

بِكُلِّ مَا يَسْمَعُ وَاِضَاعَةُ الْمَالِ تَبْذِيْرُهٗ وَصَرْفُهٗ فِیْ غَيْرِ الْوُجُوْهِ الْمَاْذُوْنِ فِيْهَا

اور مال کو ضائع کرنا یہ ہے کہ اسکو اسراف کرے اور دنیا اور آخرت کے مطالب میں جہاں شریعت نے مال کو صرف کرنیکا اذن دیا ہے اون میں صرف

مِنْ مَّقَاصِدِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَتَرْكُ حِفْظِهٖ مَعَ اِمْكَانِ الْحِفْظِ وَكَثْرَةُ الْاِلْحَاحِ

نہ کرے بلکہ غیر جگہوں میں صرف کرے اور باوجود امکان حفاظت کے مال کی حفاظت نہ کرے اور

فِيْمَا لَا حَاجَةَ اِلَيْهِ وَفِیْ لُبَابِ اَحَادِيْثَ سَبَقَتْ فِیْ بَابٍ قَبْلَهٗ

بلا حاجت سوال میں الحاح کرے اور اس باب میں بہت احادیث ہیں جو پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

كَحَدِيْثِ وَاَقْطَعُ مَنْ قَطَعَكَ وَحَدِيْثِ مَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ

جیسا حدیث واقطع من قطعک اور حدیث من قطعنی قطعہ اللہ

اَلْبَابُ الثَّانِی وَالْاَرْبَعُوْنَ فِیْ فَضْلِ بِرِّ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَ

باب بیالیسواں باب

الْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ یُنْدَبُ اِکْرَامُہٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ

ماں اور رشتہ داروں اور بیوی اور ہر ہم محبتوں کے دوستوں سے نیکی کرنے کے بیان میں ابن عمر رضی

اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ

اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بہت بڑی نیکی میں سے ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے

اَبِیْہِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ

یعنی محبت کرے اور وہ سے روایت ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی سے کہ

رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَہٗ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ وَ

کو ایک اعرابی عبداللہ بن عمر کو مکہ کی راہ میں ملا اوسکو عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور

حَمَلَہٗ عَلٰی حِمَارٍ کَانَ یَرْکَبُہٗ وَاَعْطَاہُ عِمَامَۃً کَانَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ

جس گدھے پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اوسکو سوار کیا اور اپنے سر کی دستار اوسکو عطا کی کہا ابن دینار رحمہ نے کہ ہم نے

فَقُلْنَا لَہٗ اَصْلَحَکَ اللّٰہُ اِنَّہُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّہُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ

عبداللہ کو کہا کہ خدا تجھ کو بھلا کرے یہ اعرابی لوگ ہیں یہ تو تھوڑی عطا سے خوش ہو جایا کرتے ہیں

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اِنَّ اَبَا ھٰذَا کَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عمر رضی نے کہا کہ اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ

اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے

اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَۃُ الرَّجُلِ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہ بہتر نیکو کاری اور بڑی سعادمندی یہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے ملا پ کرے اور ایک روایت میں ابن دینار سے اور وہ سے ابن عمر رضی

اَنَّہٗ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ کَانَ لَہٗ حِمَارٌ یَّتَرَوَّحُ عَلَیْہِ اِذَا مَلَّ رُکُوْبَ الرَّاحِلَۃِ

کہ ابن عمر جب مکہ کو جایا کرتے تھے تو ایک گدھا سوار رہنے کا تھا کہ جب اونٹنی کی سواری سے تھک جاتے تو اوسپر سوار ہوا کرتے تھے

وَعِمَامَۃٌ تَشُدُّ بِھَا رَاْسَہٗ فَبَیْنَا ھُوَ یَوْمًا عَلٰی ذٰلِکَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِہٖ اَعْرَابِیٌّ

اور ایک دستار جسے سر پر باندھا کرتے تھے ایکدن اوسی گدھے پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے کہ رستہ میں ایک اعرابی آیا ابن عمر

فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰی فَاَعْطَاہُ الْحِمَارَ فَقَالَ اِرْکَبْ

نے اوسکو کہا کہ تو فلان بن فلاں کا بیٹا نہیں اوسنے کہا ہاں پس اوسکو اپنا گدھا دیدیا۔ اور کہا کہ اسپر سوار ہو جا

هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ شُدَّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

اور دستار دیدی کہ یہ اپنے سر پر باندھ لے اوسکے بعض یاروں نے کہا کہ خوا مخواہ تجھے بخشے تو نے اپنی

أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرْكَبُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ

سواری کا گدھا جس پر تو آدم کی چاہا اسکو دیدیا اور دستار جو تو خود باندھا کرتا تھا اوسکو دیدی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ بہتر نیکو کاری اور سعادتمندی یہ ہے

أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ

کہ باپ کے بعد آدمی اپنے باپ کے اوٹھ جانے پر دوستوں سے سلوک کرے اور اسکا باپ عمر رضہ کا دوست تھا یہ سب روایات

كُلَّهَا مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ

مسلم کے ہیں روایت ہے ابو اسید ساتھ ضمہ ہمزہ اور فتحہ سین کے مالک بن ربیعہ

السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

ساعدی رضہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بیٹھے تھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ

کہ ایک شخص جو بنی سلمہ میں سے تھا آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ کوئی

مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا فَقَالَ نَعَمِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا

نیکی ایسی باقی ہے کہ والدین کی موت کے بعد میں وہ نیکی اونسے کروں آپ نے فرمایا ہاں افکے لئے دعا اور

وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ

استغفار کرنا انکی موت کے بعد اونکا عہد جاری کرنا اور ان کی قرابتوں سے جنسے صلہ اور ملاپ کا تعلق نہیں صلہ اور ملاپ کرنا جنسے

إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

کہ نہیں ہوتا مگر انکے سبب اور انکے دوست کا اکرام کرنا روایت کی ہے ابو داؤد نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ

کہ کہا میں نے رسول اللہ صلعم کی عورتوں میں سے غیرت نہیں کی جیسے خدیجہ رضہ پر کی ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ

اور میں نے اونکو کبھی نہیں دیکھا مگر رسول اللہ صلعم اونکا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور اکثر بکری ذبح کرکے

ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّ

اسکے اعضا کاٹ کر خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے میں کبھی کہا کرتی گویا

لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي

دنیا میں خدیجہ رضؓ کے سوا کوئی دوسری عورت ہی نہیں ہوتی آپ فرماتے کہ خدیجہ ایسی تھی ایسی تھی اور ایسی ایسی تھی اور اولاد اس سے

مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي

مجھ اولاد ہیں متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح کرتے اور اس کی

خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ أَرْسِلُوا

سہیلیوں کو ہر ایک کے خیال کے موافق ہدیہ بھیجتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے

بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ

کہ خدیجہ رضؓ کی پیاریوں کو گوشت بھیجدو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہالہ بنت خویلد

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ

خدیجہ رضؓ کی حقیقی بہن نے رسول اللہ صلعم سے اذن طلب کیا پس یاد آیا آپکو خدیجہ رضؓ کا اذن مانگنا

فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ فَوَلَهَا فَارْتَاحَ هُوَ بِالْحَاءِ

پس اس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہم ہالہ بنت خویلد قول صحیح کا فارتاح ساتھ حاء کے ہے

وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ

اور کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی میں فارتاع ساتھ عین کے ہے اور اسکا معنی ہے کہ ڈر گئے جس اذن سے

اهْتَمَّ بِهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ

اور روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہا کہ میں جریر بن

عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ

عبداللہ بجلی کہا کہ ایک سفر میں تھا وہ میری خدمت کرتا تھا اور میں اوسکو کہتا تھا کہ نکرا وہ نے کہا کہ

رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَيْتُ عَلَى نَفْسِي

انصار کو رسول اللہ صلعم کیساتھ الساکرتے دیکھا تھا میں نے بھی قسم کہا لی کہ میں بھی بس کی

أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انصاریوں سے صحبت کرونگا اوس کی خدمت ضرور کیا کرونگا متفق علیہ

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ

باب تیتالیسواں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے اکرام و فضل کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يُّعَظِّمْ

تجھ سے گندی باتیں اے اس گھر والو اور ستھرا کرے تم کو ایک ستھرائی اور جو کوئی ادب رکھے

شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

اللہ کے نام کی چیزوں کا سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے یزید بن حیان رحمۃ اللہ

تَعَالٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

تعالیٰ کہا میں نے کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم رضی کے پاس گئے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهٗ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا

جب ہم اوسکے پاس بیٹھ گئے تو حصین رحمۃ اللہ نے اوسکو کہا کہ اے زید تو بہت بھلائی

كَثِيْرًا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ حَدِيْثَهٗ وَغَزَوْتَ

کو پہنچا ہے تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اور اوسکی باتیں سنی ہیں اور آپکے ساتھ جہاد میں شامل

مَعَهٗ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ لَقَدْ لَقِيْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ

ہوا ہے اور اوسکے پیچھے نماز پڑھی ہے بیشک اے زید تو نے بہت بھلائی حاصل کی ہے اے زید کوئی بات جو تو نے

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ

رسول اللہ صلعم سے سنی ہے ہمکو سنا زید نے کہا اے بھتیجے واللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میرا

سِنِّيْ وَقَدُمَ عَهْدِيْ وَنَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ اَعِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

زمانہ بہت گذر گیا ہے اور جو باتیں رسول اللہ صلعم سے مجھے یاد تھیں بعضے بھول گئی ہیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ

جو بات میں تم کو سناؤں قبول کرو اور مجھے زیادہ تکلیف مت دو پھر اوسنے کہا کہ ایک دن

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُّدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلعم نے ایک پانی پر جسکا نام خم تھا کھڑے ہو کر ہم کو خطبہ سنایا

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے لوگو میں

بَشَرٌ يُّوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا

آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پاس رب کا پیغام لانیوالا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری عمدہ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں

كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى

تو خدا کی کتاب ہے جسمیں راہ نمائی اور روشنائی ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اوسکو مضبوط پکڑ جاؤ پس آپنے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی

كِتَابَ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ

اور اوسکی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میرے اہل بیت ہیں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی اہل بیت کے معاملہ میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں

فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

حصین نے اوسکو کہا کہ اے زید ہم آپکی اہل بیت کون ہیں کیا آپکی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے نہیں زید نے کہا

قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَ

کہ بیبی ازواج اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر آپکے بعد صدقہ حرام ہے حصین نے کہا

مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ

وہ کون کون ہیں زید نے کہا علی اور عقیل اور جعفر اور عباس رضی اللہ عنہم کی اولاد ہیں

الصَّدَقَةَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ

صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک میں ہے خبردار میں تم میں

ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ

دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکا تابع ہوگا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دے گا

كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

وہ ضلالت پر ہوگا روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

موقوفاً کہ ابو بکر نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے

أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ ارْقُبُوهُ رَاعُوهُ وَاحْتَرِمُوهُ وَأَكْرِمُوهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

اہل بیت کی رعایت واحترام کرو روایت کی یہ بخاری نے معنی رقبوہ کا رعایت کرو اسکی اور احترام کرو

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي تَوْقِيرِ الْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ وَ

باب چوالیسواں علماء اور بزرگوں اور فضلاء کی توقیر کے بیان میں اور

تَقْدِيمِهِمْ عَلَى غَيْرِهِمْ وَرَفْعِ مَجَالِسِهِمْ وَإِظْهَارِ رُتْبَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

غیروں پر اونکی تقدیم اور اونکی مجالس کے رفعت اور اونکے مراتب کے اظہار کے ذکر میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ

کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور نہیں جانتے اور ابو مسعود عقبہ

ابْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ

لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن بہت اچھا پڑھتا ہو اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس شخص کو

بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَآءً

سنت کا علم زیادہ ہو اگر سنت کے علم میں برابر ہیں تو وہ شخص امامت کرے جس نے ہجرت پہلے کی ہو اور اگر ہجرت میں برابر ہوں

فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ

تو جو عمر میں بڑا ہو پھر کوئی شخص کسی دوسرے کے مقام پر جا کر نہ امامت کرائے اور نہ اس کی اجازت کے سوا اس کے

عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا

گھر میں جائے مسلم نے یہ روایت کی ہے مسلم نے اور اسی کی ایک روایت میں ہے عمر کی جگہ

سِنًّا اَيْ اِسْلَامًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَاُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ

اسلام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو قرآن کتاب پڑھتا ہو اور قرأت میں

قِرَاءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي

اقدم ہو اگر قرأت میں مساوی ہوں تو جو شخص ہجرت میں اقدم ہو اگر ہجرت میں

الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَالْمُرَادُ بِسُلْطَانِهٖ مَحَلُّ وِلَايَتِهٖ اَوِ الْمُؤَدَّنُ

برابر ہوں تو جو شخص عمر میں بڑا ہو اور سلطان سے مراد جگہ حکومت اسکے لی ہے یا خاص

الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ وَتَكْرِمَتُهٗ بِفَتْحِ التَّآءِ وَكَسْرِ الرَّآءِ وَهِيَ مَا يَنْفَرِدُ بِهٖ مِنْ

موضع اسکا اور تکرمتہ ساتھ فتحہ تا کے اور کسرہ را کے ہے اور یہ وہ چیز ہے جو منفرد ہو وہ ساتھ اوسکے

فِرَاشٍ وَسَرِيْرٍ وَنَحْوِهِمَا وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

فرش اور چارپائی وغیرہ سے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں

مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا

پر ہاتھ پھیرا کرتے اور فرمایا کرتے برابر ہو جاؤ اور مختلف مت ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں اور تم میں سے جو لوگ عاقل

الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهٗ صَلْعٌ

بالغ سمجھدار ہوں وہ میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں پھر جو اوسکے نزدیک ہوں پھر جو اوسکے نزدیک ہوں روایت کی ہے مسلم نے اور قولہ صلعم

اللّٰهُ عَابِرٌ سَلَّمَ لِيَلِنِيْ هُوَ بِتَخْفِيْفِ النُّوْنِ وَلَيْسَ قَبْلَهَا يَآءٌ وَرُوِيَ بِتَشْدِيْدِهٖ

ساتھ تخفیف نون کے اور نون سے پہلے یا نہیں اور مروی ہے ساتھ تشدید

النُّوْنِ مَعَ يَآءٍ قَبْلَهَا وَالنُّهٰى الْعُقُوْلُ وَاُولُو الْاَحْلَامِ الْبَالِغُوْنَ وَقِيْلَ اَهْلُ

نون کے بیشتر اسکے پہلے نون سے اور نہی عقلیں ہیں اور اولاد حلام بالغ ہیں اور بعض نے کہا صاحب

الحلوم والفضل وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول

سلم اور بزرگی کے اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليليني منكم أولوا الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے کہ تم میں سے عاقل یا فہم سمجھدار نماز میں میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں پھر جو ان کے ملے ہوئے ہوں اوسکے نزدیک ہوں

ثلاثا وإياكم وهيشات الأسواق رواه مسلم وعن أبي يحيى وقيل

تین بار فرمایا اور بازاریوں کے شور وغوغا سے احتراز کرو اسکو مسلم نے روایت کی یہ مسلم نے ابو یحییٰ اور کہا گیا ہے

أبي محمد سهل بن أبي حثمة بفتح الحاء المهملة وإسكان الثاء المثلثة

ابو محمد سہل بن ابی حثمہ ساتھ فتح حا اور سکون ثا مثلثہ کے

الأنصاري رضي الله عنه قال انطلق عبد الله بن سهل ومحيصة بن

انصاری رضہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن

مسعود إلى خيبر وهي يومئذ صلح فتفرقا فأتى محيصة إلى عبد الله

مسعود رضہ خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں سے اوس زمانہ میں صلح ہی تھی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے محیصہ عبداللہ بن

بن سهل وهو يتشحط في دمه قتيلا فدفنه ثم قدم المدينة فانطلق

سہل کے پاس آیا وہ خون میں قتل ہو کر تڑپ رہا تھا اوسکو دفن کر کے مدینہ میں آیا اور عبد

عبد الرحمن بن سهل ومحيصة وحويصة ابنا مسعود إلى النبي صلى الله عليه

الرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فذهب عبد الرحمن يتكلم فقال كبر كبر وهو أحدث القوم فسكت

عبدالرحمن نے چاہا کہ بات کرے فرمایا بڑے بڑے کو بات کرنے دو وہ سب میں سے کم عمر تھا وہ خاموش ہو گیا

فتكلما فقال أتحلفون وتستحقون قاتلكم وذكر تمام الحديث متفق عليه

اور ان دونوں نے حوں کہ معاملہ میں بات کی اپنے فرمایا کہ قسم کھاؤ تو قاتل کے کہ قصاص کیلئے حق ہو سکتے ہو اور تمام حدیث ذکر کیا متفق علیہ

وقوله صلى الله عليه وسلم كبر كبر معناه ليتكلم الأكبر وعن جابر رضي

اور قولہ صلعم کبر کبر یعنے کلام کرے بڑا جابر رضہ سے روایت ہے

الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الرجلين من قتلى

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم احد کے مقتولوں میں سے دو دو آدمی کو

أحد يعني في القبر ثم يقول أيهما أكثر أخذا للقرآن فإذا أشير إلى أحدهما

ایک قبر میں جمع کرتے پھر فرماتے انمیں سے قرآن زیادہ کون جانتا ہے جسکی طرف لوگ اشارہ کرتے

قَدَّمَهُ فِي التَّحْدِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

آپ اوسکو تحریر میں مقدم کرنے روایت کی یہ بخاری نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ أَسْتَاكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کو خواب میں معلوم ہو کہ مسواک کرتا ہوں کہ دو آدمی میرے پاس آئے ایک

أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ

بڑوں دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دی مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے میں نے بڑے کو دی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مُسْنَدًا وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضي قَالَ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے مسنداً اور بخاری نے تعلیقاً ذکر کیا ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ تَعَالَى إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے بوڑھے

الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامِ ذِي السُّلْطَانِ

مسلمان اور قرآن جاننے والے کی تعظیم جو اوس میں غلو و تکبر کرے پسند نہ ہو اور نہ دور ہو جیوالا اوس سے اور بادشاہ

الْمُقْسِطِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عادل کا اکرام کرنا حدیث ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ

اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں

لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُعَرِّفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

کہ ہم میں سے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑے کی بزرگی و شرافت نہ جانے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور

التِّرْمِذِيُّ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ لَيْسَ مِنَّا

ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے ہم میں سے بڑے کا حق نہ جانے اور

وَعَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ

میمون بن ابی شبیب رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضہ کے پاس ایک سائل آیا اونہوں نے اوس کو

كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَأَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ فَقِيلَ لَهَا فِي

ایک ٹکڑا دیا اور ایک اور آدمی آیا کہ اسکے بڑے کپڑے تھے اونہوں نے اوسکو بٹھلا کر کھانا کھلایا لوگوں نے اس امر میں کہا گیا

ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ

تو جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اتارو لوگوں کو انکے مرتبہ اوسکے

رواہ ابوداود ولکن قال میمون لم یدرک عائشۃ وقد ذکرہ مسلم فی اول

روایت کی ہے ابوداود نے۔ لیکن اس نے کہا ہے کہ میمون نے عائشہ رضہ کی ملاقات نہیں کی اور مسلم نے اس حدیث کو اپنے کتاب صحیح

صحیحہ تعلیقا فقال وذکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امرنا رسول

کی ابتدا میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے اور عائشہ رضہ سے ذکر کیا ہے کہ ہم کو رسول

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ننزل الناس منازلہم وذکرہ الحاکم ابو

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو اونکے مرتبے میں اتارا کریں اور

عبداللہ فی کتابہ معرفۃ علوم الحدیث وقال ھو حدیث صحیح وعن

ابوعبداللہ حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں اسکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم عیینۃ بن حصن فنزل علی ابن

روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا کہ عیینہ بن حصن آیا اور اپنے

اخیہ الحر بن قیس وکان من النفر الذین یدنیہم عمر رضی اللہ

برادر زادہ حر بن قیس کے ہاں فرود ہوا اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جنکو عمر رضہ اپنے نزدیک بٹھایا کرتا تھا

عنہ وکان القراء اصحاب مجلس عمر ومشاورتہ کھولا کانوا شیوخا

اور عمر رضہ کے مجلس والے اور مشورہ کرنے تھے خواہ بوڑھے ہوں یا جوان

فقال عیینۃ لابن اخیہ یا ابن اخی لک وجہ عند ھذا الامیر فاستاذن

پس عیینہ نے اپنے برادر زادہ حر کو کہا اے برادر زادہ اس امیر کے پاس تیری قدر ہے تو میرے واسطے

لی علیہ فاستاذن لہ عمر فلما دخل قال ھی یا ابن الخطاب فوا اللہ ما تعطینا

اذن طلب کر اور حر اوسکے واسطے اذن طلب کیا عمر رضہ نے اوسکو اذن دیدیا جب دربار میں آیا تو اوسنے عمر رضہ کو کہا کہ اے ابن خطاب تو ہم کو

الجزل ولا تحکم فینا بالعدل فغضب عمر رضی اللہ عنہ حتی ھم ان یوقع

بہت دیتا اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رضہ یہ بات سنکر غضب ناک ہوا اور اوس سے درہم ہونے کا

بہ فقال لہ الحر یا امیر المؤمنین ان اللہ تعالی قال لنبیہ صلی اللہ

حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے اپنے نبی کو فرمایا ہے

علیہ وسلم خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین وان ھذا من

خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین اور یہ شخص

الجاھلین واللہ ما جاوزھا عمر حین تلاھا علیہ وکان وقافا عند کتاب

جاہلوں میں سے ہے واللہ جب اوسکے پاس یہ آیت پڑھی عمر کا غصہ وہی وقت فرو ہو گیا اور عمر رضہ قرآن شریف بہت ہی ٹھہر جایا کرتے تھے۔

اللہ رواہ البخاری وعن ابی سعید سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ قال

روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابو سعید سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا

لقد کنت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما فکنت احفظ عنہ

تحقیق میں رسول اللہ صلعم کے عہد میں لڑکا تھا پس میں آپ سے سنتا حفظ کر لیا کرتا تھا

فما یمنعنی من القول الا ان ھھنا رجالا ھم اسن منی متفق علیہ

آپ سے مجھ کو اسکے کوئی چیز منع نہیں کرتی کہ یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں متفق علیہ

وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی

اکرم شاب شیخا لسنہ الا قیض اللہ لہ من یکرمہ عند سنہ

جوان بوڑھے کا اکرام بسبب اسکے بوڑھا ہونے کے نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اسکے بڑھاپے میں اوسکا اکرام کرنے والا

رواہ الترمذی وقال حدیث غریب

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

الباب الخامس والاربعون فی زیارۃ اھل الخیر ومجالستھم

باب پینتالیسواں باب نیک لوگوں کی زیارت اور مجالست اور

صحبتھم ومحبتھم وطلب الدعاء منھم وزیارۃ المواضع الفاضلۃ

صحبت اور محبت انکی اور انکی زیارت کی خواہش کرنی اور انسے دعا چاہنی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ اذ قال موسی لفتاہ لا ابرح حتی ابلغ مجمع البحرین او

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب موسیٰ نے اپنے جوان کو کہا کہ میں نہ ہٹونگا جبتک کہ پہنچوں دو دریا کے

امضی حقبا الی قولہ تعالیٰ قال لہ موسی ھل اتبعک علی ان تعلمن مما

یا جاؤں حادث قرون اس آیت تک قال لہ موسیٰ ھل اتبعک علی ان تعلمن

علمت رشدا وقال تعالیٰ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ

تا علمت رشدا اور فرمایا اور تھام رکھ آپ کو اوگوں سے تو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور

والعشی یریدون وجھہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال ابو بکر

شام طالب ہیں اوسکے منہ کے انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا

لعمر رضی اللہ عنہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کو کہا

انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ رضي الله عنها نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ چلیے ہم دونوں ہم ام ایمن کی زیارت کریں جیسا رسول اللہ صلعم

يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا

اوس کی زیارت کیا کرتے تھے سو جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوسنے رونا شروع کر دیا ان دونوں نے اوسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کو تو نہیں چاہیئے کہ

عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ کے پاس ہی رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے اوسنے کہا میں اسلئے نہیں روتی ہوں کہ میں اس بات کو نہیں جانتی

أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ

کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے اوسنے کہا میں اسلئے نہیں روتی ہوں کہ میں نہیں جانتی

قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وحی آنی منقطع ہوگئی اوسنے اون دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور دونوں نے اوسکے ساتھ رونا شروع کر دیا روایت کی اسکو مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ اوسنے نقل کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرد تھا اوسنے

زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا

اپنے بھائی مسلمان کے جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا دیا کہا جب اوسکے

أَتَى عَلَيْهِ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ

پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا تو کدھر جانا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر

عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ تَعَالَى قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ

احسان ہے جسکو پالنا چاہتا ہے اوسے بھائیں صرف اس سے خدا کیواسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں تیرے

إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِقَوْلِهِ أَرْصَدَهُ

پاس پیغام لیکر آیا ہے کہ خدا نے بھی تجھ کو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کیواسطے دوست رکھتا ہے فرشتے نے کہا چاہا ہوا اوپر اوسکے

لِكَذَا إِذَا وَكَّلَهُ بِحِفْظِهِ وَالْمِدْرَجَةُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالرَّاءِ الطَّرِيقُ وَمَعْنَى تَرُبُّهَا

کذا جب مقرر کیا جائے اسکو واسطے حفظ اسکے اور مدرجہ ساتھ فتح میم اور راء کے معنی اسکا راستہ ہے اور معنے تربھا کا

تَقُومُ بِهَا وَتَسْعَى فِي صَلَاحِهَا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

تو گذرانی کرتا ہے اوسکی اور سعی کرتا ہے اوسکے سنوارنے کی اور اوسی ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

سَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنْ طِبْتَ وَطَابَ

کہ جو شخص بیمار پرسی کرے یا بھائی فی اللہ کی زیارت کرنے جاتا ہے اوسکو ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تو بھلا ہوا تیرا چلنا بھلا ہوا اور بھلا ہو

مَسْكًا وَتَبُوْأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِيْ

یہ چلتا ہوا تیز بیاسی نے جنت میں اترنے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور بعضے

بَعْضِ النُّسَخِ غَرِيْبٌ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

نسخوں میں غریب ہے ابو موسیٰ اشعری رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ہم نشین اور برا ہم نشین کی مثل کستوری کے اور آہنگر دن کی پھونکنی پھونکنے والے کی

الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ

مثل ہے کستوری والا یا تو کستوری تجھے عطا کریگا یا تو اوس سے خرید لے گا یا تو اوس سے خوشبو

رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا مُنْتِنَةً

پاویگا اور آہنگروں کی پھونکنی یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا تجھے اوس سے بدبو آویگی متفق علیہ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ يُحْذِيَكَ يُعْطِيَكَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا

علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا کہ عورت سے چار چیز کے سبب نکاح کیا جاتا ہے اوسکے مال کے سبب اور اوسکے حسب نسب کے سبب اور اوسکی خوبصورتی کے سبب اور اوسکی

فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ اَنَّ النَّاسَ يَقْصِدُوْنَ

ساتھ دین والیکے تو تجھکو وہ ہوں تو دونوں ہاتھ تیرے متفق علیہ یعنے لوگ قصد کرتے ہیں۔

فِيْ الْعَادَةِ مِنَ الْمَرْاَةِ هٰذِهِ الْخِصَالَ الْاَرْبَعَ فَاحْرِصْ اَنْتَ عَلٰى ذَاتِ الدِّيْنِ وَاظْفَرْ

عادت میں عورت سے ان چار خصلتوں کا پس تو شوق کر دین والی کی طرف اور بہرہ مند ہو

بِهَا وَاحْرِصْ عَلٰى صُحْبَتِهَا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

اوسکے ساتھ اور حرص کر اوسکی صحبت اوسکے ساتھ ابن عباس رضی سے روایت ہے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا

کہا نبی صلعم نے جبرئیل کو تو نہ آیا کر کہا چیز مجھے منع کرتی ہے کہ تو ہمارے پاس زیارت جیسقدر اب کرتا ہے

اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا

اس سے زیادہ دیا کرے اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہم نہیں اترتے مگر حکم سے تیرے رب کے اوسی کا ہے جو ہمارے آگے اور جو

خَلْفَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہمارے پیچھے ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ روایت ہے ابو سعید خدری رضی سے اوسنے نقل کی نبی صلے اللہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا یاکل طعامک الا تقی رواہ ابو

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یار سی مت کر اور صحبت نہ رکھ مگر مسلمان سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار روایت کی یہ کو ابو

داؤد والترمذی باسناد لا باس بہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

داؤد اور ترمذی نے اسناد لا اس ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل علی دین خلیلہ فلینظر احدکم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تم دیکھو

من یخالل رواہ ابو داود والترمذی باسناد صحیح وقال الترمذی حدیث

کہ کس سے دوستی کرتا ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے ترمذی نے کہا حدیث

حسن وعن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ

حسن ہے اور ابو موسی اشعری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

وسلم قال المرء مع من احب متفق علیہ وفی روایۃ قال قیل للنبی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اوس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہو متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یحب القوم ولما یلحق بہم قال المرء مع من احب

صلعم کو کہا گیا کہ آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہو اور انکے لاحق نہ ہوا ہو آپنے فرمایا آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے

وعن انس رضی اللہ عنہ ان اعرابیا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے انس رضہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا

متی الساعۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لہا

کہ قیامت کب ہوگی اوسکو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو نے اوسکے لئے کیا سامان طیار کیا ہے

قال حب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت متفق علیہ وھذا لفظ

اوسنے عرض کی کہ اللہ اور رسول صلعم کی محبت آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے متفق علیہ یہ مسلم کی

مسلم وفی روایۃ لھما ما اعددت لھا من کثیر صوم ولا صلوۃ ولا

عبارت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ بیشے قیامت پہلے نہ بہت روزے طیار کرے میں اور نہ نماز اور نہ

صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال

صدقہ ولیکن میں اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہا

جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف ما

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ کیا

تقول في رجل احب قوما ولم يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه

فرماتے ہیں اویس کے آدمی کے حق میں کہ ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان سے لاحق نہیں ہوا وہ آپ نے فرمایا

وسلم المرء مع من احب متفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي

کہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے متفق علیہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في

صلعم نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مثل ہیں جو جاہلیت میں افضل تھے

الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا والارواح جنود مجندة فما تعارف منها

وہ اسلام میں بھی افضل ہیں جب انہوں نے دین سمجھ لیا اور ارواح لشکر ہیں جو جنکے جو ازل میں آپس میں واقف تھا وہ آپس

ائتلف وما تناكر منها اختلف رواه مسلم وروى البخاري قوله الارواح الى

میں ملتے ہیں اور جو وہاں بیگانہ تھا وہ یہاں بھی جدا اور بیشکار بخاری نے اس حدیث کی یہ تعلیق کی ہے۔ اور روایت کی یہ بخاری نے قول آپکا الارواح سے آخر تک

اخره من رواية عائشة رضي الله عنها وعن اسير بن عمرو ويقال ابن عمر

عائشہ رضہ کے روایت سے۔ اور اسیر بن عمرو اور کہا گیا ہے ابن جابر رضہ سے روایت ہے اور وہ

وهو بضم المهملة وفتح السين المهملة قال كان عمر بن الخطاب رضي الله

ساتھ ضمہ کے اور فتح سین مہملہ کے کہا کہ عمر بن خطاب کے پاس

عنه اذا اتى عليه امداد اهل اليمن سألهم افيكم اويس بن عامر حتى اتى على اويس

جب یمن سے مدد آتی تھی تو وہ اونسے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں اویس بن عامر ہے

رضي الله عنه فقال انت اويس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال

تو کہا اویس کے پاس آ واد کہا کہ تو اویس بن عامر ہے اونسے کہا ہاں کہا قبیلہ مراد میں سے پھر بنی قرن سے اونسے کہا ہاں

نعم قال فكان بك برص فبرأت منه الا موضع درهم قال نعم قال لك والدة

عمر نے کہا تجھے برص کی مرض تھی تھا سے تندرست ہوگیا مگر ایک درہم کے مقدار وہ سے کہا ہاں عمر نے کہا تیری ماں ہے

قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي عليكم اويس

اونسے کہا ہاں ہے عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تمہارے پاس

بن عامر مع امداد اهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ

اویس بن عامر جس کی قوم کے ساتھ قبیلہ مراد پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ زائل ہوگئی

منه الا موضع درهم له والدة هو بها بر لو اقسم على الله لأبرّه فان

سے مگر درہم کا قدر باقی ہے اوسکی ماں ہے وہ اسکا فرمانبردار ہے اگر وہ برخدا کھاکے تو اسکو اوسکی قسم کو سچی کردے اگر

اَسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ

تو اویس سے استغفار کروا سکتا تو کروا اب تو میرے لئے استغفار کر اویس نے اوسکے لئے استغفار کیا عمر نے اوسکو کہا تو کہاں کا ارادہ

تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ

رکھتا ہے اوسنے کہا کہ کوفہ جانیکا ارادہ رکھتا ہوں عمر نے کہا میں تیری تو کوفہ کے حاکل کو لکھدوں اسنے کہا مجھ فقیروں مسکینوں میں رہنا بہت

اَحَبُّ اِلَيَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ

محبوب ہے تجربہ سال میں کے اشرافوں میں سے ایک شخص حج میں عمر کو ملا

فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

عمر نے اویس کا حال پوچھا اوسنے کہا میں اوسکو تنگ گذران قلیل متاع والا یعنے مفلس چھوڑ کر آیا ہوں عمر نے کہا پیچھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر میں کی فوج میں قبیلہ مراد سے

مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ

یا پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ اویس سے تندرست ہو گیا ہے مگر ایک درہم کی جگہ اوسکی

دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ

ایک ماں ہے وہ اویس سے بھلائی کرتی ہے اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اوسکی قسم کو پوری کردے اگر تو اویس سے اپنے لئے استغفار کروا سکتا ہے

لَكَ فَافْعَلْ فَاَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ

تو کر لے پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور کہا کہ تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو نیک سفر سے ابھی آتا ہے

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ فَعَسٰى فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ

تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو عمر کو ملا ہے شاید اوسنے تیرے لئے استغفار کیا پس لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو گیا

فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَيْضًا عَنْ اُسَيْرِ بْنِ

اسلئے وہ وہاں سے چلا گیا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں اسیر بن

جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ

جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ عمر کے پاس آئے جن میں سے ایک آدمی تھا

كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَآءَ ذٰلِكَ

کہ اویس سے ہنسا کیا کرتا تھا۔ عمر رضی نے کہا یہاں بنی قرن میں سے کوئی ہے بھی وہی شخص

الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ

آحاضر ہوا عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی یمن سے تمہارے پاس آئیگا۔

مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا

اوسکو اویس کہا جاتا ہے یمن میں ایک ماں کے سوا کسی کو نہ چھوڑ کر آیا ہوگا اوسکو برص تھی اوسنے

اللّٰهَ تَعَالٰى فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے وہ مرض دور کردی مگر ایک دینار یا درہم کا قدر جو شخص تم میں سے اوسکو ملے اوسکو چاہیئے کہ اوس کو التماس کرے کہ تمہارے واسطے

لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

استغفار کرے۔ اور ایک روایت میں عمر رضہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے

إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ

کہ تابعین میں سے افضل ایک آدمی ہے اوسکو اویس کہا جاتا ہے اوسکی ایک ماں ہے اور اوس کو برص تھی تم اوسکو کہو

فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ قَوْلُهُ غَبْرَاءُ النَّاسِ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ وَبِالْمَدِّ

کہ وہ تمہارے لیے استغفار کرے قولہ غبراء الناس اس الخ ساتھ فتحہ کے غین معجمہ کے اور سکون باء موحدہ کے اور ساتھ مد کے

وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَضِعَافُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهُ مِنْ أَخْلَاطِهِمْ وَالْإِمْدَادُ

یعنے محتاج اور فقیر لوگ تھے اور غیر مشہور ہونوں کے لوگوں میں اور امداد

جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْأَعْوَانُ وَالنَّاصِرُونَ الَّذِينَ كَانُوا يُمِدُّونَ الْمُسْلِمِينَ فِي

جمع مدد کہتے ہیں مدد دینے والے اور مدد کرنیوالے جو مدد کیا کرتے تھے مسلمانوں کی

الْجِهَادِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جہاد میں اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ

وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ

کرنیکی اجازت مانگی پس آپنے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ نہ بھولنا اے بھائی اپنی دعا میں ہمکو اور نہ بھولنا کہا حضرت عمر نے کہ آپنے ایسا

كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي

کلمہ فرمایا کہ مجھے اوسکی عوض تمام دنیا ملجائے تو بھی نہ خوشی ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک

دُعَائِكَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کر۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی سوار ہوکر

قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ

اور کبھی پیدل مسجد قبا کی زیارت کو تشریف لیجاتے تھے اور اوسمیں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

صلعم سوار ہو کر اور کبھی پیادہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی زیارت کو جایا کرتے تھے، اور ابن عمر رضہ بھی یہی کام کیا کرتے تھے ۱۲

الباب السادس والاربعون في فضل الحب في الله و

پچھیالیسواں باب حب فی اللہ کی فضیلت اور

الحث عليه اعلام الرجل من يحبه انه يحبه وماذا يقول له اذا اعلمه

اسپر ترغیب دینی اور اس سے کیا کہنا چاہئے ہو اور کسکو جتلا دینے کے بیان میں کہ اوس کو پیار ہے اور اس بیان میں کہ جب اوسکو جتلائے تو وہ

قال الله تعالى محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء

فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک

بينهم الى اخر السورة وقال تعالى والذين تبوؤا الدار والايمان من

دوسرے پر رحم کرنیوالے ہیں سورت کے آخر تک۔ اور فرمایا ہے جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں اوسسے

قبلهم يحبون من هاجر اليهم وعن انس رضي الله عنه عن النبي صلى

پہلی محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ کر آوے انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم قال ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان ان يكون

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں تین خصلت ہوں تو اسنے ایمان کی حلاوت اوسکو حاصل ہوتی ہے ایک یہہ کہ اوسکو

الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره

اللہ اور رسول سوے کے ساتھ محبت سب لوگوں سے زیادہ ہو دوسرے یہہ کہ کسی آدمی سے بس محبت ہو تیسرے یہہ کہ جب کفر سے اللہ

ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف في النار متفق

نے اوسکو نجات دی تو ایسا ناخوش ہو کر کفر میں لوٹ کر جانا اوسکو ایسا برا معلوم ہو جیسا آگ میں گرایا جانا برا معلوم ہوتا ہے متفق

عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی اوسنے رسول اللہ صلعم سے

سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشا

سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اوسکے سایہ کسوا کہیں سایہ نہ ہوگا ایک منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اوسنے

في عبادة الله ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تحابا في الله

خدا کی عبادت میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو جب تک وہاں سے نکلے نہیں چوتھے دو شخص

اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال

جنکی آپس میں محبت ہو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچواں وہ مرد جسکو مالدار یا عزت والی صورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا

کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں پھر وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اوسکا بایاں ہاتھ کہ کیا

تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے رسا تو ان دو مردوں میں سے جو یاد کیا خدا کو یاد کیا خالی مکان میں سو جاری ہوگئیں اوسکی دونوں آنکھیں متفق علیہ اور اوسکا کہا ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے قیامت کے دن فرمائے گا

أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہاں ہیں وہ لوگ جو آپسمیں دوستی رکھتے تھے میری بزرگی کیواسطے آج میں اوسکو سایہ میں رکھونگا یہ وہ دن ہے جسدن کہیں سایہ نہیں سوا میرے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھے اوس کی قسم ہے جسکے قابو میں میری جان ہے

تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا

کہ نہ جاؤ گے تم بہشت میں جبتک ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان نہ لاؤ گے جبتک آپسمیں دوست نہ ہوجاؤ کیا میں تمکو نہ بتلاؤں وہ چیز کہ جب

فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

تم کرو تو آپسمیں دوست ہوجاؤ پھیلاؤ سلام کو تمہارے بیچ میں جو وہ سلام علیکم کہنا ہے پھر کردہ مسلمانوں لوگوں میں اور اسی سے روایت ہے کہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ عَلَى

نبی صلعم اور عیسے نے فرمایا کہ ایک مرد گیا ملنے اپنے بھائی کی دوسرا گاؤں میں کہ گیا خدا نے اوسکی راہ میں فرشتہ معین کیا

مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا وَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِ

حدیث کو

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

روایت کیا مسلم نے اور پہلے باب میں گذری ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں فرمایا کہ انسے محبت نہیں کرتا مگر مومن

وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ مُتَّفَقٌ

اور انسے بغض نہیں رکھتا مگر منافق جو شخص انسے محبت کریگا اوس سے محبت کرے گا اللہ اور جو اللہ بغض رکھیگا اللہ تعالے اوس سے بغض رکھیگا متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ اور روایت ہے معاذ رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے

سَيِّلٍ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری جلال میں ایک دوسرے سے پیار کرنیوالوں کیلئے نور کے منبر ہونگے

النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ

کہ نبی اور شہداء انپر رشک کریں گے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور

اَبِيْ اَدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ

ابو ادریس خولانی مکتہ اللہ سے روایت ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا دان میں ایک جوان دیکھا سفید دندان

الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَاِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَسْنَدُوْا اِلَيْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ

لوگ ہوتے ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے اوسکی سند پکڑتے ہیں اور اوسکے قول پر ہم

رَّأْيِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ

چلتے ہیں بیٹھے پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا روز ہوا تو میں بہت سویرے گیا

فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِيْ بِالتَّهْجِيْرِ وَوَجَدْتُهٗ يُصَلِّيْ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهٗ

دیکھا تو وہ مجھ سے آگے نکل گئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھہرا رہا جب نماز پڑھ چکے

ثُمَّ جِئْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فِي

تو میں اوسکے سامنے سے آیا اور سلام علیک کی پھر میں نے کہا تم کو اللہ جل جلالہ کیواسطے چاہتا ہوں اوہوں نے کہا ہاں

اللّٰهِ فَقَالَ لِلّٰهِ فَقُلْتُ لِلّٰهِ فَقَالَ لِلّٰهِ فَقُلْتُ لِلّٰهِ فَاَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِيْ فَجَذَبَنِيْ

فرمایا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے اوہوں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑ کے مجھ کو کھینچا

اِلَيْهِ فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ

اور کہا خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ

تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَ

جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت اوانکو جو میرے واسطے دوستی رکھتے ہیں اور میرے واسطے ملکر بیٹھتے ہیں اور میرے واسطے ایک

الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاِ بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ قَوْلُهٗ

میرے واسطے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں حدیث حسن ہے روایت کی یہ مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے قولہ

هَجَّرْتُ اَيْ بَكَّرْتُ وَهُوَ بِتَشْدِيْدِ الْجِيْمِ قَوْلُهٗ اَللّٰهُ فَقُلْتُ اللّٰهُ اَلْاَوَّلُ بِهَمْزَةٍ

انجرت بالتشدید سویرے گیا ہیں اور وہ ساتھ تشدید جیم کے قول اوسکا فقلت اللہ پہلا ساتھ ہمزہ مفتوحہ کے

مَمْدُوْدَةٍ لِلْاِسْتِفْهَامِ وَالثَّانِيْ بِلَامٍ وَعَنْ اَبِيْ كَرِيْمَةَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ

واسطے استفہام اور دوسرا بغیر مد کے ہے ابو کریمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو چاہیئے کہ اوسکو خبر کردے

أَنَّهُ يُحِبُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ

کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور معاذ

مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا اے معاذ

مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَوٰةٍ

میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا مقرر پڑھا کر اور کبھی ترک نہ کرنا

تَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ

یہ کہ اللہ تو آپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر میری مدد کر حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابو داؤد

أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ

اور نسائی نے باسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ ایک

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ هٰذَا

صلعم کے پاس ایک آدمی تھا ایک دوسرا آدمی وہاں سے گذرا اوس نے پہلے نے کہا یا رسول اللہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَالْحَقْهُ فَقَالَ إِنِّي

آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے اپنی محبت کی اوسکو خبر بھی کی ہے اوسنے کہا نہیں فرمایا کہ اوسکو خبر کردے پس اس شخص نے اوسکو جاکر خبر

أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ أَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ

تجھے فی اللہ دوست رکھتا ہوں اوسنے کہا کہ جس اللہ کے لیے تو مجھے دوست رکھتا ہے وہ تجھ کو دوست رکھے روایت کی یہ ابو داؤد نے باسناد صحیح

صَحِيحٍ الْبَابُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي عَلَامَاتِ حُبِّ اللّٰهِ تَعَالَى الْعَبْدَ

سینتالیسواں باب اللہ تعالے کے بندہ کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے بیان میں

وَالْحَثِّ عَلَى خَوْفِهِ وَالسَّعْيِ فِي تَحْصِيلِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ

اور اس سے ڈرکر رہنے پر ترغیب دینے کی اور اوسکے حاصل کرنے میں کوشش کرنے کے بیان میں۔ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہہ اگر

تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری تاکہ دوست رکھے تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ

مہربان ہے۔ اور فرمایا ہے اللہ نے اے جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے تم میں سے دین اپنے سے

فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی
پس اللہ
الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل
کے ہو کہ جائے راہ انصاف اور نہ ڈریں
اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
اللہ کی ہے وہ دیتا ہے اسکو جسکو چاہے اور اللہ کشائش والا ہے جاننے والا اور ابو ہریرہ رضی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قال من عادی
کہ رسول اللہ صلعم نے
ولیا فقد اذنتہ بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترض
فرمایا کہ اللہ تعالی نے
علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت
فرض کی ہو اور بندہ میرا
سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا
کان ہو جاتا ہوں جس سے
ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی اعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ
پکڑتا ہے اور اسکا
النہایۃ معنی اذنتہ اعلمتہ بانی محاربتہ وقولہ استعاذنی رددی
بالباء وردی بالنون وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب اللہ
اے کہا ہے اور اسکی سند اور
تعالی العبد نادی جبرئیل ان اللہ تعالی یحب فلانا فاحبہ فیحبہ جبرئیل
کہتے کہ اے جبرئیل کو
فینادی فی اہل السماء ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء
جبرئیل اہل آسمان کو پکارتا ہے کہ اللہ فلانے کو دوست رکھتا ہے تم بھی اسکو دوست رکھو تو آسمان والے اسے
ثم یوضع لہ القبول فی الارض متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فاذا رسول
پھر اس کو دوست رکھنا زمین میں بھی ڈالا جاتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا احب عبدا دعا جبريل فقال

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل کو پکار کر فرماتا ہے کہ میں فلانے

اني احب فلانا فاحبه فيحبه جبريل ثم ينادي في اهل السماء فيقول ان

اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ پس جبریل اس سے محبت رکھتا ہے پھر آسمان میں منادی کرتا ہے کہ اللہ

الله يحب فلانا فاحبوه فيحبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الارض

فلانے شخص کو دوست رکھتا ہے تم لوگ بھی اس سے محبت رکھو پس آسمان والے اس کو دوست رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے

واذا ابغض عبدا دعا جبريل فيقول اني ابغض فلانا فابغضه فيبغضه

اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلانے شخص سے بغض رکھتا ہوں تو بھی اس سے بغض رکھ پس جبریل بھی اس سے بغض رکھتا ہے

جبريل ثم ينادي في اهل السماء ان الله يبغض فلانا فابغضوه

پھر آسمان والوں میں منادی کرتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم لوگ بھی اس سے بغض رکھو

فيبغضونه ثم توضع له البغضاء في الارض وعن عائشة رضي الله

پس سب لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کا بغض مقرر کر دیا جاتا ہے اور راوی ہے عائشہ رضی اللہ سے

عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا على سرية وكان يقرأ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لشکر پر سردار بنا کر بھیجا وہ اپنے فوج میں اپنے ساتھیوں کو

لاصحابه في صلوتهم فيختم بقل هو الله احد فلما رجعوا ذكروا ذلك لرسول

نماز پڑھاتا اور قرأت کو قل ہو اللہ پر ختم کیا جب واپس آئے اور رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم فقال سلوه لاي شيء يصنع ذلك فسألوه فقال

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے لوگوں نے اس سے پوچھا اس نے جواب دیا کہ یہ سورت

لانها صفة الرحمن فانا احب ان اقرأ بها فقال رسول الله صلى الله عليه

رحمن کی صفت ہے پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس کو پڑھا کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا

وسلم اخبروه ان الله تعالى يحبه متفق عليه

وسلم اس کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو پیار کرتا ہے متفق علیہ

الباب الثامن والعشرون في الترهيب من ايذاء الصالحين

باب ثامن و عشرون نیک لوگوں کو ایذا دینے کی ممانعت اور ان پر طعن کرنے کی ممانعت

والتعريض للطعن والتعرض لما يسوءهم

اور ان کو برا لگنے والی بات کہنے کی ممانعت

قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمان مرد

والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبينا

اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو پس تحقیق انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر کا بوجھ اٹھایا

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا وَقَالَ تَعَالَى

اور مسلمان مرد اور عورتوں نے کام کئے نہیں کئے ہیں جو تہمت کا اور صریح گناہ کا اور فرمایا

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ

یتیم کو تو مت جھڑک اور سوال کرنے والے کو مت جھڑک اور احادیث کے مضمون کے بہت ہیں

مِنْهَا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا مَنْ عَادَى لِي

ان میں سے ہے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی باب میں جو اس سے پہلے ہے جس نے دشمنی کی

وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمِنْهَا حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

میرے ولی کے اور ایک حدیث ہے سعد بن ابی وقاص کی

اللهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِي بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو باب ملاطفۃ یتیم میں ہے اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

يَا أَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ

اے ابوبکر اگر تو نے ان کو غصہ کیا ہے تو البتہ غصہ کیا تو نے رب

عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى

اور جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز

صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ مَنْ

پڑھے صبح کی پس وہ تیرہ ذمہ اللہ کے ہے پس نہ طلب کرے تم سے اللہ ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ

يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبُّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جس کو طلب کرے اللہ اس کے ساتھ کسی چیز کے پاوے گا اس کو پھر اوندھا کرے گا اس کو اوندھا منہ دوزخ کی آگ میں روایت کیا اس کو مسلم نے

أَبْوَابُ التَّاسِعِ وَالْأَرْبَعُونَ فِي أَجْرِ الْحُكَّامِ النَّاسَ عَلَى

ابواب ہیں انچاسویں اس بیان میں کہ حاکموں کو ثواب ہے لوگوں پر حکم کرنے

الظَّاهِرِ وَتَفْوِيضِ سَرَائِرِهِمْ إِلَى اللهِ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

ظاہر کے اور سپرد کرنے بھید ان کے اللہ کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اگر توبہ کریں اور نماز

وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو چھوڑ دو راہ ان کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں

فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ

جب انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیے مگر ساتھ حق اسلام کی اور حساب ان کا

عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ کے ہے متفق علیہ ہے روایت ہے ابو عبداللہ طارق بن اشیم رضی اللہ سے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے کہ جس شخص نے لا الہ الا

اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ

اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود ہیں ان کا انکار کیا تو اس کا خون اور مال حرام ہوا اور اس کا حساب اللہ پر ہے روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي مُعْدَانَ الْمِقْدَامِ بْنِ أَسْوَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ

مسلم نے اور ابو معدان مقدام بن اسود رضی اللہ سے کہا میں نے رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ

صلے اللہ علیہ وسلم عرض کی آپ فرمایئے اگر میں کسی کافر سے لڑائی میں پڑوں پھر وہ کافر

إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَفَأَقْتُلُهُ

تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا پھر مجھ سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا اور کہا میں اسلام لایا اللہ کا مسلمان ہو گیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَطَعَ

اے رسول اللہ اس بات کے کہنے سے پیچھے میں اس کا ہاتھ کاٹ چکا ہوں اور کلمہ پڑھا ہے تو کیا میں اس کو قتل کر دوں پھر عرض کی یا رسول اللہ میرا

إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ

ایک ہاتھ کاٹ کر پھر کہا ہے آپ نے فرمایا نہ قتل کر اگر تو اس کو قتل کرے گا تو تیرے

بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي

وہ تیرے مرتبہ میں ہو گیا اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا

قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِكَ أَيْ مَعْصُومُ الدَّمِ مَحْكُومٌ بِإِسْلَامِهِ وَ

متفق ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ تو اپنے مرتبہ میں ہے جیسے کہ وہ مسلمان ہو چکنے سے معصوم الدم

مَعْنَى أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ أَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهِ لَا أَنَّهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي

ہو گیا اور اس کے مرتبہ میں ہو جانے کے یہ معنی نہیں کہ تو اس کے وارثوں کے قصاص لینے کے لئے مباح الدم ہو گیا یا یہ معنی ہیں کہ تو کفر میں اس کے

الكفر والله اعلم وعن اسامة بن زيد رضي الله عنهما قال بعثنا رسول

مرتد ہوگیا اللہ خوب جانتا ہے اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة من جهينة فصبحنا القوم على مياههم

لشکر دے کر قبیلہ جہینہ کی طرف بھیجا وہیں سے ایک شخص کو ہم نے پکڑ لیا اس قوم کو ہم نے صبح وقت جا گھیرا پانی پر جا پہنچا

ولحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا

اور میں اور ایک انصاری اور ہم میں سے ایک آدمی کو اس کے پیچھے ہو لیے جب اس پر جا پڑے اس نے کہا لا الہ الا

الله فكف عنه الانصاري وطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا

اللہ انصاری نے یہ کلمہ سنا اس سے ہاتھ روک لیا اور میں نے اپنے نیزہ سے اس کو قتل کر ڈالا جب ہم واپس آئے

بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي يا اسامة اقتلته بعد ما قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے مجھ سے اسامہ سے کہا

لا اله الا الله قلت يا رسول الله انما كان متعوذا فما زال يكررها حتى

لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد تو نے اس کو قتل کر ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا

قال افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها ام لا فما زال يكررها علي

آپ نے فرمایا تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا تھا یا نہیں

حتى تمنيت اني لم اكن اسلمت قبل ذلك اليوم متفق عليه وفي رواية

بار بار آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا

لمسلم فقتله ثم اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته

مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے اس کو قتل کر ڈالا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے

قوله كيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة وفي رواية

آپ کا فرمان کیا ہوا لا الہ الا اللہ کا جب وہ قیامت کے دن آئے گا اور ایک روایت میں ہے کہ رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا اله الا الله وقتلته قلت يا رسول الله

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور تو نے اس کو قتل کر ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

انما قالها خوفا من السلاح قال افلا شققت عن قلبه حتى تعلم اقالها

اس نے ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا تھا یا نہیں

ام لا فما زال يكررها علي حتى تمنيت اني اسلمت يومئذ رواه البخاري

آپ اس کو بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے دل میں آرزو کی کاش میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا

بضم اللحاء اللهم لك الحمد وفيه الذباب بطن من جهينة القبيلة بفتح

بخاری کو لحاء کا ہے ہے یہ ایک قبیلہ کا نام ہے

معتصبا بها من انتصل لا معتقدا وعن جندب بن عبد الله رضي الله

بھی کرنے والا نہیں ہے نہ لعین رکھنے والا کلمہ کا اور جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثا من المسلمين الى قوم من

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا لشکر

المشركين وانهم التقوا فكان رجل من المشركين اذا شاء ان يقصد الى

مشرکین کے بھیجا اور وہ ملے ہوا ان کے ف حکومت میں سے جب رجل جب چاہتا

رجل من المسلمين قصد له فقتله وان رجلا من المسلمين قصد غفلة

مسلمانوں میں سے ایک آدمی قصد کرتا اور ایک مسلمان اس کی غفلت کو دیکھتا تو اس پر حملہ کر دیتا

وكنا نحدث ان اسامة بن زيد قتل رجلا رفع عليه السيف قال لا اله الا الله

تھے کہ اسامہ بن زید نے جب اس مسلمان نے تلوار اٹھائی تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا مگر اسامہ نے اس کو قتل کر دیا

فقتله فجاء البشير الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فساله واخبره حتى اخبره

پھر خوشخبری دینے والا رسول اللہ کے پاس آیا اور اس سے حال پوچھا اور اس نے آپ کو وہاں کا سب حال بتایا یہاں تک کہ اس آدمی کی خبر بھی آپ کے پاس بیان کی کہ اس نے

خبر الرجل كيف صنع فدعاه فساله فقال لم قتلته فقال يا رسول الله اوجع في

کس طرح کیا تھا آپ نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نے اس کو کیوں قتل کیا اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے مسلمانوں کو بہت دکھ دیا تھا اور فلانے

المسلمين وقتل فلانا وفلانا وسمى له نفرا وانى حملت عليه فلما رأى السيف قال

اور فلانے کو قتل کیا تھا اور ایک بڑے کا نام لیا اور جب میں نے اس پر حملہ کیا تو جب اس نے تلوار دیکھ کر

لا اله الا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلته قال نعم قال فكيف

لا الہ الا اللہ کہہ دیا تو نے اس کو قتل کر دیا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جب لا الہ الا اللہ کہا ان کے

تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة قال يا رسول الله استغفر لي

بارے میں کیا کرے گا جب لا الہ الا اللہ قیامت کے دن آئے گا وہ عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے استغفار کریں

قال وكيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة فجعل لا يزيد على

آپ نے فرمایا اور لا الہ الا اللہ سے کیا کرے گا جب قیامت کے دن آئے گا پس اس نے نہ چھوڑا کہنے سے

ان تقول بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة رواه مسلم

مگر یہ کہ لا الہ الا اللہ کہا کرے جب قیامت کے دن آئے گا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے

وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت عمر

اور روایت ہے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنے عمر

ابن الخطاب رضي الله عنه يقول ان ناسا كانوا يؤخذون بالوحي في عهد

ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں

رسول الله صلى الله عليه وسلم وان الوحي قد انقطع وانما نأخذكم الآن بما

لوگوں کی وحی سے پکڑے جاتے تھے اور اب وحی منقطع ہوگئی ہے اب ہم تم کو تمہارے ظاہری

ظهر لنا من اعمالكم فمن اظهر لنا خيرا امناه وقربناه وليس لنا من سريرته

عمل دیکھکر پکڑتے ہیں جس شخص کے نیکی ہمکو ظاہر معلوم ہوگی ہم اوسکو امن دینگے اور اپنا مقرب بنائینگے اور اوسکے باطن سے ہم کو

شيء الله يحاسبه في سريرته ومن اظهر لنا سوءا لم نأمنه ولم نصدقه

کچھ علاقہ نہیں اوسکے باطن کا حساب اللہ تعالیٰ لیگا اور جسکی بدی ہمکو ظاہر ہوجائیگی ہم اوسکو امن نہ دینگے اور نہ اوسکی تصدیق کرینگے

وان قال ان سريرته حسنة رواه البخاري

اگرچہ وہ کہا کرے کہ میرا باطن نیک ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری نے

الباب الخمسون في الخوف

باب پچاسواں باب خوف کے بیان میں

قال الله تعالى وإياي فارهبون وقال تعالى إن بطش ربك لشديد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مجھ سے ہی ڈرو۔ اور فرمایا تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے

وقال تعالى وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه

اور فرمایا اور ایسے ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ پکڑتا ہے ظالم گاؤں کو

أليم شديد إن في ذلك لآية لمن خاف عذاب الآخرة ذلك يوم

بیشک اوسکی پکڑ سخت دردناک ہے بیشک اس میں نشانی ہے اوس شخص کو جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو یہ دن ہے کہ

مجموع له الناس وذلك يوم مشهود وما نؤخره إلا لأجل معدود

اس دن لوگ جمع کئے جائینگے اور یہ دن ہے حاضر کیا جانے کا ہم اوسکو تھوڑی مدت تک پیچھے رکھتے ہیں

يأتي لا تكلم نفس إلا بإذنه فمنهم شقي وسعيد فأما الذين شقوا

جب وہ دن آئیگا کوئی بدون اذن اللہ کے کلام نہ کریگا پھر بعض اوس سے سعادت مند ہونگے اور بعض بدبخت ہونگے سو جو بدبخت ہیں

ففي النار لهم فيها زفير وشهيق وقال تعالى ويحذركم الله

وہ آگ میں ہیں اوس میں اونکی آواز بھدی اور بری ہوگی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور فرمایا ہے

نفسه وقال تعالى يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه

تحقیق اللہ بہت بچانے والا ہے اور فرمایا ہے اوس دن کہ بھاگے آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
اور عورت اور بیٹوں سے ہر ایک کیلئے اس دن ایسا حال ہوا کہ اسکو دوسری طرف نظر نہ کرنے دیگا اور فرمایا اے لوگو تم
النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ
اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑا ہے جس دن تم اسکو دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی بھول جائے گی
مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَ
اپنی چھوٹے دودھ پیتے بچے سے اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دیگی اور لوگوں کو بیہوش دیکھے گا وہ نشہ میں نہیں ہیں اور نہ
مَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ وَقَالَ تَعَالَى وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
بیہوش ہیں لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے اور فرمایا جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے خوف کرے
جَنَّتَانِ الْآيَاتِ وَقَالَ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ وَقَالُوا
اسکے لئے دو باغ ہیں اور فرمایا اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر پوچھیں گے
إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ
کہ ہم پہلے گھروں میں ڈرتے تھے پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیا
إِنَّا كُنَّا قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جِدًّا
ہم پہلے اسکی عبادت کرتے تھے بیشک وہ احسان کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے اس باب میں آیتیں بہت ہیں
مَعْلُومَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلَى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ
جو معلوم ہیں اور ہماری غرض صرف ان کے بعض حصہ کی طرف اشارہ کرنا تھا سو ہو گیا
فَكَثِيرَةٌ جِدًّا فَنَذْكُرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
حدیثیں بہت ہیں ہم کچھ تھوڑی سی بیان کرتے ہیں اور توفیق اللہ کے ہاتھ ہے اور ابن مسعود رضی اللہ سے
عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ
روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلعم نے حدیث بیان کی اور آپ صادق و مصدوق تھے
إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً
تم میں سے ہر ایک کا پیدا ہونا اسکی ماں کے پیٹ میں اس طرح جمع کیا جاتا ہے کہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر
مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ
چالیس دن تک جما ہوا خون رہتا ہے پھر اتنی ہی مدت تک گوشت کا ٹکڑا رہتا ہے پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور اس میں روح
وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي
کو پھونکتا ہے اور چار باتوں کے لکھنے کا حکم ہوتا ہے اسکی روزی اور اسکی عمر اور اسکے عمل لکھنے کا اور یہ کہ وہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت پھر

لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا

کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کا کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس میں اور بہشت میں

إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ

ہاتھ بھر کا فرق رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جا پڑتا ہے اور تم میں کوئی

لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ

دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ میں اور اوسمیں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا پھر تقدیر کا لکھا اوس پر غالب ہو جاتا ہے

الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے پھر بہشت میں جا پڑتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لائی جاوینگی دوزخ اسکے ستر ہزار لگامیں ہونگی

مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچتے ہونگے اوسکو روایت کی ہے مسلم نے اور روایت ہے نعمان بن

بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

بشیرؓ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَرَجُلٌ يُوضَعُ فِي أَخْمَصَيْ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ

کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دونوں قدموں کے تلے کے حصے میں دو چنگاریاں آگ کی رکھی جاوینگی

يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ

کہ اوسکا دماغ اوبلیگا روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکے ایک روایت میں ہے کہ مقرر دوزخیوں میں بہت ہلکا عذاب والا وہ ہے

لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى

جسکے پیروں میں آگ کی دو پاپوشیں اور دو تسمے ہیں جنسے اوسکا دماغ ہنڈیا کے جیسے ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے

أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں قیامت کے روز اور حالانکہ اوسکا عذاب سب سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہے متفق علیہ

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ

فرمایا کہ بعضوں کو آگ ٹخنوں تک پہونچیگی اور بعضوں کو گھٹنوں تک

وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حَنْجَرَتِهِ رواه مسلم

اور بعضوں کو گردن کی ہنسلی تک اور بعضوں کو گردن کی ہنسلی تک روایت کی یہ مسلم نے

مُعْقِدُ الْإِزَارِ بِحَتِّ السِّيْنِ وَالرُّقْوَةِ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ هِيَ الْعَظْمُ الَّتِي

کہ بندھا تہبند کی بکل ہے بر تا کے ساتھ مخفف اور ترقوہ ساتھ مخفف کے اور ضمہ قاف کے اور یہ وہ ہڈی ہے جو

عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِي جَانِبَيِ النَّحْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

نرویک سینہ کے ہے اور آدمی کی دو ہنسلی ہوتی ہیں گلے کی دونوں جانب میں اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالے کے سامنے کھڑے ہوں گے

حَتّٰى يَغِيْبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالرَّشْحُ الْعَرَقُ

یہاں تک کہ ڈوبے ان میں سے اپنے نصف کان تک پسینے میں غائب ہونگے متفق علیہ اور رشح پسینہ ہے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

اور روایت کی انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے بار خطبہ فرمایا کہ جیسے ویسا خطبہ

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ

کبھی نہیں سنا ایسے فرمایا اگر جیسا میں جانتا ہوں تم بھی جان لو تو تم ہنسی وقت کم کرو اور بہت رویا کرو

كَثِيْرًا فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس ڈھکے اصحاب اپنے منہ پھپھا کر منہ ہی روئے متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ

اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب کیطرف سے آپکو کوئی بات پہنچی آپنے اوسی وقت خطبہ فرمایا اور بیان کیا

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ

کہ پیش ہوئی بہشت اور دوزخ میرے سامنے کی سو میں نے جیسا اور برا اوس اوقات کیسا اوسکو کبھی نہیں دیکھا اور جو حال میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ

لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا فَمَا أَتٰى عَلَى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ہنسی تھوڑی کرو اور بہت روئے رہا کرو پس نہیں آئے اصحاب پر

وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنُ الْخَنِيْنِ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ

اوسدن سے سخت کوئی دن نہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر ڈھانک لئے اور رونے لگے خنین ساتھ خا معجمہ کے اور وہ

الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقُ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رونا ہے ساتھ گنگنہ کے اور نکالنا آواز کا ناک سے اور روایت ہے مقداد رضہ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ
کہ میں نے اپنے کان سے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج مخلوقات کے نزدیک کیا جائے گا
الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِي عَنِ الْمِقْدَادِ
یہاں تک کہ اونے سے میل بھر کی مقدار نزدیک ہو جاوے گا سلیم بن عامر جو مقداد سے روایت کرتا ہے کہتا ہے
فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيلَ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ
پس قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میل سے اونے زمین کی مسافت مراد لی ہے یا سرمہ لگانے کی سلائی
الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ
مراد ہے فرمایا پس لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے اونمیں سے بعضے ایسے ہونگے کہ اون کے
إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلٰى حَقْوَيْهِ
دو ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور بعضے ایسے بعضے کے دونوں گھٹنیوں تک ہوگا اور اونمیں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور
وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اونمیں سے بعضے لوگوں کو پسینا لگام دیوے گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بِيَدِهِ إِلٰى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
اپنے ہاتھ سے موتھ کیطرف اشارہ کیا اس روایت کی بیہقی نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینا آویگا کہ اون کا پسینا
الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ أٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى يَذْهَبُ
زمین میں ستر ہاتھ اتر جاویگا اور اونکو پسینا لگام دیگا یہانتک کہ اونکے کانوں تک پہونچ جاویگا متفق علیہ، اور معنے یذہب
فِي الْأَرْضِ يَنْزِلُ وَيَغُوصُ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
فی الارض کا یہ ہے کہ زمین میں اترتا ہے اور دھنستا ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے
سَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
کہ ناگاہ آپنے کسی چیز کے گرنیکی آواز سنی پس آپنے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں
قَالَ حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى
آپنے فرمایا یہ پتھر پھینکا گیا تھا آگ میں ستر برس کے عرصہ سے پھینکا گیا تھا وہ اب تک نیچے کو جاتا تھا
انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ
یہانتک کہ آج اس کی تہ میں پہونچا جسکے گرنے کی تم نے آواز سنی پھر روایت کی یہ مسلم نے اور عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اللہ اس سے قیامت میں

سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر الایمن منہ فلا یری الا

تعالیٰ کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکی اور خدا کے درمیان کوئی دوسرا ترجمان نہ ہوگا پھر نظر کریگا سامنے ہوکر اوسکو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے

وینظر الشمال فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلق

نظر کریگا بائیں کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوسکے

وجھہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ ع

سامنے ہے سو تم دوزخ سے بچو اگر چہ ادھی کھجور ہی دیکر بھی ہو متفق علیہ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون واطت

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے آسمان آواز کرتا ہے اور

السماء وحق لہا ان تئط ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واض

اوسکو لائق ہے کہ آواز کرے اوسمیں چار انگل کی مقدار جگہ خالی نہیں مگر حال یہ ہے کہ موجود اپنی پیشانی

جبہتہ ساجدا للہ تعالیٰ واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم

رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کر رہا ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانو تو تھوڑی ہنسی ہنسو اور بہت

کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرش ولخرجتم علی الصعدات تجار

روؤ اور تم عورتوں سے بچھونوں پر ہم بستر ہونا تک کرو اور رستوں میں

الی اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن واطت بفتح الہمز

اللہ تعالیٰ کے آگے فریاد کرتے پھر راوی ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اطت ساتھ فتح ہمزہ

وتشدید الطاء وتئط بفتح التاء وبعدہا ہمزۃ مکسورۃ والاطیط

اور تشدید طا کے اور تئط ساتھ فتح تا کے اور آگے اسکے ہمزہ مکسورہ ہے اور اطیط

صوت الرحل والقتب وشبہہما ومعناہ ان کثرۃ من فی السماء من الملا

پالان اور قتب اور مانند ان دونوں کے آواز کو کہتے ہیں اور معنی اسکا یہ ہے کہ عبادت کرنے والے فرشتوں نے

العابدین قد اثقلتہا حتی اطت والصعدات بضم الصاد والعین

جو آسمان میں ہیں تحقیق بوجھل کر دیا آسمان کو یہاں تک کہ آواز کرتا ہے اور صعدات ساتھ ضمہ صاد اور عین کے

الطرقات ومعنی تخارون تستغیثون وعن ابی برزۃ بر آخر ثم زا

راستوں میں اور تخارون کا معنے فریاد کرتے اور روایت ہے ابوبرزہ سے ساتھ طا پھر زا کے

نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نضلہ بن عبید اسلمی رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ

وسلم نے فرمایا نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے قیامت تک کہ اس سے سوال کیا جاویگا اس کام میں اپنے عمر فانی اور عمل سے سوال کیا جاویگا

فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ رَوَاهُ

کہ کیا کیا اور مال سے پوچھا جاویگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور بدن سے سوال جاویگا کہ کس کام میں گلایا رواہ لے

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ

قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ثُمَّ قَالَ

رسول اللہ صلعم نے آیہ یومئذ تحدث اخبارہا پڑھی پھر فرمایا

اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ

کہ تم جانتے ہو اوس کی خبریں کیا ہوں گی لوگوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا اوسکی خبریں یہ ہیں کہ

تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ

کہ ہر مرد اور عورت پر گواہی دیگی جو کچھ اونہوں نے زمین کی پشت پر کیا ہے ظاہر کرکے سنا دیگی کہ ایسا اور ایسا

كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

فلانے نے ظرف دن اسنے اوپر کیا تھا اوس کی خبریں یہ ہونگی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ

فرمایا میں کس طرح چین کروں اور حال یہ ہے کہ صاحب صور کہ منہ میں لئے ہوئے اذن کا انتظار کر رہا ہے کہ کس وقت

بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھونکنے کا حکم ہوتا ہے کہ پھونک دے۔ گویا یہ بات آپکے اصحاب کو گراں معلوم ہوئی

فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

آپنے انکو فرمایا کہ تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہو اس روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ اَلْقَرْنُ هُوَ الصُّوْرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ هٰذَا اَشْهَرُ

حسن ہے۔ قرن وہی سینگ ہے جسکا ذکر اللہ تعالے نے اس آیت میں کیا ہے اور پھونکا جاویگا سینگ میں اسی طرح تفسیر کی ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم من خاف ادلج ومن ادلج بلغ المنزل الا ان سلعة الله غالية

صلے نے فرمایا جو شخص کہ ڈرتا ہے رات کا چلتا ہے اور جو شخص رات کو چلتا ہے پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی بیشک ہے

الا ان سلعة الله الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وادلج بالسكون

آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے اس روایت کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ادلج ساکن سے

الذال معناه سار من اول الليل والمراد التشمير في الطاعة والله اعلم

ذال کے اور معنے اسکا چلا اول رات میں اور مطلب اس کا ترغیب ہے طاعت کیلئے اور اللہ خوب جانتا ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله

کہ فرماتے تھے جمع کیجاویں گے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورت

ايرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض قال يا عائشة الامر اشد

اور مرد سب کے سب ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے آپنے فرمایا اے عائشہ حال سخت ہوگا

من ان يهمهم ذلك وفي رواية الامر اهم من ان ينظر بعضهم الى بعض

کہ غالب ہیں ڈالے اوکو یہ بات دل اور ایک روایت میں ہے حال بہت ہی غم ناک ہوگا اس سے کہ ایک دوسرے کی طرف نظر کریں

متفق عليه غرلا بضم الغين المعجمة اي غير مختونين

متفق علیہ غرلا ساتھ ضمہ غین معجمہ کے یعنے نا ختنہ

الباب الحادي والخمسون في الرجاء

باب اکاون رجا اور امید کے بیان میں

قال الله تعالى قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من

اللہ تعالے نے فرمایا ہے تو کہدے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے اللہ تعالی کی

رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم وقال

مہر سے اس بات کو ڈو بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ بیشک وہی ہے معاف کرنے والا مہربان اور فرمایا

تعالى وهل نجازي الا الكفور وقال تعالى انا قد اوحي الينا ان العذاب

ہم بدلا نہیں دیتے مگر ناشکری کو اور فرمایا بیشک ہماری طرف وحی کیگئی ہے کہ عذاب

عَلٰی مَنْ کَذَّبَ تَوَلّٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ

اور پھرتا ہے جو جھٹلاتا ہے اور فرمایا میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہے۔ اور عبادہ ابن

الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَہِدَ

صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص گواہی دے

اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ

اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اور بیشک محمد اوسکا بندہ اور رسول ہے اور عیسیٰ اللہ کا بندہ

وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاھَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ

اور رسول ہے اوسکا اور اوسکا کلمہ ہے جو پہنچایا مریم کیطرف ڈالا اوسکی روح سے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اوسکو اللہ داخل کریگا جنت میں اوسکے کرتوت

الْجَنَّۃَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ

جس عمل پر کہ ہو متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص گواہی دے اس بات کی کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ

کوئی لائق بندگی کے نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اوسپر دوزخ کی آگ حرام کریگا اور ابوذر رضی سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص

بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا اَوْ اَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُھَا

لیکر آویگا اوس کو دس گنا اس سے بھی زیادہ اجر ملیگا اور جو شخص بدی کریگا اوسکی جزا اوسکے مثل ہی ہوگی

اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَّمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا

یا بخشدونگا اور جو شخص بالشت بھر میرے نزدیک ہوتا ہے میں اوس سے ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص ہاتھ بھر میرے نزدیک ہوتا ہے میں

تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَّمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ

اوس سے دو ہاتھوں کے پھیلاؤ کی قدر نزدیک ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چلکر آوے میں اوسکی طرف بھاگ کر آتا ہوں اور جو شخص

الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

بھر کر اس آدمی جتنی سے زمین پر ہو جاوے تو میں اوسیقدر بخشش سے اوسکو ملتا ہوں روایت کی اسکو مسلم نے۔ اور حدیث کے معنے

لَحَدِیْثِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِطَاعَتِیْ تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بِرَحْمَتِیْ وَاِنْ اَذْنَبَ وَاِنْ

یہ ہیں کہ جو شخص بندگی سے میرا قرب حاصل کرتا ہے میں رحمت سے اوسکے نزدیک ہو جاتا ہے اگر زیادہ گناہ کرے اور اوسکا اور رحمت کی زیادہ ہوگی آثار

اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَسْرَعْتُ فِیْ طَاعَتِہٖ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً اَیْ صَبَبْتُ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃَ

چل کر آوے میں پاکر آتا ہوں بیشتر اوسپر اپنی رحمت بہتا چلا جاتا ہوں

وسبقته بها ولم أحوجه إلى مسئي الكثير في لوصول إلى المقصود وقرب

وہ میں اوسکو مطلب کو پہونچاتا ہوں اور مطلب کو پہنچنے میں اوسکو بہت محنت کرنے کا محتاج نہیں کرتا۔ اور قرب

الأرض بضم القاف ويقال بكسرها والضم أصح وأشهر ومعناه ما يقارب

الارض ساتھ ضمہ قاف کے ہے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ اسکے ہے اور ضمہ بہت صحیح اور مشہور ہے معنی اسکا یہ ہے کہ اتنی گناہ جو زمین کو

ملأها والله أعلم وعن جابر رضي الله عنه قال جاء أعرابي إلى النبي صلى

بھر دینے کے قریب ہوں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اور روایت ہے جابر رضہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما الموجبتان قال من مات لا يشرك

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہا رسول اللہ دو خصلتیں واجب کرنیوالی کہا پوچھتے آپنے فرمایا جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالے کے

بالله شيئا دخل الجنة ومن مات يشرك به دخل النار رواه مسلم و

ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالے کے ساتھ شریک کرتا ہو وہ دوزخ میں داخل

عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ ردفه على

انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ اوس وقت آپ کا ردیف تھا

الرحل قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال

پالان پر کہ اے معاذ اوسنے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپنے پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا

لبيك يا رسول الله وسعديك قال يا معاذ قال لبيك يا رسول الله وسعديك

یا رسول اللہ میں حاضر ہوں پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں خدمت میں آپنے تین بار اوسکو

ثلاثا قال ما من عبد يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله

پکار کر فرمایا نہیں کوئی بندہ کہ صدق دل سے گواہی دیوے اسکی کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد اوسکے بندہ اور رسول

صدقا من قلبه إلا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا أخبر بها

سچا اللہ تعالے اوسکو دوزخ پر حرام کرتا ہے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں یہہ خبر لوگوں کو نہ سنا دوں تاکہ وہ خوش

الناس فيستبشروا قال إذا يتكلوا فأخبر بها معاذ عند موته تأثما متفق عليه

ہو جاویں آپنے فرمایا اسپر بھروسہ کر لینگے معاذ نے مرتے کیوقت لوگوں کو یہہ خبر بتا دی تاکہ علم کے مخفی رکھنے کے گناہ سے بچ جاوے متفق

قوله تأثما أي خوفا من الإثم في كتم هذا العلم وعن أبي هريرة أو أبي

یہ قول تاثما یعنے گناہ کے ڈر سے علم کے چھپانے میں اور ابو ہریرہ رض یا ابو

سعيد الخدري رضي الله عنهما بهذا شك الراوي ولا يضر الشك في

سعید رض خدری سے روایت ہے راوی نے شک کی ہے اور صحابہ کی تعیین میں شک کچھ

عَيْنِ الصَّحَابَةِ لِأَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عُدُولٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ
ضرر نہیں کرتا اسلئے کہ صحابہ سب عادل ہیں اوسنے ذکر کیا کہ غزوہ تبوک کے زمانہ
النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا
لوگوں کو بھوک نے قرار کیا لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کرکے کھا لیویں
وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
چربی استعمال کریں آپنے فرمایا کرو محمد رضہ نے آکر عرض کی
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ
کہ یا رسول اللہ اگر آپنے ایسا کام کیا تو سواری کم ہو جائیگی بلکہ آپ لوگوں سے بچا ہوا توشہ منگوا لیں
ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ فَقَالَ
پھر آپ اوسکے لئے اوپر اللہ تعالے سے برکت کی دعا کریں امید ہے کہ اللہ تعالے اسمیں برکت کرے
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں اور چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھوا دیا پھر لوگوں کا بچا ہوا توشہ منگوایا
فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ
پس کوئی ایک مٹھ جوار لایا اور کوئی ایک مٹھ خرما لایا اور کسی نے ایک چھوٹا سا ٹکڑا اپنی حاضر کر دیا
حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
تا کہ کچھ تھوڑی سی چیز دستر خوان پر جمع ہو گئی پھر رسول اللہ صلعم نے
سَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا
برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ سب لوگ اپنے اپنے برتنوں میں لیتے جائیں پس لوگ برتنوں میں لیتے گئے
فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَؤُوهُ وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ
کہ لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا سب لوگوں نے بھر لئے اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور کچھ بچ بھی رہا پھر رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ
اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالی کا رسول ہوں جو بندہ
بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ
دونوں باتیں لیکر کوئی بندہ اللہ کو نہ ملیگا کہ ایسیں شک کرتا ہو تو اوس سے بہشت بچ نہ رہیگی سو فقط ہو جاویگی مدت تک بیچ میں دوزخ اور
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَ
اور پہلی جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور

وكان يحول بيني وبينهم واد اذا جاءت الامطار فيشق علي اجتيازه
اور میرے اور ان کے درمیان ایک بہتا نالہ تھا جو بارش کے دن مجھے اوس مسجد کیطرف جانا مشکل

قبل مسجدهم فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له اني انكرت بصري
ہو جاتا تھا میں رسول اللہ صلعم کیخدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

وان الوادي الذي بيني وبين قومي يسيل اذا جاءت الامطار
اور میرے اور قوم کے درمیان نالہ ہے کہ بارش میں مجھے اوس سے

فيشق علي اجتيازه فوددت انك تاتي فتصلي في بيتي مكانا اتخذه
دشوار ہو جاتا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھیں جہیں میں اوس جگہ کو

مصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سافعل فغدا علي رسول الله
نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں آپنے فرمایا بہتر ہے میں ایسا ہی کرونگا پس آپ

صلى الله عليه وسلم وابو بكر رضي الله عنه بعدما اشتد النهار واستاذن رسو
اور ابو بکر سخت دوپہر میں میرے ہاں آئے اور آپنے اندر آنیکا اذن مانگا

الله صلى الله عليه وسلم فاذنت له فلم يجلس حتى قال اين تحب ان اصلي
میں نے آپکو اذن دیا آپ بیٹھے نہیں فرمایا کہ تو کہاں چاہتا ہے میں

من بيتك فاشرت له الى المكان الذي احب ان اصلي فيه فقام رسو
نماز پڑھوں تو میں نے اوس مکان کیطرف جہاں میں نماز پڑھنی چاہتا تھا اشارہ کیا آپنے کھڑے

الله صلى الله عليه وسلم وكبر وصففنا وراءه وصلى ركعتين ثم سلم و
ہو کر تکبیر کہی اور ہم آپکے پیچھے صف باندھکر کھڑے ہوگئے آپنے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور جب آپنے سلام پھیر دیا

سلمنا حين سلم فحبسته على خزيرة تصنع له فسمع اهل الدار ان رسول الله
ہم نے آپکے تئیں سلام کیا آپکے لئے خزیرہ طیار کر رکھا تھا اسلیئے میں نے آپکو ٹھہرایا پس محلہ والوں کو

صلى الله عليه وسلم في بيتي فثاب رجل منهم حتى كثر الرجال في البيت
رسول اللہ صلعم کے میرے مکان میں تشریف لانیکی خبر ہوگئی بہت لوگ میرے گھر میں اکٹھے ہوگئے ایک آدمی نے

فقال رجل ما فعل مالك لا اراه فقال رجل ذلك منافق لا يحب الله و
کہا مالک کیا ہوا نظر نہیں آتا دوسرے نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور

رسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل ذلك الا تراه قال لا اله
رسول سے اوسکو محبت نہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو یہ کلمہ مت کہہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اوسنے خدا تعالیٰ کی خوشی

إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ لَا نَرٰى

حاصل کہ ہم کو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے سے مطلب ہے وہ شخص لا الٰہ الا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں مگر ہم تو اس کو دیکھتے ہیں

وُدَّهُ وَلَا حُبَّتَهُ إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ

کہ دوستی! نہ چاہت اور دوستی منافقوں سے ہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا ہے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی طلب کرنے کو کہا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عِتْبَانَ بِكَسْرِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَ

متفق علیہ عتبان ساتھ کسرہ عین مہملہ اور سکون تاء اوپر سے نقطے والی کے اور

بَعْدَهَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَالْخَزِيرَةُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالزَّاءِ وَهِيَ دَقِيقٌ يُطْبَخُ بِشَحْمٍ

جس کے بعد باء موحدہ ہے اور خزیرہ ساتھ خاء معجمہ اور زا کے اور وہ آٹا ہے کہ پکایا جاتا ہے ساتھ پیوند کے اور

وَقَوْلُهُ ثَابَ جَالَ بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ أَيْ جَاءُوا وَاجْتَمَعُوا وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

قول اسکا ثاب رجال ساتھ ثا مثلثہ کے یعنی آئے اور جمع ہوئے اور روایت ہے عمر بن خطاب رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کچھ قیدی آئے ان میں

امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَسْعٰى فَإِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْزَقَتْهُ

ایک عورت بھی کہ ہر طرف دوڑتی پھرتی جب قیدیوں میں اوسکو کوئی لڑکا ملتا تو اوسکو پکڑ کر اپنے

بِبَطْنِهَا فَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ

پیٹ سے لگا لیتی اور اوسکو دودھ پلاتی رسول اللہ صلعم نے اوسکی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس عورت کو تم خیال کرتے ہو

طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ

کہ اپنی اولاد کو آگ میں ڈالدے گی ہم نے کہا واللہ نہیں آپ نے فرمایا چاہیے یہ عورت اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم

بِوَلَدِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

کرنے والا ہے متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابٍ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ

صلعم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو ایک کتاب میں لکھا اور وہ کتاب

الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي وَفِي رِوَايَةٍ

سبقت غضبي متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

آگے بڑھ گیا میرے غصہ پر متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت سو حصہ کی ہے تو روک لیے اپنے پاس ننانوے حصے اور ایک

الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة

حصہ زمین میں نازل کیا ہے جس سے مخلوقات آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ چوپایہ

حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه وفي رواية ان لله تعالى مائة رحمة

اپنے بچے کے اوپر سے اپنا کھر اس خوف سے اور ایک روایت ہے کہ کہیں بچہ کو لگ جائے صدمہ پہنچے اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سو رحمت ہے

انزل منها رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام فبها يتعاطفون

انہیں سے ایک رحمت جن اور انس اور بہائم اور ہوام میں اتاری ہے اسی کے سبب ایک دوسرے پر عطوفت اور

وبها يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها واخر الله تعالى تسعة

رحم کرتے ہیں اور اسی سے وحشی اپنے بچے پر مہربانی کرتے ہیں اور ننانوے

وتسعين رحمة يرحم الله بها عباده يوم القيمة متفق عليه وروى مسلم

رحمت سے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کرے گا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم نے یہ حدیث

ايضا من رواية سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول الله

سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہے انہیں سے ایک رحمت ہے جس سے خلقت

بينهم وتسعة وتسعون ليوم القيمة وفي رواية ان الله تعالى خلق يوم

آپس میں ایک دوسرے پر ہے اور ننانوے رحمت قیامت کے لیے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء الى

آسمان اور زمین پیدا کیے اس دن سو رحمت پیدا کی ہر رحمت اتنی بڑی کہ آسمان اور

الارض فجعل منها في الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش

زمین کے مطابق ہے انہیں سے ایک رحمت زمین پر نازل کی ہے جس سے والدہ اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اور وحشی

والطير بعضها على بعض فاذا كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة وعنه

اور پرند ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا اس رحمت سے اوس کو کامل کر دیگا اور اوسی سے روایت ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ

کہ نقل کی ہے نبی صلعم سے جو روایت کرتے تھے اپنے رب تبارک سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ نے کوئی گناہ کیا پھر

ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا

اس نے کہا اے اللہ بخش دے میرا گناہ تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو جانتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا

عَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ

اور جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے وہ بندہ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ

رب میرے گناہ بخش دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور جانتا ہے کہ اسکا رب ہے

رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ

جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر بندہ نے گناہ کیا پھر کہا اے میرے رب میرے

اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا

گناہ بخش دے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے بندہ نے گناہ کیا پھر جانتا ہے کہ اسکا رب ہے

يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ متفق

گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے بیشک میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا جو چاہے کرے متفق

عَلَيْهِ قَوْلُهٗ فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ اَيْ دَامَ يَفْعَلُ هٰكَذَا يُذْنِبُ وَيَتُوْبُ اَغْفِرُ لَهٗ

علیہ جو چاہے کرے یعنی جب تک اسطرح کرتا ہے کہ گناہ کرے پھر توبہ کرے میں اسکو بخشتا ہوں

وَاِنَّ التَّوْبَةَ تَهْدِمُ مَا قَبْلَهَا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ توبہ پہلے گناہوں کو منہدم کر دیتی ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ

قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جاوے

فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ

کرے اور ایسے لوگ پیدا کرے کہ گناہ کریں پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں اور اللہ تعالیٰ انکو بخشے یہ روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابوایوب رضی سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ

کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر تم گناہ نہ کرو

لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ يَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ انکو بخشے یہ روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے

عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے اور ابو بکر اور عمر بھی

فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں سے اٹھ کر چلے گئے اور اپنے دیر لگائی

وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ

ہم کو خوف ہوا کہ آپ اکیلے ہیں کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گئی ہم مضطرب ہو کر کھڑے ہو گئے اور میں سب سے پہلے مضطرب ہو کر

أَبْتَغِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ وَذَكَرَ

رسول اللہ صلعم کو طلب کرتا ہوا نکلا تا کہ میں انصار کے ایک باغ

الْحَدِيثَ بِطُولِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ

حدیث طویل یہاں تک ذکر کی کہ پس رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جا

فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا

اور جو شخص مجھکو اس باغ سے باہر ملے اُسکو بشارت سنا دے کہ جو شخص دل کے یقین سے لا الٰہ الا اللہ کہیگا۔

قَلْبُهُ فَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ

جنت میں داخل ہوگا روایت کی مسلم نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت جو اللہ تعالے نے ابراہیم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ

علیہ السلام کے حق میں اور قول عیسیٰ علیہ السلام کی جو اسمیں ہے انہوں نے بہت لوگ گمراہ کر دیئے پس جو شخص میرے متابعت میری

مِنِّي أَلَا تَرَى وَقَالَ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ

امت میں سے ہے الا تو نہیں دیکھتا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر تو انکو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر

وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أُمَّتِي

تو انکو بخشدے تو بیشک تو غالب حکمت والا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا یا اللہ میری امت میری

أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرَئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ

امت اور رویے سو وہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو کہا حالانکہ جبرائیل کو جواب جانتا ہے کہ محمد صلعم کے پاس جا کر

فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ

پوچھ کہ تجھے کس چیز نے رلایا جبرئیل آیا پس جبرئیل کو پیغمبر خدا صلعم نے ساتھ آنے کے کہ کہا

وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي
اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو کہا کہ محمد صلعم کو کہدے کہ ہم تجھ کو ضرور تیری امت میں خوش

أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
کریں گے اور تجھ کو غمناک نہ کریں گے اس روایت کو مسلم نے اور روایت ہے معاذ بن جبل رضؓ سے

كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِيْ
کہ میں کہ رہے پر رسول اللہ صلعم کا ردیف تھا کہ آپ نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا بندوں پر

حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ
کیا ہے اور بندوں کے حق اللہ تعالیٰ پر کہا میں نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا

فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى
کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق

اللّٰهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ
اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ کرے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں لوگوں کو بشارت نہ سنا دوں آپ نے

قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فرمایا تو انکو بشارت مت سنا کہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ متفق علیہ۔ اور براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب قبر میں مسلمان کو سوال کیا جاتا ہے گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس یہی معنی اس قول اللہ تعالیٰ کی ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ساتھ قول ثابت کے۔ اور روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
کہ کافر جب کچھ نیک کام کرتا ہے تو اسکے سبب دنیا میں کچھ اسکی روزی کی کشائش ہو جاتی ہے اور مومن کے

فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى
حسنات کو اللہ تعالیٰ آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہے اور اسکی بندگی پر اسکو دنیا میں بھی روزی

طَاعَتِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا
عطا کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں نقصان نہیں کرتا اوسکی برکت دنیا میں بھی اوسکو عطا کرتا ہے

ویجزیٰ بھا فی الاخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل للہ تعالیٰ فی الدنیا

اور آخرت میں اوسکو بدلہ پاویگا اور کافر جو نیک عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے اوسکی عوض دنیا میں اوسکو طعام وغیرہ

حتی اذا افضی الی الاخرۃ لم یکن لہ حسنۃ یجزی بھا رواہ مسلم وعن

پاجاتا ہے تا آنکہ جب آخرت میں پہونچے گا تو اوسکے پاس ایسی نیکی نہ ہوگی جسکا اوسکو عوض دیا جاوے دنیا میں کئے

جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الصلوات

اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال

الخمس کمثل نھر جار غمر علی باب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات

پنجوقتہ میں ایسی ہے جیسی ایک بڑی نہر جاری ہو جس سے ہر روز پانچ مرتبہ نہایا جاتا ہو

رواہ مسلم الغمر الکثیر وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت

روایت کی اسکو مسلم نے غمر بہت کو کہتے ہیں اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا کہ میں نے سنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس مسلمان کا جنازہ چالیس آدمی موحد اللہ

جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ رواہ

تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں پس ہر آئینہ اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتا ہے میت کی

مسلم وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ

مسلم نے ابو عبد الرحمن ابن مسعود رضہ سے روایت کی انہوں نے کہا

وسلم فی قبۃ نحوا من اربعین فقال ترضون ان تکونوا ربع اھل الجنۃ

ہم تھے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایک قبہ میں قریب چالیس کے فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا راضی ہو تم اس سے کہ

قلنا نعم قال ترضون ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ قلنا نعم قال والذی نفس

ہو جاؤ تم چوتھائی اہل جنت کے ہم نے کہا ہاں راضی ہیں ہم اس سے فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا راضی ہو تم اس سے کہ

محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اھل الجنۃ وذلک ان الجنۃ لا

ہو جاؤ تم تہائی اہل جنت کے ہم نے کہا ہاں فرمایا آنحضرت صلعم نے قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم آدھے اہل جنت کے ہو جاؤ اور یہ اس لئے کہ جنت میں

یدخلھا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اھل الشرک الا کالشعرۃ البیضاء

نہ داخل ہوگا مگر مسلمان جان اور تم مشرکوں میں ایسے ہو جیسے کالے بیل میں سفید بال

فی جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر متفق علیہ

یا جیسے سفید بال کالے بیل کی کھال میں یا جیسے کالا بال سرخ بیل کی کھال میں متفق علیہ

۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور ابو موسیٰ اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو یہودی یا نصرانی دیکر

فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

فرمائے گا کہ یہودی یا نصرانی تیری جگہ دوزخ میں گرایا جائیگا۔ اور ایک روایت میں اسی راوی سے ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِذُنُوْبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَھُمْ

کہ قیامت کے دن کچھ مسلمان ایسے پہاڑوں کی مثل گناہ لے کر آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے گا۔

رَوَاہُ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ دَفَعَ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ ھٰذَا فِکَاکُکَ

روایت کی اس کو مسلم نے۔ قولہ الخ ہر مسلمان کو یہودی یا نصرانی دے کر کہے

مِنَ النَّارِ مَعْنَاہُ مَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِکُلِّ اَحَدٍ مَنْزِلٌ

یعنی بچاؤ کردار ہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مکان

فِی الْجَنَّۃِ وَمَنْزِلٌ فِی النَّارِ فَالْمُؤْمِنُ اِذَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ خَلَفَ الْکَافِرُ فِی النَّارِ

جنت میں ہے اور ایک مکان دوزخ میں ہے۔ پس مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ایک کافر اپنی جگہ دوزخ میں جائیگا اسلئے کہ وہ مستحق

لِاَنَّہٗ مُسْتَحِقٌّ لِذٰلِکَ بِکُفْرِہٖ وَمَعْنٰی فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ اَنَّکَ کُنْتَ مُعَرَّضًا

کفر کا مستحق ہے اور اگر سوفکاک کے یہ معنی ہیں کہ تو دوزخ میں داخل ہونیکا معرض تھا یہ تجھے چھڑا لیا

لِدُخُوْلِ النَّارِ وَھٰذَا فِکَاکٌ لَا نَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدَّرَ لِلنَّارِ عَدَدَ اَیْمَانِھَا فَاِذَا

ہے کہ گویا ہر جگہ دوزخ میں گرایا جانیکا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے دوزخ کیلئے ایک اندازہ مقدر کر دیئے ہیں جس کے پورا ہونیکا یہ سبب

دَخَلَھَا الْکُفَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ وَکُفْرِھِمْ صَارُوْا فِیْ مَعْنَی الْفِکَاکِ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَاللّٰہُ

کفار کے کفر اور معاصی کے آتشیں داغ ہو گئے تو گویا مسلمانوں کو چھوڑانے والے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ محبوب جانتا ہے

اَعْلَمُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ

یُدْنَی الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ رَّبِّہٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ فَیُقَرِّرُہٗ بِذُنُوْبِہٖ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک کریگا یہاں تک کہ کریگا وہ اپنا پردہ اس پر کہ کوئی اس کے گناہ بیان کر سکے

فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ کَذَا فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّیْ

کیا تو پہچانتا ہے اپنے ایسے گناہ کو مومن کہیگا ہاں میرے رب میں پہچانتا ہوں خدا تعالیٰ فرمائیگا میں نے

قد سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها لك اليوم فيعطى صحيفة حسناته

دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا تھا اور میں نے آج تجھے بخشدیا پھر اسکی نیکیوں کی آج اب اسکو عطا کرے گا

متفق عليه كنفه ستره ورحمته وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن رجلا

متفق علیہ اور ابن مسعود رضہ سے روایت کہ ایک آدمی نے

أصاب من امرأة قبلة فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فأنزل الله تعالى

کسی عورت کا بوسہ لیا پھر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے اپنا حال بیان کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

أقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات

دن کے دونوں طرف میں نماز قائم کر اور کچھ رات کی ساعتوں میں نماز پڑھ بیشک حسنات سیئات کو دور کر دیتی ہیں

فقال الرجل ألي هذا يا رسول الله قال لجميع أمتي كلهم متفق وعن أنس

پھر اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے لئے ہی ہے آپنے فرمایا میری سب امت کیلئے ہے متفق علیہ اور روایت ہے انس

رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

رضہ سے کہ ایک آدمی نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ

إني أصبت حدا فأقمه علي وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله صلى الله

میں حد کو پہونچا ہوں پس قائم کر اسکو مجھپر اور وقت آگیا نماز کا پس نماز پڑھی اپنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم فلما قضى الصلوة فقال يا رسول الله إني أصبت حدا فأقم

علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز پس کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہوں میں حد کو آپ مجھ پر

في كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك متفق

اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حکم قائم کریں آپنے فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا ہے اسنے کہا ہاں آپنے فرمایا بیشک تو بخش گیا متفق علیہ

عليه وقوله أصبت حدا معناه معصية يوجب التعزير وليس المراد الحد

قولہ اصبت حداً یعنی جو سے ایسا گناہ صادر ہوا ہے جس سے تعزیر کا مستحق ہو گیا ہوں اور حد شرعی

الشرعي الحقيقي كحد الزنا والخمر وغيرهما فإن هذه الحدود لا تسقط بالتوبة

حقیقی مثل زنا اور خمر وغیرہا کی حد مراد نہیں کہ یہ حدود توبہ سے ساقط نہیں ہوتیں

ولا يجوز للإمام تركها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله ليرضى

اور نہ امام کو حدود کا ترک کرنا جائز ہے اوسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمده عليها أو يشرب الشربة فيحمده عليها متفق

کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے کہ بندہ ایک دفعہ کچھ کھانا کھاکر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ سے خوش ہوتا ہے کہ

الهمزة وهي المرة الواحدة من الأرز كالعدة والعشاء وعن أبي موسى

ہمزہ کہتے ہیں ایک بار کہنا جیسا صبح کا ناشتہ کا فرق اور ابو موسیٰ سے روایت ہے

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تعالى يبسط يده بالليل

ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلا

ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس

تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج

من مغربها رواه مسلم وعن أبي نجيح عمرو بن عبسة بفتح العين والباء السلمي

مغرب سے نکلے اس روایت کی مسلم نے ابو نجیح عمرو بن عبسہ ساکن مفتوحین اور باء سلمی رضی سے

رضي الله عنه قال كنت أنا في الجاهلية أظن أن الناس على ضلالة وأنهم

کہا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں

ليسوا على شيء وهم يعبدون الأوثان ثم سمعت برجل بمكة يخبر أخبارا

اور کسی حالت میں کہ بتوں کو پوجتے ہیں تو اچانک اچھے طریق پر ہیں اسی اثنا میں سنے سنا کہ ایک آدمی مکہ میں ہے وہ کچھ خبریں دیتا ہے پس

فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم

مستخفيا جرآء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت له ما أنت قال

مخفی ہیں اور آپکی قوم کے لوگ آپ پر بڑے دلیر ہیں پس میں لوگوں سے نرمی کرکے مکہ میں آپکے پاس پہونچا اور آپ کو پایا پوچھا

أنا نبي فقلت وما نبي قال أرسلني الله قلت وبأي شيء أرسلك قال أرسلني

کہ تو کون ہے آپنے فرمایا میں نبی ہوں پوچھا کہ نبی کیا ہوتا ہے فرمایا اللہ نے بھیجا ہے پوچھا کہ آپکو کیا دیکر بھیجا ہے آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

بصلة الأرحام وكسر الأوثان أن يوحد الله لا يشرك به شيء فقلت

صلہ کرنے اور بتوں کے توڑنے اور اللہ کی توحید بیان کرنے کو اور یہ کہ کسی کو شریک نہ کیا جائے تجھے بھیجا ہے

فمن معك على هذا قال حر وعبد ومعه يومئذ أبو بكر وبلال رضي الله

میں نے کہا تیرے ساتھ کون ہے آپنے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور اوس دن آپکے ساتھ ابوبکر رضہ اور بلال تھے

عنهما فقلت إني متبعك قال إنك لن تستطيع ذلك يومك هذا ألا ترى

کہا میں آپکا متبع ہوں آپنے فرمایا ان ایام میں تو کس کی طاقت نہیں رکھتا کہ کیا تو

حالي وحال الناس ولكن ارجع إلى أهلك فإذا سمعت بي قد ظهرت فأتني

میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتا لیکن تو اب اپنے گھر کو چلا جا جب تو میرا ظہور سنے تو میرے پاس آجا ہیو۔

قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي وَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْتُ فِي
کہا اوس نے کہ میں اپنے گھر کو چلا گیا اور رسول اللہ صلعم ہجرت کرکے مدینہ کو تشریف لیگئے میں اپنے
أَهْلِي فَجَعَلْتُ أَخْبَرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَتَّى قَدِمَ نَفَرٌ
گھر میں آپکے آنیکی خبریں پوچھا کرتا تھا اور جب مدینہ کو تشریف لیگئے تو میں لوگوں سے حال پوچھتا رہتا تھا کہ مدینہ کے لوگوں میں سے کچھ
مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا النَّاسُ
لوگ وہاں آگئے میں نے دریافت کیا کہ یہ شخص جو مدینہ میں آیا ہے اوسکا کیا حال ہے اونہوں نے کہا کہ لوگ اوسکی
إِلَيْهِ سِرَاعٌ وَقَدْ أَرَادَ قَوْمٌ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ
طرف بھاگے جاتے ہیں اور اوس کی قوم نے اوسکو قتل کرنا چاہا تھا مگر نہ کرسکے پس میں مدینہ میں آپکے پاس حاضر ہوکر عرض
عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْرِفُنِي فَقَالَ نَعَمْ أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ قَالَ
کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے ہیں آپنے فرمایا ہاں تو وہی ہے جو مجھے مکہ میں ملا تھا اوسنے کہا کہ میں نے عرض کی
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَأَجْهَلُهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ
کہ یا رسول اللہ آپ مجھ کو وہ باتیں بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپکو سکھائی ہیں اور میں نہیں جانتا آپ مجھے نماز کے بارے میں
صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا
صبح کی نماز پڑھ پھر باز رہ نماز سے طلوع ہونے تک کہ وہ وقت نہوست کا ہے طلوع کرتا ہے
تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ
تو شیطان کے دو سینگوں میں طلوع کرتا ہے اور اوسوقت کفار اوسکو سجدہ کرتے ہیں پھر نماز کو پڑھ کہ نماز
الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ
مشہود محضور ہے فرشتے تک نیزہ کا سایہ پورا ہوجائے پھر باز رہ نماز سے کہ وہ وقت
حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى
جہنم گرم کیا جاتا ہے جب سایہ آگے ڈھلے تو نماز پڑھ کہ نماز مشہود محضور ہے تک عصر کی نماز پڑھے
تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ
پھر سورج کے غروب ہونے تک نماز سے رک جا وہ شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور
وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ
اوسوقت کفار اوسکو سجدہ کرتے ہیں وہ کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھے وضو کا حال فرمایئے
قَالَ فَمَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ
آپنے فرمایا کہ تم میں کوئی آدمی نہیں کہ وضو کا پانی قریب کرکے پھر کلی کرتا اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے مگر

خطايا وجهه وفيه وخياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله لاخرت خطايا
اور جب چہرہ اور منہ اور ناک صاف کر لیتا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ جو اس نے
وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين لاخرت
داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب وہ دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے
خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه لاخرت خطايا راسه من
اس کے ہاتھوں کے گناہ پانی اور انگلیوں سے گر جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ
اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين لاخرت خطايا قدميه
اس کے بالوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب دونوں پاؤں کو دھوتا ہے ٹخنوں تک تو اس کے تو سب گناہ
من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله تعالى واثنى عليه ومجده
اور انگلیوں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا و تمجید جیسے اس کی شان
بالذي هو له اهل وفرغ قلبه لله تعالى الا انصرف من خطيئته كيوم
کے لائق ہے کرے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ کرے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ان سے
ولدته امه فحدث عمرو بن عبسة بهذا الحديث ابا امامة صاحب رسول
پیدا ہونے کے دن پاک تھا تو عمرو بن عبسہ نے یہ حدیث ابو امامہ رسول اللہ
الله صلى الله عليه وسلم فقال له ابو امامة يا عمرو بن عبسة انظر ما تقول في
صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صحابی سے ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ تو کیا بیان کر رہا ہے ایک مقام
مقام واحد يعطى هذا الرجل فقال عمرو يا ابا امامة لقد كبرت سني ورق
میں اس آدمی کو استقدر عطا کی جاتی ہے عمرو نے کہا اے ابو امامہ میری عمر بہت ہو گئی میری ہڈی اور
عظمي واقترب اجلي وما بي حاجة ان اكذب على الله ولا على رسول الله
پسلیاں بالکل بوسیدہ ہو گئیں اور میری موت قریب آ گئی اور مجھ کو اللہ تعالیٰ پر اور رسول پر جھوٹ بولنے کی کچھ حاجت نہیں
صلى الله عليه وسلم لو لم اسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا
اس بات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بار
مرة او مرتين او ثلاثا حتى عد سبع مرات ما حدثت به ابدا ولكني سمعته
یا دو بار یا تین بار حتیٰ کہ سات بار شمار کر کے کہا میں سنتا رہوں بھی تم کو حدیث نہ بیان کرتا اگر میں نے اس سے
اكثر من ذلك رواه مسلم قوله جزاء عليه قومه هو بجيم مضمومة وبالمد
بھی زیادہ دفعہ اپنے سنا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے یہ قول اس کا جزاء علیہ قومہ ساتھ جیم مضمومہ اور ساتھ

عَلٰى وَزْنِ عُلَمَآءَ اَىْ جَاسِرُوْنَ مُسْتَطِيْلُوْنَ غَيْرُهَا بَيْنَ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

اور وزن علماء کے یعنی دلاور ساتھ دلاوری کے نہ ڈرنے والے بے ڈر ہو کر یہ ہے روایت مشہور

الْمَشْهُوْرَةِ وَرَوَاهُ الْحُمَيْدِيُّ وَغَيْرُهُ حَرَاءَ بِكَسْرِ الْحَآءِ الْمُهْمَلَةِ قَالَ وَمَعْنَاهُ غَضَا

اور روایت کیا ہے حمیدی وغیرہ نے حراء ساتھ کسرہ حا مہملہ کے کہا حمیدی نے معنے یہ ہے کہ غصے اور اوسکے غم

ذُوْ وَغَمٍّ وَهَمٍّ قَدْ عَيَّلَ صَبْرُهُمْ بِهٖ حَتّٰى اَثَّرَ فِىْ اَجْسَامِهِمْ مِّنْ قَوْلِهِمْ حَرَّ جَمَلٌ

اور غم میں پھنسے ہم کہ عیال ہو گیا صبر ان کا ساتھ اسکے یہانتک کہ تاثیر کی اسنے جسموں میں عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں حری جبتہ یعنی

يَجْرِىْ اِذَا نَقَصَ مِنْ اَلَمٍ اَوْ غَمٍّ اَوْ نَحْوِهٖ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ بِالْجِيْمِ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ

عیب ناقص ہو جسم فکر اور غم اور مانند اسکے کے سبب سے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ جیم کے ہے اور یہ قول مصنف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ اَىْ نَاحِيَتَىْ رَاْسِهِ الْمُرَادُ التَّمْثِيْلُ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ

صلے اللہ علیہ وسلم بین قرنی شیطان یعنے دو طرفوں سر اسکے کے اور مراد اس سے تمثیل ہے یعنے اسوقت

حِيْنَئِذٍ يَتَحَرَّكُ الشَّيْطَانُ وَشِيْعَتُهٗ وَيَتَسَلَّطُوْنَ وَقَوْلُهٗ يَقْرُبُ وَضُوْءَهٗ

حرکت کرتا ہے شیطان اور اسکی جماعت اور غلبہ حاصل کرتے ہیں اور یہ قول مصنف کا یقرب وضوء یعنے

مَعْنَاهُ يُحْضِرُ الْمَآءَ الَّذِىْ يَتَوَضَّاُ بِهٖ وَقَوْلُهُ الْاٰخَرُ حَطَايَاىَ خَطَايَاىَ كُلُّهَا بِالْخَآءِ

لاوے وہ پانی جس سے وضو کرتا ہے اور یہ قول اسکا الاخر حطایای خطایای کلہا بالخاء یہ ساتھ خا معجمہ کے ہے

الْمُعْجَمَةِ اَىْ سَقَطَتْ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ جَرَتْ بِالْجِيْمِ وَالصَّحِيْحُ بِالْخَآءِ وَهُوَ رِوَايَةُ الْجُمْهُوْرِ

یعنے گر گئے ہیں اور روایت کیا اوس نے بعضہم جرت بالجیم والصحیح بالخاء وہو روایۃ الجمہور کی ہے

قَوْلُهٗ فَلْيَنْثُرْ اَىْ لِيَسْتَخْرِجْ مَا فِىْ اَنْفِهٖ مِنْ اَذًى وَالنَّثْرَةُ طَرَفُ الْاَنْفِ وَعَنْ

اور یہ قول اسکا فلینثر یعنے نکال دے جو اسکے ناک میں ہو گندگی سے نثرت ناک کے کنارہ کو کہتے ہیں اور

اَبِىْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ابو موسے اشعری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ

اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا

رحمت کرنیکا ارادہ کرتا ہے کسی امت پر اسکے نبی کی زندگی میں پہلے قبض کرتا ہے نبی کو اسکے تو فرط اور سلف کرتا ہے اوسکو اسکے آگے پہلے کر دیتا ہے

وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَىٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ

اور جب کسی امت کو ہلاک کرنے اور عذاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو نبی کے سامنے اوسکو ہلاک کرتا ہے اور اوسکی تعذیب اور

بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عصیان کی سزا دیجانے سے اوسکی آنکھ ٹھنڈی کرتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

وقد قتيل ہے امام نووی نے جواز بالکل کے بخیل ہے یعنی فاجال ہے اور کوئی دلیل قوی نہیں ہے اور ظاہر ہے اور مخالف ہے کہ کوئی کہتے ہیں۔ نفوس محل فا ظاہر ہا

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ فِیْ فَضْلِ الرَّجَاءِ

باب باون امید درجا کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِخْبَارًا عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ

اللہ تعالیٰ نے بندہ صالح کی خبر دی ہے اور فرمایا ہے اور میں اپنا کام اللہ تم کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تم

بِالْعِبَادِ فَوَقٰىهُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِ مَامَکَرُوْا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ

بندوں کو دیکھتا ہے پس اللہ تم نے اسکو اوسکی مکر کی برائیوں سے بچا لیا۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہوں جیسا وہ

وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَجِدُ

مجھے گمان کرتا ہے اور بندہ جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں ہی اوسکے ساتھ ہوں اللہ کی قسم ہے بیشک اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کرنے سے اوس شخص سے

ضَالَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ

کہ خوشی ہوتی ہے جو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری کو پاکر جو اوسکی طرف اپنا ہر توشہ بیچ کر پہنچی ہو میں دونوں ہاتھ پھیلا دیتی ہوں اور جو

یَمْشِیْ اَتَیْتُ اِلَیْهِ هَرْوَلَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ اَحَدٍ رُوَاةِ مُسْلِمٍ وَتَقَدَّمَ

میرے پاس چلکر میری طرف آتا ہے میں اوس کی طرف دوڑتا ہوں متفق علیہ۔ اور یہ لفظ ایک روایت مسلم کے ہے اور پہلے حدیث

شَرْحُهٗ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ وَرُوِّیْنَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ بِالنُّوْنِ

باب میں گذر چکی اور بخاری مسلم میں ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے ساتھ نون کے اور اس

وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ حَیْثُ بِالثَّاءِ وَکِلَاهُمَا صَحِیْحٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ

روایت میں حیث ساتھ ثا کے ہے اور دونوں صحیح ہیں جابر رضہ سے روایت ہے

سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ

کہ اوس نے سنا نبی صلعم سے وہ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تم سے نیک گمان رکھے

عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

کہتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے انس رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی

کو فرماتے سنا کہ اللہ تم فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے جبتک تو مجھ سے دعا مانگتا ہے اور مجھ سے امید رکھیگا میں تیرے سب گناہ بخشدونگا

کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ

اور تجھ کچھ پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر تیرے گناہ بسبب کثرت کے آسمان تک پہنچ جاویں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے

غفرت لك يا ابن آدم انك لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني

میں بخش دوں تجھ کو اے آدمی کہ اگر تو میرے پاس بقدر گناہ بھرے سارے پھیلے تمام زمین بھر جائے

لا تشرك بي شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي وقال حديث

تو میرا شریک نہ کرے البتہ ادھر میرے پاس ساتھ بھر کے گناہوں کے آئے تو بخش دوں گا۔ روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن عنان السماء بفتح العين قيل هو ما عن لك منها اذا ظهر اذا رفعت

جب سر اوٹھائے یہ وہ ہے جو ظاہر نظر آئے جانب آسمان کے بیشی کے لئے کہا

راسك وقيل هو السحاب قراب الارض بضم القاف وقيل بكسرها والضم

اور یہ بھی کہا گیا ہے اول سے اور قریب الارض کے ساتھ ضمہ قاف کے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ کے ہے کے اور ضمہ

اعلم وانتم فروهو ما يقرب من الاظهار والله اعلم

بہت نزدیک اور مشہور ہے اور اللہ خوب جانتا ہے

الباب الثالث والخمسون في الجمع بين الخوف والرجاء

باب تیسرا خوف اور امید کے جمع کرنے کے بیان میں

اعلم ان المختار للعبد في حال صحته ان يكون خائفا راجيا ويكون خوفه

جان لے کہ بندہ کے لئے صحت و تندرستی کی حالت میں بہتر ہے کہ خوفناک اور امیدوار ہا کرے اور خوف

ورجاءه سواء وفي حال المرض يتحتم الرجاء وفواعد الشر من تصوير

اور امید برابر رکھے اور بیماری کی حالت میں بہتر ہے کہ امید غالب کرے اور ڈرنے سے کنارہ کرے

الكتاب والسنة وغير ذلك من مظاهر على ذلك قال الله تعالى يا من

کتاب و سنت وغیرہا اس مضمون کی تائید کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے

مكر الله الا القوم الخاسرون وقال تعالى انه لا ييأس من روح الله

مکر سے بیخوف نہیں ہوتے مگر نقصان والے لوگ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے

الا القوم الكافرون وقال تعالى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه

مگر کافر لوگ۔ اور فرمایا جس دن کہ سفید ہوں گے منہ اور بہت سے منہ سیاہ ہوں گے

وقال تعالى ان ربك لسريع العقاب وانه لغفور رحيم وقال

اور فرمایا بیشک تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور بیشک وہ مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔ اور فرمایا

تعالى ان الابرار لفي نعيم وان الفجار لفي جحيم وقال تعالى فاما من ثقلت

بیشک نیکوکار بہشتوں میں ہوں گے اور گنہگار دوزخ میں ہوں گے۔ اور فرمایا جس کی میزان

مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ

بھاری ہوگی وہ خوش گذران ہوگا اور جسکی میزان ہلکی ہوگی اوس کی جگہ دوزخ ہے

وَالْآيَاتُ فِي هٰذَا الْمَعْنَى كَثِيرَةٌ يَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِي آيَتَيْنِ مُقَرَّرَتَيْنِ

اور اس مضمون میں آیتیں بہت ہیں کہیں تو جمع ہوتا ہے خوف اور رجا دو ملی ہوئی آیتوں میں اور کہیں کئی آیتوں

أَوْ آيَاتٍ وَاٰيَةٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کہیں ایک آیت میں اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ

کہ مومن جان لے اوس عذاب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت کی طمع کوئی نہ کرے اور اگر

يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

کافر جان جائے اوس رحمت کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو کوئی بہشت سے ناامید نہو۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً

جب جنازہ کو آدمی اپنی گردنوں پر اوٹھاتے ہیں اگر صالح ہوتا ہے

قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ

تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے ہلاکت تم مجھے کہاں

تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ رَوَاهُ

لئے جاتے ہو اوس کی آواز انسان کے سوا سب چیز سنتی ہے اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری نے اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ جنت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ کی آگ بھی اسی طرح ہے روایت کی یہ بخاری نے

الباب الرابع والخمسون في فضل البكاء من خشية الله وشوقا إليه

باب چوپنواں اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اوسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا وَقَالَ تَعَالَى

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اوں کو عاجزی۔ اور فرمایا

أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضؓ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ يَا

کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے قرآن پڑھ کر سنا میں نے عرض کی یا رسول

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ

اللہ کیا میں آپکو پڑھ کر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپنے فرمایا میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ غیر سے سنوں

غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى جِئْتُ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ

پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھ کر سنائی تا کہ اس آیت تک پہونچی۔ فکیف اذا جئنا من

كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ حَسْبُكَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ

کل امۃ الخ آپنے فرمایا اب بس کر میں نے آپکی طرف

اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ

دیکھا تو آپکے دونوں آنکھیں بہہ رہی تھیں متفق علیہ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ

کہ رسول اللہ صلعم نے ایکبار ایک خطبہ پڑھا کہ میں نے ویسا کبھی نہ سنا تھا پس آپنے فرمایا اگر جو کچھ میں جانتا ہوں۔

مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ فَغَطّٰى اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تم بھی جان لو تو تم تھوڑی ہنسی کرو۔ اور بہت روؤ کہ راوی نے کہا پس رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ وَلَهُمْ حَنِيْنٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ سَبَقَ بَيَانُهٗ فِيْ بَابِ الْخَوْفِ وَ

اپنے منہ کو ڈانپ لیا اور آواز سے رو رہے تھے متفق علیہ۔ باب الخوف میں اسکا بیان گذر چکا ہے اور

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ

ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کے خوف

النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ

سے رویا دوزخ میں نہ جائیگا تا کہ دودھ پستان میں واپس آجائے اور مجاہد فی سبیل اللہ کا غبار اور

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْهُ

جہنم کا دھواں کبھی جمع نہ ہونگے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس اوسکی سوا کہیں

ظِلُّهٗ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ

سایہ میں ہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جوان جو اللہ کی بندگی میں مشغول ہو تیسرا وہ آدمی جس کا دل

وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ

جو مسجد میں دوڑا رہتا ہے جب تک نماز کے لئے مسجد میں نہ آجائے اور دو آدمی جو اللہ کی محبت رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں اور ایک وہ آدمی جس کو عورت ذی عزت خوبصورت

جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ

بلائے اپنی طرف اور وہ اس کو کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں یہ چاہتا ہے وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اس کے دہنے ہاتھ نے

شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

صدقہ کیا ہو اس کو خبر نہ ہو بائیں ہاتھ والوں کو وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے رو پڑے اور اس کی دونوں آنکھیں جاری ہو جائیں متفق علیہ اور

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ صلعم کے پاس گیا۔ اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کے پیٹ سے آواز رونے

وَلِجَوْفِهٖ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي

کی ایسی آتی تھی جیسے دیگ سے جوش کے وقت آواز آیا کرتی ہے حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابوداؤد اور ترمذی نے شمائل میں

الشَّمَائِلِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ

ابی بن کعب کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے امر کیا ہے کہ تجھ پر پڑھوں لم یکن

الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى أُبَيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ أُبَيٌّ

الذین کفروا مجھکو پڑھا کہا سناؤں اوس نے کہا اں اور اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا جیسے آپ فرمایا ہاں پھر ابی بن کعب رضی کے یہ سنتے ہی رو متفق علیہ

يَبْكِي وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اور اوسی سے روایت ہے کہ ابوبکر نے عمر رضی کو رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ چل ہم دونوں ام ایمن کی زیارت کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ

اسکی زیارت کیا کرتے تھے جب ہم اسکے پاس پہنچے تو اسنے رونا شروع کر دیا ان دونوں نے اسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کیا تو نہیں جانتی کہ

أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ

جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے تکرمہا اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے

أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّيْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ

کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیلئے بہتر ہے مگر میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی

يَنْقَطِعُ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آنی منقطع ہو گئی اسنے ان دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور دونوں نے اوسکے ساتھ شروع کر دیا روایت کی اسکو مسلم نے

قَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ

حدیث باب زیارۃ اہل الخیر میں گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہا کہ جب

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ

رسول اللہ صلعم کو بیماری سخت ہوئی تو آپکو نماز کیلئے کہا گیا آپنے فرمایا ابو بکر کو کہدو کہ لوگوں کو نماز

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا

پڑھاوے عائشہ رضؓ نے کہا ابو بکر نرم دل والا ہے جب قرآن پڑھتا ہے تو اوسپر

قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

رونہ غلبہ کرتا ہے آپنے فرمایا اوسکو کہدو نماز پڑھاوے۔ اور ایک روایت میں عائشہ رضؓ

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ

سے ہے کہا کہ میں نے کہا ابو بکر جب آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو رونے کے سبب لوگوں کو نہ سنا سکیگا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

متفق علیہ اور روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ عبدالرحمن

ابْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ

ابن عوف کے پاس کھانا حاضر کیا گیا وہ اور وہ تھے روزے سے اوسنے کہا مصعب بن

عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ

عمیر جو مجھ سے بہتر تھے قتل کئے گئے اور اتنقدر کپڑا اوسکو نہ ملا جو کفن دیا جاتا مگر ایک چادر کہ اگر اوس سے اوسکا سر ڈھانکا جاتا تھا

بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ

تو اوسکے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانکے جاتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا ہے ہمیں ہماری روزی کی بہت کشادگی دیگئی یا کہا ہم کو

أَوْ قَالَ أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ

دنیا بہت عطا کی گئی۔ تحقیق ڈرتے ہیں ہم اسپر کہ ہوئے ثواب نیکیوں کا ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے

لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ

پھر شروع کیا رونا یہانتک کہ چھوڑ دیا کھانا۔ روایت کی اسکو بخاری نے۔ اور ابو امامہ صدی بن

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ

اور ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شے

اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةِ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةِ

دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو خوف خدا تعالیٰ کے سبب سے بہایا جائے اور دوسرا قطرہ خون

دَمٍ تُهْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ

کا جو فی سبیل اللہ بہادیا گیا اور دو نشان میں سے ایک یہ ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ میں آدمی پگلی اور دوسرا قدم جو اللہ تعالیٰ کے فرائض

مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِی الْبَابِ

میں سے کسی فرض کے ادا کرنے کے لئے چلا رواہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اس مضمون

اَحَادِیْثُ كَثِیْرَةٌ مِنْهَا حَدِیْثُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَظَنَا

کی بہت حدیثیں ہیں ان میں سے عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا

الْعُیُوْنُ وَقَدْ سَبَقَ فِیْ بَابِ النَّهْیِ عَنِ الْبِدَعِ

جو ہم بیان نہی عن البدع کے باب میں گذر چکی ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِیْ فَضْلِ الزُّهْدِ فِی الدُّنْیَا وَ

باب پچپن دنیا سے زہد کی اور تقلل پر

الْحَثِّ عَلَی التَّقَلُّلِ مِنْهَا وَفَضْلِ الْفَقْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

ترغیب دلانے پر اور فقر کی فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کا جینا ویسی کہاوت ہے جیسے

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ

ہم نے پانی اتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا جو کھاویں آدمی

وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ

اور چارپایہ یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگار پر آئی اور انگلا زمین والوں نے کہ یہ ہمارے

قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

ہاتھ لگی پھر پہنچا اوس پر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر جو پہیر گویا

بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَاضْرِبْ

کل یہاں تھے بستے اسی طرح ہم کھولتے ہیں آیتیں اون لوگوں کے واسطے جن کو دھیان ہے اور فرمایا اور تو

ا ہوتا ہے تو زراعت کو فاسد و خراب کر دیتا ہے اسی طرح مال جب بہت ہو جاتا ہے تو آدمی کو دلکوفتہ اور خراب کر دیتا ہے تو نے یہ کہ پانی جیسا نجاست کو دال کر

لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلنه من السماء فاختلط به نبات الارض
اوگھاس حیات دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہم نے آسمان سے پھر پیٹ کر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر مل
فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شيء مقتدرا المال
کو سبز رہا پھر ہو جاتا ہے چورا چورا اڑتا اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت ہے مال اور
والبنون زينة الحيوة الدنيا والباقيات الصالحات خير عند ربك
بیٹے دونوں ہیں دنیا کی زندگی کی رونق اور رہنے والی نیکیاں بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلہ
ثوابا وخير املا وقال تعالى اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة
اور بہتر ہے تو کچھ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بنا کو اور
وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار
بڑائی کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈنے مال کو اور اولاد کے جیسے کہ مینہ ایک جس کی جو نوش لگتی کھیتی کو
نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الاخرة عذاب شديد
اوگھاس پھر کھیتی ہرا ہوتا ہے پھر تو دیکھے اس کو زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا پھر عذاب ہے بھی آخرت میں سخت مار کا
ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور وقال
اور بخشش بھی ہے اللہ سے اور خوشنودی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے سودا دغا کی اور فرمایا
زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة
رچھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جوڑے ہوئے
من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا
سونے اور چاندی کے اور گھوڑے چرتے ہوئے اور مویشی اور کھیتی یہ سب تو ہے دنیا کی زندگی میں
والله عنده حسن المآب وقال تعالى يايها الناس ان وعد الله حق فلا
اور اللہ پاس ہے اوسی پاس اچھا ٹھکانا۔ اور فرمایا اے لوگو بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہے
تغرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور وقال تعالى الهىكم التكاثر
سو نہ بہکائے تم کو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تم کو اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ دغا باز۔ اور فرمایا غفلت میں رکھا تم کو
حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف تعلمون كلا لو
بہتایت کی حرص نے یہاں تک کہ جا دیکھیں قبریں جا دیکھو گے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لو گے کوئی
تعلمون علم اليقين وقال تعالى وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب
نہیں اگر جانو تم یقین کر جانتا۔ اور فرمایا اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ هِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَالْاٰیَاتُ فِی الْبَابِ کَثِیْرَةٌ

اور بیشک گھر جو ہے سو یہی ہے جینا اگر یہ سمجھ رکھتے اور آیتیں اس مضمون میں

مَشْهُوْرَةٌ وَاَمَّا الْاَحَادِیْثُ فَاَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِّنْهَا عَلٰی

بہت ہیں اور احادیث بھی بہت ہیں کہ شمار میں نہیں آسکتی ہم اوجس سے کچھ تھوڑی سی یہاں ذکر کرتے ہیں لفظ اوپر

مَا سِوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

ماسوائے اسکے عمرو بن عوف انصاری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْبَحْرَیْنِ یَاْتِیْ

اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضہ کو بن جراح رضہ کو بحرین سے کوئی

بِجِزْیَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ

جزیہ لاوے بحرین سے مال لایا انصار ابو عبیدہ کے آنیکی خبر سنکر

فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

جو کی نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے جب آپ نماز پڑھ کر

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پھر بیٹھے تو آپ کے سامنے ہوئے تو آپ انکو دیکھ کر مسکرائے

حِیْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّکُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَیْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَیْءٍ مِّنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا

اور کہا کہ تم نے سنا ہوگا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لایا ہے انہوں نے کہا

اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ

ہاں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تم بشارت لو اور امید رکھو اوسکی جو تم کو خوش کرے خدا کی قسم ہے مجھ کو تمہارے محتاج ہوجانیکا ڈر نہیں

وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ

لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تمپر دنیا کی کشایش کی جاوے جیسے پہلی امتوں پر کشایش کی گئی

فَتَنَافَسُوْهَا کَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِکَکُمْ کَمَا اَهْلَکَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ

دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونہوں نے کیا پس تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا متفق علیہ اور روایت ہے

اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

ابو سعید خدری رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ

منبر پر جلوس فرمایا اور ہم آپکے گرد بیٹھ گئے آپنے فرمایا جس چیز سے میں اپنے پیچھے تمپر خوف کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

تم پر دنیا کی تازگی اور زینت اور زیب بیش کرے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرَ

علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میٹھی ہری بھری ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ تم کو پیدا کرنے والا ہے تم کو پس دیکھتا ہے

كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

کہ کس طرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے روایت کی اس کو مسلم نے

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ مُتَّفَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی بھلی زندگی نہیں ہے مگر آخرت کی زندگی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ

علیہ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیچھے جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹتی ہیں دو اس کے گھر والوں کی طرف اور رہتی ہے ایک

أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ

اس کے گھر والے اور مال اور عمل اس کے پیچھے جاتے ہیں پھر لوٹتے ہیں اس کے گھر والے اور مال اور باقی رہتا ہے اس کے ساتھ عمل

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْ

متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لائے جائیں گے

مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ

جو شخص دنیا میں بہت نعمت دولت والا مرفہ الحال تھا حاضر کیا جائیگا اور دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دیکر پوچھا جائیگا اے ابن آدم کیا تو نے

هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى

دنیا میں کبھی آرام دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی خوشی میں بھی گذرا تباہ وہ کہیگا خدا کی قسم کبھی نہیں اے رب میرے اور لائے جائیں گے

بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَا

جو شخص دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ تکلیفوں میں مبتلا رہا ہوگا حاضر کیا جائیگا اور اوسکو ایک بار بہشت کی نعمتوں کی لذت میں غوطہ دیکر پوچھا

لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا

کہ اے ابن آدم دنیا میں کبھی تجھ کو کوئی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر کبھی کوئی رنج بھی گذرا ہے وہ کہیگا خدا کی قسم

رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ

کبھی مجھ پر کوئی تکلیف نہیں آئی اور میں نے تو کبھی سختی اور سختی نہیں دیکھی حدیث روایت کی اس کو مسلم نے اور مستورد

ابْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا

ابن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ

دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی

يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لگا لاوے یہ مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ

وسلم بازار میں پھر جاتے تھے اور لوگ آپکے دونوں طرف تھے پس آپ ایک بکری کے بچے کے پاس گذرے جو کانوں والے مرچکا تھا پس آپنے اسکا

بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا

کان پکڑا پھر فرمایا کہ تم میں سے کونسی اسکو ایک درہم کو خریدنا چاہتا ہے لوگوں نے کہا ہم اسکو کسی شے کے عوض لینا نہیں چاہتے اور ہم اسکو کیا کریں

نَصْنَعُ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا أَنَّهُ أَسَكُّ

اسکو کیا کرینگے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جاوے لوگوں نے کہا واللہ اگر یہ زندہ ہوتب بھی عیب تھا کہ چھوٹے کانوں والا تھا

فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ

اب تو یہ مرا ہوا ہے آپنے فرمایا قسم بخدا یہ تمہارے نزدیک جیسا ذلیل ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے روایت کی

مُسْلِمٌ قَوْلُهُ كَنَفَتَيْهِ أَيْ عَنْ جَانِبَيْهِ وَالْأَسَكُّ الصَّغِيرُ الْأُذُنِ وَعَنْ أَبِي

مسلم نے دا قول اسکا کنفیتہ یعنے دونوں کانوں اسکے اور اسک چھوٹے کانوں والا اور روایت ہے ابو ذر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ

رضہ سے کہا کہ میں مدینہ کے پتھریلی زمین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا

فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي

کہ ہمارے اور ہمارے سامنے آگیا آپنے فرمایا اے ابو ذر میں نے کہا لبیک یا رسول آپنے فرمایا مجھے خوش نہیں آتا

أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ

کہ میرے پاس اُحد کی قدر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گذر جاویں اور میرے پاس اوسمیں سے ایک دینار باقی ہو

إِلَّا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

مگر کچھ قدر کہ قرض کے ادا کرنیکے لئے میں نے رکھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اسطرح اور اس طرح

وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ

اور اسطرح اپنے دہنیں بائیں اور پیچھے اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ تقسیم کردوانوں پھر آپ چلے اور فرمایا جو بہت مالدار ہیں

هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَ

وہی قیامت کے دن کم ثواب میں ہیں مگر جسنے اسطرح اور اسطرح یعنے دائیں اور

عَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ قَلِيلًا فَاهْمُثْهُ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ حَتَّى أَنْبَا

بائیں اور پیچھے کی سب طرف خوب دیکھا اور اسے کوئی بہت تھوڑی چیز پہنا پائے جھے فرمایا کہ تو یہاں ٹھہر جانا کہیں ہو کر میرے پاس واپس آؤں

ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ

پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے غائب ہو گئے پس میں نے ایک آواز سنی جو بلند ہوئی تھی میں ڈرا کہ

أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ

کہیں کوئی رسول اللہ صلعم سے تعرض نہ کرے میں نے چاہا کہ آپ کے پاس جاؤں پھر مجھے آپکا

قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي فَقُلْتُ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا

فرمانا یاد آیا کہ تو یہاں سے جنبش

تَخَوَّفْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ

نہیں ہوں پھر میں آپکے پاس آیا اور یہی خبر سنائی کہ آپ نے فرمایا کہ تو یہاں سے جنبش نہیں کرتا تھا جو میرے پاس آیا اور میں نے اور

أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى

امتیوں سے جو شخص مرے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ بہشت میں جائیگا میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے

وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے متفق اور یہ لفظ بخاری کے ہیں اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس بھلا احد کی مثل

ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ

سونا ہو مجھ کو خوش نہیں آتا کہ تین رات مجھ پر گذر جائیں اور اسمیں کچھ میرے پاس بچا ہوا ہو مگر جو میں قرض کے ادا کرنے کو رکھ

لِدَيْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا

چھوڑوں متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیکھا کرو

إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا

اپنے سے کم رتبہ والے کی طرف اور اپنے سے اعلے رتبہ والے کی طرف مت دیکھا کرو کہ اس سے تم خدا کی

نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ إِذَا نَظَرَ

نعمت کو ذلیل نہ جانو دونوں متفق علیہ ہیں اور یہ مسلم کی عبارت ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی

أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ

اپنے سے اوپر کو دیکھے مال اور صورت میں تو زیادہ ہو تو اسکو چاہیئے کہ جو اوس سے کم ہو اوس کی طرف نظر کرے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا مونہہ کے بل گرے اشرفی اور روپیہ کا بندہ اصحاد

الْقَطِيْفَةِ وَالْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور سیاہ دھاری کے بندہ اگر دیا جاوے تو خوش ہووے اور جو نہ دیا جاوے تو ناخوش ہووے قلمہ روایت کی یہ بخاری نے اصد

وَعَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَآءٌ

یہ وہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا تحقیق دیکھے میں نے ستر آدمی اصحاب صفہ کے نہیں کسی سے ان میں کوئی مگر ہووے اوس پر چادر کہ اور کرتے

اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ

یہ تہبند کہ باندھتے ہیں گلے میں اپنے یا چادر کہ اوڑھتے ہیں کندھوں پر اوس کو کہ پہنچتا ہے آدھی پنڈلیوں تک اور تہبند کہ پہنچتا ہے ٹخنوں تک پس

وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یہ اور کپڑے ہیں کہ پہنچتا ہے ٹخنوں تک پس جمع کرتا ہے اوس کو اپنے ہاتھ سے ناخوش ہوکر کہ دیکھی جاوے ستر اوس کا بخاری

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دنیا مومن کے لئے قید ہے اور

جَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کافر کے لئے جنت یہ روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ

پکڑا میرے دونوں کندھوں کو فرمایا تو ہو دنیا میں ایسا جیسا کہ پردیسی ہے یا راہ چلنے والا ہے اور

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ

ابن عمر کہتا تھا کہ جب تو شام ہووے تو انتظار مت کر صبح کا اور جب صبح ہو

فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تو شام کا انتظار مت کر اور لے اپنی صحت سے کر مرض کے لئے اور زندگی سے موت کے لئے زاد حاصل کر روایت کی یہ بخاری نے

قَالُوْا فِيْ شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنَاهُ لَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا تَتَّخِذْهَا وَطَنًا وَلَا

اور اس حدیث کی شرح میں محدثین نے یہ کہا ہے کہ تو دنیا سے رغبت مت کر اور اس کو اپنا وطن نہ ٹھہرا

تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِطُوْلِ الْبَقَآءِ فِيْهَا وَلَا بِالْاِعْتِنَآءِ بِهَا وَلَا تَتَعَلَّقْ مِنْهَا اِلَّا بِمَا

اور اس میں طول بقا کا خیال مت کر اور زیادہ کی بہت پرواہ کر اور اس سے ایسا تعلق

يَتَعَلَّقُ بِهِ الْغَرِيْبُ فِيْ غَيْرِ وَطَنِهٖ وَلَا تَشْتَغِلْ فِيْهَا بِمَا لَا يَشْتَغِلُ بِهِ الْغَرِيْبُ

رکھ جیسا مسافر محبت میں جاکر رہا کرتا ہے اور جس مسافر کا وطن کو واپس آنیکا ارادہ ہوا ہے جو وہ غیر وطن میں دل نہیں لگاتا ہے

الذي يريد الذهاب الى اهله وبالله التوفيق وعن ابي العباس سهل بن
ویسا ہی تو دنیا میں دل مت لگا اور اس سے مشغول مت ہو اور روایت ہے ابو العباس سہل بن
سعد بن الساعدي رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
سعد ساعدی سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ
فقال يا رسول الله دلني على عمل اذا عملته احبني الله واحبني الناس فقال
آپ مجھے ایسا عمل بتلائیے کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالے اور آدمی مجھے پیار کریں آپ نے فرمایا
ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس حديث
کر دنیا سے نفرت کر اور رغبت مت کر اللہ تم سے پیار کرے گا اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے اس کی حرص چھوڑ دے لوگ تجھ سے پیار کریں گے حدیث
حسن رواه ابن ماجة وغيره باسانيد حسنة وعن النعمان بن بشير رضي الله
حسن ہے روایت کی یہ ابن ماجہ وغیرہ نے اچھی اسانید سے۔ اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی سے کہا کہ
عنهما قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما اصاب الناس من الدنيا فقال
عمر بن الخطاب رضی نے جب لوگوں کو دنیا بہت مل گئی اور کہا کہ
لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يظل اليوم يلتوي ما يجد من الدقل
کہ اللہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ تمام دن مضطر پھرتے تھے کوئی روٹی کا ٹکڑا بھی نہ ملتا تھا کہ آپکو استقدر نرم ملتے تھے
ما يملأ به بطنه رواه مسلم الدقل بفتح الدال المهملة والقاف ردي التمر
جسے آپکا پیٹ بھر جائے۔ یہ روایت کی ہے مسلم نے دقل ساکنہ مہملہ حال مہملہ اور قاف کے ردی کھجور ہیں
وعن عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے
وما في بيتي من شيء يأكله ذو كبد الا شطر شعير في رفّ لي فاكلت
اور میرے گھر میں کچھ نہ تھا جس سے کوئی جاندار کھائے مگر کچھ جو ساجو کا طاق میں پڑا تھا میں وہی کھاتی رہی
حتى طال علي فكلته ففني متفق عليه قولها شطر شعير اي شيء من الشعير
تا کہ بہت مدت گذر گئی پس میں نے اوس غلہ کو ماپا تو تمام ہو گیا متفق علیہ قولہا شطر شعیر کہتے کچھ جو
كذا شرحه الترمذي وعن عمرو بن الحارث اخي جويرية بنت الحارث ام
ایسی ہی تفسیر کی ہے ترمذی نے اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ جو بریہ بنت الحارث ام
المؤمنين رضي الله عنهما قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
کہ المومنین رضی اللہ عنہما کی بہن تھی۔ رسول اللہ صلعم نے فوت ہونے کے وقت نہ کوئی

مَوْتِهٖ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَيْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ

دینار چھوڑا اور نہ درہم نہ غلام اور نہ کوئی اور چیز مگر اپنا سفید رنگ خچر جس پر

كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور کچھ زمین جو آپ نے مسافروں کیلئے صدقہ کی ہوئی تھی یہ روایت کی ہے بخاری نے

وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہا ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ

کے ساتھ ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوا ہم میں سے کچھ ایسے تھے

لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ

کہ اپنے اجر میں سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا انمیں سے مصعب بن عمیر ہے کہ جنگ احد میں

اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهٖ رَاْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا بِهَا

شہید ہوا اور ایک کمل اس نے چھوڑی تھی جب ہم اوس سے اوسکا سر چھپاتے تھے تو پاؤں ظاہر ہو جاتے اور جب پاؤں

رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّيَ رَاْسَهٗ وَ

چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم نے ہم کو فرمایا کہ سر چھپاؤ اور

نَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

پاؤں پر کچھ تھوڑی سی اذخر ڈالو اور ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ جنکا پھل پک رہا ہے اور وہ چن رہے ہیں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ كِسَاءٌ تَاْوِيْ مِنْ صُوْفٍ وَقَوْلُهٗ اَيْنَعَتْ اَيْ نَضِجَتْ وَ

متفق علیہ نمرہ اونی رنگ دار ہے صوف سے اور قولہ ایسعت ایسے پک گیا اور

اَدْرَكَتْ وَقَوْلُهٗ يَهْدِبُهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الدَّالِ وَكَسْرِهَا لُغَتَانِ اَيْ

ادرکت اور قولہ یہدبہا یا کے ساتھ مخرج یا کے اور ضم دال اور کسرہ اسکے دونوں لغت ہیں یعنے

يَقْطَعُهَا وَيَجْتَنِيْهَا وَهٰذَا اِسْتِعَارَةٌ لِّمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ الدُّنْيَا وَتَمَكَّنُوْا

کاٹ لیتا ہے اور چنتا ہے اور یہ استعارہ ہے اس فتح کا جو اللہ تعالیٰ نے انپر کیا دنیا کے اور قوت پکڑا انہوں نے

فِيْهَا وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اس میں اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا

علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر قدر رکھتے تو کافر کو اوس سے

شربۃ ماء رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ

عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا ان الدنیا ملعونۃ

وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ تعالیٰ وما والاہ وعالما ومتعلما رواہ الترمذی

وقال حدیث حسن وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا رواہ

الترمذی وقال حدیث حسن وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ

عنہما قال مر علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالج خصا لنا فقال ما

ھذا قلنا قد وہی فنحن نصلحہ فقال ما اری الامر الا اعجل من ذلک رواہ ابو

داود والترمذی باسناد البخاری ومسلم قال الترمذی حدیث حسن

صحیح وعن کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ

الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی عمرو ویقال ابو عبد اللہ

ویقال ابو لیلی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي

فرمایا کہ آدمی کا حق ان چیزوں کے سوا کچھ نہیں ایک گھر جس میں رہے سکونت کرے اور کپڑا جس سے ستر

عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ التِّرْمِذِيُّ

عورت کرے اور روٹی جَو کی اور پانی۔ روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے

سَمِعْتُ اَبَا دَاوٗدَ سُلَيْمَانَ بْنَ سَالِمٍ الْبَلْخِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ

سنا میں نے ابوداؤد سلیمان بن سالم بلخی کا کہنے والا سنا تھا میں نے نضر بن شمیل سے کہ

الْجِلْفُ الْخُبْزُ لَيْسَ مَعَهُ اِدَامٌ وَقَالَ غَيْرُهُ غَلِيْظُ الْخُبْزِ وَقَالَ الْهَرَوِيُّ الْمُرَادُ

جلف روٹی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ سالن نہ ہو اور نضر بن شمیل کے سوا اور علماء نے کہا کہ وہ موٹی روٹی ہے اور ہروی نے کہا

بِهٖ هُنَا وِعَاءُ الْخُبْزِ كَالْجَوَالِقِ وَالْخُرْجِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ

کہ مراد جلف یہاں چھوٹی بوری ہے روٹی رکھنے کی جیسے جوالق اور خرجے کے اور اللہ بہتر جانتا ہے اور روایت ہے عبداللہ بن بسر

بِضَمِّ الشِّيْنِ وَالْخَاءِ الْمُشَدَّدَةِ الْمُعْجَمَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ

ساتھ ضم شین کے اور خا مشددہ معجمتین کے رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ فَقَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ

نبی صلعم کی خدمت میں اس وقت آیا تھا کہ آپ سورہ الہکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا آدمی کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال

مَالِيْ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ

ہے اور تجھ کو اپنے مال میں سے کیا فائدہ ہے جتنا کہ تو نے کھایا سو مٹایا یا کہ تو نے پہنا سو ظاہر یا کہ تو نے راہ خدا میں

اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

خیرات کیا سو بھیجا یا روشنائی یہ مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے

قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فَقَالَ

کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم کو کہا یا رسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا

اُنْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِيْ فَاَعِدَّ

دیکھ کیا کہتا ہے تین بار کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو پس تیار کر لے

لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

فقر کے بچانے کو کہ شخص محبت رکھتا ہے مجھ سے فقر البتہ جلد آتا ہے اس کی طرف جو محبت رکھتا ہے مجھ سے جیسے پانی کا بہاؤ نشیب کی طرف روایت کی اس کو ترمذی نے اور

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ التِّجْفَافُ بِكَسْرِ التَّاءِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ وَاِسْكَانِ الْجِيْمِ وَبِالْفَاءِ

کہا حدیث حسن ہے تجفاف بکسر تا دو نقطہ اوپر کے اور ساکن جیم کے اور بفا معجمہ

المكرة وهي شيء يلبسه الفقير ليتقي به الأذى وقد يلبسه الإنسان

مکروہ اور یہ وہ چیز ہے جو پہنا جاتا ہے گھٹیا کپڑے کو بچھانے کے لئے اور کبھی آدمی بھی پہنتے ہیں

وعن كعب بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وسلم ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و

نہیں دو بھیڑیے بھوکے کم بکریوں میں بگاڑ کرتے کئی ہوں بہت حرص کرنے والے کے مال اور شرافت کی حرص کرنے سے

الشرف لدينه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن

دین کے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن

مسعود رضي الله عنه قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير

مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر

فقام وقد أثر في جنبه قلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال مالي

پس کھڑے ہوئے تو اثر پڑ گیا تھا پہلو میں ہم نے کہا یا رسول اللہ کاش ہم آپ کے لئے فرش بنا دیتے آپ فرمایا مجھے

وللدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها

دنیا سے کیا کام ہے میں دنیا میں ایسا ہوں جیسا کوئی سوار چلتا ہوا سایہ درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن هريرة رضي الله عنه

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقیر لوگ داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے

بخمسمائة عام رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس

پانسو برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباس اور

وعمران بن الحصين رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت

عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھانکا میں نے

في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها

بہشت میں تو میں نے دیکھے اکثر لوگ بہشت میں فقراء اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھے اکثر

النساء متفق عليه من رواية ابن عباس رضي الله عنهما ورواه البخاري

عورتیں وہاں دیکھے لفظ آئیں۔ متفق علیہ روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سے اور روایت کیا اس کو بخاری نے

أَيْضًا عَنْ رِوَايَةِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بھی روایت عمران بن حصین کے سے اور اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَكَانَ عَامَّةُ مَنْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور جو لوگ اوس میں داخل ہوئے

دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ

اکثر مسکین تھے اور دولتمند لوگ روکے گئے تھے مگر دوزخ والوں کو دوزخ میں

بِهِمْ إِلَى النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْجَدُّ الْحَظُّ وَالْغِنٰى وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

لے جانے کا حکم ہو چکا تھا متفق علیہ جد بمعنے حظہ اور غنی اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا

فِي بَابِ فَضْلِ الضُّعَفَةِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب فضیلت ضعفاء مین اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ راست ترین کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے وہ یہ کہ خبردار ہر چیز

خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ تعالےٰ کے سوا باطل ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ فِي فَضْلِ الْجُوْعِ وَخُشُوْنَةِ

باب چھپن بھوک اور خشونت

الْعَيْشِ وَالِاقْتِصَارِ عَلَى الْقَلِيْلِ مِنَ الْمَأْكُوْلِ وَالْمَشْرُوْبِ وَالْمَلْبُوْسِ وَ

عیش اور کھانے اور پینے اور پہننے وغیرہا نفس کے شہوات میں سے تھوڑی پر اقتصار کرنے اور

غَيْرِهَا مِنْ حُظُوْظِ النُّفُوْسِ وَتَرْكِ الشَّهَوَاتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَخَلَفَ

شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالےٰ نے پھر ان کی جگہ

مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

آئے نالائق جنہوں نے نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے لے گی گمراہی

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا

مگر جو توبہ کر لی اور یقین لایا اور کی بھلی سو وہ لوگ جاویں گے بہشت میں اور ان کا حق نہ رہیگا۔

وَقَالَ تَعَالٰى فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ فِي زِيْنَتِهِ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ

اور فرمایا پھر نکلا اپنے قوم کے سامنے اپنی طیاری سے کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کے

الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

زندگی کے اسی کیطرح کاش ہمکو ملتا جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بیشک اوسکی بڑی قسمت ہے اور بولے جنکو ملے تھے

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ

علم تمہاری خرابی ہو اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے اوسکے جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور فرمایا اللہ نے ضرور پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا

نعمتوں سے اور فرمایا جو کوئی چاہتا ہو پہلا گھر (دنیا) ہم اسکو دیں جلد جو اسمیں ہم

نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ وَالْاٰيَاتُ

چاہیں جسکو جو چاہیں پھر ٹھہرا ہم نے اوسکے واسطے دوزخ جسمیں جائیگا وہ بیں بیا سنکر دھکیلا ہوا کر۔ اور اس باب کے

فِيْ لِبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ

مضمون کی آیات بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ

اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے آپکی وفات تک دو دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ

متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے جب سے آپ

الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مدینہ میں تشریف لائے گیہوں کی روٹی تین رات متواتر آپکی وفات تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور روایت ہے عروہ رضہ سے کہ عائشہ رضہ کی بہن

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ

عائشہ سے کہا کرتی تھی کہ اے بھانجی بیشک ہم ہلال کو دیکھا کرتے تھے

ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلٰثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

پھر ہلال کو پھر ہلال کو تیسرے ہلال کو دو مہینے میں دیکھتے تھے اور رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ

کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ میں نے کہا اے خالہ تم کس چیز پر گذران کرتے تھے عائشہ نے کہا

وَالْمَآءُ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ

کھجور اور پانی سے اور انصار کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهَا

انکے ان بکری دودھ پینے کو بھیجا کرتی تھیں وہ اپنے بچوں کا دودھ آپکے واسطے بھیجدیا کرتے تھے۔

فَيُسْقِيَانِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کرتے تھے متفق علیہ اور روایت ہے سعید مقبری سے کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ ایک

اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ

قوم پر کہ درمیان ان کے بکری بھنی ہوئی آئی تھی انھوں نے ان کو بلایا انھوں نے کھانے سے انکار کیا اور کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ رَوَاهُ

رسول اللہ صلعم دنیا سے اس حال میں کہ سیر ہو کر جو کی روٹی بھی اپنی پیٹ بھر کر نہیں کھائی روایت کی اس

الْبُخَارِيُّ مَصْلِيَّةٌ بِفَتْحِ الْمِيْمِ اَيْ مَشْوِيَّةٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

بخاری نے بھنے ہوئے بھنی ہوئی کے ہے اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلعم

لَمْ يَاْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ وَمَا اَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا

نے خوان پر نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ نے انتقال فرمایا اور نہ کھائی روٹی باریک پتلی ہوئی

حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ

یہاں تک کہ آپ نے انتقال فرمایا روایت کی اس کو بخاری نے اور اس کی ایک روایت میں ہے اور نہ کبھی آپ نے بھنی ہوئی بکری اپنی آنکھ سے دیکھی تھی

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ البتہ دیکھا ہے میں نے

وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الدَّقَلُ تَمْرٌ رَدِيْءٌ

تمہارے نبی صلعم کو اور نہیں پاتے ہیں ردی خرما کہ بھر لیں اس سے پیٹ اپنا روایت کی اس کو مسلم نے

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نہیں دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنِ اَبْعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ

ابتدا اس سے جب سے کہ اٹھایا اس کو اللہ تعالیٰ نے یہاں تک کہ قبض کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے تو کہا گیا اس کو کیا

كَانَ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھیں تمہارے لیے چھلنی ہوا کرتی تھیں اس سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مُنْذُ حِيْنِ اَبْعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم نے چھلنی کبھی وقت سے وہ وقت کہ بھیجا اس کو اللہ تعالیٰ نے یہاں تک کہ قبض کیا اس کو اللہ نے

تَعَالٰى فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَ

تعالیٰ تو کہا گیا کہ کیونکر تھے تم کھاتے جو بغیر چھانے کہا ہم پیستے تھے اس کو اور

ہمارے ہاں کتابت

نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ تَرْبِيَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ التَّقِيُّ هُوَ بِفَتْحِ التَّاءِ

پھر ہم پھونک دیا کرتے تھے جو اڑ جاتا اڑ جاتا تھا اللہ تعالیٰ کو پہنچ کر کر زندہ کیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے قول اسکا تقی ساتھ فتحہ تاء کے اور

وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارِيُّ وَهُوَ الدَّرْمَكُ وَقَوْلُهُ

قاف اور تشدید یاء کے ہے اور وہ میدے کی روٹی اور وہی درمک ہے اور قول اس کا

تَرْبِيَتُهُ وَهُوَ بِتَاءٍ مُثَنَّاةٍ ثُمَّ بَرَاءٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُونٍ

تربیتہ وہ ساتھ تاء مثنہ کے پھر ساتھ راء مشدد کے پھر یاء مثنہ تحت والے کے ساتھ پھر نون ہے

أَيْ بَلَلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

یعنے تر کیا ہم نے اسکو اور گوندا ہم نے اسکو اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ ایک دن باہر نکلے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور ابو بکر اور عمر بھی آپ کو ملتے ہی کو مل گئے

عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

آپنے انکو کہا اس وقت تم کس سبب گھر سے نکلے ہو انہوں نے کہا بھوک کے سبب یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات

قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ

کی جسکے ہاتھ میری جان ہے جس سبب سے تم گھر سے نکلے ہو اسی نے مجھ کو نکالا ہے پھر گئے وہ اور آپکے ساتھ کھڑے ہوگئے

فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا

آپ ایک انصاری کے ہاں تشریف لیگئے وہ گھر میں موجود نہیں تھا اسکی عورت نے آپ کو دیکھ کر مرحبا

وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ

اور اہلا کہا آپنے فرمایا فلانا کہاں ہے عورت نے کہا

يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میٹھا پانی ہمارے لئے لینے گیا ہے اسی اثنا میں وہ آگیا انصاری سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي فَانْطَلَقَ

آپکے دو یاروں کو دیکھ کر کہا الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن زیادہ تر معزز مہمانوں کے مجھ سے وہ گیا اور ایک خوشہ

فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ

خرما کا لایا جسمیں کچھ بسر تھے کچھ تمر تھے اور کچھ رطب تھے پھر کہا کھاؤ اور لی اسنے چھری

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنْ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا دودھ والے کے ذبح کرنے سے احتراز کر اسنے انکے لئے بکری ذبح کی انہوں نے

الشاۃ ومن ذلک العذق فشربوا فلما ان شبعوا وروا قال رسول اللہ
بکری اور خوشہ سے کہا اور ہاں پیا جب کہا پیکر وہ سیر ہوئے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما والذی نفسی بیدہ لتسئلن
صلعم نے ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کو فرمایا قسم ہے صاحب کی جسکے ہاتھ میری جان ہے قیامت کے دن تم ان نعمتوں سے
عن ھذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی
پوچھے جاؤ گے تم کو بھوک نے گھروں سے نکالا تھا پھر تم کو پھر جانے سے پہلے
اصبتم ھذا النعیم رواہ مسلم قولھا یستعذب ای یطلب الماء العذب
پہنچی تم کو یہ نعمت اس روایت کو مسلم نے یہ قول اسکا یستعذب یعنی میٹھا پانی پینے گیا ہے
وھو الطیب والعذق بکسر العین واسکان الذال المعجمۃ وھو الکباسۃ
اور وہ ہی پاکیزہ اور عذق بکسر عین اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ کباسہ کو کہتے ہیں اور کباسہ
وھی الغصن والمدیۃ بضم المیم وکسرھا ھی السکین والحلوب ذات
خوشہ عرب کہتے ہیں اور میم کے ساتھ ضمہ میم اور کسرہ اسکے کے وہ چھری ہے اور حلوب
اللبن والسؤال عن ھذا النعیم سؤال تعدید النعیم لا سؤال تعذیب و
دودھ والی ہے اور سوال ان نعمتوں سے سوال ہے نعمتوں کے شمار کا عذاب اور ملامتی کا سوال نہیں
توبیخ واللہ اعلم وھذا الانصاری الذی اتوہ ھو ابو الھیثم بن التیھان
اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اور یہ انصاری جنکے گھر میں حضرت صلعم اور آپکے صحابیوں تشریف لائے ابو الہیثم بن التیہان ہیں اور
کذا جاء مبینا فی روایۃ الترمذی وغیرہ وعن خالد بن عمر العدوی
چنانچہ ترمذی وغیرہ کے روایت میں صراحۃً موجود ہے اور روایت ہے خالد بن عمر عدوی
رضی اللہ عنہ قال خطبنا عتبۃ بن غزوان وکان امیرا علی البصرۃ فحمد اللہ
رضی اللہ عنہ سے کہا کہ خطبہ بن غزوان نے جب وہ بصرہ کا امیر تھا ہمکو خطبہ سنایا اول اللہ تعالیٰ کی حمد
تعالی واثنی علیہ ثم قال امابعد فان الدنیا قد ذنت بصرم وولت
وثنا کی پھر کہا امابعد دنیا نے اپنی انقطاع کی خود خبر کردی ہے اور بہت جلد پشت پھیر لی
حذاء ولم یبق منھا الا صبابۃ کصبابۃ الاناء یتصابھا صاحبھا وانکم منتقلون
ہے اور تھوڑا بقیہ مثل برتن کے بقیے کے باقی رہتی ہے اور تم اوسکو پیوگے
منھا الی دار لا زوال لھا فانتقلوا بخیر ما بحضرتکم فانہ قد ذکر لنا ان الحجر
پھر گھر کیطرف جو ہمیشہ والی ہے جس کو کبھی زوال نہیں تم کو چاہیے بہتر سے بہتر جو تمہارے پاس ہو ساتھ لیکر وہاں حاضر ہونا چاہیے اسلئے کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ پتھر دوزخ کے

يُلقى من شفير جهنم فيهوي فيها سبعين عاما لا يدرك لها قعرا والله لتملأن

جس کنارہ سے پھینکا جائے اور وہ ستر برس تک چلا جائے تب بھی اوسکی تہ تک نہ پہونچیگا واللہ وہ بھر کیا جائیگا

أفعجبتم ولقد ذكر لنا أن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة مسيرة أربعين

کیا تمھیں اسپر تعجب ہے حالانکہ ہمارے اس ذکر کیا گیا ہے کہ بہشت کے دو دروازوں کے دو تو کواڑ

عاما وليأتين عليها يوم وهو كظيظ من الزحام لقد رأيتني سابع سبعة

چالیس برس کے ہوں اور ایک دن ایسا ہوگا کہ وہ لوگوں کے ازدحام سے بھر جائیگا اور ایک بار

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فما لنا طعام إلا ورق الشجر حتى قرحت

رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات آدمی تھے ہمارے پاس سوائے پتوں کے کچھ کھانیکو نہ تھا یہانتک کہ ہمارے

أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وبين سعد بن مالك فائتزرت

زخمی ہوگئی تھیں اور میں نے ایک چادر پھاڑکر دو ٹکڑے کرلئے تھے ایک ٹکڑا میں نے تہبند بنایا

بنصفها وائتزر سعد بنصفها فما أصبح اليوم منا أحد إلا أصبح أميرا على

اور دوسرے ٹکڑے کا سعد نے تہبند بنایا اور آج ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جو کسی شہروں میں سے کسی

مصر من الأمصار وإني أعوذ بالله أن أكون في نفسي عظيما وعند الله صغيرا

شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ تعالیٰ کیساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ میں اپنے نفس میں بڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے قدر

رواه مسلم قوله أذنت هو بمد اللام أي علمت وقوله يضرم هو بضم

روایت کی اسکو مسلم نے قولہ اذنت ہو بمد لام کے معنی علمت کے ہیں اور قولہ یضرم ہو بضم

الضاد أي بانقطاعها وفنائها قوله وولت حذاء هو بحاء مهملة مفتوحة

ضاد کے معنی منقطع ہونے اور فنا ہونے کے اور قول اسکا وولت حذاء ہو بحاء مہملہ مفتوحہ کے

ثم ذال معجمة مشددة ثم الف ممدودة أي سريعة والقصباء بضم الضاد

پھر ذال معجمہ مشددہ کے پھر الف ممدودہ کے یعنی جلدی جلدی چلنے والی اور قصباء ساتھ ضاد

المهملة وهي البقية اليسيرة وقوله يتصابها هو بتشديد الباء قبل

مہملہ کے اور وہ تھوڑا سا بقیہ ہے اور قول اسکا یتصابہا ہو ساتھ باء

الهاء أي يجمعها والكظيظ الكثير المتلئ قوله قرحت هو بفتح القاف وكسر

اسکے پہلے یعنی جمع کرتا ہے اسکو اور کظیظ بہت بھرا ہوا قول اسکا قرحت ہو ساتھ فتح قاف اور کسر

الراء أي صدأت بنهما قروحا وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه

راء کے یعنی اسمیں زخم پڑ گئے اور روایت ہے ابو موسیٰ الاشعری رضہ سے

قال اخرجت لنا عائشة رضی اللہ عنہا کساء وازارا قالت قبض رسول

کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک تہبند نکالا کر ہم کو دکھلائے اور کہا کہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین متفق علیہ وعن سعد بن ابی وقاص

صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دونوں میں قبض کی گئی رمتفق علیہ۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ قال انی لاول العرب رمی بسہم فی سبیل اللہ ولقد کنا

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ البتہ میں عربوں میں سے پہلا ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا اور بیشک ہم

نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالنا طعام الا ورق الحبلۃ وھذا

کھاتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہمارے واسطے کھانا مگر پتے ببول کے اور یہ

السمر حتی ان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ مالہ خلط متفق علیہ

سمر کے ہے تاکہ ہم کو پاخانہ آتا ہے مانند بکری کے جو مینگنیاں ڈالتی ہیں متفق علیہ

الحبلۃ بضم الحاء المہملۃ واسکان الباء الموحدۃ وھی السمر وورق السمر معروف

حبلہ بضم حاء مہملہ اور سکون باء موحدہ اور وہ ببول کا پتہ ہے مشہور ہیں

من شجر البادیۃ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

جنگل کے درختوں میں سے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا متفق علیہ قال اھل اللغۃ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو آل محمد کا رزق بقدر قوت کر۔ متفق علیہ

القوت معنی قوتا ای ما یسد الرمق وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال

قوت وہ جس قدر سے جان بچ رہے اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

واللہ الذی لا الہ الا ھو ان کنت لاعتمد بکبدی علی الارض من الجوع

قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں میں اپنے پیٹ کو بھوک کے سبب زمین پر دبائے رکھتا تھا۔ اور بھوکے

وانی کنت لاشد الحجر علی بطنی من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقھم

کے مارے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا ایک دن میں ان کی راہ پر

الذی یخرجون منہ فمر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبسم حین رانی

بیٹھا تھا جس سے کہ نکلتے تھے پس گذرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھ کر تبسم کیا

وعرف ما فی وجھی وما فی نفسی ثم قال ابا ھر قلت لبیک یا رسول اللہ قال

اور پہچانا میرے چہرہ کے حال کو اور جو میرے دل میں تھا پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ فرمائیے

الحق ومضى فاتبعته فدخل فاستاذن فاذن لي فدخلت فوجد لبنة
میرے دل میں آیا کہ میں خود آپ کے پاس جاؤں اور دیکھوں کہ آپ کیا کرتے ہیں چنانچہ میں چل دیا اور آپ کے پاس آکر اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی میں اندر داخل ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ

قدح فقال من اين هذا اللبن قالوا اهداه لك فلان او فلانة قال يا ابا
دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے گھر کے لوگوں نے کہا فلاں مرد نے یا فلانی عورت نے آپ کے لئے ہدیہ بھیجا ہے آپ نے کہا اے ابو ہر

هر قلت لبيك يا رسول الله قال الحق الى اهل الصفة فادعهم لي قال فاتيتهم
ہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو جا اور اہل صفہ کو میرے پاس بلا لا

قال واهل الصفة اضياف الاسلام لا يأوون على اهل ولا مال ولا على احد
کہا اور اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ ان کے پاس گھر بار تھا نہ مال اور نہ کسی پر ان کو

اذا اتته صدقة بعث بها اليهم ولم يتناول منها شيئا واذا اتته هدية
جب آپ کے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو آپ اس کو انہی کے پاس بھیج دیتے اور آپ اس میں سے کچھ نہ کھاتے اور جب آپ کے پاس کہیں سے ہدیہ آتا تو آپ انکو بھی بھیجتے

ارسل اليهم واصاب منها واشركهم فيها فساءني ذلك قلت وما هذا
اور آپ بھی اس میں سے تناول فرماتے اور انکو بھی اس میں شریک کر لیتے مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی اور میں نے کہا کہ یہ تو

اللبن في اهل الصفة كنت احق ان اصيب من هذا اللبن شربة اتقوى
اہل صفہ میں کیا چیز ہے میں ہی اس کا حقدار تھا اگر مجھے دیا جاتا تو اس کو پی کر

بها فاذا جاءوا امرني فكنت انا اعطيهم وما عسى ان يبلغني من هذا اللبن و
میں چست ہو جاتی پس جب وہ آئیں گے تو آپ مجھے فرما دیں گے پس میں انکو دیتا جاؤنگا اور امید نہیں کہ مجھ تک پہنچے

لم يكن من طاعة الله وطاعة رسوله صلى الله عليه وسلم بد فاتيتهم
کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کی اطاعت ضروری ہے میں ان کو

فدعوتهم واقبلوا واستاذنوا فاذنت لهم واخذوا مجالسهم من البيت
بلا لایا وہ آئے اور اذن طلب کیا انکو اذن دیا گیا اور وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے

قال يا ابا هر قلت لبيك يا رسول الله قال خذ فاعطهم فاخذت القدح
آپ نے مجھے فرمایا کہ دودھ لے اور ان کو دیتا جا میں نے پیالہ پکڑ لیا

فجعلت اعطيه الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرد على القدح فاعطيه الاخر
اور ایک آدمی کو دیا اس نے پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا

فيشرب حتى يروى ثم يرد على القدح فاعطيه الاخر فيشرب حتى يروى
اس نے بھی پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے بھی پیٹ بھر کر پیا

ثم یرد علی القدح حتی انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد ردی الله
اور پیالہ مجھے دیدیا تاکہ نبی صلعم کی نوبت آئی اللہ نے سب

سیر

الیہم فاخذ القدح فوضعہ علی یدہ فنظر الی فتبسم فقال اما ھریرۃ قلت
کو پھیر دیا پھر پیالہ آپ نے اپنے ہاتھ میں لیکر میری طرف دیکھا اور تبسم کیا اور فرمایا اے ابوہریرہ پینے کہا

لبیک یا رسول اللہ قال بقیت انا وانت قلت صدقت یا رسول اللہ
لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا اب میں اور تو باقی رہے ہیں پینے کہا آپنے سچ فرمایا

قال اقعد فاشرب فقعدت فشربت فقال اشرب فشربت فما زال
یہ سنکر آپنے فرمایا بیٹھ کر پی لے پینے بیٹھکر پی لیا آپنے فرمایا اور پی پینے پیا اور پیتا رہا آپ مجھے

یقول اشرب حتی قلت لا والذی بعثک بالحق نبیا لا اجد لہ مسلکا
فرماتے تھے اور پی تاکہ میں نے کہا مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا نبی بنایا ہے اب تو رستہ نہیں رہا

قال فارنی فاعطیتہ القدح فحمد اللہ تعالی وسمی ونظر الفضلۃ رواہ
آپنے فرمایا مجھے دیدے پس میں نے پیالہ آپکو دیدیا آپنے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھکر جو باقی تھا نوش فرمایا روایت کی یہ بخاری نے

البخاری وعن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال لقد
اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ نقل کی اوس نے ابوہریرہ رضہ سے کہا ابوہریرہ رضہ نے کہ البتہ

رایتنی وانی لاخر فیما بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی حجرۃ
دیکھا تھا میں نے اپنے آپکو اس حالت میں کہ گرپڑا پاکر بیہوش رسول اللہ صلعم کے منبر اور

عائشۃ رضی اللہ عنہا مغشیا علی فیجی الجائی فیضع رجلہ علی عنقی و
حضرت عائشہ رضہ کے حجرہ کے درمیان تاکہ جو شخص آتا ہے اور لوگ پہلے پیر نے غلطی سمجھ دیوانہ خیال کرکے میری گردن پر پاؤں رکھ لے تو

یری انی مجنون وما بی من جنون ما بی الا الجوع رواہ البخاری وعن
اور میں نہ دیوانہ کہا جاتا تھا میں تو بھوکے کی غلبہ سے بیہوش تھا روایت کی یہ بخاری نے

عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم اس حال میں فوت ہوئے کہ زرہ

مرھونۃ عند یھودی فی ثلاثین صاعا من شعیر متفق علیہ وعن
ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کی عوض ادھار لینے کی تھی

انس رضی اللہ عنہ قال رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعہ بشعیر
اور روایت ہے انس رضہ سے کہ کہا انہوں نے اپنی زرہ جو کی عوض گروی کی تھی

مشيت الى النبي صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سخنة ولقد سمعته
میں آپکے پاس روٹی اور پگھلی چربی لیکر گیا اور میں نے آپکو سنا
يقول ما أصبح لآل محمد ولا أمسى لآل صاع ولا نهم لتسعة أبيات رواه
فرماتے تھے کہ محمد کی آل کے پاس صبح اور شام کیلئے ایک صاع غلہ کے سوا اور کچھ نہیں اور ان کے لئے کم تھے روایت کی یہ حدیث کو
البخاري الإهالة بكسر الهمزة الشحم الذائب والسخنة بالنون والخاء المعجمة
بخاری نے اھالۃ الزائے کسرہ ہمزہ کے پگھلی ہوئی چربی ہے اور سخنہ ساتھ نون اور خاء معجمہ کے بدبودار
المغيرة وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال لقد رأيت سبعين من أهل
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر کو اصحاب
الصفة ما منهم رجل عليه رداء إما إزار وإما كساء قد ربطوا في أعناقهم
صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو اوپر جسم اور کپڑے کے یا تہبند ہو باندھتے ہیں گلے میں ایک کپڑا نیچا زیادہ ذرا ٹخنے سے یا تہبند تھا اور یا کملی اوڑھے
فمنها ما يبلغ نصف الساقين ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن ترى
پس بعض ان میں سے پہنچتے ہیں دونوں ٹخنوں تک پس جمع کرتا ہے تہبند کو اپنی کو ہجرہ میں یا بیٹھنے اور جمع ہونے میں بسبب ناخوش ہونے کے کہ دیکھے
عورته رواه البخاري وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان فراش
ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أدم حشوه ليف رواه البخاري وعن
رسول اللہ صلعم کا بچھونا چمڑے کا تھا کہ پوست بھجور سے بھرا ہوا تھا روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے
ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابن عمر رضی سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے
إذ جاء رجل من الأنصار فسلم عليه ثم أدبر الأنصاري فقال رسول الله
کہ ایک مرد انصار میں سے آیا اور السلام علیکم کہہ کر پھر لوٹ گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
صلى الله عليه وسلم يا أخا الأنصار كيف أخي سعد بن عبادة فقال صالح
اوسکو کہا اے بھائی انصار سعد بن عبادہ کا حال کیسا ہے اوسنے کہا اچھا ہے رسول اللہ صلعم نے اہل مجلس
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعوده منكم فقام وقمنا معه و
کو خطاب کر کے فرمایا تم میں سے کون اوسکی عیادت کرنے جاتا ہے کہ کر آپ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوگئے
نحن بضعة عشر وما علينا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشي في
ہم دس سے زیادہ تھے اور ہم شما سے کسی کی نہ جوتی تھی نہ موزے نہ ٹوپی نہ کرتے کہ ہم

تلك السباخ حتى جشاءه فاستاخر قومه من حوله حتى دنا رسول الله صلى
اسی نخلستان میں چلتے چلتے وہ اسکے پاس پہنچے اور اسکے پہلوانی پر رسول اللہ صلعم کو دیکھکر اسکے گرد سے تمام کو ہٹا گئے تاکہ رسول اللہ صلے
الله عليه وسلم وأصحابه الذين معه رواه مسلم وعن عمران بن الحصين
اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اسکے قریب ہو گئے روایت کی اسکو مسلم نے اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے
رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خيركم قرني ثم
کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر میرا قرن ہے
الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فما أدري قال النبي صلى
جو اسکے بعد ہونگے پھر جو اسکے بعد ہونگے راوی عمران نے کہا میں نہیں جانتا کہ نبی صلے اللہ
الله عليه وسلم ثنتين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون
علیہ وسلم نے دو بار کہا یا تین بار پھر اسکے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے اور خیانت
ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن متفق
کرینگے امانت دار نہ ہونگے اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے اور انمیں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ متفق
عليه وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
علیہ اور ابو امامہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن
يا ابن آدم إنك أن تبذل الفضل خير لك وأن تمسكه شر لك ولا
آدم اگر تو اپنا فضل مال کو خرچ کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر تو اسکو بند رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے اور کفایت پر تو ملامت
تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح
نہیں کیا جائیگا اور خرچ کرنے میں پہلے اوپر خرچ کر جو تیری عیال میں داخل ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن
وعن عبيد الله بن محصن الأنصاري الخطمي رضي الله عنه قال قال
اور عبید اللہ بن محصن انصاری خطمی رضہ سے روایت ہے کہ رسول
رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده
اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے صبح کو اپنی جان میں امن والا ہے اپنے بدن میں عافیت والا ہو
عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا رواه الترمذي وقال حديث
اور اسکے کھانا دن کے پاس ہو گویا اسکے لئے سب دنیا جمع کی گئی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث
حسن وسربه بكسر السين المهملة أي نفسه وقيل قومه وعن عبد الله

حسن ہے سربہ سین مہملہ کے کسرہ کے ساتھ یعنی نفس اور بعض نے کہا قوم اسکا اور عبد اللہ

شہادت کا حال مدعی کو معلوم ہو وہ مدعی کو خبر کرے کہ اس واقعہ کا حال مجھے معلوم ہے اگر تجھے حاجت ہو تو مجھے قاضی کے پاس بلوا کر دلوا دینا اور شہادت

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قد افلح من اسلم وکان رزقہ کفافا وقنعہ اللہ بما اتاہ رواہ مسلم

بیشک وہ لوگ جان گئے جو مسلمان ہوا اور اسکا رزق کفاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو قناعت کرنے والا بنا دیا جو اس چیز پر کہ اللہ نے اسکو دیا ہو

وعن ابی محمد فضالۃ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ انہ سمع

ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوس نے سنا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طوبی لمن ھدی للاسلام وکان عیشہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اسلام کی ہدایت کی گئی اور اوسکی گذران

کفافا وقنع رواہ الترمذی وقال حدیث صحیح وعن ابن عباس رضی اللہ

کفاف ہے اور اوس نے قناعت کی روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ سے

عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعۃ طاویا

کہا کہ رسول اللہ صلعم اور آپکے گھر کے لوگ کئی رات متواتر بھوکے رہا کرتے تھے کہ رات کا کھانا اونکو

واھلہ لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزھم خبز الشعیر رواہ الترمذی

نہ ملتا تھا اور اکثر اونکی روٹی جو کی پیدا کرتی تھی روایت کی ہے ترمذی نے

وقال حدیث حسن صحیح وعن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ ان

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضی سے کہ رسول اللہ صلعم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بالناس یخر رجال من قامتھم فی

جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو اوسمیں نماز میں بسبب شدت بھوک کے گر جایا کرتے تھے

الصفۃ من الخصاصۃ وھم اصحاب الصفۃ حتی یقول الاعراب ھؤلاء

اور بیہوش اصحاب صفہ کے اتھے تاکہ اعراب لوگ اون کو

مجانین فاذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف الیھم فقال لو

دیوانہ کہتے اور رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اونکی طرف متوجہ ہوتے اور اونکو فرماتے اگر

تعلمون ما لکم عند اللہ لاحببتم ان تزدادوا فاقۃ وحاجۃ رواہ الترمذی

تم جانو اوس ثواب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو بیشک تم یہ چاہتے کہ دوست رکھو کہ تمہارا فاقہ اور حاجت زیادہ ہو۔ اس روایت کی ترمذی نے

وقال حدیث صحیح الخصاصۃ الفاقۃ والجوع الشدید وعن ابی کریمۃ

کہا حدیث صحیح ہے۔ خصاصۃ فاقہ اور بھوک سخت روایت ہے ابو کریمہ

المقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

سلم یقول ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ

کہتے تھے کہ نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے کافی ہیں ابن آدم کو لقمے چند کہ سیدھا رکھیں اوس کی پیٹھ کو پس

فان کان لا محالۃ فثلث لطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ رواہ الترمذی

پس اگر ضرور پیٹ ہی بھرے تو ایک تہائی کھانے اور ایک تہائی پینے کو اور ایک تہائی سانس کو اور ایک حدیث بیان کی ابو داؤد نے

وقال حدیث حسن اکلات ای لقم وعن ابی امامۃ ایاس بن ثعلبۃ

اور کہا حدیث حسن ہے لقمے لقمے چند یعنی اور روایت ہے ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ

الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ قال ذکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

انصاری حارثی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

علیہ وسلم یوما عندہ الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون

پاس دنیا کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کیا تم سنتے

الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان یعنی

نہیں کیا تم سنتے نہیں کہ بیشک بذاذہ ایمان سے ہے بیشک

التقحل رواہ ابو داؤد والبذاذۃ بالباء الموحدۃ والذالین المعجمتین وھی

تقحل روایت کی یہ ابو داؤد نے بذاذہ ساتھ باء موحدہ اور دو ذالوں نقطوں والوں کے اور

رثاثۃ الھیئۃ وترک التزین واما التقحل فبالقاف والحاء قال اھل

پراگندہ ہیئت ہو اور چھوڑ دینا عمدہ لباس کا اور تقحل پس ساتھ قاف اور حاء کے ہے

اللغۃ المتقحل ھو الرجل الیابس الجلد من خشونۃ العیش وترک الترفہ

لغت والے کہتے ہیں متقحل وہ شخص ہے کہ سوکھا چمڑا اوسکا ہو گیا ہو بسبب سخت گذران اور چھوڑ دینے آرام کے

وعن ابی عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال بعثنا رسول اللہ

اور روایت ہے ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر قریش کے قافلہ پر کو دا کیا اور ایک ایک توبڑا چھوارے کا ہم کو

من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ فقیل کیف

زاد دیا کہ اوسوقت اور کوئی چیز آپکے پاس موجود نہ تھی اور ابو عبیدہ ہمکو ایک ایک چھوارہ دیا کرتا تھا کسی نے کہا تم

كُنتُم تَصنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشرَبُ عَلَيهَا مِنَ المَاءِ

ایک خرما کو کیا کرتے تھے جابر رضؓ نے کہا ہم اوسکو چوس لیا کرتے تھے جیسا لڑکا دودھ چوس کرتا ہے پھر اوسپر پانی پی لیتے اوسدن

فَتَكفِينَا يَومَنَا إِلَى اللَّيلِ وَكُنَّا نَضرِبُ بِعِصِيِّنَا الخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالمَاءِ فَنَأكُلُهُ

رات تک ہمکو کفایت کرجاتا پھر اسمیں ہم لکڑی سے درخت کے پتے گراتے پھر اوسکو پانی میں تر کرکے کھایا کرتے تھے

وَانطَلَقنَا عَلَى سَاحِلِ البَحرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ البَحرِ كَهَيئَةِ الكَثِيبِ الضَّخمِ

اور ہم سمندر کے کنارہ کنارہ چلے گئے پس ایک ٹیلے بھاری ٹیلے کی مانند اونچی ہمکو کنارہ پر نظر آئی

فَأَتَينَاهُ فَإِذَا دَابَّةٌ تُدعَى العَنبَرَ فَقَالَ أَبُو عُبَيدَةَ مَيتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَل نَحنُ

جب ہم اوسکے پاس پہنچے تو وہ جانور تھا جسکو عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں ہم

رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَد اضطُرِرتُم فَكُلُوا فَأَقَمنَا

رسول اللہ صلعم کے بھیجے ہوئے ہیں اللہ کی راہ میں اور بیشک تم مضطر ہو گئے ہو پس تم اوسکو کھاؤ ہم وہاں

عَلَيهِ شَهرًا وَنَحنُ ثَلثُمِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا وَلَقَد رَأَيتُنَا نَغتَرِفُ مِن وَقبِ عَينِهِ

ایک مہینہ تھہرے اور ہم تین سو آدمی تھے تاکہ ہم موٹے ہو گئے اور ہم اوسکی آنکھوں میں سے

بِالقِلَالِ الدُّهنَ وَنَقتَطِعُ مِنهُ الفِدَرَ كَالثَّورِ أَو كَقَدرِ الثَّورِ وَلَقَد أَخَذَ مِنَّا

بڑی بڑی کٹوریوں سے چربی کے بھر بھر لیتے تھے اور گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے بیل کے اوس سے کاٹتے تھے

أَبُو عُبَيدَةَ ثَلثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقعَدَهُم فِي وَقبِ عَينِهِ وَأَخَذَ ضِلعًا

اور ابو عبیدہ نے تیرہ مرد کی آنکھ کے خانے میں بٹھا دیے تھے اور اوس کی پسلی کی

مِن أَضلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِن تَحتِهَا وَتَزَوَّدنَا مِن

ہڈی کھڑی کرکے سب سے بڑا اونٹ ہمارے ساتھ تھا ہمکو اوسکے نیچے سے نکل گیا اور ہمنے اوسکے گوشت سے

لَحمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمنَا المَدِينَةَ أَتَينَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

بڑے بڑے ٹکڑے کاٹ کر زاد راہ بنائے تھے جب ہم مدینہ میں آئے تو ہمنے رسول اللہ صلعم کے پاس

فَذَكَرنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزقٌ أَخرَجَهُ اللّٰهُ لَكُم فَهَل مَعَكُم مِن لَحمِهِ شَيءٌ

اوسکا ذکر کیا آپنے فرمایا وہ اللہ نے تمہارے لئے رزق دیا تھا جو تمہارے پاس اوسکے گوشت میں سے کچھ ہے

فَتُطعِمُونَا فَأَرسَلنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنهُ فَأَكَلَهُ رَوَاهُ مُسلِمٌ

تو ہمکو بھی کھلاؤ پھر ہمنے آپکے گوشت میں سے بھیجا پس آپنے اوسکو تناول فرمایا اسکو مسلم نے

اَلجِرَابُ وِعَاءٌ مِن جِلدٍ مَعرُوفٌ وَهُوَ بِكَسرِ الجِيمِ وَفَتحِهَا وَالكَسرُ أَفصَحُ قَولُهُ

جراب چمڑے کا بنا ہوا ظرف ہے جو مشہور ہے اور جیم کے کسرہ اور فتحہ اسکے کے اور کسرہ زیادہ صحیح ہے یہ قول اسکا

مضمومة بفتح الميم والخبط ورق شجر مر تأكله الابل والكثيب الثل
مضموما ساتھ تحریم کے اور خبط مشہور درخت ہے کہ پتے جسکو اونٹ کہاتے ہیں اور کثیب ریت کے ہے کو کہتے ہیں
بضمتين بالرمل والوقب بفتح الواو واسكان القاف وبعدها باء موحدة وفي
اور دو نقطہ ساتھ فتحہ داد اور ساکن قاف اور آگے اسکے باء موحدہ ہے اور
هو نقرة العين القلال الجرار والغدر بكسر الغاء وفتح الدال المقطع رجل
وہ آنکھ کا گہڑا ہے اور قلال کوزا ہے اور غدر ساتھ کسرہ غار اور فتحہ دال کے ٹکڑے ہیں رجل
المعير بتخفيف الحاء اي جعل عليه الرحل الوشائج بالشين المعجمة والقاف
البعیر ساتھ تخفیف حا کے یعنے اسپر پالان رکھا وشائج ساتھ شین معجمہ اور قاف کے
اللحم الذي قطع ليقدد منه والله اعلم وعن اسماء بنت يزيد رضي
وہ گوشت ہے جو کاٹا گیا ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں اور اللہ بہتر جانتا ہے اور اسماء بنت یزید رضی سے روایت ہے
الله عنها قالت كانت كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ
کہ رسول اللہ صلعم کی آستین کف ہاتھ کے پہنچے تک تھے روایت کی
رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن الرسغ بالصاد والرسغ
ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے رسغ صاد ساتھ اور رسغ ساتھ
بالسين ايضا هو المفصل بين الكف والساعد وعن جابر رضي الله
سین کے بھی ہے وہ جوڑ ہے جو ہتھیلی اور بازوں کے بیچ میں ہے اور روایت ہے جابر رضی سے
عنه قال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاء النبي
وہ کہا ہم خندق کے دن کھود رہے تھے کہ ناگاہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا لوگ نبی صلی اللہ
صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال انا نازل
صلعم کے پاس آئے اور بیان کیا کہ ایک ٹکڑا سخت زمین کا نمودار ہوا ہے خندق میں پس آپ
ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ
پس آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور پیٹ مبارک کا بندھا ہوا تھا پتھر اور ہم تین دن گذرے تھے کہ کچھ نہیں کھایا تھا
النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا اهيل فقلت يا رسول
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کدال کو پس مارا ضرب کی طرح ریگ ہو گیا میں کہا یا رسول اللہ
الله ائذن لي الى البيت فقلت لامرأتي رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم
صلعم مجھکو رخصت فرمائیے کہ گھر جاؤں اپنی عورت کو کہا کہ رسول اللہ صلعم کی حالت

شيئا فاتى ذلك صبر فعندك شئ فقالت عندى شعير وعناق فذبحت
میں نے ایسی دبکی ہے کہ اور سکی دیکھ کر صبر نہیں ہو سکتا پاس کچھ ہے تو اس نے کہا کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہو تو میں نے وہ ذبح کیا

العناق وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم فى البرمة ثم جئت النبى صلى
اور عورت نے وہ جو پیسے اور بچے کو ذبح کیا ہنڈیا میں گوشت ڈالا پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

عليه وسلم والعجين قد انكسر والبرمة بين الاثافى قد كانت تنضج فقلت
خدمت میں آیا اور آ کر کہا کہ ہمارا کچھ سامان نہیں ہے تھوڑا سا کھانا ہے یہ کہہ کر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نے

طعيم لى فقم انت يا رسول الله ورجل او رجلان قال كم هو فذكرت
کچھ جو پیسا ہے اور بچہ ذبح کیا ہے آپ تشریف لے چلیں اور ایک دو آدمی اپنے ساتھ لے چلیں آپ نے فرمایا کھانا کتنا ہے پھر میں نے بیان کیا

له فقال كثير طيب قل لها لا تنزع البرمة ولا الخبز من التنور حتى اتى
آپ نے فرمایا بہت ہے اور خوب ہے تو اپنی عورت کو کہدے کہ میرے آنے تک ہنڈیا نہ اتارے اور روٹی تنور سے نہ نکالے پس آپ

فقال قوموا فقام المهاجرون والانصار فدخلت عليها فقلت ويحك
سب کو کہدیا کہ کھڑے ہو جاؤ مہاجر اور انصار سب کھڑے ہو گئے میں نے آ کر عورت کو کہا کہ رسول اللہ

جاء النبى صلى الله عليه وسلم والمهاجرون والانصار ومن معهم قالت وهل
صلعم مع سب مہاجرین اور انصار کے تشریف لاتے ہیں وہ عورت نے کہا کہ تجھ سے پوچھا بھی تھا یا نہیں

سالك قلت نعم قال ادخلوا ولا تضاغطوا فجعل يكسر الخبز ويجعل عليه
کہا ہاں آپ نے سب لوگوں کو کہا کہ اندر داخل ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے ضرا حمت مت کرو پس آپ روٹی توڑ کر اس پر

اللحم ويخمر البرمة والتنور اذا اخذ منه ويقرب الى اصحابه ثم ينزع فلم
گوشت ڈالتے جاتے تھے اور ہنڈیا کے وقت ہنڈیا اور تنور پر پردہ ڈالتے تھے اور اصحاب کو دیتے جاتے تھے پھر نکالتے

يزل يكسر ويغرف حتى شبعوا وبقى منه فقال كلى هذا واهدى فان
پس توڑتے اور شوربا نکال کر دیتے جاتے تھے تا کہ سب پیٹ بھر کر کھا لیں اور اوسمیں سے بچ رہی تھا پھر اپنی عورت کو فرمایا کہ کھا اور لوگوں پر

الناس قد اصابهم مجاعة متفق عليه وفى رواية قال جابر لما حفر الخندق
کہ لوگوں کو بھوک پہونچی ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ جابر نے کہا کہ خندق کی کھودائی کے

رايت بالنبى صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فانكفأت الى امرأتى فقلت
وقت رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر اپنی عورت کو آن کر کہا

هل عندك شئ فانى رايت برسول الله صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا
کہ تیں رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر آیا ہوں

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ

عورت نے ایک چمڑے کی تھیلی کو اوسیں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری پالا ہوا تھا میں نے وہ بکری کو ذبح کیا اور اوسنے جو پیسے میں

فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

گوشت کے سنوارنے سے فارغ ہوا ساتھ ہی وہ پیسنے سے فارغ ہوگئی اور میں گوشت ٹکڑے کرکے ہنڈیا میں ڈالا پھر رسول اللہ صلعم

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُ

کے پاس آیا عورت نے مجھے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلعم اور آپکے ساتھ والوں کے سامنے رسوا مت کر پس میں نے

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

رسول اللہ صلعم سے کانمیں مناجات کرکے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں

فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

آپ کچھ آدمی آپنے ساتھ لیکر تشریف لے چلیں آپنے سب کو پکارا دار خندق کہ فرما دیا

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جابر نے تیاری کی ہے پھانی پس چلدی چلو تم نبی صلعم اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آتِيَ فَجِئْتُ فَجَاءَ النَّبِيُّ

وسلم نے فرمایا کہ میرے آنے تک ہنڈیا مت اوتارو اور روٹی پکانے مت شروع کرو پس میں گھر آیا اور رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ

لوگوں سے پہلے تشریف لائے میں نے عورت کے پاس ذکر کیا میری عورت نے مجھ پر بڑا بھلا کہا پھر میں نے کہا جو تو نے کہا تو نے

قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ عَجِينَنَا فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا

اوسی کو پسا ہے تب عورت نے آٹا نکالا آپنے اوسمیں آپنے منہ مبارک کا لعاب دیا اور برکت کی دعا کی پھر ہنڈیا میں لعاب مبارک کو ڈالکر برکت کی دعا کی

فَبَسَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

اور فرمایا کہ پکانے والی بلا کہ تیرے ساتھ پکائی جاوے اور ہنڈیا میں سے کچھ بھر بھر نکالتی جا اور ہنڈیا کو چولہے سے مت اوتار تا اور لوگ تیار

وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ

آدمی تھے جابر نے کہا اللہ کی قسم سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ویسے ہی جوش سے پک رہی تھی اور

وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ قَوْلُهُ غِضَّتْ كَدِيَتُهُ هِيَ بِضَمِّ الْكَافِ وَاشْكَارُ اللَّيْلِ

گوندے سے روٹی پک رہی تھی خبر دار مت بولنا ساتھ ضمہ خ

وَبِالْبَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا

اور سین دال

اور وہ لفظے واو سے ہو اپنے پر نقطہ نیچے اس میں ۳ شد سے

اَلْفَأْسُ وَالْكَثِيبُ اَصْلُهُ تَلُّ الرَّمْلِ وَالْمُرَادُ هُنَا صَارَتْ تُرَابًا نَاعِمًا وَهُوَ مَعْنَى

کہیں سے اور کثیب اصل میں ٹیلہ ریت کا اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ وہ ہو گیا ہی نرم اور یہی معنے

اَهْيَلَ وَالثَّانِي الْاَحْجَارُ الَّتِي يَكُونُ عَلَيْهَا الْقِدْرُ وَتُضَاغِطُوا تَزَاحَمُوا وَ

اہیل کہتے ہیں اور ثانی وہ پتھر ہیں جن پر ہنڈیا رہتی ہے اور تضاغطوا بمعنے انبوہ کی اور

اَلْمَجَاعَةُ الْجُوعُ وَهِيَ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَالْخَمَصُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالْمِيمِ الْجُوعُ وَ

بھوک ہے اور وہ مجاعہ میم سے ہے اور خمص ساتھ فتحہ خاء معجمہ کے اور میم بھوک ہے اور

اَنْكَفَأَتْ اِنْقَلَبَتْ وَرَجَعَتْ وَالْبُهَيْمَةُ بِضَمِّ الْبَاءِ تَصْغِيرُ بُهْمَةٍ وَهِيَ الصَّغِيرُ

انکفات پھرا اور لوٹا میں اور بہیمہ ساتھ ضمہ با تصغیر کی ہے بہیمۃ کی اور وہ خاص ہے بچے چوپائے

بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالدَّاجِنُ هِيَ الَّتِي اَلِفَتِ الْبَيْتَ وَالسُّوْرُ الطَّعَامُ الَّذِي يُدْعَى

ساتھ فتح عین کے اور داجن وہی جو چپکے گھر کے ساتھ الفت پکڑے اور سورہ کہا تا ہے

اِلَيْهِ النَّاسُ وَهُوَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَحَى هَلَا اَيْ تَعَالَوْا وَقَوْلُهَا بِكَ وَبِكَ اَيْ

جس کی طرف لوگ جاتے ہیں اور یہ فارسی لفظ ہے اور حی ہلا بمعنے آؤ اور قول اس کا بک وبک بمعنے

سَاَصُمُّهُ وَسَيَّتُهُ لِاَنَّهَا اعْتَقَدَتْ اَنَّ الَّذِي عِنْدَهُمْ لَا يُكَفِّيهِمْ فَاسْتَحْيَتْ

چھوڑوں اور گالیاں دی اسکو کہ اسنے یہ خیال کیا کہ یہ کہا تو ہمارے پاس ہے یہ ہمکو کفایت نہیں کرتا پس لگی شرم کی

وَخَفِيَ عَلَيْهَا مَا اَكْرَمَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ

اور وہ بے خبر تھی اس کرامت سے جو اللہ تعالے نے رسول اللہ صلعم کو دی اس

الْمُعْجِزَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْاٰيَةِ الْبَاهِرَةِ بِسَقٍ اَيْ بِصَقٍ وَيُقَالُ اَيْضًا بِزَقٍّ وَذٰلِكَ

معجزہ ظاہرہ سے اور نشانی واضح سے بسق بمعنے بصق اور کہا جاتا ہے بزق یہ تین لغت ہیں

لُغَاتٌ وَعَمَدَ بِفَتْحِ الْمِيمِ اَيْ قَصَدَ وَاَقْدَحُ اَيْ اَغْرِفُ وَالْمِقْدَحَةُ الْمِغْرَفَةُ وَتَغَطْ

اور عمد ساتھ فتح میم کے بمعنے قصد کیا اور اقدح کی بمعنے چمچہ ہے اور مقدحہ چمچہ ہے اور تغط

اَيْ لِغَلَيَانِهَا صَوْتٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ

بمعنے جوش کے سبب سے آواز نکلتی ہے اور اللہ تم بہتر جانتا ہے اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ ابو طلحہ نے ف

لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ

ام سلیم کو کہا کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلعم کی آواز ضعیف سنی ہے پہچانتا ہوں

فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ

میں اس میں بھوک کو کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ ہے ام سلیم نے کہا ہاں ہے کچھ روٹیاں سو نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی

ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ

پھر لی ام سلیم نے اور اپنی اپنی پس لپیٹا روٹی کو اوڑھنی کو اور پھر دیا اور کو میرے کپڑے کے نیچے اور ڈالا تھا بدن میرے کو

بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ

ساتھ بعض اوڑھنی کے پھر اور بھیجا مجھ کو طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جاؤ پھر میں جا کے پاس گیا

فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ

تو پایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھا ہوا مسجد میں اور آپ کے پاس بہت لوگ بھی بیٹھے تھے

فَقُمْتُ عَلَیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ

میں اوپر ان کے پاس کھڑا ہوا تو کہا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تجھ کو ابو طلحہ نے پس میں نے عرض کی

نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ہاں آپ نے فرمایا طعام کے لئے میں نے عرض کی ہاں آپ نے

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ تھے سب کو فرمایا کہ اٹھو کھڑے ہو جاؤ سو سب چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے پہنچ کر ابو

طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

طلحہ کو آ کے آنے کی خبر دی ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ

لوگوں کو ساتھ لیکر آتے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں جو کہ ان کو کھلائیں ام سلیم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پس

اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰی لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ابو طلحہ چلے یہاں تک کہ ملے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو استقبال کیا

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّیْ مَا عِنْدَكِ

اور آپکو گھر میں لایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یَا اُمَّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ وَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَیْهِ اُمُّ

اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے وہ دے وہی روٹی حاضر کی پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے روٹیکو توڑ کر گھی نچوڑ دے تو اسے ام

سُلَیْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ

سلیم نے کیا پس تیار کیا اوس کھی کو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسمیں پڑھا جو اللہ چاہا کہ پڑھا جائے

فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعَ

دس بیٹھ باہر کر نکل گئے پھر فرمایا دس آدمی بلا تو پس اذن دیا گیا وہ پیٹ بھر کر کھا کر نکل گئے

ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم
پھر نکلے پھر فرمایا دس کو بلا لو تاکہ سب لوگ پیٹ بھر کر کھا لیں اور وہ

سبعون رجلا او ثمانون متفق عليه وفي رواية فما زال يدخل عشرة عشرة ق
ستر یا اسی آدمی تھے رواہ متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس آتے گئے اور

يخرج عشرة حتى لم يبق منهم احد الا دخل فاكل حتى شبع ثم هيأها
کہہ کر نکلتے گئے تاکہ کوئی باقی نہ رہا آخر جو آیا اور کہا گیا اور کھانا دیکھا

فاذا هي مثلها حين اكلوا منها وفي رواية فاكلوا عشرة عشرة حتى فعل
تو ویسا ہی تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے آکر کھایا یہاں تک

ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واهل البيت
کہ اسی آدمیوں نے کھایا پھر کھایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سب کے اور گھر والوں نے بھی

وتركوا سؤرا وفي رواية ثم افضلوا ما بلغوا جيرانهم وفي رواية عن انس
اور باقی بھی چھوڑ رہا۔ اور ایک روایت ہے کہ پھر اسقدر بچ رہا کہ انہوں نے پڑوسیوں کو بھی دیدیا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا انس رضی

قال جئت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه
کہ میں ایک دن رسول اللہ صلعم کے پاس آیا یعنے آپکو اصحاب میں

قد عصب بطنه بعصابة فقلت لبعض اصحابه لم عصب رسول الله صلى
کہ آپنے پیٹ سے اپنا پیٹ باندھا ہوا تھا یعنے اصحاب سے پوچھا کہ آپنے پیٹ کیوں باندھا ہے

الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابي طلحة وهو زوج ام
انہوں نے کہا بھوک سے پس میں ابو طلحہ کے پاس آیا اور وہ ام سلیم کا

سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
خاوند تھا میں نے اوسکو کہا کہ اے میرے باپ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

عصب بطنه بعصابة فسالت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل
پیٹ باندھے ہوئے پایا پھر کر اصحاب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ بھوک سے باندھا ہے

ابو طلحة على امي فقال هل من شيء فقالت نعم عندي كسير من خبز ق
ابو طلحہ نے میری ماں کو کہا کہ کچھ کھانا ہے اوس نے کہا میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے اور

تمرات فان جاء نا رسول الله صلى الله عليه وسلم وحده اشبعناه وان جاء آخر
کچھ خرمائیں اگر رسول اللہ صلعم تنہا تشریف لاوین تو ہم آپکو پیٹ بھر کر کھلا دینگے اور اگر آپکے ساتھ اور کوئی بھی

مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ

آپ کو اونٹنی تھوڑا ہے اور تمام حدیث ذکر کی

الباب السابع والخمسون في القناعة والعفاف والاقتصاد

باب ستاونواں قناعت اور عفاف اور معاش میں

في المعيشة والانفاق وذم السؤال من غير ضرورة قال الله تعالى

میانہ روی اور خرچ کرنے بیان میں اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے اور بیشتر

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَقَالَ تَعَالَى لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ

کوئی چوپایہ نہیں زمین میں مگر اوسکا رزق اللہ پر ہے اور فرمایا اوسنے اون محتاجوں کو جو بیٹھے

أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ

رہے ہیں اللہ کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے ملک میں سمجھے اوسکو بے خبر آدمی

أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا وَقَالَ تَعَالَى

محفوظ اوسکے مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرے سے لپٹ لپٹ کر لوگوں سے مانگیں اور فرمایا

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا وَقَالَ

اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ اڑاویں اور نہ تنگی کریں اور رہے اسکے بیچ سیدھی گذران اور فرمایا

تَعَالَى وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا

اور پیدا کیا میں نے جن اور آدمی مگر اپنی بندگی کرنے کو میں نہیں چاہتا اون سے روزی اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ کو

أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَتَقَدَّمَ مُعْظَمُهَا فِي الْبَابِ السَّابِقِ

کھلاویں اور جو حدیثیں اس مضمون کی حدیثیں پہلے دو باب میں اکثر گذر چکی ہیں اور مجموعہ ان حدیثوں کے جو پہلے

وَمِمَّا لَمْ يَتَقَدَّمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہیں آئیں احادیث آپ ہیں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعَرَضُ

غنی دل کی بہتایت سے حاصل نہیں ہوتی غنی نفس دل کے غنی ہونے سے ہوتی ہے متفق علیہ عرض

بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالرَّاءِ هُوَ الْمَالُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

بفتح عین اور راء ہے مال اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ

رسول خدا صلعم نے فرمایا پا لی اوس نے مراد جو مسلمان ہوا اور بقدر کفاف رزق پایا اور اللہ نے اوسکو قناعت دی ہے

فقیری رکھو گے اور حاجت ۴

۴ حاجت مندی دو نہیں کرو گے اور نہیں دیتے کہ آپ کو ۔ یہ تو کہا اس پیشے کو ۔ کے پیچھے تجھ کو ابھی ہمت جمعے پیدا کھو سے سوتے ہیں اور میں تیے تا رزق

اللّٰهُ بِمَا اَتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ

تو نعمہ ہا و یا روایت کی یہ مسلم نے ۔ عہ اور روایت ہے حکیم بن حزام رضہ سے کہا کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ

رسول اللہ صلعم سے پیٹے سوال کیا آپنے مجھے عطا کیا پیٹے پھر سوال کیا آپنے پھر دیا پیٹے وپھر اپنے سوال کیا

فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ

آپنے پھر دیا پھر اپنے فرمایا اے حکیم یہہ مال سبز و شیریں ہے جو شخص

نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ

اسکو لیوے اس کے پیٹے اسمیں برکت کیا جاتی ہے اور جو لیوے اس کو طمع سے نکال کر اوسکے لیے برکت نہیں دیا جاتا اور ہوتا ہے

كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقُلْتُ

اوس شخص کی مثل جو کھاتا ہے جو کھاتا ہو اور اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور ہاتھ اوپر کا نیچے کے ہاتھ سے اچھا ہے کہا حکیم نے پس میں نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ

یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا ہی مبعوث کیا ہرگز نہ کچھ لونگا بعد آپکے جب تک زندہ ہوں میں کسی سے کوئی چیز تا وقتیکہ

الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَاْبٰى

ابو بکر رضہ نے اپنی خلافت میں حکیم کو بلایا تا کہ اوسکو عطیہ کا حصہ دے اوس نے

اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ

قبول نہ کیا پھر عمر رضہ نے اپنے زمانہ میں عطا کا حصہ دینے کو حکیم کو بلایا اوسنے انکار کیا

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ مِنْ هٰذَا

پھر عمر رضہ نے کہا اے مسلمانوں میں تم کو گواہ کرتا ہوں اسبات پر کہ میں حکیم کو

فَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ

غنیمت سے جو حق اسکا دے رہا ہوں اوسنے انکار کیا پس حکیم نے

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَمْ يَرْزَاْ بِالْهَمْزِ اَيْ لَمْ يَاْخُذْ مِنْ اَحَدٍ شَيْئًا وَاَصْلُ الرَّزْءِ النُّقْصَانُ اَيْ لَمْ يَنْقُصْ اَحَدًا

رسول اللہ صلعم کے بعد اپنی زندگی میں کسی سے کچھ نہ لیا متفق علیہ ۔ لم یرزا ساقط ہوا کے پہلے ہمزہ کے بیٹھ نہیں لیا کسی سے کچھ اور اصل میں رزء کم کرنا ہے یعنے نہیں کم کیا کسی سے

شَيْئًا بِالْاَخْذِ مِنْهُ وَاِشْرَافُ النَّفْسِ تَطَلُّعُهَا وَطَمَعُهَا بِالشَّيْءِ وَسَخَاوَةُ

کچھ ساتھ لینے کے اس سے اور اشراف نفس کا جھانکنا اسکا اور طمع کرنی اسکی کسی چیز کی وسخاوت

التفس هو حدم الاشراف على الشئ والتطلع فيه المبالاة به والشروق

النفس وہ ہے کسی چیز کے حاصل کرنے کی طرف کسی چیز کی اور بے پروائی کرنی اوس سے اور عرض کرنا اور

عن ابی بردۃ عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول

ابوبردہ سے ابوبردہ رضی سے کہ نقل کی اوسنے ابوموسی اشعری رضی سے کہا ابوموسی رضی نے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ فنقبت

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا کہ اوسپر باری باری ہوتے تھے پس چھڑی قدم

اقدامنا ونقبت قدمی وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا من الخرق

زخمی ہوگئے اور میرے قدم تو ایسے زخمی ہوئے کہ میرے ناخن بھی گر گئے ہم اپنے پاؤں پر زخمی ہونیکے وجہ سے کپڑے کی دھجیاں لپیٹتے

فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابو

تھے اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کہا ابو

بردۃ فحدث ابو موسی بھذا الحدیث ثم کرہ ذلک وقال ما کنت صنع

بردہ نے کہ ابوموسی اسبات کو بیان کرکے پشیمان ہوا اور کہنے لگا میں اسکو

بان اذکرہ قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ متفق علیہ و

وکر دیکھا کرنا گویا اپنے عمل کو افشا کرنا مکروہ جانتا تھا۔ متفق علیہ۔ ۱۲ اور روایت ہے

عن عمرو بن تغلب بفتح التاء المثناۃ فوق واسکان الغین المعجمۃ وکسر

عمرو بن تغلب ف سے ساتھ تو دو نقطے فالی اوپر سے اور ساتھ سکون غین معجم اور کسرہ لام کے

اللام رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بمال او سبی فقسمہ فاعطی

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ مال یا قیدی حاضر کئے گئے آپنے اسکو بانٹ دیا

وترک رجالا فبلغہ ان الذین ترک عتبوا فحمد اللہ ثم اثنی علیہ ثم

بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا پھر ہوں کہ انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ انہوں نے شکایت کرتے ہیں پھر آپنے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر

قال اما بعد فوللہ انی لاعطی الرجل وادع الرجل والذی ادع احب الی من

فرمایا اما بعد واللہ میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا اور جنکو میں نہیں دیتا وے مجھے بہت پیارے ہیں

الذی اعطی ولکنی انما اعطی اقواما مما اری فی قلوبہم من الجزع والھلع

اوسے جنکو دیتا ہوں لیکن بعضوں کو اسلئے دیتا ہوں کہ انکو دیکھتا ہوں کہ اونکے دل بیتابی و بیقراری کرتے ہیں اور صبر میں کچی ہیں

واکل اقواما الی ما جعل اللہ فی قلوبہم من الغنی والخیر منہم عمرو بن تغلب فواللہ

اور جنکے دل میں اللہ نے غنی اور بھلائی رکھی ہے اونکو میں اللہ تعالے کے سپرد کرتا ہوں۔ منجملہ اونکے عمرو بن تغلب ہے۔

مَا أَحَبَّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَالْبَخَارِيُّ

کہا واللہ مجھے رسول اللہ صلعم کا یہ کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ ف۔ روایت کی اسکو بخاری نے

الْهِلَعُ هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ وَقِيلَ الضَّجَرُ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اضطراب کہا ہے۔ اور بعضوں نے کہا ضجر ہے اور حکیم بن حزام رضہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہاتھ دینے والا اوپر کا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر

بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ

ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجھ پر نفقہ اوسکا اور بہتر ہے صدقہ وہ ہے کہ بے پروائی سے اور جو سوال کرنے سے بچے گا ہے اوسکو اللہ

وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ

اور جو غنا ظاہر کرتا ہے پروا ہی سے پروا کرتا ہے اوسکو اللہ متفق علیہ ہے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے الفاظ مختصر ہیں

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ

اور ابو عبد الرحمن معاویہ بن ابی سفیان رضہ سے روایت ہے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللهِ لَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لپٹ کر مت سوال کرو واللہ

يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ

تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے سوال نہیں کرتا کہ سوال کے سبب سے اوسکو مجھ سے کچھ مل جائے اور میں اسکو دینا مکروہ جانوں اوس کے حق میں

فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

اوسکو برکت کی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور روایت ہے ابی عبد الرحمن عوف بن مالک اشجعی رضہ سے کہ ہم

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ

آپ ہم کو فرمایا تو ہاتھ ہیں یا سات آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثَ

کہ آپنے ہم کو فرمایا کیا تم رسول اللہ صلعم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم تھے نئے

عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ فَبَسَطْنَا

بیعت کی ابھی تھے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ تجھ سے آپنے بیعت کر لی ہے پھر فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے ہم نے اپنے

أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا

ہاتھ بڑھائے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہیں اب ہم کس امر پر آپسے بیعت کریں آپنے فرمایا اس پر کہ تم

الله ولا تشركوا به شيئا والصلوات الخمس وتطيعوا وأسر كلمة خفية ولا
اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی شے کو شریک مت ٹھہراؤ اور پانچ نمازیں ادا کرتے رہو اور نہ حکم کرو اور چپ چپاتے کچھ سنو
تسألوا الناس شيئا فلقد رأيت بعض أولئك النفر يسقط سوط أحدهم
کسی لوگوں سے کچھ مانگو پھر میں نے انمیں سے بعض کو دیکھا کہ انکے ہاتھ سے سواری کا چابک گر پڑتا تھا تو کسی سے
فما يسأل أحدا يناولوه إياه رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما
کہتے کہ ہمکو دیدو بلکہ خود اتر کر لیتے تھے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت ہے
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال المسألة بأحدكم حتى يلقى الله
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہمیشہ سے سوال کرنا تم میں سے ایک کی عادت کے ساتھ
تعالى ليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه المزعة بضم الميم وإسكان الزاي
اللہ سے اس حال میں کہ اسکے منہ پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا متفق علیہ۔ مزعہ میم کے ضمہ اور زا کے سکون کے ساتھ
وبالعين المهملة القطعة وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور عین مہملہ کے کھلا ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف عن المسألة اليد العليا خير
منبر پر کہے ہوئے ہوئے ذکر کرتے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا اور کہا اوپر کا ہاتھ
من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة واليد السفلى هي السائلة متفق
نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنیوالا ہے متفق
عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
علیہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من سأل الناس تكثرا فإنما يسأل جمرا فليستقل وليستكثر رواه
جو شخص لوگوں سے مال مانگے تجمل کرنے کے لئے اور اللہ ہی کو دینا ہے تو وہ آگ کا مال مانگتا ہے جی چاہے تھوڑا مانگ کر کرے
مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
اور سمرہ بن جندب رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وسلم إن المسألة كدّ يكدّ بها الرجل وجهه إلا أن يسأل الرجل سلطانا
کہ سوال کرنا خراش ہے جس سے آدمی اپنے منہ کو خراشتا ہے مگر یہ کہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے
أو في أمر لا بد منه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح الكدّ الخدش
یا کسی امر ضروری کا سوال کرے۔ روایت کی اسکو ترمذی نے وقال اور کہا حدیث حسن صحیح ہے کدّ خراش کو کہتے ہیں

ونحوه وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور اسکے مثل ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها

جس شخص کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں کے پاس اپنا فاقہ ذکر کرے تو اسکا فاقہ دور نہ ہوگا اور جو شخص

بالله فيوشك الله له برزق عاجل او آجل رواه ابو داود والترمذي و

اللہ تعالیٰ کے پاس ہی اپنا فاقہ ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ جلدی یا دیر سے اسکو رزق عطا فرماوے بیکار روایت کی اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے

قال حديث حسن صحيح يوشك بكسر الشين اي يسرع وعن نوبان

اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یوشک ساتھ کسرہ شین کے یعنے قریب ہے اور نوبان رضہ

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكفل لي ان

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے اس امر کے ذمہ دار ہو کہ

يسأل الناس شيئا اتكفل له بالجنة فقلت انا فكان لا يسأل احدا

لوگوں سے کوئی شے نہ مانگیگا میں اوسکے لیے جنت کا ذمہ دار ہوں پس عرض کی میں نے پس نوبان رضہ کسی سے کوئی

شيئا رواه ابو داود باسناد صحيح وعن ابي بشر قبيصة بن المخارق رضي

شے نہ مانگتا تھا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابی بشر قبیصہ بن مخارق رضہ سے

الله عنه قال تحملت حمالة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم اسأله فيها

کہ ضامن ہوا میں ایک دیت کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں نبی صلعم کے پاس اس لیے کہ سوال کرتا تھا میں اوسسے اس

فقال اقم حتى تاتينا الصدقة فنامر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة

اپنے پاس پھر فرمایا کہ ٹھہر یہاں تک کہ آجاوے ہمارے پاس صدقہ کہ ہم تیرے لیے حکم کر دیں ساتھ دینے کے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا

لا تحل الا لاحد ثلثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى

کسیکو حلال نہیں مگر تین شخص کو ایک وہ شخص کہ ضامن ہو دیت کا پس فقط درست ہو اسکے لیے سوال یہانتک کہ پھر جاوے اوس ضامن

يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة

پھر بند ہو کے سوال کرنے سے۔ دوسرا وہ جسکا مال کسی آفت سماوی یا ارضی سے ہلاک ہو گیا ہو تو اسکو مقدار رسوال کرنا حلال ہے

حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته

جسے اسکی معاش کا قوام ہو جاوے یا فرمایا دفع کرے گا جی کو اور حاجت روا ہو بسبب اوسکے زندگانی میں تیسرا وہ جسکو

فاقة حتى يقول ثلثة من ذوي الحجى من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت

فاقہ آجاوے اور تین آدمی عقلمند اوسکی برادری کے کہدیں۔ کہ فلانے کو فاقہ آگیا ہے اسکو بھی استدر

لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَمَا

سوال کرنا حلال ہے جس سے اوسکی معاش ٹھیک ہوجائے یا فرمایا درست کرنے جینے کو ان تین شخص کے

سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتًا يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَمَالَةُ

سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے جسکے سو جو سوال کرکے کھاوے وہ حرام کھاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور حمالہ

بِفَتْحِ الْحَاءِ اَنْ يَّقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فِرْقَتَيْنِ فَيُصْلِحُ اِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلٰى مَالٍ

حا کے فتحہ کے ساتھ کہ واقع ہو لڑائی اور مانند اسکے دو فریقوں میں تو ایک شخص درست کرادے

يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَالْجَائِحَةُ اٰفَةٌ تُصِيْبُ مَالَ الْاِنْسَانِ فَتُهْلِكُهُ

مال جسکے ساتھ اور لازم کرلیا اسکو اپنے نفس پر اور جائحہ آفت ہے کہ آدمی کے مال کو برباد کر جاوے

وَالْاِجْتِيَاحُ الْاِهْلَاكُ وَالْاِصْطِلَامُ وَالْقَوَامُ بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَّالٍ وَنَحْوِهٖ وَالسِّدَادُ

اور قوام ساتھ کسرہ قاف اور فتحہ اسکے کے یہ وہ چیز ہے کہ قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حالت انسان کی مال اور مانند اسکے کے اور سداد ساتھ کسرہ

بِكَسْرِ السِّيْنِ مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمَعُوْزِ وَيَكْفِيْهِ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحِجٰى الْعَقْلُ وَزْنًا

سین کے وہ جو حاجت محتاج کی کرے رفع اور کفایت کرے اسکی اور فاقہ فقر ہے اور حجی

اور معنی

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ

وہ مسکین جو پھرتا ہے لوگوں پر ایک دو لقمہ اور ایک

وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ

دو خرما سے پھرتا ہے لیکن مسکین وہ ہے جسکے پاس مال نہ ہو اور نہ لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو

فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ اوپر صدقہ کیا جاوے اور نہ اٹھے وہ کہ لوگوں سے سوال کرے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ فِيْ جَوَازِ الْاَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ

باب اٹھاونواں بغیر سوال اور بغیر حرص کرنے کے کوئی اگر کچھ دے اوسکے لینے کے

وَلَا تَطَلُّعٍ عَلَيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

جواز کے بیان میں روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ عبداللہ بن

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر رضہ سے اوسنے نقل کی حضرت عمر رضہ سے کہا حضرت عمر رضہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يا رسول الله أعطني فقال خذ فاقعد عليها حتى يأتيك شيء فقال أفلا أبعث
اے رسول اللہ مجھ کو دیجئے فرمایا لے لو اور بیٹھ رہو یہاں تک کہ کچھ تمہارے پاس آئے
فآتيك به قال اذهب فأتني به ففعلت ثم قال لي يا حكيم إن هذا المال خضر حلو
پھر میرے پاس لے آؤ میں گیا اور لے آیا پھر فرمایا اے حکیم یہ مال سبز اور شیریں ہے
فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه
جو شخص اس کو سخاوت نفس سے لے اس کے لئے برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو حرص نفس سے لے
كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله
اس کے لئے برکت نہیں دی جاتی وہ ایسا ہے جیسا کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے کہا میں نے عرض کیا
والذي بعثك بالحق لا أرزأ بعدك شيئا حتى أفارق الدنيا فكان أبو بكر يدعو حكيما
یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں
ليعطيه العطاء فيأبى أن يقبل منه ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبل فقال
چنانچہ ابوبکر حکیم کو عطا دینے کے لئے بلاتے تھے وہ نہ لیتے تھے پھر عمر نے بلایا کہ عطا دیں وہ نہ لیتے تھے
يا معشر المسلمين أشهدكم على حكيم أني أعرض عليه حقه من هذا الفيء فيأبى أن
عمر نے کہا اے مسلمانو میں تم کو حکیم پر گواہ کرتا ہوں کہ میں اس کا حق اس مال فے سے پیش کرتا ہوں وہ نہ لیتے ہیں
يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس بعد النبي صلى الله عليه وسلم حتى توفي
پھر حکیم نے کسی سے کچھ نہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے
رواه البخاري ومسلم

وعن أبي عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عبداللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
عليه وسلم لأن يأخذ أحدكم أحبله ثم يأتي الجبل فيأتي بحزمة من حطب
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں کوئی اپنی رسی لیکر پہاڑ پر جائے
على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من أن يسأل الناس
لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو فروخت کرے پس اللہ تعالیٰ اس کے سوال کی وجہ سے اس کا چہرہ بچا لے یہ کام اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے سوال کرے
أعطوه أو منعوه رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال
لوگ اس کو کچھ دیں یا نہ دیں رواہ بخاری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا
رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يغدو أحدكم فيحتطب على ظهره خير له
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا صبح اپنی پشت پر لکڑی کا بوجھ اٹھا کر لانا بہتر ہے

مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ اَحَدًا فَیُعْطِیَهٗ اَوْ یَمْنَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

کہ کسی سے سوال کرے وہ اوسکو دے یا نہ دے متفق علیہ۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے نبی صلے اللہ علیہ

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ دَاوٗدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ

علیہ وسلم سے کہ داؤد علیہ السلام اپنے سے انھوں نے کمائی سے ہی کھایا کرتے تھے۔ نقل روایت کی

الْبُخَارِیُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ زَکَرِیَّا

بخاری نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زکریا

عَلَیْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ

علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔ یہ روایت کی مسلم نے۔ اور مقدام بن معدی کرب رضؓ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ اَنْ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کھایا کسی نے کوئی طعام اس سے بہتر

یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ

کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاوے اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے

مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

کھایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّتُّوْنَ فِی الْکَرَمِ وَالْجُوْدِ وَالْاِنْفَاقِ فِیْ وُجُوْهِ الْخَیْرِ

ساٹھواں باب بخشش اور سخا اور نیکی کی بھلائیوں میں اللہ تعالےٰ

ثِقَةً بِاللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَقَالَ

اعتماد کرکے خرچ کرنے کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور تم جو مال خرچ کرتے ہو وہ اوسکا عوض دیتا ہے اور

تَعَالٰی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ

فرمایا ہے اور جو مال تم خرچ کرو گے سو تمہارے نفسوں کیلئے ہے اور تم نہیں خرچ کرتے مگر اللہ تعالیٰ کی خوشی طلب کرنے کو

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی وَمَا تُنْفِقُوْا

اور جو مال تم خرچ کرو گے تم کو پورا دیا جائیگا اور تم پر ظلم نہ کیا جائیگا اور فرمایا اور تم جو مال

مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ

خرچ کرو اللہ اوسکو جانتا ہے اور ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَ

صلعم نے فرمایا کہ حسد نہیں ہے مگر دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالےٰ نے

مال دیا ہے اور اوسکو خرچ کرنے پر

عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ

خرچ کرنے کی توفیق دی ہے۔ دوسرا وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حکمت و علم عطا فرمایا وہ اسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے متفق

عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ يَنْبَغِىْ اَنْ لَّا يَغْبِطَ اَحَدٌ اَحَدًا اِلَّا عَلٰى هَاتَيْنِ الْخَصْلَتَيْنِ وَ

علیہ۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کو لائق نہیں کہ کسی پر حسد کرے مگر اگر کرے ہی تو ان دو خصلتوں پر کرنا لائق ہے اور

عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ

اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں ایک کون ہے جسکو وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ

لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی نہیں مگر اوسکو اپنا مال زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا اوسکا مال وہ ہے جو اوسنے آگے بھیجدیا اور

وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَعَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ گیا۔ روایت کی اسکو بخاری نے اور عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ سے بچو۔ اگر کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ اور روایت ہے جابر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز

وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

نہیں مانگی گئی کہ آپنے وہ نہ کہا ہو۔ متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن نہیں چڑھتا۔ مگر بیچ دن

مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ

دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے کہ یا اللہ اللہ کے راہ میں خرچ کرنیوالے کو مال خرچ ہونے کی جگہ اور دوسرا کہتا ہے

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کر اے بیٹے آدم کے تجھ پر خرچ کیا جائیگا متفق علیہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے کہ ایک آدمی نے رسول

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلائے اور واقف

عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ناواقف کو السلام علیکم کہا کرے۔ متفق علیہ۔ وہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً اَعْلَاھَا مَنِیْحَۃُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ یَعْمَلُ

صلعم نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ اور عمدہ کسی غیر کو بکری عاریۃ دینا ہے کہ اسکا دودھ پیوے پھر پھیر دیوے

بِخَصْلَۃٍ مِّنْھَا رَجَاءَ ثَوَابِھَا وَتَصْدِیْقَ مَوْعُوْدِھَا اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھَا

عمل کرے ان خصلتوں میں ان چالیس خصلتوں میں سے ثواب کی امید پر اور اوسکے وعدے کو سچا جان کر مگر

الْجَنَّۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَقَدْ سَبَقَ بَیَانُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ بَیَانِ کَثْرَۃِ

خدا اوسکو بہشت میں داخل کریگا۔ روایت کی ہے بخاری نے اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا بیچ بیان

طُرُقِ الْخَیْرِ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ

کثرت طرق خیر کے اور ابو امامہ صدی بن عجلان رض سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّکَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو اپنے مال میں سے زائد کو نیکی کے راہ میں خرچ کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے

لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَّکَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا

اور اگر تو اوسکو بند کر کے رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے اور پہلے اوسکو دیا کر جو تیرے عیال ہیں اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے

خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا سُئِلَ

ہاتھ سے بہتر ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے انس رض سے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ وَلَقَدْ جَاءَہُ

رسول اللہ صلعم سے اسلام پر کوئی شے سوال نہیں کی گئی مگر اپنے عطا ہی کی ہے اور ایک آدمی آپکے پاس

رَجُلٌ فَاَعْطَاہُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَرَجَعَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ

آیا آپنے اوسکو اسقدر بکری عطا کی کہ درمیان دو پہاڑ کے آسکیں پس وہ اپنی قوم میں گیا اور اوسکو کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ

مُحَمَّدًا یُعْطِیْ عَطَاءً مَنْ لَّا یَخْشَی الْفَقْرَ وَاِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ

کہ محمد صلعم اوس شخص کی مثل عطا کرتا ہے جسکو فقر کا کچھ خوف نہیں ہوتا اور بیشک آدمی ایسے تھے کہ دنیا کی خواہش کے لئے

اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یَلْبَثُ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا

مسلمان ہوتے تھوڑی دیر میں ایسے ہو جایا کرتے تھے کہ اسلام اوسکو دنیا

وما عليها رواه مسلم وعن عمر رضي الله عنه قال قسم رسول الله صلى
اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ محبوب ہوجایا کرتا تھا۔ روایت کی اس کو مسلم نے اور اس روایت کو حضرت عمر رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے
الله عليه وسلم قسما فقلت والله يا رسول الله لغيرهؤلاء كانوا احق به
اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا پس کہا میں نے اللہ کی قسم یا رسول اللہ بیشک اور لوگ اس مال کے زیادہ مستحق تھے
منهم قال انهم خيروني بين ان يسئلوني بالفحش او يبخلوني فلست
پس فرمایا انہوں نے مجھے اختیار دیا درمیان اس کے کہ سوال کریں مجھ سے بخل زیادتی اور فحش کے یا مجھے بخل سے نسبت کریں اور میں
ببخيل رواه مسلم وعن جبير بن مطعم رضي الله عنه انه قال بينما
بخیل نہیں۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور روایت ہے جبیر بن مطعم رضی سے کہا اس نے کہ جب
هو يسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقفله من حنين فعلقه
رسول اللہ صلعم حنین سے واپس آتے تھے اور میں آپ کے ہمراہ تھا اعرابیوں نے آپ کو روک لیا
الاعراب يسئلونه حتى اضطروه الى سمرة فخطفت رداءه فوقف النبي صلى الله
جس سے کہ مانگتے تھے آپ کو اور انہوں نے ایسا تنگ کیا کہ ببول کے درخت کی طرف لاچار کر دیا پس گر پڑی چادر اور ایک کانٹے میں آپ کی پھر کھڑے ہو گئے
عليه وسلم فقال اعطوني ردائي فلو كان لي عدد هذه العضاه نعما لقسمته
اور فرمایا مجھ کو میری چادر تو دو اگر اس جنگل کے کیکروں کی تعداد میرے پاس اونٹ ہوتے تب بھی میں تم کو بانٹ دیتا اور تم
بيننا ثم لا تجدوني بخيلا ولا كذابا ولا جبانا رواه البخاري مقفله
مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور نامرد نہ پاتے روایت کی یہ بخاری نے بلفظ مقفلہ ہم حالت لوٹنے
اي في حال رجوعه السمرة شجرة العضاه شيخ له شوك وعن ابي هريرة
لوٹنے کے سمرہ کبیر کا درخت ہے جسکے کانٹے ہوتے ہیں۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کمی نہیں کرتا
قال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله عز وجل
اور عفو کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت بڑھاتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے درجہ اس کا
رواه مسلم وعن ابي كبشة عمر بن سعد الانماري رضي الله عنه انه سمع
مسلم نے۔ اور ابو کبشہ عمر بن سعد انماری رضی سے روایت ہے اس نے کہ
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاثة اقسم عليهن واحدثكم حديثا
رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تین باتیں ہیں میں قسم کھاتا ہوں اور تم کو بات سناتا ہوں۔

فاحفظوه ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر
تم اوسکو یاد رکھو کہ بندہ کا مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا نہیں ظلم کیا جاتا ہے اور وہ اوسپر صبر کرے
عليها إلا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة إلا فتح الله عليه باب
اللہ اوسکی عزت بڑھا دیتا ہے اور کوئی آدمی اپنے پر دروازہ سوال کا نہیں کھولتا کہ اللہ تعالے اوسپر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے
فقر أو كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه قال إنما الدنيا لأربعة نفر
یا اوسکی مثل کوئی کلمہ اپنے فرمایا اور میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں تم اوسکو یاد رکھو دنیا چار آدمی کے لئے ہے
عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه ويعلم
ایک وہ آدمی جسکو خدا تعالے نے مال اور علم عطا کیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اوسمیں قرابتیوں کے حق ادا کرتا ہے اور دیا کرتا ہے
لله فيه حقا فهذا بأفضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه
اللہ تعالیٰ کا حق اوسمیں پہچانتا ہے یہ بہت فضل مرتبہ میں ہے دوسرا وہ آدمی ہے جسکو اللہ تعالے نے علم دیا ہے
مالا فهو صادق النية يقول لو أن لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو نيته
مال نہیں یا اور کوئی بات صادق ہے کہتا ہے اگر مجھ مال ہوتا تو فلانے شخص کی طرح مال کو صرف کرتا اور اوس جیسے عمل کرتا
فأجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط في ماله
یہ دونوں اجر میں برابر ہیں تیسرا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالے نے مال دیا ہے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بےعلم کے غلط کرتا ہے
بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله حقا فهذا بأخبث
اوسمیں اللہ سے کچھ خوف نہیں کرتا اور نہ قرابتیوں سے ملاپ کرتا ہے اور نہ اوسمیں کچھ اللہ تعالیٰ کا حق پہچانتا ہے یہ شخص بدترین
المنازل وعبد لم يرزقه مالا ولا علما فهو يقول لو أن لي مالا لعملت
مرتبہ میں ہے چوتھا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالے نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم اور کہتا ہے کہ اگر مجھے مال مل جاتا تو میں فلانے شخص
فيه بعمل فلان فهو نيته فوزرهما سواء رواه الترمذي وقال حديث
کی مثل عمل کرتا اور بیشمار گناہوں سے بچتا اوسکی نیت بد ہے پس ہر دو کی گناہ میں برابر ہیں روایت کی اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن
حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها أنهم ذبحوا شاة فقال النبي
صحیح ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اوہوں نے ایک بکری ذبح کرکے تقسیم کی نبی
صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها إلا كتفها قال بقي كلها غير
صلعم نے فرمایا اوسمیں سے کیا باقی ہے عائشہ رضہ کہتے ہیں میں نے کہا اوسمیں سے ایک بازو باقی ہے آپ نے فرمایا سب باقی ہے مگر
كتفها رواه الترمذي وقال حديث صحيح ومعناه تصدقوا بها كلها فبقيت
ایک بازو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ صدقہ کیا اوہوں نے اسکو تمام اسکے کو پس فرمایا

بقيت لنا في الآخرة الا كتفها وعن اسماء بنت ابي بكر رضي

باقی ہے واسطے ہمارے آخرت میں مگر شانہ اسکا اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رضی سے

الله عنهما قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا توكي فيوكى

اللہ عنہما کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو بند مت کر مت کہ

عليك وفي رواية انفقي وانضحي وانفحي ولا تحصي فيحصي عليك وعاء

اس پر بند کیا جائیگا اور ایک روایت میں کہ تو خرچ کر اور خرچ کر اور نثار کر مت گن کہ تجھ پر شمار کیا جائیگا خرچ اور مت گن کہ مجھ پر شمار کیا جائیگا

فوعي فيوعى الله عليك متفق عليه وانفحي بالحاء المهملة وهو بمعنى انفقي

تو وعی کر پس وعی کرے اللہ تجھ پر بند کر دیگا متفق علیہ اور انفحی حاء مہملہ کے ساتھ ہے اور وہ بمعنی انفقی کے ہے

وكذلك انضحي وعن ابي هريرة رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى

اور اسی طرح انضحی اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ اس نے سنا کہ رسول اللہ صلعم

الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اور منفق کی ایسی مثال ہے جیسے دو آدمی ہوں ان دونوں پر سینہ سے گردن تک دو کرتے

او جبتان من حديد من ثديهما الى تراقيهما فاما المنفق فلا ينفق

اور جبتان لوہے کی ہوں جو خرچ کرتا ہے خرچ کرتا ہے تو

الا سبغت او وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو اثره واما البخيل

اسکے بدن پر وہ فراخ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ڈھانک لیتی ہیں پوشیدہ ہو جاتی ہے کہ اسکے قدموں کی بھی حرکت نہ ہو

يريد ان ينفق شيئا الا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها فلا تتسع

ارادہ کرتا ہے کہ خرچ کرے کسی حلقہ اپنے جگہ میں چمٹ جاتا ہے وہ اسکو وسیع کرتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتا

متفق عليه والجبة الدرع ومعناه ان المنفق كلما انفق سبغت فطالت

متفق علیہ اور جبہ زرہ ہے اور معنی اسکے یہ ہے کہ منفق جب خرچ کرتا ہے فراخ ہو جاتا ہے اور لمبا ہو جاتا ہے

حتى تجن وراءه ويخفي اثر مشيه خطواته وعنه قال قال

یہاں تک کہ ڈھانک لیتا ہے اور چھپا دیتا ہے پاؤں اسکے نشان چلنے اور قدموں کے اور روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب و

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حلال کمائی میں سے برابر کھجور کے اور

لا يقبل الله الا الطيب فان الله يقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها

خدا تعالیٰ حلال کمائی کے سوا دوسرا صدقہ قبول نہیں کرتا پھر خدا تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر بڑھاتا ہے

كما يربي أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه الفلو بفتح الفاء
جیسا تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے متفق علیہ۔ فلو ساتھ فتحہ فاء

وضم اللام وتشدد الواو ويقال أيضا بكسر الفاء وإسكان اللام وتخفيف
اور ضمہ لام اور تشدید واو کے اور کہا جاتا ہے کسرہ فا اور سکون لام اور تخفیف

الواو وهو المهر وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل
واو کے اور وہ نر بچھیرا ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی

بفلاة من الأرض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان
جنگل میں تھا کہ ایک بدلی میں سے آواز سنی کہ فلانے شخص کے باغ کو سیراب کر

فتنحى ذلك السحاب فأفرغ ماءه في حرة فإذا شرجة من تلك الشراج
پس وہ بادل ایک طرف کو ہٹ گیا پھر اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں اوغڑیل دیا تو ایک بھیل وہاں کی جھیلوں سے

قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فإذا رجل قائم في حديقته
اور اس پانی سے بالکل بھر گئی وہ شخص پیچھے پانی کے چلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے

يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم
پھاوڑے سے ادھر ادھر کر رہا ہے سو اس نے باغ والے سے کہا کہ اے خدا کے بندے تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ فلانا نام ہے

الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال إني
وہی نام جو بدلی میں سنا تھا سو باغ والے نے اس سے کہا کہ اے خدا کے بندے تو نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا اس نے کہا میں نے

سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان
اوس بدلی میں آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے کہ سیراب کر دے فلانے کے باغ کو۔ ترجمہ

لاسمك فما تصنع فيها فقال أما إذ قلت هذا فإني أنظر إلى ما يخرج منها
تیرا سو کیا کرتا ہے تو اس باغ میں اس خدا کے احسان کی کس طرح شکر گزاری کرتا ہے کہا جواب تو نے مجھ سے پوچھا ہے تو میں اندازہ کرتا ہوں

فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالي ثلثا وأرد فيها ثلثه رواه مسلم
سو اوس کی ایک تہائی تو خیرات کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے کنبے کے لوگ اور میں کھاؤں گا اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں پھر خرچ کر دیتا ہوں

الحرة الأرض الملبسة حجارة سوداء والشرجة بفتح الظاء المعجمة وإسكا
حرہ وہ زمین ہے جس میں سیاہ رنگ کے پتھر ہوں اور شرجہ ساتھ فتحہ شین نقطہ والے اور سکون

الراء وبالجيم هي مسيل الماء
راء کے اور ساتھ جیم کے وہ رود ہے یا نالہ

۴ پس اسی طرح دنیا کے سب کام حسب الحکم خرچتے کرتے ہیں تو مسلمان کو لازم ہے کہ جو حکومت اوکو ملی خدا وہاں کی خبر

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْبُخْلِ وَالشُّحِّ

باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے منع کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهٗ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو بخل کرے اور بے پروا بنے اور جھٹلائے بہتر بات کو ہم اس کو سہل کر دیں گے ہم اس کے لئے دوزخ کا عذاب

لِلْعُسْرٰی وَمَا يُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی وَقَالَ تَعَالٰی وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

طیار کریں گے اور جب وہ ہلاکت میں گرفتار ہوگا تو اور اس کا مال اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص بچایا گیا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَقَدْ مَرَّ جُمْلَةٌ مِّنْهَا فِی الْبَابِ

پس یہی ہیں کامیاب پانے والے یعنی احادیث پس اون میں سے کچھ گذر چکا ہے پہلے باب میں

السَّابِقِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گذر چکے ہیں اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ

فرمایا ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے اور حرص سے بچو کیونکہ حرص نے

اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ

تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور ان کو خونریزی اور محرمات کو حلال سمجھنے پر آمادہ کر دیا رواہ مسلم روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ وَالسِّتُّوْنَ فِی الْاِيْثَارِ وَالْمُوَاسَاةِ

باب باسٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَقَالَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نفسوں پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان کو حاجت ہو اور فرمایا

تَعَالٰی وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

اور کہا کہ کھلاتے ہیں اللہ کی محبت پر یتیم اور مسکین اور قیدی کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ

کہا کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میں مفلس ہو گیا ہوں

فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا

پھر بھیجا ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے پاس آدمی یہ سو اس عورت نے کہا مجھے قسم اس ذات کی کہ جس نے بھیجا آپ کو

ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ

پانی کے سوا کچھ نہیں پھر بھیجا دوسری عورت کے پاس سو اس نے بھی ایسا ہی جواب دیا یہاں تک کہ تمام عورتوں نے یہی جواب دیا

الذی بعثک بالحق ما عندنا الا ماء قال من یضیف هذه اللیلة

قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپکو سچا ہی کر بھیجا ہے ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں آپ نے فرمایا کون ہے جو

فقام رجل من الانصار انا یا رسول الله فانطلق به الی رحله فقال لامرأته

اس مہمان کی مہمانی کرتا ہے ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ صلعم میں کرونگا اور مکان میں لیگیا اور اپنی عورت سے کہا

اکرمی ضیف رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی روایة قال لامرأته هل

کہ رسول اللہ صلعم کی مہمانی کا اکرام و تعظیم کر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اوسنے عورت کو کہا کہ تیرے

عندک شیء قالت لا الا قوت صبیانی قال فعلیهم شیئا واذا ارادوا

پاس کچھ ہے عورت نے کہا کہ لڑکوں کے سوا کچھ نہیں اوسنے عورت کو کہا لڑکوں کو کسی بہانے سے سلا دے اور جب

العشاء فنومیهم واذا دخل ضیفنا فاطفئی السراج واریه انا کانا نقعد و

کھانے کا وقت ہو تو سلا دینا اور جب مہمان گھر میں آوے تو چراغ گل کر دینا اور ایسا کر کہ اوسکو یہی معلوم ہو کہ ہم کھانا کھاتے ہیں

ویاکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم

پس بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا اور دونوں میاں بیوی رات کو بھوکے ہی رہے صبح ہوئی تو وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا

فقال لقد عجب الله من صنیعکما اللیلة متفق علیه وعنه قال قال رسول

آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہارے کام سے جو تم دونوں نے مہمان کے ساتھ کیا ہے تعجب کیا متفق علیہ اور اسی کی روایت ہے کہ رسول

الله صلی الله علیه وسلم طعام الاثنین کافی الثلثة وطعام الثلثة کافی

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دو آدمی کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین آدمی کا کھانا

الاربعة متفق علیه وفی روایة لمسلم عن جابر رضی الله عنه عن النبی

چار کو کافی ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی

صلی الله علیه وسلم قال طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی

صلعم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا

الاربعة وطعام الاربعة یکفی الثمانیة وعن ابی سعید الخدری رضی

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ

عنه قال بینما نحن فی سفر مع النبی صلی الله علیه وسلم اذ جاءه رجل

عنہ سے کہا کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک مرد

علی راحلة له فجعل یصرف بصره یمینا وشمالا فقال رسول الله صلی

اونٹنی پر سوار آپکے پاس آیا اور داہنی بائیں دیکھنا شروع کیا رسول اللہ صلعم

اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ و

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اسکو دیدے جسکے پاس سواری نہیں اور

من کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ فذکر من

جسکے پاس زاد فاضل ہو وہ اوسکو دیدے جسکے پاس زاد نہیں پس آپنے اسی طرح سب قسم کے

اصناف المال ما ذکر حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل رواہ مسلم وعن

مال کا ذکر کیا اور ایسا ہی فرماتے گئے تا کہ ہمنے سمجھا کہ زائد مال میں ہمارا حق کچھ نہیں، روایت کی اسکو مسلم نے اور روایت ہے سہل

سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ ان امرأۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لائی

منسوجۃ فقالت نسجتہا بیدی لاکسوکہا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ و

بنا ہوا تھا اس میں حاشیہ اور کہا کہ یہ چادر میں نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے آپکے واسطے پہنائی ہے آپنے وہ چادر لیکے طور سے لے لی

سلم محتاجا الیہا فخرج الینا وانہا ازارہ فقال فلان اکسنیہا ما احسنہا فقال

تو گویا آپ اوسکے حاجتمند ہیں اور گھر سے ہماری طرف نکل آئے اور وہی چادر پہنے ہوئے تھے اوسکے کسی شخص نے کہا یہ چادر پہنتے خوب ہے آپ مجھے

نعم فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس ثم رجع فطواہا ثم ارسل

آپنے فرمایا ہاں بہت خوب ہے نبی صلعم مجلس میں بیٹھے کچھ دیر تک پھر واپس تشریف لیگئے اور وہ چادر لپیٹ کر اوس شخص کے پاس

بہا الیہ فقال لہ القوم ما احسنت بہسا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلمت

بھیجدی لوگوں نے اوسکو کہا تونے اچھا نہ کیا نبی صلعم نے محتاج کے طور یہ چادر پہن لی تھی

انہا سئلتہ وعلمت انہ لا یرد سائلا فقال انی واللہ ما سألتہ لا

پھر تونے آپسے سوال کیا اور تو جانتا تھا کہ آپ سائل کو رد نہیں کیا کرتے اوسنے کہا مجھے قسم ہے کہ میں نے یہ چادر پہننے کو نہیں لی

لبسہا انما سألتہ لتکون کفنی فقال سہل فکان کفنہ رواہ البخاری و

بلکہ اسلئے لی ہے کہ یہ چادر میرا کفن ہو سہل نے کہا چادر اوسکا کفن ہوئی، روایت کی اسکو بخاری نے اور

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا

کہ اشعری لوگ جب غزوہ میں اونکا زاد قریب الاختتام ہو جاتا ہے یا مدینہ میں اونکے عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ

ما کان عندہم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ بینہم فی اناء واحد بالسویۃ

وا منہ متفق علیہ ارملوا قدر مرادھم او قارب الفراغ

وے تو مجھ سے ہیں اور میں اونسے ہوں متفق علیہ ارملوا یعنے انکا کھانا پکنے ختم ہونے کو ہو یا قریب ہوا ختم ہونے پر

الثالث والستون فی المنافسۃ فی امور الاخرۃ و

امور آخرت کے کاموں میں رغبت اور منافسہ کی اشیا میں

ان ذلک رضا یتزلف بہ قال اللہ تعالی وفی ذلک فلیتنافس

اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنیکے بیان میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور اسمیں رغبت کرنیوالے

المتنافسون وعن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی

رغبت کرویں ہے اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم الی بنی فلان فبشرتہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ الاشیاخ

اللہ علیہ وسلم کی پاس کچھ پینے کو حاضر کیا گیا آپنے کو نوش فرمایا اور آپکے داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف کئی بڈھے تھے

فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ھؤلاء فقال الغلام لا واللہ یا رسول اللہ

پھر آپنے لڑکے کو کہا کہ تو مجھے اذن دیتا ہے کہ میں یہ اگلوں کو دیدوں لڑکے نے کہا نہیں مجھے قسم ہے یا رسول اللہ میں

لا اوثر بنصیبی منک احدا فتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدہ

نہیں اپنا حصہ جو آپکے مجھے عطا ہو کسیکو نہ دونگا پس رسول اللہ صلعم نے برتن رکھدیا اسکے ہاتھ میں

متفق علیہ تلہ بالتاء المثناۃ فوق ای وضعہ وھذا الغلام ھو ابن عباس

متفق علیہ تلہ ساتھ تا دو نقطہ والے کے اوپر سے یعنے رکھا اسکو اور یہ لڑکا ابن عباس رضہ ہے

رضی اللہ عنہما وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ صلعم نے

قال بینما ایوب علیہ السلام یغتسل عریانا فخر علیہ رجل جراد من

فرمایا کہ ایوب علیہ السلام نہا رہے تھے کہ ناگاہ ٹڈیاں سونے کی جو کہ برہنگی کی حالت میں گر پڑیں

ذھب فجعل ایوب یحتثی فی ثوبہ فناداہ ربہ عز وجل یا ایوب الم اکن

ایوب نے اوسکو اپنے کپڑے میں اوٹھانا شروع کر دیا تو اللہ تعالی نے اوسکو ندا کی کہ اے ایوب کیا

اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن

تجھ کو اوس سے غنی نہیں کیا تھا ایوب نے کہا ہاں تیری عزت کی قسم ہے لیکن میں تیری برکت سے بےپروا نہیں ہوں

برکتک رواہ البخاری

بے پروا نہیں ہوں اسکو روایت کی ہے بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِيْ فَضْلِ الْغِنٰى الشَّاكِرِ وَهُوَ مَنْ

باب چونسٹھواں غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں اور غنی شکر کرنیوالا وہ ہے

اَخَذَ الْمَالَ مِنْ وَّجْهِهٖ وَصَرَفَهٗ فِيْ وُجُوْهِهِ الْمَأْمُوْرِ بِهَا قَالَ

جو مال حلال طریقہ سے حاصل کرے اور اون جگہوں میں صرف کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے فرمایا

اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

اللہ تعالیٰ نے سو جسنے دیا اور ڈر رکھا اور پہچانا بھلی بات کو تو اوسکو ہم سہج سہج پہنچا دینگے آسانی میں

وَقَالَ تَعَالٰى وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ

اور فرمایا ہے اور بچا دیئے اوس سے بڑا ڈر والا جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہیں کسیکا

عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى

اوسپر احسان جسکا بدلا دیجاوے مگر اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے وہ راضی ہوگا

وَقَالَ تَعَالٰى اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

اور فرمایا اگر کھیلے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپا کے اور

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

محتاجوں کو سو وہ بہتر ہے تمکو اور اتار دیتا ہے تمہارے کچھ گناہ اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے اور فرمایا

وَقَالَ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ

ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو جب تک نہ خرچ کرو کچھ اپنی پسند سے اور جو چیز خرچ کرو گے اللہ کو

اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ وَالْاٰيَاتُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ

معلوم ہے اور باب میں خرچ کی آیتیں بہت ہیں معلوم ہیں

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ

علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہیں مگر دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اوسکو حق میں خرچ کرنے کی توفیق

فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

دی ہے دوسرا وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہے وہ اوسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے۔ متفق علیہ

تَقَدَّمَ شَرْحُهٗ قَرِيْبًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اسکی شرح تھوڑی دور قریب گذری ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں حسد کرنا مگر دو چیز میں ایک وہ جسکو خدا قرآن نے دیا ہے

فَهُوَ يَقُومُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ

وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اوسکی اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے

اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اٰنَاءُ السَّاعَاتِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی میں متفق علیہ آناء اوقات میں اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہاجروں میں سے جو لوگ فقیر تھے

فَقَالُوْا ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا

دولتیوں نے عرض کی یا رسول اللہ مالدار لوگ درجے بلند اور نعمتیں ہمیشگی کے لیگئے آپنے فرمایا یہ

ذٰلِكَ فَقَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ

کیا بات ہے انہوں نے عرض کی وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ روزہ رکھتے ہیں

وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ہم نہیں دیتے اور وہ خیرات کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے فرمایا رسول اللہ نے

اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ

کیا میں تم کو ایک علم تعلیم نہ کروں کہ جس سے تم پہنچ جاؤ اگلوں کو اور جو پیچھے ہیں اوسکو پیچھے رہ جاؤ اور تم سے کوئی

وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ

افضل نہ ہو مگر وہ شخص جو تمہارے مثل عمل کرے اوسنے کہا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا

اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً

کہو تسبیح اللہ کی اور اللہ اکبر اور الحمد للہ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار کہا کرو

فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعَ اِخْوَانُنَا

پھر آئے مہاجر فقیر پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپنے اور لوگ کہ ہمارے بھائی

اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ

مالدار یہ عمل سنکر ہمارے مثل کرنے لگے آپنے فرمایا

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ

یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے متفق علیہ

الاموال الكثيرة والله اعلم

بہت سے مال ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا ہے

الباب الخامس والستون في ذكر الموت وقصر الامل

باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور امل کے چھوٹا کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم يوم القيمة

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور تم کو پوری مزدوری تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے

فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع

جو شخص آگ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بیشک وہ کامیاب ہوا اور نہیں دنیا کی زندگی مگر فریب کا اسباب

الغرور وقال تعالى وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس

اور فرمایا ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کیا کل اور کوئی جی نہیں جانتا

باي ارض تموت وقال تعالى فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة و

کس زمین میں مرے گا اور فرمایا پھر جب پہنچے گا ان کا وعدہ نہ دیر کریں گے ایک گھڑی اور

لا يستقدمون وقال تعالى يا ايها الذين امنوا لا تلهكم اموالكم و

نہ جلدی اللہ کی داد فرمایا اے ایمان والو غافل نہ کریں تم کو تمہارے مال اور

لا اولادكم عن ذكر الله ومن يفعل ذلك فاولئك هم الخسرون ۝ و

تمہارے اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں نقصان میں آنے والے اور

انفقوا مما رزقناكم من قبل ان ياتي احدكم الموت فيقول رب لولا

خرچ کرو کچھ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسی کو تم میں سے موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی مجھ کو

اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين ولن يؤخر الله نفسا

ایک تھوڑی سی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب پہنچا

اذا جاء اجلها والله خبير بما تعملون وقال تعالى حتى اذا جاء احدهم

اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور فرمایا ہے یہاں تک کہ جب پہنچے ان میں سے کسی کو

الموت قال رب ارجعون ۝ لعلي اعمل صالحا فيما تركت كلا انها كلمة

موت کہنے لگا اے رب مجھ کو پھیر دے شاید کچھ میں بھلا کام کروں اس میں جو چھوڑ آیا کوئی نہیں یہ بات ہے

هو قائلها ومن ورائهم برزخ الى يوم يبعثون فاذا نفخ في الصور فلا

کہنا کہتا ہے اور ان کے پیچھے اور رکاوٹ ہے جس دن تک اٹھائے جاویں گے پھر جس وقت پھونک دیئے صور میں تو نہ

انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون
اور جس کی

وخفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خالدون تلفح وجوھھم
اور منہ پر آگ

النار وھم فیھا کالحون الم تکن اٰیاتی تتلی علیکم فکنتم بھا تکذبون قالوا ربنا
لگے اور وہ اس میں بگڑی صورت کئے ہوں گے کیا تمہارے پاس میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ قول ۱۰ رکوع ۱۲

غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظلمون
ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہمیں اس سے نکال پھر اگر ہم ایسا ہی کریں تو بیشک ہم ظالم ہیں

قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون انہ کان فریق من عبادی یقولون ربنا اٰمنا فاغفر لنا
فرمایا دھتکارے ہوئے اس میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ عرض کرتا تھا اے ہمارے رب

وارحمنا وانت خیر الراحمین فاتخذتموھم سخریا حتی انسوکم ذکری وکنتم منھم
ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے تو تم نے

تضحکون انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون قال کم لبثتم فی الارض عدد سنین
ان کا مذاق کیا یہاں تک کہ میری یاد تمہارے دل سے بھلا دی اور تم ان پر ہنسا کئے بیشک میں نے آج انہیں ان کے صبر کا یہ پھل دیا کہ وہی کامیاب ہیں فرمائے گا تم زمین میں برسوں کی گنتی سے

قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فاسئل العادین قال ان لبثتم الا قلیلا لو انکم کنتم تعلمون
کہیں گے ہم رہے ایک دن یا دن سے کچھ کم گنتی والوں سے فرمائے گا تم

افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون فتعالی اللہ الملک الحق لا الہ الا ھو
اور تم

رب العرش الکریم ومن یدع مع اللہ الھا اٰخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح
اس کے پاس اس کی کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے بیشک کافر

الکفرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم
اور فرما اے رب بخش اور رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر ہے کیا ایمان والوں کو ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے

لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتب من قبل فطال علیھم الامد
دل اللہ کی یاد سے اور جو حق اترا اس سے پگھلیں اور وہ نہ ہوں جیسے جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت دراز گزر گئی

فقست قلوبھم وکثیر منھم فسقون واعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ
تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت بے حکم ہیں اور اس

وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج
پر خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشا اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں فخر کرنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنا چاہنا ہے

فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما وفی الاٰخرۃ عذاب شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان وما
مثل ایک مینہ کے جس کی اگائی کسانوں کو بھلی لگی پھر وہ کھیتی پک جاتی ہے تو تو اسے دیکھتا ہے کہ زرد ہو گئی پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور رضا اور

الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور سابقوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا کعرض السماء
دنیا کی زندگی تو نہیں مگر دھوکے کا مال دوڑو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑان

والارض اعدت للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
آسمان و زمین جیسی ہے تیار کی گئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتب من قبل ان نبرأھا ان ذلک
کوئی مصیبت نہ زمین میں پڑتی ہے نہ تمہاری جانوں میں مگر ایک کتاب میں ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں بیشک یہ

علی اللہ یسیر لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتکم واللہ لا یحب کل مختال
اللہ پر آسان ہے تاکہ تم غم نہ کھاؤ اس پر جو تمہارا ہاتھ سے گیا اور اس پر اترا نہ جاؤ جو اس نے تمہیں دیا اور اللہ خوش نہیں کرتا کسی

فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ ھو الغنی الحمید
اترانے والے بڑائی مارنے والے پر جو خود بھی بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیں اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ بے پروا سراہا ہوا ہے

لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط
بیشک ہم نے اپنے رسول روشن دلیلیں دے کر بھیجے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری کہ لوگ انصاف پر قائم رہیں

وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس ولیعلم اللہ من ینصرہ ورسلہ بالغیب
اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے لئے بہت کام اور اللہ کو ظاہر ہے کہ کون بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی

ان اللہ قوی عزیز ولقد ارسلنا نوحا وابرھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتب
مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا غلبہ والا ہے اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب

فمنھم مھتد وکثیر منھم فسقون ثم قفینا علی اٰثارھم برسلنا وقفینا بعیسی ابن مریم
تو ان کی اولاد میں بعض راہ پر ہیں اور بہت سے ان میں بے حکم ہیں پھر ان کے پیچھے ہم نے اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے مریم کے بیٹے

واتینہ الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ ورھبانیۃ ابتدعوھا ما
عیسیٰ کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے پیروؤں کے دلوں میں نرمی اور رحم اور ترک دنیا کی جو بات انہوں نے خود نکالی ہم نے

کتبنھا علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا فاتینا الذین اٰمنوا منھم
اس کا حکم نہ دیا تھا مگر انہوں نے خود اللہ کی رضا چاہنے کو اختیار کیا پھر اس کی پوری رعایت نہ کی جیسا کہ چاہئے تھی تو ان میں جو ایمان والے تھے

اجرھم وکثیر منھم فسقون یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین
ہم نے ان کا ثواب انہیں دیا اور بہت سے ان میں بے حکم ہیں اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا

من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم لئلا یعلم اھل الکتب
اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے تاکہ نہ جانیں

الا یقدرون علی شیء من فضل اللہ وان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
کتاب والے کہ وہ اللہ کے فضل پر کچھ قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شھیدا
وہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا
محمد اللہ کے رسول اور جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں مہربان تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے

یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التورٰۃ
اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں ان کی علامت ان کے منہ پر ہے سجدوں کا اثر یہ ان کی صفت توراۃ میں ہے

ومثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع
اور ان کی صفت انجیل میں ہے جیسے ایک کھیتی نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے قوت دی پھر موٹا ہوا پھر اپنی نال پر سیدھا کھڑا ہو گیا کسانوں کو

لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجرا عظیما
بھلا لگتا ہے تاکہ کافروں کا جی جلائے اللہ نے ان ایمان والوں سے جنہوں نے اچھے کام کئے بخشش اور بڑا ثواب وعدہ فرمایا ہے

یایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجرۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ
اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایک سودا بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے تم اللہ اور اس کے رسول پر

وتجھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم
ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے

ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھر ومسکن طیبۃ فی جنت عدن ذلک الفوز العظیم
گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور ستھرے مکانوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں یہ بڑی کامیابی ہے

واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین یایھا الذین اٰمنوا کونوا
اور ایک اور چیز دے گا جسے تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور مسلمانوں کو خوشی سنا دے اے ایمان والو اللہ کے

انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحوارین من انصاری الی اللہ قال الحوارین نحن
مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا کون میرا مددگار ہوتا ہے اللہ کی طرف حواری بولے ہم

انصار اللہ فاٰمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علی
اللہ کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے ایمان والوں کو

عدوھم فاصبحوا ظھرین یایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا
ان کے دشمن پر مدد دی تو وہ غالب ہو کر رہے اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے

الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا
پکارا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے

فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واذا رأوا تجرۃ
تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو کہ تم کامیاب ہو اور جب دیکھیں

او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجرۃ واللہ
سودا یا تماشا تو اس کی طرف دوڑ گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا تم فرما دو جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تماشے اور سودے سے اور اللہ

خیر الرزقین یایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن
سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اے ایمان والو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں اور جو

یفعل ذلک فاولئک ھم الخسرون وانفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت
ایسا کرے گا تو وہ ہی لوگ نقصان میں ہیں اور ہمارے دیئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں کسی کو موت

فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین ولن یؤخر اللہ نفسا
آئے پھر کہے اے میرے رب مجھے تھوڑی مدت اور دے کہ میں خیرات کروں اور نیکوں میں ہو جاؤں اور اللہ ہرگز کسی جان کو

اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون یایھا الذین اٰمنوا اذا جاءکم المؤمنت مھجرت
مہلت نہ دے گا جب اس کا وقت آ جائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت

فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مؤمنت فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن
کر کے آئیں تو ان کا امتحان کرو اللہ خوب جانتا ہے ان کے ایمان کو پھر اگر تمہیں معلوم ہو کہ مسلمان ہیں تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو نہ وہ

حل لھم ولا ھم یحلون لھن واٰتوھم ما انفقوا ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا
کافروں کو حلال ہیں اور نہ کافر ان کو حلال ہیں اور کافروں نے جو ان پر خرچ کیا ہو وہ انہیں دے دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب

اٰتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر واسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا ما انفقوا
تم ان کے مہر دے دو اور تم کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو اور تم کافروں سے اپنا خرچ مانگ لو اور کافر تم سے اپنا خرچ مانگ لیں

ذلکم حکم اللہ یحکم بینکم واللہ علیم حکیم وان فاتکم شیء من ازوجکم الی الکفار
یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نکل کر

فعاقبتم فاتوا الذین ذھبت ازوجھم مثل ما انفقوا واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون
کافروں کی طرف چلی گئی پھر تمہاری باری آئی تو جن کی عورتیں گئی تھیں ان کو اتنا دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو

یایھا النبی اذا جاءک المؤمنت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن
اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں بیعت کرتی ہوئی اس پر کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی

ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتن یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا
اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان گھڑ لائیں گی جو اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے

یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم یایھا الذین اٰمنوا
افترا کر لیں اور نہ کسی اچھی بات میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو تم ان سے بیعت لو اور ان کی بخشش کی اللہ سے دعا کرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاٰخرۃ کما یئس الکفار من اصحب القبور
ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب فرمایا وہ آخرت سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر قبر والوں سے ناامید ہیں

سبح للہ ما فی السموت وما فی الارض وھو العزیز الحکیم یایھا الذین اٰمنوا لم تقولون
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ عزت و حکمت والا ہے اے ایمان والو تم کیوں کہتے ہو

ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ان اللہ یحب الذین یقتلون
وہ بات جو خود نہ کرو اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند ہے یہ بات کہ تم کہو وہ بات جو خود نہ کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے ان کو جو

فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص واذ قال موسی لقومہ یقوم لم تؤذونی وقد تعلمون
اس کی راہ میں لڑتے ہیں صف باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ

انی رسول اللہ الیکم فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم واللہ لا یھدی القوم الفسقین
تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہی چلے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرءیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من
اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرتا

التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینت قالوا ھذا
اور اپنے بعد ایک رسول کی خوشی سناتا جس کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لایا بولے یہ

سحر مبین ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلم واللہ لا یھدی
کھلا جادو ہے اور اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا

القوم الظلمین یریدون لیطفؤا نور اللہ بافوھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون
وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر برا مانیں

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون
وہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک برا مانیں

یایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علی تجرۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ
اے ایمان والو کیا میں تمہیں ایک سودا بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے تم اللہ اور اس کے رسول پر

وتجھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم
ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے

ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھر ومسکن طیبۃ فی جنت عدن ذلک الفوز العظیم
گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور ستھرے مکانوں میں ہمیشہ رہنے کے باغوں میں یہ بڑی کامیابی ہے

واخری تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین یایھا الذین اٰمنوا کونوا
اور ایک اور چیز دے گا جسے تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور مسلمانوں کو خوشی سنا دے اے ایمان والو اللہ کے

انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحوارین من انصاری الی اللہ قال الحوارین نحن
مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا کون میرا مددگار ہوتا ہے اللہ کی طرف حواری بولے ہم

انصار اللہ فاٰمنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ فایدنا الذین اٰمنوا علی
اللہ کے مددگار ہیں تو بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ کافر ہو گیا تو ہم نے ایمان والوں کو

عدوھم فاصبحوا ظھرین یایھا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا
ان کے دشمن پر مدد دی تو وہ غالب ہو کر رہے اے ایمان والو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے

الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا
پکارا جائے تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو پھر جب نماز ہو چکے

فی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون واذا رأوا تجرۃ
تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو کہ تم کامیاب ہو اور جب دیکھیں

او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجرۃ واللہ
سودا یا تماشا تو اس کی طرف دوڑ گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا تم فرما دو جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے تماشے اور سودے سے اور اللہ

خیر الرزقین یایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن
سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اے ایمان والو تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں اور جو

یفعل ذلک فاولئک ھم الخسرون وانفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت
ایسا کرے گا تو وہ ہی لوگ نقصان میں ہیں اور ہمارے دیئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں کسی کو موت

فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین ولن یؤخر اللہ نفسا
آئے پھر کہے اے میرے رب مجھے تھوڑی مدت اور دے کہ میں خیرات کروں اور نیکوں میں ہو جاؤں اور اللہ ہرگز کسی جان کو

اذا جاء اجلھا واللہ خبیر بما تعملون یایھا الذین اٰمنوا اذا جاءکم المؤمنت مھجرت
مہلت نہ دے گا جب اس کا وقت آ جائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت

فامتحنوھن اللہ اعلم بایمانھن فان علمتموھن مؤمنت فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن
کر کے آئیں تو ان کا امتحان کرو اللہ خوب جانتا ہے ان کے ایمان کو پھر اگر تمہیں معلوم ہو کہ مسلمان ہیں تو انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو نہ وہ

حل لھم ولا ھم یحلون لھن واٰتوھم ما انفقوا ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا
کافروں کو حلال ہیں اور نہ کافر ان کو حلال ہیں اور کافروں نے جو ان پر خرچ کیا ہو وہ انہیں دے دو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کر لو جب

اٰتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر واسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا ما انفقوا
تم ان کے مہر دے دو اور تم کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رہو اور تم کافروں سے اپنا خرچ مانگ لو اور کافر تم سے اپنا خرچ مانگ لیں

ذلکم حکم اللہ یحکم بینکم واللہ علیم حکیم وان فاتکم شیء من ازوجکم الی الکفار
یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نکل کر

فعاقبتم فاتوا الذین ذھبت ازوجھم مثل ما انفقوا واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون
کافروں کی طرف چلی گئی پھر تمہاری باری آئی تو جن کی عورتیں گئی تھیں ان کو اتنا دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو

یایھا النبی اذا جاءک المؤمنت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن
اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں بیعت کرتی ہوئی اس پر کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی

ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتن یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا
اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان گھڑ لائیں گی جو اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے

یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم یایھا الذین اٰمنوا
افترا کر لیں اور نہ کسی اچھی بات میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو تم ان سے بیعت لو اور ان کی بخشش کی اللہ سے دعا کرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو

لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاٰخرۃ کما یئس الکفار من اصحب القبور
ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب فرمایا وہ آخرت سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر قبر والوں سے ناامید ہیں

سبح للہ ما فی السموت وما فی الارض وھو العزیز الحکیم یایھا الذین اٰمنوا لم تقولون
اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ عزت و حکمت والا ہے اے ایمان والو تم کیوں کہتے ہو

ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ان اللہ یحب الذین یقتلون
وہ بات جو خود نہ کرو اللہ کے نزدیک بڑی ناپسند ہے یہ بات کہ تم کہو وہ بات جو خود نہ کرو بیشک اللہ دوست رکھتا ہے ان کو جو

فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص واذ قال موسی لقومہ یقوم لم تؤذونی وقد تعلمون
اس کی راہ میں لڑتے ہیں صف باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ

انی رسول اللہ الیکم فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم واللہ لا یھدی القوم الفسقین
تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہی چلے تو اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا

واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرءیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من
اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توراۃ کی تصدیق کرتا

التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاءھم بالبینت قالوا ھذا
اور اپنے بعد ایک رسول کی خوشی سناتا جس کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لایا بولے یہ

سحر مبین ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی الاسلم واللہ لا یھدی
کھلا جادو ہے اور اس سے بڑا ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا

القوم الظلمین یریدون لیطفؤا نور اللہ بافوھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون
وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافر برا مانیں

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون
وہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک برا مانیں

وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا و

وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کے پاس ایسی چیز ہو کہ اوسمیں وصیت کی جا سکتی ہے تو اوسکو لازم ہے کہ دو رات نہ گذرنے دے مگر یہ کہ

وصيته مكتوبة عنده متفق عليه هذا لفظ البخاري وفي رواية لمسلم

وصیت نامہ اوسکے پاس لکھا ہوا موجود ہو۔ متفق علیہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں ہیں

ما بيت ثلث ليال قال ابن عمر ما مرت علي ليلة منذ سمعت رسول

ات ہے کہا ابن عمر نے کہ جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ سلم

الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك إلا وعندي وصيتي وعن أنس رضي الله

سے سنی ہے کہ اس دن سے نہیں نے ایک رات نہیں گذاری ہے کہ میرے پاس وصیت لکھی ہوئی میرے پاس موجود نہ ہو

عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا الأمل وهذا

کہا کہ نبی صلعم نے کئی خط کھینچے پھر فرمایا یہ ارشاد صلعم آدمی کی ہے اور یہ آدمی کی اجل ہے

اجله فبينما هو كذلك إذ جاءه الخط الأقرب رواه البخاري وعن

پس اسی حالت کہ آدمی بھی طرح ہو اور اسی اندیشہ میں ہے کہ ناگہان آپہنچا اوسکو خط اجل کا کہ جو بہت نزدیک ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور

ابن مسعود رضي الله عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا

ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک خط مربع کھینچا اور دو سرا خط

وخطا خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا إلى هذا الذي

درمیان سے باہر کھینچا اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اوس خط کے

في الوسط من جانبه الذي في الوسط فقال هذا الانسان وهذا أجله

کہ درمیان میں ہے اوس جانب سے کہ درمیان میں ہے پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو

محيط به أو قد أحاط به وهذا الذي هو خارج أمله وهذا الخط

احاطہ کر رہی ہے اور یہ جو خارج ہے اوس کی آرزو ہے اور یہ

الصغار الأعراض فإن أخطأه هذا نهشه هذا وإن أخطأه هذا نهشه

چھوٹی چھوٹی لکیریں ہیں سو کبھی خطا ہو کر اوس آفت سے آدمی کو کاٹا اور اگر وہ چوکے تو وہ سے

هذا رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن

کاٹا روایت کی یہ بخاری نے اور اوس کی صورت یہ ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالأعمال سبعا هل تنتظرون

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تحقیق جلدی عمل نیک کرنے والے کو آنے سے ہیچ عمل نیک کرنے کے پہلے سے سخت کرو تم نہیں انتظار کرتے

الا فقرا منسیا او غنی مطغیا او مرضا مفسدا او هرما مفندا او موتا
تجھ سے فقر بھلا دینے والا کوئی مالداری جو سرکش کر دے یا بیماری جو بگاڑ دے یا بڑھاپا جو بیوقوف کر دے یا موت
مجھزا او الدجال فشر غائب ینتظر او الساعة فالساعة ادهی وامر
جلد تیار کیا ہوا یا دجال کا برا غائب جس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا انتظار کیا جاتا ہے اور قیامت بہت سخت اور بہت تلخ ہے
رواه الترمذی وقال حدیث حسن وعنه قال قال رسول الله صلی
اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے اور ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
الله علیه وسلم اکثروا ذکر هادم اللذات یعنی الموت رواه الترمذی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لذتوں کو توڑنے والے کو بہت یاد کیا کرو یعنی موت کو اس کو بھی ترمذی نے روایت کیا
وقال حدیث حسن وعن ابی بن کعب رضی الله عنه قال کان رسول الله
اور کہا حدیث حسن ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
صلی الله علیه وسلم اذا ذهب ثلث اللیل قام فقال یا ایها الناس اذکروا الله جاءت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کی تہائی گزر جاتی تو کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اللہ کو یاد کرو
الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه جاء الموت بما فیه قلت
اوسکے پیچھے لگنے والی آتی ہے موت اپنے ساتھ جو کچھ ہے لیکر آتی ہے موت اپنے ساتھ جو کچھ ہے لیکر آتی ہے میں نے
یا رسول الله انی اکثر الصلوة علیک فکم اجعل لک من صلوتی فقال
عرض کی یا رسول اللہ میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں تو اپنی دعا میں سے آپ کے لئے کس قدر مقرر کروں فرمایا
ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالنصف قال
جتنا چاہے میں نے عرض کی چوتھائی فرمایا جتنا چاہے اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے میں نے عرض کی نصف کروں
ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت
جتنا چاہے اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے میں نے عرض کی دو تہائی فرمایا جتنا چاہے
فان زدت فهو خیر لک قلت اجعل لک صلوتی کلها قال اذا تکفی
اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے میں نے عرض کی میں اپنا سارا وقت درود میں لگاؤں تو فرمایا تب تیرا غم دور ہو جائے گا
همک ویغفر لک ذنبک رواه الترمذی وقال حدیث حسن
اور تیرا گناہ بخشا جائے گا اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث حسن ہے
الباب التاسع فی استحباب لزوم الصمت
چھبیسواں باب خاموشی کے مستحب ہونے کے بیان میں

اَلْقُبُوْرُ لِلرِّجَالِ وَمَا يَقُوْلُهُ الزَّائِرُ

اور اس چیز کے بیان میں جو زیارت کرنیوالے کو زیارت کے وقت کہنی چاہئے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں تم کو

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَنْ

میں نے زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم کو چاہئے کہ زیارت کیا کرو اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے پس جو کوئی

اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ الْقُبُوْرَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

چاہے کہ زیارت کرے قبروں کی پس چاہئے کہ زیارت کرے اور نہ کہو فحش بات کوئی فحش بات اور روایت ہے عائشہ

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ

رضی اللہ عنہا سے کہا کہ جب رسول اللہ صلعم کی

لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ

رات عائشہ کی رسول اللہ صلعم آخر رات کے وقت بقیع میں تشریف لے جاتے پس فرمایا

فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ

کرے سلام ہو تم پر اے گھر والو قوم مومنین کے اور آیا تم کو جو وعدہ کیا گیا تھا تم سے کہ تم کو دیا جائے گا کل کو کچھ مدت کے بعد اور بیشک

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں اے اللہ بخش دے اہل بقیع الغرقد کو یہ روایت کی ہے مسلم نے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ

اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلعم کہ تعلیم کرتے تھے ان کو

اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

کہ جب نکلتے قبرستان کی طرف تو کہے کہنے والا ان میں سے سلام ہو تم پر اے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

مومنو اور اللہ کے فرمانبردار ہم سے لے آگے اس کو ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے سلامتی و عافیت مانگتے ہیں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت کی ہے مسلم نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ گزرے رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اللہ علیہ وسلم کی قبروں میں مدینے کی قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا السلام علیکم الخ

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اے قبروں والو تمہیں سلام ہو بہلو اور تمکو خدا بخشے تم ہمسے پہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور کہا یہ حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْيَاسِ وَالْقُنُوطِ فِي كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ

باب شدت حزن یا سبب نزول ہو کسی رنج و مصیبت دینوی کے موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں

ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِالْخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّينِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور اگر دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ ڈر نہیں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ

إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کرے اگر نیکوکار ہو پس شاید زیادہ کرے نیکی اور اگر بدکار ہو تو شاید توبہ کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کرے

وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

متفق علیہ یہ بخاری کے لفظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت کے پہنچنے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا

موت کی دعا نہ مانگے اسلئے کہ جب مر گیا تو اوسکے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور زندگی میں مومن کی نیکی

خَيْرًا وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیادہ ہوتی ہے اور انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ

فرمایا کوئی تم میں سے بسبب رنج و مصیبت کے نازل ہونیکی موت کی آرزو نہ کرے اگر ضرور کرنی ہی ہو تو اسطرح کہے اے اللہ

أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي مُتَّفَقٌ

جبتک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں مرنا بہتر ہو تو مجھے فوت کر لو متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ

علیہ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم خباب بن ارت رضی کی

رضي الله عنه نعوده وقد اشتكى سبع ليال فقال ان اصحابنا الذين
کی عیادت کو گئے جب انہوں نے آپ کو بیمار پایا تو عرض کیا کہ ہمارے ساتھی جو ہم سے پہلے گذر گئے
سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا وانا اصبنا منها لا نجد له موضعا الا
اور دنیا نے انکا کچھ نقصان نہیں کیا اور ہم نے دنیا میں سے کچھ حاصل کیا ہے تو ہم کو کوئی جگہ نہیں ملتی مگر
التراب ولولا ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا ان ندعو بالموت لدعوت
مٹی ہم کو موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا (یعنی اب صبر اور موت کی دعا نہ مانگتے)
به ثم اذا اتيناه مرة اخرى وهو يبني حائطا له فقال ان المسلم ليؤجر
پھر جب ہم دوسری بار انکے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے اور فرمانے لگے کہ مسلمان کو ہر چیز کے خرچ کرنے پر
في كل شيء ينفقه الا في شيء يجعله في هذا التراب متفق عليه
اجر دیا جاتا ہے مگر جو اس مٹی میں خرچ کرتا ہے (یعنی عمارت پر کچھ خرچ کرتا ہے) متفق علیہ

وهذا لفظ رواية البخاري
یہ بخاری کے لفظ ہیں

الباب الثامن والستون في الورع وترك الشبهات

باب اڑسٹھواں ورع اور شبہات کے چھوڑنے کے بیان میں

قال الله تعالى وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم وان ربك لبالمرصاد
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تم اسکو آسان گمان کرتے ہو اور وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے اور فرمایا ہے بیشک تیرا رب گھات میں ہے

وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

ان الحلال بين وان الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من
کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ چیزیں مشتبہ ہیں (یعنی حلال اور حرام کی علامتیں ان میں نہیں ہیں) جن کو بہت آدمی نہیں
الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات
جانتے پس جو شبہوں سے بچا اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو
وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا وان لكل
شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں مبتلا ہوا جیسے وہ چرواہا کہ حمی کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی اس میں چر لیوے جان رکھو کہ ہر بادشاہ کا
ملك حمى الا وان حمى الله محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت
ایک حمیٰ ہوتا ہے جان لو کہ اللہ کا حمیٰ اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو کہ بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صحیح

صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ

تو سب بدن سنوارا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ کھیتی دل ہے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِأَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور روایت کیا دونوں نے اس حدیث کو کئی طرق اور الفاظ متقارب سے۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ

کہ نبی صلعم کو ایک کھجور ملی راہ میں پڑا ہوا کہا آپ نے فرمایا اگر نہ ہوتا اسکا

أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ

صدقہ سے ہونیکا خوف ہوتا تو میں اسکو کھالیتا۔ متفق علیہ اور نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نیکی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ کام ہے

حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حَاكَ بِالْحَاءِ

جسمیں تیرا جی تردد میں رہے اور تو لوگوں پر اسکی ظاہر ہونیکو برا جانے۔ روایت کی یہ مسلم نے حاک ساتھ حا

الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مہملہ اور کاف کے یعنے شک کیا اسمیں اور روایت ہے وابصہ بن معبد رضہ سے

قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ

کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا تو مجھ سے پوچھنے آیا ہے نیکی

قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ

میں کہا ہاں آپنے فرمایا تو اپنے دل سے پوچھ لے نیکی وہ کام ہے جسکی طرف تیرا نفس اور دل اطمینان کرجاوے اور

الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ

اثم وہ کام ہے جو نفس کو اوسمیں تردد و شک ہو اور تیرے دل میں اوسکیطرف سے تردد و اضطراب ہو اگرچہ لوگ تجھے فتوی دے دیں

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا وَعَنْ أَبِي سَرْوَعَةَ

حدیث حسن ہے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اپنے دو مسندوں میں اور روایت ہے ابی سروعہ

بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ

ساتھ کسرہ سین مہملہ اور فتحہ اسکے کے عقبہ بن حارث رضہ سے کہ میں نے

ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَ

ابی اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا ایک عورت میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ اور

الَّتِي قَدْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي

اوس لڑکی کو جس سے نکاح کیا ہو دودھ پلایا ہے عقبہ نے اوسکو کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے اور نہ پہلے تو نے مجھ کو اس امر کی خبر دی پس وہ

فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ کیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ

سلام اللہ علیہ وسلم کیونکر اور تحقیق کہا گیا ہے پس عقبہ نے اس سے مفارقت کی اور اوسنے دوسرے سے نکاح کر لیا روایت کی یہ بخاری نے

الْبُخَارِيُّ أُهَابُ بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ وَغَيْرُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَبِزَاءٍ فَكَرَّرَهُ وَعَنِ

باب ساقط کرنے ہمزہ کے ہے اور غیر ساقط کرنے عین کے اور زار مکررہ کے ہے اور

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلعم سے یاد ہے کہ پھینک دے اوس کام

وَسَلَّمَ دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

کو جو تجھے شک میں ڈالے اور جا اوس کام کیطرف جو تجھ کو شک میں نہ ڈالے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

صَحِيحٌ مَعْنَاهُ اُتْرُكْ مَا تَشُكُّ فِيهِ وَخُذْ مَا لَا تَشُكُّ فِيهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

یعنے جس کام میں تجھ کو شک ہو اوسکو ترک کر دے اور جسمیں شک نہ ہو اوسپر عمل کر لے اور واپس ہے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غُلَامٌ وَكَانَ يَخْرَاجُ لَهُ

کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا اوسکو خراج دیا کرتا تھا اور ابو بکر اوسکے خراج سے

الْخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ

کھایا کرتا تھا ایک دن غلام نے کچھ کھانے کی چیز لیکر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو کہ یہ کیا ہے کہا

لَهُ الْغُلَامُ أَتَدْرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ فَقَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ

غلام نے کہا کہ میں نے کہا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے اوسمیں سچا ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو نے کہانت کی ہے کسی شخص کو حالانکہ میں اچھی

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي لِذَلِكَ فَهَذَا

جاہلیت میں کہانت کو جانتا بلکہ میں نے اوسکو دھوکہ دیا پس وہ مجھ کو بدلے اوسکے جو کچھ بنا چکا تھا بس یہ وہ چیز ہے کہ کہا

الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْخَرَاجُ

اوسمیں سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا اور قے کر دیا ہر چیز کو جو اوسکے پیٹ میں تھی روایت کی بخاری نے خراج وہ مقدار

كُلَّ يَوْمٍ وَبَاقِي كَسْبِهِ يَكُونُ

ہر روز اور باقی کمائی ہو گی

لِلْعَبْدِ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ
واسطے غلام کے اور روایت ہے نافع سے کہ عمر بن خطاب رضی نے پہلے مہاجرین
الْاَوَّلِيْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفَرَضَ لِابْنِهٖ ثَلٰثَةَ اٰلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيْلَ لَهٗ
کے واسطے چار چار ہزار وظیفہ مقرر کر دیا تھا اور اپنے بیٹے کیلئے ساڑھے تین ہزار مقرر کیا تھا اور اوسکو کسی نے کہا کہ
هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَلِمَ نَقَصْتَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهٖ اَبُوْهُ يَقُوْلُ لَيْسَ هُوَ
یہ بھی مہاجرین میں سے ہے تو نے اسکو کیوں کم دیا۔ عمر نے کہا کہ اسنے اپنے باپ کیساتھ ہجرت کی ہے جنہوں نے خود اختیار ہجرت
كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ الصَّحَابِيِّ
کی ہے اوسکے برابر نہیں ہو سکتا۔ اس روایت کو بخاری نے۔ عطیہ بن عروہ سعدی صحابی سے
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ
روایت ہے کہا کہ رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ متقیوں کے درجہ کو
يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ رَوَاهُ
نہیں پہونچ سکتا یہانتک کہ چھوڑ دے اسی چیز کو جسمیں قباحت اوسمیں سے بچنے کے واسطے جسمیں قباحت ہو اور ترمذی نے
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ
اور کہا حدیث حسن ہے
اَلْبَابُ الْتَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِي اسْتِحْبَابِ الْعُزْلَةِ عِنْدَ
باب اوگنہترواں زمانہ اور لوگوں کے
فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الْخَوْفِ مِنْ فِتْنَةٍ فِي الدِّيْنِ وَوُقُوْعٍ فِي حَرَامٍ
خراب ہونیکے وقت اور دین میں فتنہ ہونیکے خوف سے اور حرام اور شبہات وغیرہا میں واقع ہونیکے خوف سے الخ
وَشُبُهَاتٍ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
اسمیں ہے کہ ان میں فرو اللہ کی طرف پھر میں تم کو اوس سے ظاہر ڈرسنانیوالا ہوں
مُّبِيْنٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
کو فرماتے سنا کہ اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگار بے پروا گمنام بندے کو اس حدیث کو مسلم نے
اَلْمُرَادُ بِالْغَنِيِّ غِنَى النَّفْسِ كَمَا سَبَقَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ
مراد غنی سے دل کا غنی ہے جیسا کہ گذرا حدیث صحیح میں اور روایت ہے ابو سعید

الخدري رضي الله عنه قال قال رجل أي الناس أفضل يا رسول الله قال
خدری رضی سے کہا کہ ایک نے کہا یا رسول اللہ کون آدمی افضل ہے آپ نے فرمایا
مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله قال ثم من قال ثم رجل معتزل
جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اوس شخص نے کہا پھر کون افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے
في شعب من الشعاب يعبد ربه وفي رواية يتقي الله ويدع الناس من
درہ میں گوشہ نشین ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنی شرارت سے
شره متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك
بچائے رکھے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب ہے
أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه
کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھرے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش برسنے کی جگہوں پر اپنا دین بچکر بھاگے گا
من الفتن رواه البخاري وشعف الجبال علاها وعن أبي هريرة رضي
فتنوں کے سبب سے ف۔ روایت کی یہ بخاری نے شعف الجبال پہاڑوں کی چوٹیاں اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
الله عنه عن النبي صلى عليه وسلم قال ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم
کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی نہیں بھیجا مگر سب نے بکری چرائی ہیں یا روں نے
فقال أصحابه وأنت قال نعم كنت أرعاها على قراريط لأهل مكة رواه
کہا اوسکے صحابہ نے کہ یا رسول اللہ آپنے بھی چرائی ہیں آپنے فرمایا ہاں میں بھی مکہ کے لوگوں کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا۔ روایت کی بخاری نے
البخاري وعنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من خير معاش
اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے رسولخدا صلعم سے کہ فرمایا آپنے سب لوگوں کی زندگانی سے
الناس لهم رجل ممسك بعنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما
اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کبھی کسی
سمع هيعة أو فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه أو رجل في
سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا ہوا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لے کر
غنيمة في رأس شعفة من هذه الشعف أو بطن واد من هذه الأودية يقيم
کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں یا انہیں نالوں میں سے رہتا ہو نماز کو قائم رکھتا ہے
الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى يأتيه اليقين ليس من الناس إلا في خير رواه
اور زکوٰۃ دیتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو مرتے دم تک آدمیوں سے نیا [illegible] بھلائی کے نقل کی یہ

مسلم یطیر ای یسرع ومنه ظهره والهیعة الصوت للحرب والفزعة نحوها

مسلم نے یطیر یعنی جلدی کرتا ہے اور منہ پیٹھ پشت اسکی اور ہیعۃ لڑائی کی آواز اور فزعۃ مانند اسکے ہے

ومظان الشئ المواضع التی یظن وجوده فیها والغنیمة بضم الغین تصغیر

اور مظان اشئی وہ جگہیں ہیں جو گمان کیا جاتا ہے وجود اس چیز کا انمیں اور غنیمۃ ساتھ ضمہ غین کے تصغیر

الغنم والشفعة بفتح الشین والعین وهی اعلی الجبل

غنم کی ہے اور شفعۃ ساتھ فتحہ شین اور عین کے اور وہ پہاڑ کی چوٹی ہے

الباب الستون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور

باب ساٹھواں لوگوں سے اختلاط ملاپ رکھنے اور انکے ساتھ

جمعهم وجماعاتهم ومشاهد الخیر ومجالس الذکر معهم وعیادة من یضرم

جمعہ اور جماعتوں اور مشاہد خیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی

وحضور جنائزهم ومواساة محتاجهم وارشاد جاهلهم وغیر ذلک

عیادت کرنی اور جنازوں پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہ اونکے

من مصالحهم من قدرته علی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر وقمع

مصالحمیں اشتغال کر چکے جان میں یہ اوس مختصر کیلئے ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ قدرت رکھتا ہو اور اپنے

نفسه عن الایذاء وصبر علی الاذی اعلم ان الاختلاط بالناس علی

نفس کو انکی ایذا رسانی سے تنہا ہی نہ ہونے دے اور اوسکے اوپر صبر کرے تو جان لے کہ اس وجہ سے جو بیشتر

الوجه الذی ذکرته هو المختار الذی کان علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

ذکر کی ہے لوگوں میں میل جول رکھنا وہ طریق ہے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسائر الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم وکذلک الخلفاء الراشدون و

اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مختار و پسند تھا اور خلفاء راشدین

ومن بعدهم من الصحابة والتابعین ومن بعدهم من علماء المسلمین و

اور اسکے بعد صحابہ اور تابعین وغیرہم علماء مسلمانوں اور

اخیارهم وهو مذهب اکثر التابعین ومن بعدهم وبه قال الشافعی و

پرہیزگاروں کا ایسا ہی طریق تھا اور اکثر تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب تھا اور شافعی رح اور

احمد واکثر الفقهاء رضی الله عنهم اجمعین قال الله تعالی وتعاونوا علی

احمد رح اور اکثر فقہا کا یہی قول ہے فرمایا اللہ تعالے نے نیکی اور

الباب الحادی والسبعون فی التواضع وخفض الجناح

الباب الحادی والسبعون فی التواضع وخفض الجناح للمؤمنین قال اللہ تعالیٰ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین

وقال تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین

وقال تعالیٰ یا ایھا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم وقال تعالیٰ فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی وقال تعالیٰ وعلی الاعراف رجال

یعرفونھم بسیمٰھم قالوا ما اغنیٰ عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون اھٰؤلاء الذین اقسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ ادخلوا الجنۃ لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون

وعن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد

اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور بندہ کے

اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَ

اپنے حق معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور کوئی آدمی ہرگز تواضع نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرتا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ

اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لڑکوں پر گذرا انہوں نے اور آپ نے السلام علیکم کہا اور بیان کیا کہ نبی صلے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْاَمَۃُ مِنْ اِمَاءِ الْمَدِیْنَۃِ

اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے۔ مدینہ کی کنیز سے

تَاْخُذُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

یعنی ہاتھ کو ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی تھی اور روایت کی یہ بخاری نے اور

وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَا کَانَ یَصْنَعُ

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ میں نے عائشہ رضہ سے پوچھا

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِہْنَۃِ اَہْلِہٖ یَعْنِیْ

نبی صلعم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے عائشہ رضہ نے کہا اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے تھے

خِدْمَۃَ اَہْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ

یعنی جب نماز حاضر ہوتی تو خوب کمر باندھ کر نماز پڑھنے جاتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور

اَبِیْ رِفَاعَۃَ تَمِیْمِ بْنِ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنْتَہَیْتُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

ابو رفاعہ تمیم بن اسید رضہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَخْطُبُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ غَرِیْبٌ جَاءَ یَسْاَلُ

اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ اس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ایک آدمی غریب دین کی باتیں

عَنْ دِیْنِہٖ لَا یَدْرِیْ مَا دِیْنُہٗ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

پوچھنے آیا ہے وہ نہیں جانتا کہ دین کیا ہے آپ خطبہ چھوڑ کر میری طرف

وَتَرَکَ خُطْبَتَہٗ حَتّٰی اِنْتَہٰی اِلَیَّ فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ فَقَعَدَ عَلَیْہِ وَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا

متوجہ ہوئے اور میرے پاس آکر ایک کرسی پر بیٹھ گئے جو آپ کے واسطے لائی گئی تھی آپ بیٹھ کر مجھ کو سکھانے لگے جو کچھ

عَلَّمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَتٰی خُطْبَتَہٗ فَاَتَمَّ آخِرَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اللہ نے سکھایا پھر آپ اپنے خطبہ کو پورا کیا آخر تک اور روایت کیا اس کو مسلم نے اور روایت ہے بشیر رضہ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ

کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھایا کرتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے

قَالَ وَقَالَ وَاِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا

اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس سے الائش خاک وغیرہ دور کرکے کھا لیا کرے اور

يَدَعْهَا لِلشَّيْطٰنِ وَاَمَرَ اَنْ تُسْلَتَ الْقَصْعَةُ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ

وہ لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور فرمایا کرتے کہ پیالہ خوب صاف کیا جایا کرے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کونسے طعام میں

الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

برکت ہے۔ روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور روایت کیا ابو ہریرہ رضی سے کہ نبی صلعم سے کہ فرمایا نہیں

سَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ قَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ

بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں اس نے اصحابؓ نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں

اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

چراتا اجرت پر چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے۔ نقل کی یہ حدیث بخاری نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ اَوْ ذِرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ

فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست یا پیچ کی طرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کروں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا

كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ

مجھ کو تحفہ دیا جائے تو قبول کروں۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے انس رضی سے کہا کہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ وَلَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ

رسول اللہ صلعم کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا اوس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا تھا ایک اعرابی دوسوار لیکر پر آیا

اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى عَرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ

اور اوس سے مدت تک اونٹنی کی اوسکا بوجھ بھاری ہو گیا ہو مسلمانوں پر یہ شاق گذرا یہانتک کہ آپ پر ظاہر ہو گیا کہ مسلمانوں نے اس امر کو بھاری سمجھا ہے

فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اوسوقت آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے یہ کہ نہ بلند ہو کوئی چیز دنیا میں کوئی چیز بلند نہیں مگر اللہ تعالیٰ اوسکو پست کر دیتا ہے روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَالْاِعْجَابِ

بہتروں باب تکبر اور خود بینی کے حرام ہونے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ گھر یعنی بہشت ہم کرتے ہیں اوسکو ان کیلئے جو نہیں چاہتے اوپر کر چڑھنا

الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَقَالَ تَعَالَىٰ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

لکبریں اور نہ بھاڑ کر سنا اور اکڑ چلنے والے کو خدا دوست نہیں رکھتا اور فرمایا ہے اور اپنے گال سے پہلا لوگوں کی طرف

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَمَعْنَىٰ لَا

اور مت چل زمین پر اترا تا بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترا تا بڑائیاں کرتا ۔ اور معنے لا تصعر

تُصَعِّرْ خَدَّكَ أَيْ لَا تُمِيلْهُ وَتُعْرِضْ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمْ وَالْمَرَحُ التَّخْتَرُ

خدک کا یہ ہے کہ منہ نہ پھیر اور نہ اعراض کر لوگوں سے بسبب تکبر کے اوپر اور مرح اترانا ہے اور

وَقَالَ تَعَالَىٰ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ

فرمایا قارون جو تھا قوم سو موسیٰ کی سو پھر شرارت کرنے لگا اوپر ان کے اور دیئے تھے اوسکو ہم نے

مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ

اتنے کہ اسکی کنجیوں سے اٹھنے کی مرد زور آور جب کہا اوسکی قوم نے اترا مت

اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ الْآيَاتِ

اللہ کو نہیں بھاتے اترانے والے تک فخسفنا بہ وبدارہ الارض تک الآیات

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ

فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جسکے دل میں ایک ذرہ کی مقدار کبر ہو ایک آدمی نے عرض کی

إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ

کہ تحقیق ہر شخص دوست رکھتا ہے کہ ہو کپڑا اوسکا اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے

يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَطَرُ الْحَقِّ دَفْعُهُ

جمال کو دوست رکھتا ہے کبر بیچ کر دینا حق کو حقیر اور رد کرنا لوگوں کو حقیر اور رد کرنا جانکر کا نام ہے روایت کی اس کو مسلم نے بطر الحق یعنی رد کرنا حق کا

وَرَدُّهُ عَلَى قَائِلِهِ وَغَمْطُ النَّاسِ احْتِقَارُهُمْ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ

اور رد کرنا اسکا کہنے والے اسکے پر اور غمط الناس حقیر جاننا انکا ہے اور سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بروایت ہے اوسنے کھانا بائیں ہاتھ سے کھایا تو فرمایا

كُلْ بِيَمِينِكَ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَقَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ

داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے کہا نہیں اوسکی طاقت نہیں آپ نے فرمایا اللہ کرے تجھ کو طاقت نہ ہو پھر نہ کھا سکا وہ مرے

قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم وعن حارثة بن وهب رضي الله عنه

کہا پس اوس نے اٹھا کر اپنے منہ تک نہیں پہنچایا راوی کہتا ہے اسکی روایت کی مسلم نے اور روایت ہے حارثہ بن وہب رضہ سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ألا أخبركم بأهل النار

کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے آن تم کو بتلاؤں دوزخی لوگ کو

كل عتل جواظ مستكبر متفق عليه وتقدم شرحه في باب ضعفة المسلمين

اجڈ مغرور حرام خور کبھیڑ والا ہے متفق علیہ اور اس کی شرح ۱۲ باب ۳۲ میں گذر چکی ہے

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

وسلم قال احتجت الجنة والنار فقالت النار في الجبارون والمتكبرون

کہ بہشت اور دوزخ نے باہم جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ ہیں گے

وقالت الجنة في ضعفاء الناس ومساكينهم فقضى الله بينهما انك الجنة

اور بہشت نے کہا مجھ میں ضعیف اور مسکین لوگ ہونگے اللہ تعالیٰ نے اوانمیں فیصلہ فرمایا بہشت کو فرمایا کہ تو

رحمتي أرحم بك من أشاء وإنك النار عذابي أعذب بك من أشاء ولكليكما

میری رحمت ہے تجھ سے جس پر چاہونگا میہربانی کرونگا اور دوزخ کو فرمایا تو میرا عذاب ہے جس پر چاہونگا تجھ سے ساتھ عذاب کرونگا اور تم دونوں کو

على ملؤها رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله

بھرونگا میہ سے ذمہ ہر ایک روایت کی ہے مسلم نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جر إزاره بطرا متفق

صلعم نے فرمایا کہ قیامت کو دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہ کریگا جو اپنے ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہے متفق

عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله

علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا اللہ

يوم القيامة ولا يزكيهم ولا ينظر إليهم ولهم عذاب أليم شيخ زان و

قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ اونکو گناہوں سے پاک کریگا اور نہ اونکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا جو زنا کرتا

ملك كذاب وعائل مستكبر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله

دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مفلس مغرور ۱۲ روایت کی ہے مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے

صلى الله عليه وسلم العز إزاره والكبرياء رداؤه فمن ينازعني فقد عذبته

عزت تہبند اللہ کا ہے اور بڑائی چادر اللہ کی پس جو جھگڑے کہ چھینے مجھ سے کسی عیب کو میں عذاب کرونگا اوسکو

رواہ مسلم وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی
روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس حالت میں کہ ایک مرد
فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل راسہ یختال فی مشیتہ اذ خسف اللہ بہ فھو
اپنے بالوں کی کنگھی کئے ہوئے پوشاک پہنے اپنے پر اپنی بڑائی دیکھ کر پھول رہا تھا اچانک اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا سو وہ
یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ متفق علیہ ورجل راسہ ای مشطہ
قیامت تک زمین کے اندر گھسٹتا ہوا چلا جاتا رہے گا متفق علیہ۔ مرجل راسہ یعنی کنگھی کئے ہوئے سر اپنا
یتجلجل بالجیم ای یغوص ویزل وعن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ
سانتھ دھنستا رہے گا یعنی پیٹھے دھنستا ہے اور اترتا ہے اور سلمہ بن اکوع رضی سے روایت ہے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ اپنے نفس کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے تاکہ انجام کو
یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم رواہ الترمذی وقال حدیث
جبارین میں لکھا جاتا ہے سو پس پہنچتی ہے اوس کو وہ چیز کہ پہنچی اوس کو ان روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث
حسن یذھب بنفسہ ای یرفع ویتکبر
حسن ہے مذہب بنفسہ یعنے بلندی اور بڑائی کرتا ہے

الباب الثالث والسبعون فی حسن الخلق

باب تہتر ان خوش خلقی کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ وانک لعلی خلق عظیم وقال اللہ تعالیٰ والکاظمین
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیشک تو پیارا ہے بڑے خلق پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور
الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین وعن انس رضی اللہ عنہ قال
دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی والوں کو اور روایت ہے انس رضی سے کہا
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا متفق علیہ
کہ رسول اللہ صلعم خلق میں سب لوگوں سے بہتر تھے متفق علیہ
وعنہ قال ما مسست دیباجا ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی
اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے کبھی ریشم اور دیبا کو ہاتھ نہیں لگایا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے
اللہ علیہ وسلم کی کف مبارک سے زیادہ نرم ہو اور کوئی خوشبو میں نے نہیں سونگھی کہ وہ رسول اللہ صلعم

علیہ وسلم ولقد خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال

علیہ وسلم کی جو دس برس سے زیادہ ہو اور میں نے دس برس رسول اللہ صلعم کی خدمت کی ہے

لی قط اف قلا لشیء فعلتہ لم فعلتہ ولا لشیء لم افعلہ ھلا فعلت

مجھ کبھی اف تک نہیں کہا ہے اور اگر میں کوئی کام جو نہ کرنا ہوتا کر لیتا تو کبھی نہیں کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور اگر میں کوئی کام

کذا متفق علیہ وعن الصعب بن جثامۃ رضی اللہ قال اھدیت

یہ کہا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے صعب بن جثامہ رضی اللہ سے کہا کہ میں نے

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا فردہ علی فلما رای

کو ہدیہ رسول اللہ صلعم کو بھیجا کہ آپ نے مجھ کو واپس دیدیا جب آپ کے چہرہ میں

فی وجھی قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم متفق علیہ وعن النواس

دیکھا تو فرمایا کہ تو جو ہدیہ بھیجا ہمیں پھیر دیا مگر اسواسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں متفق علیہ۔ اور نواس بن

بن سمعان رضی اللہ عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن

سمعان رضہ سے روایت ہے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلعم سے

البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت

اور گناہ سے آپ نے فرمایا نیکی اچھا برتاؤ لوگوں سے اور گناہ وہ جو تیرے سینہ میں شک پیدا کرے اور تو نہ چاہے

ان یطلع علیہ الناس رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص

کہ مطلع ہو جاویں اسپر لوگ۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے

رضی اللہ عنہما قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا متفحشا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ متفحش تھے

وکان یقول ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ وعن ابی الدرداء

اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں وہ بہتر ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں متفق علیہ۔ اور ابوالدرداء

رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شیء اثقل فی میزان

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کی میزان

المؤمن یوم القیمۃ من حسن الخلق وان اللہ یبغض الفاحش البذی

میں کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ بھاری نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ بیحیا بولنے والے سے بغض رکھتا ہے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح ابذ کلامہ بالفحش

روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ بذی وہ شخص ہے جو فحش کلام اور بری باتیں

رضي الله عنه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا

وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة قال تقوى الله وحسن الخلق و

اکثر وہ چیز جو لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی آپ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسن خلق اور آپ سے سوال کیا گیا

سئل عن أكثر ما يدخل الناس النار فقال الفم والفرج رواه الترمذي

اکثر وہ چیز جو لوگوں کو دوزخ میں لے جائے گی آپ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث

وقال حديث حسن صحيح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حسن صحیح ہے اور ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل

المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم رواه الترمذي وقال حديث

ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے بہتر ہیں اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ

حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه

حسن صحیح ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم يقول إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم رواه

وسلم کو فرماتے سنا کہ مومن اپنے اچھے خلق سے روزہ دار شب بیدار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے روایت کی یہ

أبو داود وعن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله

ابو داود نے اور ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے (دوسرے سے) جھگڑا نہ کرے میں اس کے لئے جنت کے کنارہ میں

محقا وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحا وببيت

اور جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ خوش طبعی ہی کرنے والا ہو میں اس کے لئے بہشت کے بیچوں بیچ میں اور جو شخص اپنا خلق

في أعلى الجنة لمن حسن خلقه رواه أبو داود بإسناد صحيح

اور جو شخص اپنا خلق درست کرے میں اس کو بہشت میں اوپر کے درجہ میں گھر دلانے کا ضامن ہوں حدیث حسن صحیح کہ روایت کیا ابو داود نے بسند صحیح

الزعيم الضامن وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

زعیم ضامن ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال إن من أحبكم إلي وأقربكم مني مجلسا يوم القيامة أحاسنكم أخلاقا

فرمایا کہ تم میں سے بیشک زیادہ وہ شخص مجھ کو اور میرے بہت ہی نزدیک بیٹھنے والا ہوگا قیامت کے دن جو تم میں اچھے اخلاق والا ہو

مِنْ اَبْغَضِكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدِكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ
وہ تم میں سے میرے نزدیک بہت مبغوض اور قیامت کے دن مجھ سے بہت دور ہوں گے بکواس کرکے اور زبان کو توڑ مروڑ کر بات کرنے والے
وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا
اور متکبر لوگ۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم ثرثار اور متشدق کو جانتے ہیں متفیہق کون ہیں آپ نے فرمایا
الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالثَّرْثَارُ
تکبر کرنیوالے روایت کی اسے ترمذی اور کہا حدیث حسن ہے ثرثار بکواس سے بہت کلام
هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَ الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهٖ وَيَتَكَلَّمُ بِمِلْءِ فِيْهِ
کرنیوالا اور متشدق بھی بکثرت کلام کرنے والا لوگوں پر اور منہ بھر کر کلام کرنیوالا دوسرے اظہار فصاحت
تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا لِكَلَامِهٖ وَالْمُتَفَيْهِقُ اَصْلُهٗ مِنَ الْفَهْقِ هُوَ الْاِمْتِلَاءُ وَهُوَ الَّذِيْ
اور تعظیم کلام اپنے کلام اور متفیہق اصل فہق سے ہے اور وہ بھرنا ہے اور یہاں وہی مراد ہے جو آپ نے
يَمْلَأُ فَمَهٗ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ وَيُرِيْدُ بِهٖ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا وَاِظْهَارَ الْفَضِيْلَةِ
منہ کو بھرتا ہے کلام کے ساتھ اور وسعت کرتا ہے اپنے کلام میں اور غریب فصاحت استعمال کرتا ہے بسبب تکبر اور واسطے بلندی کے اور واسطے ظاہر کرنے
عَلٰى غَيْرِهٖ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ
اور فضیلت اور ترمذی نے عبداللہ بن مبارک سے حسن خلق کی تفسیر اس طرح
عبداللہ رحمۃ اللہ
قَالَ هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْاَذٰى
کہا کہ حسن خلق کشادہ روئی کی ہے اور ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْحِلْمِ وَالْاَنَاةِ وَالرِّفْقِ

باب چوہترواں حلم اور آہستگی اور نرمی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور روکنے والے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے
الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ
نیکی کرنیوالے اور فرمایا ہے تو پکڑ معافی کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے
وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا
اور فرمایا اور برابر نہیں نیکی نہ برائی جواب میں کہہ اس سے بہتر پھر جبکہ
الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
تو دیکھے تو جس میں اور جس میں دشمنی گویا وہ دوست ہے ناطے والا اور یہ بات ملتی ہے انہیں کو جو صبر کرتے ہیں

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ

اور یہ بات نہیں ہے اسکو مگر بڑی قسمت والے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ جسنے صبر اور معاف کیا بیشک یہ کام

عَزْمِ الْأُمُورِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

ہمت کے ہیں اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ

اللہ علیہ وسلم نے اشج کو جو عبدالقیس میں رئیس تھا یہ فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنکو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم کا پھر دوسرے کا رواہ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی اس کو مسلم نے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے ہر کام میں رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ

صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رفق کرنیوالا ہے رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق پر وہ ثواب دیتا ہے جو اعطی کرتا ہے

مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

کہ عنف وغیرہ پر اتنا نہیں عطا کرتا روایت کی اس کو مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ

نے فرمایا کہ رفق جس شے میں ہوتا ہے اوسکو سنوار ہی دیتا ہے اور جس شے سے نکل جاتا ہے

إِلَّا شَانَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي

اوسکو معیوب ہی کر دیتا ہے روایت کی اس کو مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں

الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ

پیشاب کر دیا لوگ اوس سے لڑائی کرنے کو اٹھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو

وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ

اور اسکے بول پر ایک ڈول پانی کا بہا دو تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو

وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّجْلُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْجِيمِ وَهِيَ

تنگی کرنے کے لئے تم نہیں بھیجے گئے یہ روایت کی اس کو بخاری نے سجل ساتھ فتح سین مہملہ اور اسکان جیم اور وہ بڑا ہوا

الدَّلْوُ الْمَمْلُوءَةُ مَاءً وَلَا كَذَلِكَ الذَّنُوبُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ڈول کو ہے پانیکا اور ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو نہیں کہتے اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلعم نے فرمایا کہ لوگوں سے نرمی اور آسانی کرو اور کڑائی مت کرو اور خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ متفق علیہ

وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے

يَقُولُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

کہتے تھے جو محروم رہا نرمی سے محروم کیا گیا وہ سب بھلائی سے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے اور روایت کی ابوہریرہ رضی

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ

اللہ عنہ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ مجھ کو وصیت کیجئے آپ نے فرمایا غصہ مت کر پھر بار بار عرض کی اس نے بھی بات کہی بار بار

مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

فرمایا غصہ مت کر۔ اس کو روایت کیا بخاری نے اور ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ نے لکھا ہے احسان کرنا ہر فعل میں

فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ

سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو اور جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چھری کو

شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

تیز کر لیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہنچائے ذبیحہ کو حلال کرنے جانور کو۔ روایت کی یہ مسلم نے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا

رسول اللہ صلعم کو دو کاموں میں اختیار نہیں دیا گیا مگر آپ نے دونوں میں سے جو آسان ہوا اسی کو اختیار فرمایا جب تک

لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ وہ کام آسان موجب گناہ کا ہوتا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتے حضرت دور ترین لوگ سے اور نہ انتقام لیا رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ تَعَالَى

علیہ وسلم اپنے نفس کے لیے کسی بات میں مگر یہ کہ کوئی حرمت کی چیز حرام کیا اللہ نے کر ڈالی جائے تو انتقام لیتے تھے واسطے اللہ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ

کیا میں تمکو خبر دوں اس شخص کی جو دوزخ پر حرام ہوا یا کہا اس شخص کے کہ حرام ہوا آگ اوپر اس کے ہر نزدیک سے ہونے والا اور آسان کیا ہوا اور نرم

سَهْلٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور قوم موسیٰ، قبلہ روایت کی ہے ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْعَفْوِ وَالْاِعْرَاضِ وَالْاِغْمَاضِ

پچھترواں باب معافی کے بیان میں — اعراض اور چشم پوشی اور عفو

عَنِ الْجَاهِلِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ

کرنیکے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر

الْجَاهِلِيْنَ قَالَ تَعَالٰى فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلْيَعْفُوْا وَ

جاہلوں سے اور فرمایا اور خوبی سے درگذر کر اور فرمایا اور چاہیئے کہ معاف کردیں اور

لْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور فرمایا اور معاف کرنے ہیں لوگوں کو اور اللہ

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ

چاہتا ہے نیکی والوں کو اور فرمایا البتہ جسنے سہارا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَّعْلُوْمَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ

اور اس باب میں آیات بہت اور معلوم ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ اوسنے

لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ آیا پہاڑ کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپنے فرمایا

لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ

بیشک میں نے تیری قوم سے اور سخت تکلیف میں تھا اوسدن پائی جب پہاڑی گھاٹی میں میں نے عرض کی جو ہم کو میسر

نَفْسِيْ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلٰى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ

آپکو دین عبد یالیل بن عبد کلال کے بیٹے پر سو میں نے جو چاہا اوس نے میرا کہا نہ مانا

وَأَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ

سو میں غم زدہ ہوکر اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں پہنچ کر جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو

فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھ پر سایہ کرلیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبرئیل ہے

فَنَادَانِيْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ

اوسنے مجھے پکارا اور کہا کہ البتہ خدا تعالیٰ نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور

بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ

خدا تعالیٰ نے میرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو کافروں کے حق میں اوس کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ فرشتہ نے پکارا اور سلام

عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ

پھر کہا اے محمد خدا تعالیٰ نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور

بَعَثَنِي رَبِّي اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِاَمْرِكَ فَبِمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ

خدا نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھ کو حکم جو کرے آپکا جی چاہے اگر تو یہ چاہیں کہ میں کافروں پر دونوں پہاڑ دونوں طرف سے ملا دوں

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُو اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ

حضرت صلعم نے فرمایا نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان کی پشت سے

يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْاَخْشَبَانِ الْجَبَلَانِ الْمُحِيطَانِ

وہ لوگ پیدا کرے جو خدا واحد کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں متفق علیہ اخشبان دو پہاڑ ہیں مکہ کو گھیرے ہوئے

بِمَكَّةَ وَالْاَخْشَبُ هُوَ الْجَبَلُ الْغَلِيظُ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اور اخشب بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو مگر یہ کہ کوئی سبیل جہاد کیا کرے

وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ

اور آپکو کبھی کوئی سخت بات پہونچائی گئی کہ پہونچانیوالے سے آپنے انتقام لیا ہو مگر اللہ تعالیٰ کے حرام کی اگر ہتک کیجاتی

فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي

تو خدا کیلئے انتقام لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت انس رضہ سے

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا تا تھا اور آپ پر ایک چادر نجرانی موٹے کنارہ والی تھی ایک اعرابی نے آپکی چادر پکڑ کر

فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

آپکو سخت کھینچا میں نے دیکھا تو آپکی گردن مبارک میں

اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي

چادر کے کنارہ کا نشان اوس کے سخت کھینچنے سے ہوگیا تھا پھر آپکو کہنے لگا کہ اے محمد یہ اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اسمیں سے

عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

میرے لئے حکم کرائیے اوسکی طرف ہنسکر دیکھا پھر اوسکو کچھ دلوانیکا حکم فرمایا متفق علیہ ف۲ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

رضی اللہ عنہ قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من

کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم کو جب آپ ایک نبی کی حکایت کرتے ہے تھے کہ اس کی قوم نے

الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح اللہ

اس کو مار مار کر خون آلودہ کر دیا وہ نبی صلعم کہتے تھے چہرہ سے خون پونچھتا تھا

عن وجھہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ وعن

اور کہتا تھا کہ اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ یہ جانتے نہیں متفق علیہ اور

ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الشدید

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان نہیں

بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ

وہ نہیں جسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے پہلوان مضبوط وہ ہے کہ غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو کر سکے متفق علیہ

الباب السادس والسبعون فی احتمال الاذی

چھہترواں باب ایذا کی برداشت کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب

فرمایا اللہ تعالی نے اور وہ لوگ جو پی جاتے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

المحسنین وقال تعالی ولمن صبر وغفر ان ذلک لمن عزم الامور وقال

نیکی والوں کو اور فرمایا اور البتہ جسنے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ کام ہمت کے ہیں اور

فی الباب الاحادیث السابقۃ فی الباب قبلہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ

اس باب میں احادیث جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہیں اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے

عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلھم ویقطعونی و

کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے ملاپ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برادر کاٹتے ہیں اور

احسن الیھم ویسیئون الی واحلم عنھم ویجھلون علی فقال لئن کنت

میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں درگذر کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر واقعی تو

کما قلت فکانما تسفھم المل ولا یزال معک من اللہ ظھیر علیھم مادمت

ویسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو ان کے منہ پر گرم راکھ ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک مدد گار رہیگا جو ان پر غالب رہیگا جب تک

علی ذلک

الباب السابع والسبعون فی صیانۃ الارحام

ساتھترواں باب رشتہ داروں کی خبر گیری کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْغَضَبِ اِذَا انْتُهِكَتْ حُرُمَاتُ

باب ستتر واں غضب کرنے میں جب ہتک کی جاوے حرمتوں

اَلشَّرْعِ وَالْاِنْتِصَارِ لِدِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ

شریعت کے کی اور بات ہے تیجہ بیان مدد کرنے دین اللہ کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی

اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَقَالَ تَعَالٰى اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ

سو وہ بہتر ہے اوسکو اپنے رب کے پاس اور فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے

اَقْدَامَكُمْ وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ السَّابِقُ فِي بَابِ الْعَفْوِ وَعَنْ

قدم مضبوط رکھیگا اور اس باب کے مضمون میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جو عفو کے باب میں گذری ہے اور

اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ

روایت ہے ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری رضی سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِّمَّا

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں صبح کی نماز سے رہ جاتا ہوں اس لئے کہ فلانا شخص جو ہم کو نماز پڑھاتا ہے

يُطِيْلُ بِنَا فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ

تو نماز بہت لمبی کرتا ہے کہا راوی نے پھر میں نے نبی صلعم کو ایسا غضبناک کسی وعظ میں نہیں دیکھا

اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُّنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ

جیسا اوس روز آپ غضبناک ہوئے پھر فرمایا اے لوگو بیشک تم میں کہ نفرت دلانے والے ہیں تم میں سے جو

اَمَّ النَّاسَ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِهِ الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

لوگوں کی امامت کرایا کرے اوسکو چاہیے کہ نماز کو مختصر کیا کرے کہ اوسکے پیچھے بڑے اور چھوٹے اور حاجت والے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں متفق

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر سے تشریف لائے

وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِّيْ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور میں نے صحن کے دروازہ پر ایک پردہ نقشہ پردوں والا ڈال رکھا تھا جب رسول اللہ صلعم نے اوسکو دیکھا

وَسَلَّمَ هَتَكَهٗ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ وَقَالَ يٰا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تو اوس کو پھاڑ ڈالا اور آپکے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن اون لوگوں کو سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ہوگا

الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّهْوَةُ كَالصُّفَّةِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ الْبَيْتِ

جو پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت کیا چاہتے ہیں متفق علیہ سہوۃ عائشہ صفہ کی طرح ہوتی ہے سامنے

كَانَتْ وَالْقِرَامُ بِكَسْرِ الْقَافِ سِتْرٌ رَقِيقٌ وَهٰذَا أَفْسَدُ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهِ

گھر کے بنائی جاتی ہے اور قرام ساتھ کسرہ قاف کے پردہ ہے باریک۔ اور پتلے پتلے پردے وہ صورتیں جو اسمیں تھیں اور

وَعَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک عورت مخزومیہ کی شان میں جسنے چوری کی تھی قریش کو بہت فکر ہوا انہوں نے کہا

مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ

کہ اسکے بارہ میں رسول اللہ صلعم سے کون گفتگو کرے لوگوں نے کہا انہیں جرأت کرنے کی حضرت سے مگر اسامہ

ابْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

ابن زید کہ پیارے ہیں رسول خدا صلعم کے پھر اسامہ نے بیان کیا انسے کلام کی آپنے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ

تو شفاعت کرتا ہے کوئی راہ خدا کے حدوں سے پھر آپنے کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا

ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ

پھر ارشاد کیا کہ تمسے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک کئے گئے کہ جب اونمیں سے شریف چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے

تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ

اور جب کوئی ضعیف کمزور کم حیثیت چوری کرتا تو اوپر حد قائم کرتے مجھے اللہ کی قسم ہے اگر میری بیٹی فاطمہ

بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

چوری کرتی تو میں ضرور دو سکا ہاتھ کاٹ ڈالتا متفق علیہ اور روایت ہے انس رضہ سے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ مُتَّفَقٌ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى

کہ نبی صلعم نے قبلہ کیطرف بلغم متفق کہ پڑا دیکھا آپکو سخت ناگوار گذرا کہ آپنے چہرہ مبارک میں

رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلٰوتِهِ فَإِنَّهُ

اوسکا اثر دیکھا گیا آپنے کھڑے ہوکر اوسکو اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو بیشک

يُنَاجِي رَبَّهُ وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ

گفتگو کرتا ہے اور اوسکا رب اوسکی اور قبلہ کے درمیان ہے تو پس تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف نہ تھوکے

وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ

لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنی قدم کے نیچے پھر آپنے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اوسمیں تھوکا اور

بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْأَمْرُ بِالْبُصَاقِ عَنْ

چادر کے اطراف ایک دوسرے پہ ملکر فرمایا کہ یا اسطرح کر لیا کرے متفق علیہ اور بائیں طرف

يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَهُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ وَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ

بائیں کے نیچے ہونے کا حکم اور صورت میں ہے جب آدمی مسجد میں ہو تو وہ

فَلَا يَبْصُقُ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ وَاللهُ أَعْلَمُ

تھوکے مگر اپنے کپڑے میں تھوکے واللہ اعلم

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُونَ فِي أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُورِ بِالرِّفْقِ

باب اٹھتروان حکام کو امر کرنے کے جا نہیں

بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيدِ

کو اپنی رعیت سے نرمی کیا کریں اور انکی خیر خواہی اور ان پر شفقت کرنے میں اور ڈرانا غش سے اور کڑا کرنا

عَلَيْهِمْ وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى

اور ان کے مصالح کی اہمالی اور انکی حاجات سے غفلت کرنے سے یعنی کہ یہ بیان ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يَأْ

اور تو اپنے بازو بچھاوے اونکے لئے جو مومن تیرے تابع ہوے ہیں اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے امر کرتا ہے

بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ

عدالت اور احسان کرنے کا اور قرابتیوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے فحشا اور منکر اور

الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

بغی سے نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد کرو اور ابن عمر سے روایت ہے کہا میں نے سنا

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تم میں کوئی ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے رعیت کے پوچھا جائیگا

اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

بادشاہ سا ایک حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور مرد حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور جورو اپنے

فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْ

خاوند کے گھر کی حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائیگی اور غلام اپنے سردار کے مال کا حاکم ہے اور پوچھا جائیگا

عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَعْلَى

رعیت سے اور ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک اپنے رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ابو یعلیٰ معقل

ابْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ

ابن یسار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی

عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ

ایسا بندہ نہیں ہے جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا ہو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر خدا اسپر بہشت کو

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

حرام کرتا متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے پس اوسنے رعیت کی خیرخواہی نکی وہ بہشت کی بو نہ پاوے گا

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کوئی ایسا حاکم نہیں جو مسلمانوں کی کا مالک ہو پھر نہ محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے

لَهُمْ كَنُصْحِهِ وَجَهْدِهِ لِنَفْسِهِ وَلِأَهْلِهِ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں نہ داخل ہوگا۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي

میرے گھر میں بیٹھے فرماتے تھے اے اللہ جو شخص میری امت کے کسی کام کا متولی حاکم ہو کر

شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ

اونپر کڑائی کرے تو اوسپر کڑائی کر اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی ہو کر اونسے نرمی کرے خداوندا تو اوس سے نرمی کر

بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی اسکو مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اوسکا قائم مقام ہو جاتا کرتا تھا

وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ بَعْدِي خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ

اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے تو بہت ہونگے اصحاب نے عرض کی ہمکو

فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ ثُمَّ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ

آپ کیا حکم کرتے ہیں فرمایا پہلے حاکم کی بیعت کو قرار پورا کرو پھر دوسرے کا حق ادا کرو اور تم اپنے حق خدا سے مانگو

عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

مقرر اللہ تعالیٰ اونسے جو چاہنے والا ہے اونکی رعیت کا حال متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائذ بن عمرو رضہ اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عنہ سے کہ وہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد پر پس کہا ای بیٹے تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بدترین حاکم وہ ہیں جو ظلم کرنیں پس تو اس سے کہ ہو تو انمیں سے متفق علیہ۔

وَعَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الْاَزْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور روایت ہے ابو مریم ازدی رضؓ سے کہا ازدی نے معاویہ رضؓ کو کہا کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وَّلَّاہُ اللّٰہُ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام کا والی کرے

الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِہِمْ وَخَلَّتِہِمْ وَفَقْرِہِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ

پس وہ بیٹھ رہا نزدیک حاجت اور مطلب اوسکے کے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی حاجتمندی اور افلاس کی خبر کرنے کی نہ کرے گا

وَخَلَّتِہٖ وَفَقْرِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَجَعَلَ مُعَاوِیَۃُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

پس معاویہؓ نے بیٹھ رہنا ایک آدمی کو لوگوں کی حاجت روائی پر مقرر کر دیا۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِی الْوَالِی الْعَادِلِ

باب اوناسی حاکم عادل کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الْاٰیَۃَ وَقَالَ تَعَالٰی

فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ تم عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے الآیۃ اور فرمایا

وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ

اور عدالت کرو اللہ عدالت کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اوسکے سوا کوئی

اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْ

سایہ نہ ہوگا ایک بادشاہ عادل دوسرا جوان جو مشغول ہوا عبادت الٰہی میں تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد سے لگا ہو

لْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ

پھر جو دو آدمی محبت رکھیں آپس میں اللہ کیلئے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں اور جو ایک آدمی بلایا جسکو عورت ذی

ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا

حسب مثل اپنی طرف بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں پھر وہ آدمی ہو جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے

حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مُتَّفَقٌ

بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو داہنے ہاتھ کی جو خرچ کرتا ہے اور وہ آدمی جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اوسکے دو آنسو نکل جاری ہو جائیں متفق علیہ

عَلَیْہِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور الذین یعدلون

اللہ صلعم نے فرمایا کہ عدالت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے جو اپنے

فی حکمہم واھلیہم وما ولوا رواہ مسلم وعن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

حکم میں اور اپنے گھر والوں میں اور جنکے وہ حاکم ہیں عدالت کرتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عوف بن مالک رضی سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیار ائمتکم الذین تحبونہم

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہتر تمہارے امیر (حاکم) وہ ہیں جن سے تم پیار کرو

ویحبونکم وتصلون علیہم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم

اور وہ تم سے پیار کریں اور تم انکے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے وہ امیر برے ہیں جنسے تم بغض رکھو

ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذہم

اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں کہا راوی نے کہ کہنے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انسے (لڑائی) نہ کریں

فقال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ رواہ مسلم تصلون

آپنے فرمایا نہ جبتک وہ تم میں نماز قائم کریں نہ جبتک تم میں نماز قائم کریں۔ روایت کی یہ مسلم نے

علیہم یدعون لہم وعن عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ قال سمعت

علیہم یعنے تم دعا مانگو انکے انکے لئے اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا سنا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں ایک تو حاکم عادل

موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربیٰ ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال رواہ مسلم

توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر اور تیسرا بچنے والا پرہیزگار کہ پسند کرتا ہے بچنا لوگوں سے اور عیال دار روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثمانون فی وجوب طاعۃ ولاۃ الامور فی غیر معصیۃ

باب اسی حاکموں کی اطاعت کرنے کی وجوب میں

وتحریم طاعتہم فی المعصیۃ قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا

اور معصیت میں اوسکی اطاعت کرنیکی حرمت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اطاعت کرو اللہ تم کی اور

الرسول واولی الامر منکم وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی

اطاعت کرو رسول کی اور اپنے حاکموں کی جو تم میں سے ہوں۔ اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا

صلعم نے فرمایا مسلمان پر سمع اور اطاعت واجب ہے اُن حکموں میں جنکو دوست رکھتا ہے اور جنکو مکروہ جانتا ہے مگر

أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

یہ کہ معصیت کا حکم کیا جائے پس جب معصیت کا حکم کیا جائے تو نہیں ہے سننا اور نہ ماننا متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلعم سے سمع اور طاعت پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ

يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بطور فائے کے کہ قول ہمارا جس قدر ہم طاقت رکھیں۔ متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ

کہتا تھا جو نکالے ہاتھ اپنا طاعت سے ملے اللہ سے قیامت کو اللہ کے سامنے جائیگا کہ اسکے پاس کوئی حجت نہ ہوگی اور جو شخص مرجائے

وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَمَنْ

اور اوسکی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مریگا متفق روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مرے

مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً الْمِيتَةُ بِكَسْرِ الْمِيمِ

درحالیکہ جماعت سے مفارقت کرنیوالا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ میتہ ساتھ کسرہ میم کے ہے اور

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَ

انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سنو اور

أَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام کسی سردار ہو تم پر گویا کہ اوسکا سر کشمش ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ

کہ اپنے پر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی میں اور اپنی آسانی میں اور اپنی خوشی میں اور اپنی ناگواری میں اور اپنی حق تلفی کی تقدیم میں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ

صلعم کے ساتھ ایک جگہ اترے ہوئے تھے ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ سفر درست کرتا تھا اور کوئی

يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تیر اندازی کی مشق کرتا تھا اور کوئی اپنے چوپائے جنگل میں چراتا تھا کہ ناگاہ رسول اللہ صلعم کی منادی نے ندا کی

الصلوٰة جامعة فاجتمعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يكن
کہ نماز جمع کرنیوالی ہے پس جمع ہوئی ہم صرف رسول خدا صلعم کے پس فرمایا اپنے کہ بات کوئی ہے کہ کوئی
نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم
نبی مجھ سے پہلے نہیں ہوا مگر واسپر ضرور تھا کہ بتلا دیوے اپنی امت کو بھلائی کے واسطے جو اوسکے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے سے اوسکو
شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب اخرها بلاء
اوس سے جو اوسکے حق میں برا جانے اور تمکو اس تمہاری امت کو شروع میں عافیت خدا کے نزدیک ٹھہرا چکے اور پچھلی امت کو بلا لیکن
وامور تنكرونها وتجئ فتنة يرقق بعضها بعضا وتجئ الفتنة فيقول المؤمن هذه
اور ایسے کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے اور ایک فساد آویگا تو تھوڑا حال کردیگا بعضا بعضے کا اور دوسرا فتنہ بھی آویگا تو کہیگا ایسا نہیں
مهلكتي ثم تنكشف وتجئ الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب
کہ اسمیں میری بربادی ہوگی پھر وہ ٹل جاویگی اوسکے بعد دیگر فساد ہوگا تو ایمان کہیگا بھی میری موت ہوتی بھی میری موت سمجھ پاتے ہے
ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يؤمن بالله و
کہ آپ کو دور کرلے دوزخ سے اور بہشت میں جاوے کو چاہیئے اوسکی موت اوس حالت میں آوے کہ وہ خدا کا اور
اليوم الاخر وليات الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع
قیامت کا ایمان رکھتا ہو اور چاہے کہ لوگوں کے ساتھ ویسا سلوک کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے ویسا ہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام
اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء اخر
بیعت کی ہو سو اوسکے قول اور پھل کا ہو اوسکے ساتھ دلی خلوص عہد کیا ہو تو چاہیئے کہ اوسکی تابعداری کرے اگر اوسکی ذات سوا پھر اگر دوسرا
ينازعه فاضربوا عنق الاخر رواه مسلم قوله ينتضل ان يسابق بالرمي
اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن اڑا دو اسکو مسلم نے روایت کیا ہے قولہ ینتضلون یعنی تیر اندازی کا مشق
بالنبل والنشاب والجشر بفتح الجيم وبالشين المعجمة بالزاء وهي الدواب
کرتے تھے اور جشر ساقط ہے جیم اور شین معجمہ کے ساتھ زاء سے اور وہ جانور ہیں
التي ترعى وتبيت مكانها وقوله يرقق بعضها بعضا اي يصير بعضها بعضا
جو چرتے ہیں اور رات کو اسمیں جگہ ہوتیں اور قولہ یرقق بعضہا بعضا یعنی کردیوے بعض انمیں کے بعض کو
رقيقا خفيفا لعظم ما بعده والثاني يرقق الاول وقيل معناه يشوق بعضها
باریک اور خفیف بسبب بڑائی اس فتنہ کے جو بعد اوسکے ہے اور دوسرا پہلے کو باریک کردیگا اور بعض نے کہا کہ معنی یہ ہے کہ شوق
الى بعض بتحسينها وتسويلها وقيل يشبب بعضها بعضا وكن اذا هنيدة
دلاوے بعض کو بعض کی طرف اچھا کرکے دکھلانے سے اور بہکانے سے اور کہا گیا ہے کہ ترغیب کرے بعض بعض کو اور کہا گیا ہے کہ

وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

وائل بن حجر رضؓ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَ

علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر ہم پر ایسے لوگ امیر ہو جائیں کہ اپنا حق ہم سے طلب کریں اور

يَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہمارا حق ادا نہ کریں آپ ہمکو ان سے کیا سلوک کرنیکا حکم فرماتے ہیں آپ نے اس سے اعراض فرمایا اور پھر جواب نہ دیا اور دوسری بار بھی سوال کیا پر آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

صلعم نے فرمایا کہ اوکا حکم سنو اور اطاعت کرو کہ جس قدر بوجھ ان پر ہوگا جو انکے ذمہ لگایا گیا ہے اور جتنا بوجھ تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے اسکا تم سے مواخذہ ہوگا اسکی روایت مسلم نے کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ

وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تم کو بری معلوم ہونگے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ پھر ہمکو آپ

تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ

کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے ادا کرو اور بھیجو اور اپنا حق خدا سے

الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مانگو متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ

وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ

علیہ وسلم نے جو میری فرمانبرداری کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور جس نے فرمانبرداری کی

الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ

امیر کی پس تحقیق فرمانبرداری کی اس نے میری اور جس نے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی اس نے میری متفق علیہ اور

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص

مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

اپنے امیر سے کوئی مکروہ چیز دیکھے تو چاہیئے کہ صبر کرے اسلئے کہ جو شخص ایک بالشت بھر سلطان کی اطاعت سے نکل جائیگا وہ جاہلیت کے مرنے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ اور روایت ہے ابوبکرہ رضؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ یقول من اھان السلطان اھانہ اللہ رواہ الترمذی وقال حدیث
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص بادشاہ کی اہانت کرے اللہ تعالیٰ اس کی اہانت کرے گا۔ اس روایت کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے
حسن وفی الباب احادیث کثیرۃ فی الصحیح وقد سبق بعضھا فی ابواب
اور اس مضمون کی احادیث بہت ہیں بعض احادیث پہلے گزر چکی ہیں
ابواب میں گذر چکی ہیں۔

الباب الحادی والثمانون فی النھی عن سوال الامارۃ

باب اکاسی ۸۱ امارت کے سوال کرنے کی نہی میں

واختیار ترک الولایۃ اذا لم یتعین علیہ او تدع حاجۃ الیہ وقال
اور جب ولایت پر متعین نہ ہو یا اسکے ترک کی حاجت نہ ہو تو ترک ولایت کو اختیار کرنے کے بیان میں
اللہ تعالیٰ تلک الدار الاخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا
اللہ تعالیٰ نے یہ گھر آخرت کا ہم ان لوگوں کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں بلندی اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور
فسادا والعاقبۃ للمتقین وعن ابی سعید عبد الرحمن بن سمرۃ رضی
عاقبت پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید عبد الرحمن بن سمرہ رضی سے
اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ
اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ
لا تسال الامارۃ فانک ان اعطیتھا من غیر مسالۃ اعنت علیھا وان
امارت کا سوال مت کر اگر مجھے بدون سوال کرنے کے امارت کا ملے گا تو اس کے ساتھ اعانت کیا جائیگا اور اگر مجھے
اعطیتھا عن مسالۃ وکلت الیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا
سوال کرنے سے ملے تو موقوف اسکے سپرد کیا جائیگا اور جب تو کوئی قسم کھائے پھر دیکھے جس چیز پر قسم کھائی اسکا غیر بہتر معلوم ہو
منھا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ
تو اس بہتر کام کو کرلے اور قسم کا کفارہ دیدے متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ
عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب
نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر میں تجھ کو ناتوان دیکھتا ہوں اور میں
لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم رواہ مسلم
تیرے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے واسطے چاہتا ہوں تو دو آدمیوں پر بھی امیر نہ ہو اور یتیم کے مال کا متولی نہ ہو
وعنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی فضرب بیدہ علی منکبی ثم
اور اسی سے روایت ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو عامل کیوں نہیں بناتے پس آپ نے میرے

قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا

فرمایا اے ابوذر تو ناتوان اور ضعیف ہے اور حکومت نہ اہلی ہائت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہوگی مگر اسکو جس نے اسکا حق ادا کیا

بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب تم امارت پر حرص کروگے اور قیامت کے دن یہ امارت اور حکومت ندامت

نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور پشیمانی ہوگی روایت کی بخاری نے

الْبَابُ الثَّانِي وَالثَّمَانُونَ فِي حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي

باب سی اور تاکید بادشاہ اور قاضی

وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْأُمُورِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيرٍ صَالِحٍ وَتَحْذِيرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوءِ

اور غیرہ ان سے حاکموں کو وزیر نیک بنانے پر اور ڈرانے ان کو برے ساتھیوں سے اور انکی بات قبول کرنے سے

وَالْقُبُولِ مِنْهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپس کے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے

الْمُتَّقِينَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

مگر پرہیزگار اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ

نے فرمایا کہ نہیں بھیجا اللہ نے کوئی پیغمبر نہ خلیفہ مگر اس کی

بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ

دو قسم کے یار تھے ایک یار جو اس کو حکم کرتا تھا نیکی کا اور رغبت دیتا تھا اس پر اور ایک یار

تَحُضُّهُ عَلَيْهِ فَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

جو حکم کرتا تھا برائی کا اور رغبت دیتا تھا اس پر پس معصوم وہ ہے جسکو نگاہ رکھی اللہ نے روایت کی بخاری نے اور عائشہ رضی سے روایت ہے

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب ارادہ کرتا ہے اللہ امیر کا

غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ

وہ سردار اسکا وزیر برا مقرر کر دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو یاد نہیں دلاتا اور اگر اسکو یاد ہو تو اسکی اعانت و مدد نہیں کرتا۔ روایت

اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

کی ہے ابوداؤد نے اسناد جید سے مسلم کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْاِمَارَةِ

باب ممانعت کے بیان میں حکومت

وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَاَلَهَا اَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَضَ بِهَا

اور قضا کا سائل ہو یا اسکی حرص رکھتا ہو اسکو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے انہی کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں

اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ

حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے بعض کو آپ

وَلَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا

متولی اور حاکم بنایا ہو ان میں سے بعض کو امیر مقرر فرمایا اور دوسرے نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا واللہ ہم ایسے آدمی کو عامل

الْعَمَلَ اَحَدًا سَاَلَهُ اَوْ اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

و امیر نہیں مقرر کرتے جو خود اسکا سائل ہو یا اسپر حرص رکھے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ وَالْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْاَدَبِ

باب چوراسیواں اور پچاسیواں ادب

وَالْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور حیا کے بیان میں اور اسکی فضیلت اور اسکی عادت کرنے کے بیان میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم ایک مرد انصاری پر گزرے اور وہ اپنے بھائی کو

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ

حیا کی بابت نصیحت کر رہا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دے کہ حیا ایمان سے ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متفق علیہ اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم الحیاء

صلعم نے فرمایا کہ حیا سے خوبی کے کچھ نہیں آتی متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حیا

خیر کلہ او قال الحیاء کلہ خیر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول

ہر طرح کی بہتری ہے۔ یا فرمایا کہ حیا میں کل اسکا بہتر ہے اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون او بضع وستون شعبۃ

صلعم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کچھ شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی پاس اللہ اور کچھ شاخیں ہیں ان شاخوں میں سے افضل

فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ

کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ان میں سب سے ادنیٰ دکھ دینے والی چیز کو راہ سے دور کرنا ہے اور حیا

من الایمان متفق علیہ البضع بکسر الباء ویجوز فتحہا وھو من الثلثۃ

ایمان کی ایک شاخ ہے دلیل متفق علیہ۔ بضع ساتھ کسرہ بار اور جائز ہے فتحہ اسکا اور وہ تین سے

الی العشرۃ والشعبۃ القطعۃ والخصلۃ والاماطۃ الازالۃ والاذی ما

دس تک ہے اور شعبۃ ٹکڑا اور خصلت ہے اماطت ہٹا دینا اور اذی جو

یؤذی کحجر وشوک وطین ورماد وقذر ونحو ذلک وعن ابی سعید الخدری

ایذا دیوے مانند پتھر اور کانٹے اور کیچڑ اور راکھ اور گندگی وغیرہ کے اور روایت ہے ابو سعید خدری

رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء

سے کہ کہا کہ رسول اللہ صلعم کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ

فی خدرہا فاذا رای شیئا یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ قال

حیا والے تھے اور جب کسی بری چیز کو دیکھتے تھے تو ہم آپکے چہرہ سے پہچان جاتے تھے متفق علیہ ہے علماء نے کہا ہے

العلماء حقیقۃ الحیاء خلق یبعث علی ترک القبیح ویمنع من التقصیر فی حق

حیا ایک خصلت ہے کہ آدمی کو برا کام چھوڑنے پر اتفاق ہے اور حقدار کے حق میں تقصیر کرنے سے منع کرتی ہے

ذی الحق ورویناعن ابی القاسم الجنید قال الحیاء رؤیۃ الآلاء ورؤیۃ

اور ابو القاسم جنید سے مروی ہے کہ نعمتوں کے دیکھنے اور تقصیر کو دیکھنے سے

التقصیر فیتولد بینہما حالۃ تسمی حیاء واللہ اعلم

درمیان جو ایک حالت پیدا ہوتی ہے اسکا نام حیا ہے۔ اور اللہ ہی اچھا جاننے والا ہے

الباب السادس والثمانون فی حفظ اللسان

باب چھیاسی ۸۶ زبان کی حفاظت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور ابو سعید

نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ

خدری رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر

النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلُ یُفْضِیْ اِلٰی امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ

لوگوں میں سے مرتبہ میں وہ شخص ہوگا جو عورت کے نزدیک جائے اور عورت اسکے نزدیک جائے پھر

یَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ

عورت کا بھید لوگوں میں ظاہر کرے، روایت کی اس کو مسلم نے اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب عمر رضی

اللّٰہُ عَنْهُ حِیْنَ تَاَیَّمَتْ بِنْتُ حَفْصَةَ قَالَ لَقِیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ

بیٹی حفصہ کا خاوند فوت ہوگیا تو عمر رضی ملے عثمان رضی کو کہا

عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ

اگر تجھے خواہش ہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کردوں اوسنے کہا

قَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا

میں سوچ کر جواب دونگا، عمر رضی نے کہا کچھ دن بعد مجھ سے اسکی ملاقات ہوئی تو اوسنے کہا میں اب نکاح کرنا نہیں چاہتا

اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا فَلَقِیْتُ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ

پھر میں نے ابوبکر صدیق رضی سے کہا اگر مجھے خواہش ہے تو حفصہ کا نکاح تجھ سے کردوں

حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا فَكُنْتُ عَلَیْهِ وَجَدَ مِنِّیْ

ابوبکر چپ رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا، مجھے عثمان پر الحاح حفصہ

عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِیَّاهُ

نہیں آیا تھا جیسا ابوبکر نے کہا تھا یہ تو صرف رہا کہ رسول اللہ صلعم نے حفصہ سے نکاح کرنیکا پیغام کیا یعنی آپ نے اسکا نکاح کرا دیا پھر

فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَةَ فَلَمْ

ابوبکر مجھے ملا اور کہا شاید تو مجھ پر غصہ ہوا ہوگا جب تو نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا تھا۔

اَرْجِعْ اِلَیْكَ شَیْئًا فَمَا عَرَضْتَ عَلَیَّ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلعم حفصہ کا ذکر کرتے تھے اور میں آپکا راز

ذَكَرَهَا فَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

افشا کرنا نہیں چاہتا تھا اور اگر نبی علیہ السلام اس سے نکاح نہ کرتے تو ضرور میں قبول کرلیتا۔ روایت کی یہ بخاری نے

تَايِمَتْ اَيْ صَارَتْ بِلَا زَوْجٍ وَكَانَ زَوْجُهَا تُوُفِّيَ وَجَدَتْ غَضِبَتْ

بیوہ بنے بیوہ ہو گئی اور اسکا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وہ بہت غصے ہوا تو

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور روایت عائشہ رضہ سے ہے کہا کہ نبی صلعم کی ازواج آپکے پاس

عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَمْشِيْ مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ

حاضر تھیں کہ فاطمہ رضہ تشریف لائیں اور فاطمہ رضہ کی چال رسول اللہ صلعم کی چال سے خطا نہیں کرتی تھی وہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَاٰهَا رَحَّبَ بِهَا وَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ

جب آپنے اسکو دیکھا تو آپ خوش ہوئے اور مرحبا کہکر آپنے

اَجْلَسَهَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى

داہنی یا بائیں جانب بٹھلایا اور اس سے سرگوشی کی پس فاطمہ بہت سخت روئی جب آپنے اسکا اضطراب دیکھا تو پھر دوبارہ

جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرگوشی کی پس فاطمہ رضہ کے ہنس دیا پھینے فاطمہ رضہ کو کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے

مِنْ بَيْنِ نِسَائِهٖ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِيْنَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سب بیبیوں سے سرگوشی کے ساتھ مخصوص کیا پھر تو روتی ہے۔ جب رسول اللہ صلعم اٹھ کھڑے ہوئے

سَلَّمَ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ

تو پھینے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے کیا کہا تھا اسنے کہا کہ میں

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهٗ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلعم کا راز افشا نہیں کرتی جب رسول اللہ صلعم فوت ہو گئے

قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِيْ مَا قَالَ لَكِ رَسُوْلُ

تو پھینے فاطمہ رضہ کو کہا کہ میں تجھ کو حکم دیتی ہوں اپنے حق کی جو میرا حق تجھ پر ہے تو مجھے وہ بات بتلا جو تجھے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ فَحَدَّثَتْنِيْ حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْمَرَّةِ

اللہ صلعم نے سرگوشی کر کے کہی تھی اسنے کہا ہاں اب میں بتلا دوں گی جب آپنے پہلے پہل مجھ سے سرگوشی کی تھی

الْاُوْلٰى فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَارِضُهٗ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً

تو فرمایا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال میں مجھ سے ایک دفعہ

اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّهٗ عَارَضَهُ الْاٰنَ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّيْ لَا اَرٰى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي

یا دو دفعہ قرآن کا دور کیا کرتا تھا اور اب کے سال دو بار دور کیا ہے میں جانتا ہوں کہ میری موت قریب ہے تو اللہ

اللہ وَاصْبِرِی فَاِنَّہٗ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَکِ فَمَکَثَتْ یَکَادُ یُکَانِیْ الدَّہْرَ رَاَیْتُ فَلَمَّا

کرتی رہیو اور صبر کرو کہ میں تیرے لئے میر منزل خوب ہوں یہ بات سنکر میں نے دیکھا جو تو نے دیکھا۔ پھر آپ نے میری

رَاٰنِیْ جَزِعْتُ سَارَّنِیْ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ

جزع دیکھ کر دوبارہ مجھ سے سرگوشی کر کے فرمایا کہ اے فاطمہ تو یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ تو مومنوں کی

الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ سَیِّدَۃَ نِسَآءِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فَضَحِکْتُ ضَحِکِیْ الَّذِیْ رَاَیْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

سب عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو تو یہ بات سنکر جیسے اس روز ہنسی تو نے دیکھا تھا۔ متفق علیہ

وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتٰی عَلٰی رَسُوْلَ

اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ثابت رضہ سے کہ نقل کی اسنے انس رضہ سے کہا انس رضہ نے کہ میں

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَۃٍ

اکو تھیں کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلعم وہاں تشریف لائے اور ہم کو سلام کہا پس آپنے مجھے کسی کام کو

فَاَبْطَاْتُ عَلٰی اُمِّیْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَکَ قُلْتُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

پس مجھ والدہ کے پاس جانے میں دیر ہوئی جب میں والدہ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تجھے کس نے روک رکھا تھا میں نے کہا رسول اللہ صلعم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَۃٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُہٗ قُلْتُ اِنَّھَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ

نے مجھے کسی کام کو بھیجا تھا انہوں نے کہا آپکا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی بات ہے انہوں نے مجھے کہا

بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰہِ لَوْ حَدَّثْتُ بِہٖ اَحَدًا

رسول اللہ صلعم کا راز ہرگز کسیکو نہ بتلایئو۔ انس نے کہا واللہ اگر میں کسیکو یہ بات بتلاتا

لَحَدَّثْتُکَ بِہٖ یَا ثَابِتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ بَعْضَہٗ مُخْتَصَرًا

تو اے ثابت تجھے بھی بتلا دیتا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور بخاری نے اسکو مختصر کر کے کچھ کہا ہے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْوَفَآءِ بِالْعَھْدِ وَاِنْجَازِ الْوَعْدِ

اٹھاسیواں باب عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا وَقَالَ تَعَالٰی

فرمایا اللہ تعالے نے اور عہد کی وفا کرو کہ عہد سے سوال کیا جائے گا۔ اور فرمایا

وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا

تم اللہ کی عہد کی وفا کرو جب تم عہد کرو۔ اور فرمایا اے ایمان والو پورا کرو

بِالْعُقُوْدِ وَقَالَ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اقرار۔ اور فرمایا اے ایمان والو ایسی بات تم منہ سے کیوں نکالتے ہو۔ جو نہیں کرتے

كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وعن ابي هريرة رضي الله عنه

بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔ اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اية المنافق ثلث اذا حدث كذب

اللہ صلعم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانی ہیں جب بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب قول اقرار کرتا ہے

واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق عليه زاد في رواية لمسلم وان

تو خلاف کرتا ہے اور جب اُسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اگرچہ روزے رکھے

صام وصلى وزعم انه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

اور نماز پڑھے اور مسلمان ہونیکا اقرار کرے وا اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے

عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع من كن فيه كان منافقا خالصا

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں جس میں وے چاروں ہونگے وہ نرا منافق ہے

ومن كان فيه خصلة منهن كان فيه خصلة من النفاق حتى يدعها

اور جس میں ان چار میں سے ایک خصلت ہوگی تو اُسمیں ایک خصلت نفاق کی ہوگی جب تک کہ اُسکو چھوڑ دے ایک یہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھی جاوے

اذا اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه

تو خیانت کرتا ہے دوسرے یہ کہ جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے تیسرے یہ کہ جب قول اقرار کرتا ہے تو اُسکے خلاف کرتا ہے چوتھے یہ کہ جب لڑتا ہے تو بیحد لڑتا ہے متفق

وعن جابر رضي الله عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم لو قد جاء

اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ اگر

مال البحرين اعطيتك هكذا وهكذا وهكذا فلم يجئ مال البحرين حتى قبض

بحرین سے مال آیگا تو میں تجھکو ایسا اور ایسا اور ایسا دونگا پھر بحرین سے مال نہ آیا تا کہ آپ فوت ہو گئے

النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاء مال البحرين امر ابو بكر رضي الله عنه

پس جب بحرین سے مال آیا تو ابو بکر رضؓ نے

فنادى من كان له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة او دين فليأتنا

منادی کی کہ جس سے رسول اللہ صلعم کا کچھ وعدہ ہو یا کچھ قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آوے

فاتيته فقلت له ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لي كذا وكذا فحثى لي

پس میں ابو بکر رضؓ کے پاس آیا اور کہا کہ نبی صلعم نے مجھے ایسا اور ایسا دینا فرمایا تھا پس دیئے لپ بھر کر

حثية فعددتها فاذا هي خمسمائة فقال لي خذ مثليها متفق عليه

مجھکو ابو بکر رضؓ نے لیکر گنا تو پانچسو نکلے مجھکو کہا کہ ابھی لپ بھر لیجئے کہ وہ پانسو فرمایا ابو بکر صدیق رضؓ نے کہ دو مثل دفعہ اسکے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی الْمُحَافَظَةِ عَلٰی مَا اعْتَادَهٗ مِنَ الْخَیْرِ

باب اٹھاسی ۸۸ جو آدمی کو نیکی کی عادت ہو اس پر محافظت کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَقَالَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ نہیں بدلتا جو کچھ کسی قوم کو جب تک وہ خود نہ بدلیں جو اپنی جی میں ہے اور فرمایا

تَعَالٰی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا وَالْاَنْكَاثُ

اور نہ ہو جیسے وہ عورت کہ توڑتی اپنا سوت کاتا محنت کے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور انکاث

جَمْعُ نِكْثٍ وَهُوَ الْغَزْلُ الْمَنْقُوْضُ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا

کچھ بکھرے کی ہے اور وہ سوت ہیں توڑے ہوئے اور فرمایا اور نہ ہو جیسے جنکو ملی

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَا

کتاب اس سے پہلے پھر لمبی گذری انپر مدت پھر سخت ہوگئے انکے دل اور فرمایا پھر نہ

رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

بنایا اسکو جیسا چاہئے بنانا اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا اے عبد اللہ تو فلانے کی طرح مت ہو جیو

كَانَ یَقُوْمُ فِی اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا رات کا اٹھنا متفق علیہ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِی اسْتِحْبَابِ طِیْبِ الْكَلَامِ وَ

باب نواسی ۸۹ ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور

طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ

شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور تو اپنے بازو مومنوں کے لئے بچھا دے

وَقَالَ تَعَالٰی وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ وَعَنْ

اور فرمایا اگر تو سخت گو سخت دل ہوتا تو تیرے گرد سے ضرور منتشر ہو جاتے اور

عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا

عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آگ سے

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

بچو چاہے آدھ چھوارے کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کرنے سے ہو سکے جسکو یہ بھی میسر نہ ہو تو خوش کلامی سے ہی سہی متفق علیہ اور ابو ہریرہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ

رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا اور کلمہ طیبہ صدقہ ہے

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھُوَ بَعْضُ حَدِیْثٍ تَقَدَّمَ بِطُوْلِہٖ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

متفق علیہ اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جو پہلے گذر چکی ہے اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو نیک کاموں میں سے کسی عمل کو حقیر مت سمجھ

وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے۔ اس روایت کو مسلم نے

اَلْبَابُ التَّسْعُوْنَ فِیْ اِسْتِحْبَابِ سِیَاقِ الْکَلَامِ وَاِیْضَاحِہٖ

باب ۹۰ کلام کو جب مخاطب پر دن ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اسکے سمجھانے کو وضاحت

لِلْمُخَاطَبِ وَتَکْرِیْرِہٖ لِیَفْہَمَ اِذَا لَمْ یَفْہَمْ اِلَّا بِذٰلِکَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اور مکرر سے بیان کو جبکہ انجانا ہیں کہ انس رضہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْہَمَ

نبی صلعم جب کلام کیا کرتے تو ایک کلمہ کو تین تین دفعہ بار اعادہ فرماتے تاکہ سمجھا جائے اور جب کسی قوم کے

عَنْہُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ سَلَّمَ ثَلَاثًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ عَائِشَۃَ

پاس تشریف لاتے تو انکو تین بار السلام علیکم کہا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مَا قَالَتْ کَانَ کَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَامًا فَصْلًا

رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح و روشن ہوا کرتا تھا

یَفْہَمُہٗ کُلُّ مَنْ یَسْمَعُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

کہ جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالتِّسْعُوْنَ فِیْ اِصْغَاءِ الْجَلِیْسِ لِحَدِیْثٍ

باب ۹۱ اس بیان میں کہ جو کلام

جَلِیْسِہٖ الَّذِیْ لَیْسَ بِحَرَامٍ وَاسْتِنْصَاتِ الْعَالِمِ وَالْوَاعِظِ حَاضِرِیْ مَجْلِسِہٖ

حرام ہو ہمنشین دوسرے ہمنشین کو سنا دیا کرے اور عالم اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے جریر بن عبداللہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم فی حجۃ الوداع استنصت الناس ثم قال لا ترجعوا بعدی کفارا

علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا کہ لوگوں کو چپ کرا، پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جاؤ

یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ

کہ تم لوگوں سے بعض بعضوں کی گردنیں مارنے متفق

الباب الثانی والتسعون فی الوعظ والاقتصاد فیہ

۹۲ باب وعظ اور اسمیں میانہ روی کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وعن

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ سے بلا اور روایت ہے

ابی وائل شقیق بن سلمۃ قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یذکر الناس فی کل

ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا کہ ابن مسعود رضی ہر

خمیس مرۃ فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم

جمعرات میں ایک دفعہ ہمکو وعظ سنایا کرتے تھے ایک آدمی نے آپکو کہا اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ ہم کو ہر روز وعظ سنایا کرو

فقال لہ اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ

کہا مجھے اس سے یہ بات روکتی ہے کہ میں تم کو ملال کروں میں تم کو وعظ سنانا چاہوں

کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بہا مخافۃ السامۃ علینا یتخولنا

جیسے رسول اللہ صلعم ہم کو سنایا کرتے تھے اس خوف سے کہ ہمکو ملالت و دلگیری نہ ہو۔ یتخولنا

یتعہدنا وعن ابی الیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سمعت

تعہد کرتے تھے ہماری اور روایت ہے ابو الیقظان عمار بن یاسر رضہ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ

صلعم فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا

مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ رواہ مسلم ومئنۃ بمیم

اسکی دانائی کی علامت ہے تم نماز کو دراز کیا کرو اور خطبہ کو چھوٹا کیا کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے مئنہ اور منتہ ساتھ میم

مفتوحۃ ثم ہمزۃ مکسورۃ ثم نون مشددۃ ای علامۃ دالۃ علی فقہہ

مفتوحہ کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر نون مشدودہ کے یعنی یہ نشانی ہے اسکے فقاہت کی

وعن معاویۃ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ قال بینا انا اصلی مع

اور روایت ہے معاویہ بن حکم سلمی رضہ سے کہا کہ میں رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی میں نے یرحمک اللہ کہدیا لوگ

فَرَمَانِيَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهْ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ

میری طرف دیکھنے لگ گئے میں نے کہا کیا مصیبت آئی میری طرف کیوں دیکھتے ہو لوگ میری اس

فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ

بات سے ہاتھ زانو پر مارنے لگے میں جب بیٹھے دیکھا کہ مجھے چپ کرائے ہیں میں چپ ہو گیا

فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ

رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نے آپ سے پہلے اور

وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي بَلْ قَالَ

نہ دیکھے اب نہ پہلے نہ آپ جیسا سکھانے والا کوئی میں نے آپ کو مجھے مارا اور نہ مجھے گالی دی بلکہ آپ نے فرمایا

إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ

کہ نماز میں تو لوگوں کے کلام کرنی لائق نہیں نماز میں تو تسبیح اور تہلیل

وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

اور قرآن پڑھنا یا جیسا کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو مسلمان ہوں

اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا

اور اب اللہ تعالیٰ نے ہم میں اسلام ظاہر کر دیا ہے ہم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں کہ کاہنوں کے پاس

يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ

جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو انکے پاس مت جایا کر پھر بعضے عرض کی کہ ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ شگون بد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ

شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالذُّكْلُ بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ

ایک خطرہ ہے کہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں یہ امر ان کو راہ سے نہ روکے اس روایت کو مسلم نے رکل ساتھ ضمہ ثا مثلثہ کے

الْمُصِيبَةُ وَالْفَجِيعَةُ فَاكْهَرَنِي أَيْ مَا نَهَرَنِي وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ

مصیبت اور درد ہے اور ماکہرنی یعنے نہیں جھڑکا مجھکو اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا

کہا کہ وعظ سنایا ہمکو رسول اللہ صلعم نے ایسا وعظ کہ ڈر گئے اس سے

الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِي

دل اور بہہ گئی اس سے آنسو اور ذکر کیا راوی نے ساری حدیث اور تحقیق گذر چکی کامل حدیث

پیچھے

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ وَذَكَرْنَا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ قَالَ اِنَّهٗ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

باب الامر بالمحافظۃ علی السنۃ میں اور پہلے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالتِّسْعُوْنَ فِي السَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ

باب ننانوے ۹۹ سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستہ پاؤں اور جب بات کرنے لگیں ان سے

الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ

بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت تو اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى يُرٰى مِنْهُ لَهَوَاتُهٗ

حضرت صلعم کو کبھی ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جائے یہاں تک کہ دیکھا جائے اس سے کوا ان کا

اِنَّمَا يَتَبَسَّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اللَّهَوَاتُ جَمْعُ لَهَاةٍ وَهِيَ اللَّحْمَةُ الَّتِيْ فِيْ اَقْصَى سَقْفِ

اور نہ ہنستے تھے حضرت صلعم مگر مسکراتے تھے متفق علیہ۔ لہوات جمع ہے لہاۃ کی اور یہ وہ بوٹی ہے جو حلق میں لٹکتی ہے

اَلْفَمِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِي النَّدْبِ اِلٰى اِتْيَانِ الصَّلٰوةِ

منہ پچھترواں ۷۵ نماز

وَالْعِلْمِ وَنَحْوِهَا مِنَ الْعِبَادَاتِ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور علم کی مجلسیں وغیرہا جانا، تینوں کیلئے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرے بیشک یہ ان کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے

اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ

نماز کی اقامت ہو جائے تو تم نماز کو بھاگ کر نہ جاؤ لیکن جاؤ اور نماز کو اس حال میں

وَالْوَقَارُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ

اور وقار سے جاؤ پھر جتنی نماز کو امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تم پوری کرو متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت

لَهٗ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کے میں کوئی جب نماز کو قصد کر کے جاتا ہے تو نماز میں ہی ہوتا ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فسمع النبی

صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ زجرا شدیدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطہ

الیہم وقال یا ایہا الناس علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع رواہ

البخاری وروی مسلم بعضہ البر الطاعۃ والایضاع بضاد معجمۃ

قبلہا ہمزۃ مکسورۃ وہو الاسراع

الباب الخامس والتسعون فی اکرام الضیف

قال اللہ تعالیٰ وہل اتاک حدیث ضیف ابراہیم المکرمین اذ

دخلوا علیہ فقالوا سلاما قال سلام قوم منکرون فراغ الی اہلہ فجاء

بعجل سمین فقربہ الیہم قال الا تاکلون وقال تعالیٰ وجاءہ قومہ

یہرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات قال یا قوم ہؤلاء بناتی

ہن اطہر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن

باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

تو چاہیے قرابت داروں سے ملے اور جو ایمان لایا ہو اسپر کا اور قیامت کا تو نیک بات کہا کرے یا چپکا رہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَتْ

متفق علیہ ف اور روایت ہے ابو شریح خویلد بن عمرو رضہ سے کہ کہا سنا میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ

اسکو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اسکو علیحدہ اور بیشتر باہر کے لوگوں کے عرض کی یا رسول اللہ جائزہ کیا ہے آپنے فرمایا ایک دن رات مہمانی کرنی جائزہ ہے

وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے زیادہ اسپر صدقہ ہے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس اسقدر ٹھہرے کہ اسکو گناہگار کرے لوگوں نے کہا یا رسول

اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ

اللہ کہ گناہگار کرنا کس طرح کرے آپنے فرمایا اسکے پاس اسقدر ٹھہرے کہ اسکی مہمانی کرے اور اسکے پاس کچھ نہ رہے جو

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُونَ وَالسَّابِعُ وَالتِّسْعُونَ فِي اسْتِحْبَابِ

باب چھیانوے اور ستانوے

التَّبْشِيرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ

خیر کی بشارت اور مبارکباد دینے کے استحباب کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت سنا میرے بندوں کو

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ وَقَالَ تَعَالٰى يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

بات کو سنتے ہیں اور نیک بات کے تابع ہوتے ہیں اور فرمایا بشارت دیتا ہے ان کو رب

مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنّٰتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ وَقَالَ تَعَالٰى وَأَبْشِرُوا

اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی کہ انکے لئے انمیں نعمت مقیم ہوگی اور فرمایا اور خوشخبری ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ وَقَالَ تَعَالٰى فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ وَقَالَ

ساتھ جنت کے جسکا تم کو وعدہ کیا جاتا تھا اور فرمایا پھر اسکو لڑکے حلیم کی بشارت دی اور فرمایا

تَعَالٰى وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ

بیشک ہمارے رسول ابراہیم کے پاس بشارت لائے اور فرمایا اس کی عورت کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحٰقَ وَقَالَ تَعَالٰى فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ

ہنسی ہنس دیا پس ہنسے اسکو اسحاق کی بشارت دی۔ اور فرمایا اسکو فرشتوں نے ندا کی اور وہ کھڑا

يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ يَحْيٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ

محراب میں نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔ اور فرمایا عجیب ملائکہ نے کہا

يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ الْآيَةَ وَالْآيَاتُ فِي

اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے ایک کلمہ کی کہ اسکا نام مسیح ہے الخ۔ اور آیتیں

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فِي

اس مضمون میں بہت ہیں اور احادیث تو بہت ہی ہیں اور وہ مشہور ہیں

الصَّحِيحَيْنِ مِنْهَا عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ أَبُو مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ أَبُو مُعَاوِيَةَ

صحیحین میں سے ہیں اور ابو ابراہیم یا ابو محمد یا ابو معاویہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابی اوفی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ

خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی جو موتی کے محوف سے بنا ہے جسمیں نہ شور

وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْقَصَبُ هُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ الصَّخَبُ الصِّيَاحُ

اور نہ ماندگی۔ متفق علیہ قصب سے یہاں مراد وہ موتیاں ہیں جنکا درمیان خالی ہو صخب بلند آواز

وَاللُّغُوبُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور لغوب ہے اور نصب ماندگی ہے اور روایت ہے ابوموسے اشعری رضی سے

أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأُلْزِمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسنے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلا اور دل میں ارادہ کیا کہ آج میں تمام دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتھ رہونگا پس مسجد میں آکر رسول اللہ صلعم کا حال دریافت کیا

فَقَالُوا وَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ

لوگوں نے کہا کہ ادھر کو تشریف لیگئے ہیں میں بھی انکے پیچھے پیچھے ہولیا ہوا تک کہ آپ بیر اریس میں داخل ہوئے

فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ وَ

اور میں دروازہ میں بیٹھ گیا تاکہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہوکر

ثُوَضَّأُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسَ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ

وضو کیا میں آیا پاس آپ کے دیکھا آپ بیٹھے ہیں کنوئیں پر بیٹھتے ہیں اوپر کنارے کنوئے کے اور آپ کی دونوں

عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ

پنڈلیاں کھولیں اور دونوں پاؤں کو کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے میں نے آپکو سلام کیا اور آکر دروازے کے پاس

الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ

بیٹھ گیا دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ صلعم کی دربانی کرونگا پس

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا ابوبکر ہے میں نے کہا

عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

ٹھہر جا پھر میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ ابوبکر رضؓ اندر آنیکا اذن مانگتے ہے

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ

اسکو اذن دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے میں نے ابوبکر رضؓ کو آکر کہا کہ

يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھکو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں ابوبکر رضؓ اندر آیا اور رسول اللہ صلعم کی داہنی طرف

مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئیں کے کنارہ پر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کی طرح پاؤں کنوئیں میں لٹکا لئے

وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي

اور دونوں پنڈلی ننگی کر دیں میں پھر وہاں ہی جا بیٹھا اور میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑا تھا کہ وضو کرکے مجھ سے آن ملیگا

فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ

میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ فلانے سے کسی بھلائی کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لاوے گا

الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ

کہ ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عمر بن خطاب میں نے کہا ٹھہر جا پھر میں

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ

رسول اللہ صلعم کی خدمت میں جاکر عرض کی کہ عمر رضؓ اذن مانگتے ہے آپنے فرمایا

فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ ائْذَنْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ

اسکو اجازت دے اور بہشت کی بشارت سنا دے میں نے آکر عمر رضؓ کو کہا اندر آجا اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ فدخل فجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلعم مجھ کو بہشت کی بشارت فرمائے ہیں پس آکر بیٹھا اور رسول اللہ صلعم کی

فی القف عن یسارہ ودلی رجلیہ فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت

بائیں طرف کنویں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اور میں لوٹ کر دہان ہی جا بیٹھا اور دل میں کہتا تھا

ان یرد اللہ بفلان خیرا یعنی اخاہ یات بہ فجاء انسان فحرک الباب

کہ اگر اللہ تعالیٰ فلانے سے جو بھائی اسکا تھا بھلائی چاہے گا تو اسکو یہاں لاوے گا پس ایک آدمی نے دروازہ ہلایا

فقلت من ھذا فقال عثمان بن عفان فقلت علی رسلک وجئت النبی

میں نے کہا کون ہے اسنے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا تھہر جا اور نبی صلعم سے

صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ائذن وبشرہ بالجنۃ مع بلوی تصیبہ

اصلہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپنے فرمایا اسکو اندر آنے دے اور جنت کی خوشخبری ساتھ ایک بلوے کے جسمیں وہ مبتلا ہوگا سنا دے

فجئت فقلت ادخل ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ مع

میں آکر اسکو کہا کہ اندر آجا اور رسول اللہ صلعم تجھ کو خوشخبری دیتے ہیں بہشت کی ساتھ

بلوی تصیبک فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاھم من الشق

ایک بلوی کے جسمیں تو گرفتار ہوگا وہ آیا اور کنارہ بھرا ہوا پایا پس انکے سامنے دوسری طرف بیٹھ گیا

الآخر قال سعید بن المسیب فاولتھا قبورھم متفق علیہ وزاد فی روایۃ

کہا سعید بن المسیب نے پس تعبیر کیا میں نے اس تنہائی سے قبر انکی کو متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

وامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ الباب وفیھا ان عثمان حین

اور مجھے رسول اللہ صلعم نے دروازہ کی محافظت کا امر کیا اور اس روایت میں ہے کہ جب عثمان کو

بشرہ حمد اللہ تعالیٰ ثم قال اللہ المستعان قولہ وجہ بفتح الواو وتشدید

بشارت دی تو حمد کی اللہ نے اور اللہ المستعان کہا شیخ نے قول اسکا وجہ ساتھ فتحہ واو اور تشدید

الجیم ای توجہ وقولہ بئر اریس ھو بفتح الھمزۃ وکسر الراء وبعدھا یاء

جیم کے یعنے متوجہ ہوا اور قول اسکا بئر اریس ساتھ فتحہ ہمزہ اور کسرہ راء کے اور پیچھے اسکے یاء ہے

مثناۃ من تحت ساکنۃ ثم سین مھملۃ وھو مصروف ومنھم من منع

ساتھ دو نقطوں والے کے نیچے کے ساکن ہے پھر سین ہے مہملہ اور وہ منصرف ہے اور بعضوں نے

صرفہ والقف بضم القاف وتشدید الفاء وھو المبنی حول البئر قولہ

منصرف کہا اور قف ساتھ ضمہ قاف اور تشدید فاء کے اور وہ وہ موضع ہے جو کنویں کے ارد گرد بنا دیا جاتا ہے قول اسکا

صلی رسلات بکسر الراء علی المشہور وقیل بفتحہا ای رفق وعن ابی ہریرۃ

علی مشہور ساتھ کسرہ راء کے مشہور ہے اور بعض نے کہا ساتھ فتحہ اسکے یعنے نرمی کر۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

رضی اللہ عنہ قال کنا نعودا حوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور

ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو بکر رضہ اور عمر رضہ ایک جماعت میں ہمارے ساتھ تھے رسول اللہ صلعم ہم میں سے اٹھکر

من بین اظہرنا فابطأ علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا

چلے گئے اور ہم آہستہ آہستہ لگائی پھر ہمکو خوف ہوا کہ ہماری غیبت میں آپکو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچ جائے اور ہم مضطرب ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے

فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتیت

اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوا تھا پس میں آپکو تلاش کرتا ہوا نکلا حتی کہ میں

حائطا للانصار لبنی النجار فدرت بہ ہل اجد لہ بابا فلم اجد فاذا

انصاری بنی النجار کے باغ میں آیا اور دروازہ کی تلاش میں اسکے گرد پھرا مگر مجھے کوئی دروازہ نظر نہ آیا

ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول الصغیر

اک پانی کے اندر جانیکا رستہ جو باغ کے اندر سے باہر تھا باغ کے اندر جاتا تھا پھر اور معنے ربیع کے جدول صغیر ہیں

فاحفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرۃ

پس میں کچھ ہوکر اس رستہ سے باغ کے اندر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا سامنے فرمایا تو ابو ہریرہ ہے میں نے عرض کی ہاں

فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانک قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطأت

یا رسول اللہ آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ آپ ہمارے درمیان سے اٹھکر چلے گئے اور آپنے بہت دیر لگائی

علینا فخشینا ان تقتطع دوننا وفزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ہذا

پس ہمکو آپکی جان کا خوف ہوا ہم پہلے سب سے پہلے گھبرا کر

الحائط فاحفزت کما یحفز الثعلب وہؤلاء الناس ورائی فقال یا

لومڑی کیطرح ہو کر اس باغ کے اندر آیا اور یہ لوگ میرے پیچھے چلے آتے ہیں آپنے مجھے

ابا ہریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذہب بنعلی ہاتین فمن لقیت من وراء

اے ابو ہریرہ رضہ میری جوتیاں لے جا اور اس باغ سے باہر

ہذا الحائط یشہد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بہا قلبہ فبشرہ بالجنۃ

طرف ہو جس کچھ ملے کہ دل کے یقین سے لا الہ الا اللہ گواہی دے اسکو بہشت کی خوشخبری سنا دے

فا ۱۲ بکسر سے دروازہ

فا ۱۲ اور وجود

وب ۱۲ بسبب

فا ۱۲ یعنی اس کی نشانی کر دیجئے

فا ۱۲ صورت متصور یا ایسا بیان

وذكر الحديث بطوله رواه مسلم النهر الصغير وهو الجدول بفتح
اور حدیث طویل ذکر کی روایت کی یہ مسلم نے۔ نہر صغیر چھوٹی نہر ہے اور اسکو جدول بھی کہتے ہیں ساتھ فتحہ
الجيم كما فسره في الحديث وقوله احتفرت روى بالزاء وبالراء وسأنه
جیم کے جیسا کہ تفسیر کی ہے حدیث میں اور قول اسکا احتفرت دو روایت کیا گیا ساتھ زا کے اور ساتھ راء کے اور شبہ اسکا
بالزاي تضاممت وتصاغرت حتى أمكنني الدخول وعن ابن شماسة قال
ساتھ زاء کے کہا ہے کہ میں اکٹھا ہوا اور اپنے کو چھوٹا بنایا کہ میں اندر جا سکا اور روایت ہے ابن شماسہ سے کہا
حضرنا عمرو بن العاص رضي الله عنه وهو في سياقة الموت يبكي طويلا و
کہ ہم عمرو بن عاص کے پاس آئے اور وہ جان کندن کی حالت میں کہ اپنا منہ دیوار کیطرف کئے ہوئے
حول وجهه الى الجدار فجعل ابنه يقول يا ابتاه أما بشرك برسول الله صلى الله
دیر تک روتے رہے اور اسکے بیٹے نے کہا بیٹا بتاؤ کیا نہیں خبر دی تجھ کو رسول اللہ صلے اللہ
عليه وسلم بكذا أما بشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا فاقبل بوجهه فقال
علیہ وسلم نے کچھ ایسی بشارت نہیں دی کیا رسول اللہ صلعم نے تجھ کو فلاں بشارت نہیں دی اسنے اپنی طرف منہ کر کے کہا کہ
إن أفضل ما نعد شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إني قد
اس بیڑے کا جو ہم تیاری کیلئے طیار کرتے ہیں زا الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے۔ اور مجھ پر
كنت على أطباق ثلاث لقد رأيتني وما أحد أشد بغضا لرسول الله
تین حالت گذری ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ صلعم سے تمام دشمنوں
صلى الله عليه وسلم مني ولا أحب إلي من أن أكون قد استمكنت منه
اور بشرط دستیابی اپنے کو کھل کر تجھ کو جیسا نہیں کوئی مجھ کو پیارا ایسا نہ
فقتلته فلو مت على تلك الحال لكنت من أهل النار فلما جعل الله الإسلام
اگر میں اس حالت پر مرجاتا تو بیشک دوزخیوں سے ہوتا۔ پھر جب اللہ نے میرے
في قلبي أتيت النبي صلى الله عليه فقلت ابسط يمينك فلأبايعك فبسط
دل میں اسلام ڈالا میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپکی بیعت کروں آپنے اپنا ہاتھ پھیلایا
يمينه فقبضت يدي فقال مالك يا عمرو قلت أردت أن أشترط قال
اپنے اپنا ہاتھ دیکھے کہ کھینچ لیا۔ آپنے فرمایا اے عمرو تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں شرط کرنی چاہتا ہوں آپنے فرمایا
تشترط بماذا قلت أن يغفر لي قال أما علمت أن الإسلام يهدم ما كان
کیا شرط کرتا ہے میں نے کہا کہ بخشا جائے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام قبل سب پہلے

قبلہ وان الھجرۃ تھدم ما کان قبلھا وان الحج یھدم ما کان قبلہ وما

کیونکہ ہجرت بھی پہلے گناہ کو معدوم کردیتی ہے۔ اور حج بھی پہلے گناہ کو زائل کرتا ہے

کان احد احب الی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اجل فی عینی

اس حالت میں کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی پیارا نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ کوئی میری آنکھوں میں بزرگ تھا

منہ ولا کنت اطیق ان املأ عینی منہ اجلالا لہ ولو سئلت ان اصفہ

اور یہ طاقت نہ تھی کہ آپکی بزرگی سے اپنی دونوں آنکھیں بھر دوں اور اگر آپکے وصف کرنیکا کوئی مجھ سے سوال کرتا تو میں کبھی

ما اطقتہ لانی لم اکن املأ عینی منہ ولو مت علی تلک الحال رجوت ان اکون

وصف کرنیکی طاقت نہ رکھتا۔ اگر میں اس حال میں مرجاتا کہ مجھے امید ہوتی کہ میں

من اھل الجنۃ ثم ولینا اشیاء ما ادری ما حالی فیھا فاذا انا مت فلا تصحبنی

بہشتیوں سے ہوں تو ظاہر ہے بہت چیزوں کے والی ہوگئے۔ میں نہیں جانتا کہ انمیں میرا کیا حال ہے جب میں مرجاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی

نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری

یا آگ میرے ساتھ ہو اور جب تم مجھے دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھیرو کہ

قدر ما تنحر جزور ویقسم لحمھا حتی استانس بکم وانظر ماذا اراجع رسل

جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمسے انس حاصل کروں اور دیکھ لوں کہ اپنے رب کے بھیجے ہوئے کو کیا جواب دیتا ہوں

ربی رواہ مسلم قولہ شنوا روی بالشین المعجمۃ وبالمھملۃ ای صبوا قلیلا

روایت کی اسکو مسلم نے وقولہ شنوا اسکا شنوا روایت کیا گیا ساتھ شین معجمہ اور مہملہ کے یعنی ڈالو اسکو تھوڑا

واللہ سبحانہ اعلم

اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے

الباب الثامن والتسعون فی وداع الصاحب وصیتہ عند

باب اٹھانوے اپنے دوست کو وداع کرنے اور اسکے حق میں وصیت کرنیکے بیان

فراقہ لسفر او غیرہ والدعاء لہ وطلب الدعاء منہ قال اللہ تعالی و

مفارقت کے سفر یا غیر سفر کی اور اسکے لئے دعا مانگنا اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان میں اور فرمایا اللہ تعالی نے

وصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین

اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے بیٹو اللہ نے چنکر دیا ہے تم کو دین

فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال

پھر نہ مرو مگر مسلمانی پر سے کیا تم حاضر تھے جب وقت

پہنچی یعقوب کو موت جب کہا

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَهَكَ وَإِلَهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ

اپنے بیٹوں کو حکم کیا پھر جو کے بعد میرے تم کس کی بندگی کرو گے بیٹے نے کہا ہم بندگی کریں گے تیرے رب اور تیرے باپ دادا اون کے رب کی کہ ابراہیم

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ

اور اسمٰعیل اور اسحاق ہے ایک رب اور ہم اوسی کے حکم پر ہیں اور احادیث میں سے ہے

فَمِنْهَا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ

منجملہ حدیث زید بن ارقم کی جو رضی اللہ عنہ کہ جو سبقت لے گئی باب اکرام اہل

بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گذر چکی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلعم نے کھڑے ہو کر

فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا

ہمکو خطبہ سنایا پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے

النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ

لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیز

ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا

چھوڑتا ہوں اون میں سے اول تو خدا کی کتاب ہے جسمیں رہنمائی اور ہدایت ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اسکو خوب چمٹ جاؤ

بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي

پس اوسنے کتاب اللہ پر رغبت دلائی اور اوسکی طرف لوگوں کو متوجہ کیا پھر فرمایا اور دوسری بڑی بھاری میرے اہل بیت ہیں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی

أَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

اہل بیت کے متعلق میں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور تفصیل مفصل پہلے گذر چکی۔ اور روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ

اللہ عنہ سے کہا ہم چند آدمی جوان ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پہنچے

مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ہمسن ساتھی اور ہم رہے اوسکے پاس بیس رات اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا

وسلم رحم کرنیوالے نرم دل تھے خیال کیا کہ ہم گھر والوں کے مشتاق ہیں اسلئے آپنے ہم سے سوال کیا کہ تم کن کو گھر میں کس کو چھوڑ کر آئے ہو ہمنے

فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا

آپسے بیان کر دیا آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھر کو لوٹوں میں جا کر گھر والوں میں رہو اور انکو دین سکھلاؤ اور انکو حکم کرو اور نماز

صلوٰۃ کذا فی حین کذا وصلوٰۃ کذا فی حین کذا فاذا حضرت الصلوٰۃ

وقت فلاں نماز اور فلاں وقت فلاں نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے

فلیؤذن لکم احدکم ولیؤمکم اکبرکم متفق علیہ زاد البخاری فی روایۃ

تو تم میں سے کوئی اذان کہا کرے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کیا کرے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے اور جیسا تم نے

لہ وصلوا کما رأیتمونی اصلی قولہ رحیم فیقارب ویقارب وفی روایۃ

پہلے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو۔ قولہ رحیم فیقارب روایت کیا ہے ساتھ قاف اور قاف کے

بقاف وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال استاذنت النبی صلی

ساتھ دو قافوں کے اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے

اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال

اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی پس اذن دیا اور فرمایا کہ ہمیں اپنی دعا میں بھولنا مت۔ پس فرمایا کہ سفر عمرہ کے کرنے والے نے

کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا وفی روایۃ قال اشرکنا یا اخی فی دعائک

اگر مجھ کو اس کی عوض تمام دنیا ملجائے تو بھی ایسی خوشی نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں ہم کو بھی شریک کر لینا۔ روایت

رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن سالم بن

کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے سالم بن عبداللہ بن عمر سے

عبداللہ بن عمر ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یقول للرجل اذا اراد

کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا تو اس کو

ان یسافر ادن حتی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یودعنا فیقول

کہتے کہ میرے نزدیک آ جا تجھ کو وداع کر دوں جیسے رسول اللہ صلعم ہم کو وداع کیا کرتے تھے پس کہتے ہیں کہ

استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک رواہ الترمذی وقال حدیث

میں تیرے دین اور امانت اور تیرے کاموں کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

حسن صحیح وعن عبداللہ بن یزید الخطمی الصحابی رضی اللہ عنہ قال کان

اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یودع الجیش یقول استودع اللہ

رسول اللہ صلعم جب لشکر کو وداع کیا کرتے تو فرماتے میں تمہارا

دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم حدیث حسن صحیح رواہ ابوداود وغیرہ

دین اور امانتیں اور اعمال کے خاتمے اللہ کو سپرد کرتا ہوں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت کی اس کو ابوداؤد وغیرہ نے۔

باسناد صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ

باسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اریدسفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی

علیہ وسلم کے پاس آکر بیان کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے زاد راہ عطا فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تقوی کو تیرا زاد کرے

قال زدنی قال غفر ذنبک قال زدنی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت

اسنے کہا آپ کچھ زیادہ کریں فرمایا تیرے گناہ بخشے اسنے عرض کی کہ آپ زیادہ کریں آپنے فرمایا تو جہاں ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے بھلائی آسان کرے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن

روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب التاسع والتسعون فی الاستخارۃ والمشاورۃ

باب ننانوے استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ وشاورھم فی الامر وقال تعالیٰ وامرھم شوری بینھم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اپنے کام میں مشورہ کیا کر اور فرمایا انکا کام آپس میں مشورہ کرتا ہے

ای یتشاورون فیہ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلے

یعنے مشورہ کرتے ہیں دین کے کام اسکے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو سب

اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلھا کالسورۃ من القرآن

کاموں میں استخارہ کرنا سکھلایا کرتے تھے جیسا قرآن کی ایک سورت ہمکو سکھلاتے

یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل

فرماتے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیئے دو رکعتیں فرض کے سوائے پڑھ لے پھر کہے

اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک

الٰہی میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں تیری علم کے وسیلے سے اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بڑے

العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب

فضل کو سو تو قادر ہے میں کو قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی چیزوں کا دانا ہے

اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ

الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام واسطے میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور انجام

امری او قال عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی

کار میں بہتر ہے یا فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اس میں میرے واسطے برکت

فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو
الٰہی اور اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے حق میں برا ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا
قال عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث
کہا جلد آنے والے امر میں اور دیر سے آنے والے امر میں تو اس کو ہٹا دے مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اس سے اور مقدر کر دے میرے لئے بہتر کام کو جہاں کہیں کہ
كان ثم رضني به قال ويسمي حاجته رواه البخاري
ہو پھر مجھ کو اس سے راضی کر دے راوی نے کہا اور نام لے اپنی حاجت کا بخاری نے اس کو روایت کیا ہے

الباب الحادي بعد المائتين في استحباب الذهاب إلى العيد وعيادة المريض

باب سو اور گیارہویں عید اور بیمار کی پرسش کرنے کے

والحج والغزو والجنازة ونحوها من طريق والرجوع من طريق آخر
اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہا کو ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ لوٹ کر آنے کے بیان میں

لتكثير مواضع العبادة عن جابر رضي الله عنه قال كان النبي
تاکہ عبادت کی جگہوں کی بکثیر ہو جائے اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی
صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخاري
صلعم عید کے دن رستہ کو بدل دیا کرتے تھے روایت کی اس کو بخاری نے

قوله خالف الطريق يعني ذهب في طريق ورجع في طريق آخر وعن
قولہ خالف الطریق یعنی گئے ایک رستے سے اور لوٹے دوسرے رستہ سے انتہا

ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج من
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے

طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس وإذا دخل مكة دخل من
تو طریق الشجرہ سے نکلتے تھے اور جب آتے مدینہ کے رستہ سے آ نکلتے اور جب مکہ میں داخل ہوتے

الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى متفق عليه
تو ثنیہ علیا کے رستہ داخل ہوتے اور ثنیہ سفلی سے نکلتے متفق علیہ

الباب الحادي بعد المائتين في استحباب تقديم اليمين في كل ما

باب دو سو گیارہویں مستحب ہونے داہنی طرف کے داہنی طرف سے

هو من باب التكريم كالوضوء والغسل والتيمم ولبس الثوب و
ابتدا کرنے کے جو باب تکریم کے ہے جیسا وضو غسل تیمم کرنا اور کپڑا اور

النَّعْلِ وَالْخُفِّ وَالسِّرَاوِيلِ وَدُخُولِ الْمَسْجِدِ وَالسِّوَاكِ وَالِاكْتِحَالِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

جوتا موزہ اور پاجامہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخن اتروانا

وَقَصِّ الشَّارِبِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ وَحَلْقِ الرَّأْسِ وَالسَّلَامِ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالْأَكْلِ

اور مونچھ کتروانا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور سر منڈوانا اور نماز سے سلام پھیرنا اور کھانا

وَالشُّرْبِ بِالْمُصَافَحَةِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَالْأَخْذِ وَ

اور پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود کو چومنا اور پاخانہ سے نکلنا اور لینا اور

الْإِعْطَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ فِي مَعْنَاهُ وَيُسْتَحَبُّ تَقْدِيمُ الْيَسَارِ فِي ضِدِّ ذٰلِكَ

دینا وغیرہ ان جیسے کاموں میں اور بائیں کو مخالف کاموں میں مقدم کرنا مستحب ہے

كَالْاِرْتِيَادِ وَالْبُصَاقِ عَنِ الْيَسَارِ وَدُخُولِ الْخَلَاءِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ

جیسے ناک صاف کرنا اور تھوکنا اور پاخانہ میں داخل ہونا اور مسجد سے نکلنا اور

خَلْعِ الْخُفِّ وَالنَّعْلِ وَالسِّرَاوِيلِ وَالثَّوْبِ وَالِاسْتِنْجَاءِ وَنَعْلِ الْمُسْتَقْذَرَاتِ وَ

موزہ وجوتا وپاجامہ اور کپڑا اتارنا اور استنجا کرنا اور مستقذرات کو اور

أَشْبَاهِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ

جو اسی مثل ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیکن جس کو اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا آؤ میرا

اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ الْآيَاتِ وَقَالَ تَعَالٰى فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ وَ

اعمال نامہ پڑھو الآیات۔ اور فرمایا داہنے ہاتھ والے کیا ہیں داہنے ہاتھ والے

أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ

اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ

کہ رسول اللہ صلعم کو داہنی طرف سے کام کرنا سب کام میں محبوب آیا کرتا تھا وضو کرنے اور کنگھی کرنے

وَتَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جوتا پہننے وغیرہ میں۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کا

الْيُمْنٰى لِطَهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتِ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذًى حَدِيثٌ

داہنا ہاتھ وضو اور کھانے پینے کا ہوا کرتا تھا اور بایاں ہاتھ خلا وغیرہ کا ہو قسم اذی سے ہوا کرتا تھا۔ حدیث

صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے باسناد صحیح سے اور روایت ہے ام عطیہ رضؓ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِہٖ زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کے غسل دینے کے وقت انکو فرمایا تھا

اَیْمَانِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

کہ داہنی طرفوں اور وضو کے مقاموں سے نہلانا شروع کریں۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی

رسول اللہ صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے

وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَہُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَہُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ

اور جب اتارے تو بائیں سے پہلے اتارا کرے تاکہ داہنا پاؤں پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں پیچھے ہو۔ متفق علیہ

عَلَیْہِ وَعَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْعَلُ یَمِیْنَہٗ

اور روایت ہے حفصہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم اپنے داہنے ہاتھ کو

لِطَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ وَثِیَابِہٖ وَیَجْعَلُ یَسَارَہٗ لِمَا سِوٰی ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ

کھانے اور پینے اور کپڑے پہننے کیلئے کیا کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو اسکے سوا دوسرے کاموں کیلئے رکھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اور

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِکُمْ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

تم کپڑا پہنو اور وضو کرو تو اپنی داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

بِاَسَانِیْدَ صَحِیْحَۃٍ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم

اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاہَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ

منیٰ میں تشریف لائے پس جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکر مارے پھر منیٰ میں اپنی جگہ میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے کو فرمایا کہ لے لے۔

وَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

اور سر کی داہنی طرف اشارہ کیا پھر بائیں طرف پھر وہ بال لوگوں کو عطا فرمائے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے

لَمَّا رَمَی الْجَمْرَۃَ وَنَحَرَ نُسُکَہٗ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّہُ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ

کہ جب جمرہ کو کنکر مارے اور قربانی کی اور سر منڈانا سر کے داہنی طرف والے حلاق کے آگے کیا اسنے مونڈ دیے بحمر

دَعَا اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَہٗ شِقَّہُ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ

آپنے ابو طلحہ انصاری کو وہ بال عطا فرمائے پھر بائیں طرف آگے کرکے حلاق کو فرمایا کہ مونڈ

فحلقه فاعطاه ابا طلحة فقال اقسمه بين الناس

اُسنے مونڈھ دیا آپ نے وہ بال بھی ابو طلحہ کو دیکر فرمایا کہ لوگوں کو بانٹ دے تو

الباب الثانی بعد المائة فی کتاب الاطعمة وفیہ ابواب

باب ایکسو دو طعام کے آداب کے بیان میں

باب فی التسمیة فی اوله والحمد فی اٰخره عن عمر بن ابی سلمة رضی

باب طعام کے اول بسم اللہ پڑھنے اور آخر الحمد پڑھنے کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ رضہ سے

اللہ عنہما قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ بسم اللہ کر اور داہنے ہاتھ سے

وکل مما یلیک متفق علیہ وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال

اپنے آگے سے کھا متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیذکر اسم اللہ تعالٰی فان

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو اللہ تعالٰی کا نام لیا کرے اور اگر

نسی ان یذکر اسم اللہ تعالٰی فی اوله فلیقل بسم اللہ اوله واٰخره رواه

شروع کرتے وقت اللہ تعالٰی کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ واخرہ کہہ لیا کرے روایت کی یہ

ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن جابر رضی اللہ عنہ

ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے جابر رضہ سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل الرجل بیته فذکر

کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں آتا ہے اور

اللہ تعالٰی عند دخوله وعند طعامه قال الشیطان لا مبیت لکم ولا

اللہ آپنے وقت داخل ہونے کے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہارے لئے رات رہنے کی جگہ ہے اور نہ تم کو

عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ تعالٰی عند دخوله قال الشیطان

رات کا کھانا ہے اور جب گھر میں آپنے وقت اللہ تعالٰی کا نام نہیں ذکر کرتا تو شیطان

ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اسم اللہ تعالٰی عند طعامه قال ادرکتم المبیت

کہتا ہے تمہارے لئے رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے وقت اللہ تعالٰی کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے تم کو جگہ رات رہنے کو اور

والعشاء رواه مسلم وعن حذیفة رضی اللہ عنہ قال کنا اذا حضرنا

کھانا دونوں کے رواہ مسلم اور روایت ہے حذیفہ رضہ سے کہا کہ جب ہم کو

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع ايدينا حتى يبدأ رسول الله
رسول اللہ صلعم کے ساتھ کہانے کا اتفاق ہوجاتا تو ہم کہانے میں ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم فيضع يده وانا حضرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما فجاءت جارية
صلعم پہلے کہانا نہ شروع کرتے اور ایکبار ہم آپکے ساتھ کہانے کو آئے تو ایک لڑکی دوڑتی آئے
كانها تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله
گویا کوئی اسکو دھکیلے لیتا ہے اور بردین اللہ کہانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا رسول اللہ صلعم نے
عليه وسلم يدها ثم جاء اعرابي كانما يدفع فاخذ بيده فقال رسول الله
علیہ وسلم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایسا ہی ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا اور کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا آپنے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر فرمایا
صلى الله عليه وسلم ان الشيطان يستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله تعالى
کہ بیشک شیطان حلال جانتا ہے اس کہانے کو جس پر خدا کا نام نہ لیا جاوے
عليه وانه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فاخذت بيدها فجاء بهذا
اور شیطان اس لڑکی کو ساتھ لیکر آیا تھا کہ اسکے سبب سے اپنے اسکا ہاتھ پکڑا لیا ہے پھر اس
الاعرابي ليستحل به فاخذت بيده والذي نفسي بيده ان يده
اعرابی کو ساتھ لایا تاکہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو میں نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ
في يدي مع يدها ثم ذكر اسم الله تعالى واكل رواه مسلم وعن امية
ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے روایت کی اسکو مسلم نے اور امیہ
ابن مخشي الصحابي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه و
ابن مخشی صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم علیہ و
سلم جالسا ورجل يأكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه الا لقمة فلما رفعها
سلم بیٹھے تھے اور ایک شخص کہاتا تھا اور اس نے اللہ کا نام نہیں لیا تھا یہانتک کہ کہانے میں سے ایک لقمہ باقی رہا جب اسنے وہ لقمہ
الى فيه قال بسم الله اوله واخره فضحك النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال
منہ کیطرف اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ رسول اللہ صلعم ہنسے اور فرمایا
ما زال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه رواه ابو داود
کہ شیطان اسکے ساتھ کہاتا تھا جب اسنے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے سب کہانا جو پیٹ میں سے تھا کے دیا ۱۲ روایت کی اسکو ابوداود
والنسائي وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله
اور نسائی نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم

علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقمۃ
علیہ وسلم اپنے چھ ساتھیوں میں کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں سب کھانا ختم کر دیا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم رواہ الترمذی
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو سب کو کفایت کر جاتا۔ اس حدیث کو ترمذی نے اور
وقال حدیث حسن صحیح وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی
کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
علیہ وسلم کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپ کہتے تھے خدا کو
غیر مکفی ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری وعن معاذ بن انس
شکر ایسی شکر کہ کفایت کرے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے اے ہمارے رب ہمارے تو ہی حمد کے لائق ہے۔ روایت کی اسے بخاری نے۔ اور معاذ بن انس
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طعاما و
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر
الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر
سب تعریف اللہ کو جس نے مجھے یہ طعام کھلایا اور مجھ کو یہ روزی عنایت فرمائی میرے کچھ حول و قوۃ کے میری جانب سے ہو گئے
لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن باب
پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی اسے ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ باب
فیمن لا یعیب الطعام واستحباب تلحسہ وامر بلعقۃ عن ابہر یرۃ رضی اللہ عنہ
طعام کے عیب نہ کرنے اور طعام کو چاٹ لینے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضؓ سے کہا کہ
قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتھاہ اکلہ
رسول اللہ صلعم نے کبھی کھانے کو عیب نہیں کیا اگر
گرھہ ترکہ متفق علیہ وعن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
اس کھانے کی چاہ ہوئی تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضؓ سے کہ نبی
سئل اھلہ الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا بہ فجعل یاکل بقم
صلعم نے
اپنے گھر والوں سے سالن طلب کیا انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ نہیں تو آپ سرکہ منگوا کر کھانا شروع کیا اور فرماتے تھے سرکہ کیا خوب
الادام الخل رواہ مسلم باب فیما یقولہ من حضر
سالن ہے سرکہ کا۔ روایت کی اسے مسلم نے۔ باب اس بیان میں کہ جب کوئی شخص

الطعام وهو صائم اذا لم يفطر عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول
کھانیکو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو جب روزہ نہ توڑ سکے تو کیا کھے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانیکے واسطے بلایا جائے تو قبول کرلے اگر روزہ دار ہو تو اسکے حق میں دعا کرے اگر
وان كان مفطرا فليطعم رواه مسلم قال العلماء معنى فليصل فليدع
روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالیوے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ کہا علماء نے معنی فلیصل یعنی دعا کرے اور
ومعنى فليطعم فليأكل باب فيما يقوله من دعي الى طعام فتبعه غيره
فلیطعم یعنی کھانا کھاوے۔ یہ باب اس بیان میں کہ اگر کوئی شخص کھانیکو بلایا جائے اور کوئی دوسرا بدون بلائے آجائے تو کیا کہے
عن ابي مسعود البدري رضي الله عنه قال دعا رجل النبي صلى الله
روایت ہے ابو مسعود بدری سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو طعام کیلئے
عليه وسلم لطعام صنعه له خامس خمسة فتبعهم رجل فلما بلغ الباب
بلایا آپ پانچ آدمیوں سے پانچویں اسکے پیچھے ایک آدمی آگیا جب دروازے پر
قال النبي صلى الله عليه وسلم ان هذا تبعنا فان شئت ان تاذن له وان
تو آپ نے صاحب دعوت کو کہدیا کہ یہ شخص ہمارے پیچھے چلا آیا ہے اگر تو چاہے اسکو اذن دے اگر تو چاہے پھر واپس چلا جائے
شئت رجع قال بل اذن له يا رسول الله متفق عليه باب في الاكل مما
اسنے کہا یا رسول اللہ بلکہ اسکو اذن دیا متفق علیہ باب اپنے سے
يليه وعظه وتاديبه من يتبرى اكله عن عمر بن ابي سلمة رضي الله
قریب کھانے اسکی تادیب و تعلیم کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے
عنهما قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي
کہا میں نے کہا میں رسول اللہ کی گود میں لڑکا تھا اور کھانے پر میرا ہاتھ جدھر چاہتا تھا ادھر پھرتا تھا
تطيش في الصحفة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام سم الله و
آپ نے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالے کا
كل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه قوله تطيش بكسر الطاء وبعدها
اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اپنے آگے سے کھا متفق علیہ قولہ تطیش بکسر طا کے بعد
ياء مثناة من تحت مشددة ثم شين معجمة اي تذهب الى نواحي الصحفة ومن جميع
یا ہے نقطہ والی پھر شین سے یعنی گھومتا تھا اور دائر ہوتا تھا کاسے کے کناروں کے طرف

ابن الاکوع رضی اللہ عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابن الاکوع رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا
وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت فما منعہ
وسلم نے اسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا تو کھا سکے۔ پھر طاقت نہ ہوئی اور کبر نے اسکو
الا الکبر فرفعہا الی فیہ رواہ مسلم باب فی النہی عن القران بین
روکا تو اس نے ہاتھ کو منہ تک اٹھا لیا۔ روایت کیا اسکو مسلم نے باب جامع نہی آدمی کو کھانے میں دو دو کھجور
تمرتین ونحوہما اذا اکل جماعۃ الا باذن رفقتہ عن جبلۃ بن سحیم قال
دو دو یا زیادہ ایک دفعہ کھانے سے بجز اجازت ساتھیوں کے۔ روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہا کہ ہم کو
اصابنا عام سنۃ مع ابن الزبیر فرزقنا تمرا وکان عبد اللہ بن عمر رضی
عبد اللہ بن زبیر کے ساتھ قحط سالی آئی ہم کو کھانے کو کھجوریں دی گئیں ہم کھاتے تھے اور عبد اللہ بن عمر
عنہما یمر بنا ونحن نأکل فیقول لا تقارنوا بین تمرتین فان النبی صلی اللہ
اس حالت میں ہمیں گزرتے اور ہمکو کہا کرتے کہ تم دو دو کھجور ایک دفعہ نہ کھاؤ کہ نبی صلے اللہ علیہ
علیہ وسلم نہی عن القران ثم یقول الا ان یستاذن الرجل اخاہ متفق علیہ
وسلم نے منع کیا ہے ایسے منع فرمایا ہے پھر کہا مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی دل سے اجازت لیوے۔ متفق علیہ
باب ما یقولہ ویفعلہ من یاکل ولا یشبع عن وحشی بن حرب رضی
باب اس امر کے بیان میں کہ جو شخص کھانا کھائے اور اسکا پیٹ نہ بھرے تو کیا کرے۔ روایت ہے وحشی بن حرب سے
اللہ عنہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا
کہ رسول اللہ صلعم کے یاروں نے کہا یا رسول اللہ ہم
ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم
کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا شاید تم اپنے اپنے کھانے جدا جدا کھاتے ہو انہوں نے کہا ان آپ نے فرمایا کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور
واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ رواہ ابو داود باب الامر بالاکل عن جانبہ
اللہ کا نام لیا کرو کہ تمہارے لئے اس کھانے میں برکت ہو جائیگی۔ روایت کیا اسکو ابو داود نے۔ باب ہر شخص کو کھانے میں برتن کے ایک طرف سے
القصعۃ والنہی عن الاکل من وسطہا فیہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل
کھانے اور اسکے درمیان سے کھانے کی نہی کے بیان میں ان حدیثوں میں سے ہے یہ قول علیہ السلام کا
مما یلیک متفق علیہ کما سبق وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن
کہ اپنے آگے سے کھاؤ متفق علیہ جیسا گذرا۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البرکۃ تنزل وسط الطعام فکلوا من حافتیہ
نبی صلعم نے کہ برکت طعام کی وسط میں نازل ہوتی ہے پس طعام کے کناروں سے کھایا کرو

ولا تاکلوا من وسطہ رواہ ابوداود والترمذی وقال حدیث حسن صحیح
اور وسط میں سے مت کھایا کرو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وعن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر رض سے کہا کہ نبی صلعم کے پاس

قصعۃ یقال لہا الغراء ویحملہا اربعۃ رجال فلما اضحوا وسجدوا الضحی
ایک قصعہ تھا کہ اسکو غرا کہا جاتا اسکو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے جب صبح کی انہوں نے اور چاشت کی نماز پڑھ لی تو

اتی بتلک القصعۃ یعنی وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا اجثا رسول
قصعہ کو لایا گیا یعنی ثرید کیا ہوا تھا پس سب اسپر جمع ہو گئے جب بہت ہو گئے تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ہذہ الجلسۃ قال رسول اللہ صلی اللہ
اللہ صلعم زانو پر ہو کر بیٹھ گئے ایک بدوی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال رسول
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بندہ کریم بنایا ہے اور جبار سرکش متکبر نہیں بنایا پھر رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من حوالیہا ودعوا ذروتہا یبارک فیہا رواہ ابوداود
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ کنارہ سے اور چھوڑ دو اسکی چوٹی برکت کی جائے گی روایت کی ابو داؤد نے

باسناد صحیح ذروتہا اعلاہا بکسر المذال وضمہا باب کراہیۃ الاکل
اسناد صحیح سے ذروتہا اونچائی اوسکی ساتھ کسرہ ذال کے اور ضمہ اسکے ہے باب مکروہ ہونا کھانے کے

متکئا عن ابی جحیفۃ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
تکیہ لگا کر ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا رواہ البخاری قال الخطابی لمتکئ
اللہ صلعم نے نہیں کھاتا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ روایت کی یہ بخاری نے کہا خطابی نے تکیہ کرنے والے سے مراد

ہہنا ہو الجالس معتمدا علی وطاء تحتہ قال وارادانہ لا یقعد علی الوطاء
اس جگہ بیٹھنے والا ہے تکیہ کر کے اوپر بچھونے کے جو تلے اسکے ہو کہا اور ارادہ کیا حضرت صلعم نے یہ کہ نہ بیٹھے بچھونے اور

والوسائد کفعل من یرید الاکثار من الطعام بل یقعد مستوفزا لا مستوطئا
سرہانوں پر جیسے کام ہو اس شخص کا جو چاہتا ہے بہت کھانا طعام کا بلکہ بیٹھے پاؤں آرام نہ راحت پکڑ کے وہ

وَيَأْكُلُ بُلْغَةً هٰذَا كَلَامُ الْخَطَّابِيِّ وَأَشَارَ غَيْرُهُ عَلَى أَنَّ الْمُتَّكِئَ هُوَ الَّذِي يَأْكُلُ
جنبه والله اعلم وعن انس رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم جالسا مقعيا يأكل تمرا رواه مسلم المقعي هو الذي يلصق
اليتيه بالأرض وينصب ساقيه باب استحباب الأكل بثلثة
اصابع واستحبابها لعق الأصابع وكراهية مسحها قبل لعقها واستحبابها
لعق القصعة واخذ اللقمة التي تسقط منه وأكلها وجواز مسحها بعد
اللعق بالساعد ونحوه وغيرهما عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا أكل احدكم طعاما فلا يمسح
اصابعه حتى يلعقها او يلعقها وعن كعب بن مالك رضي الله
عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بثلث اصابع فاذا
فرغ لعقها رواه مسلم وعن جابر رضي الله عنه ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم امر بلعق الاصابع والقصعة وقال انكم لا تدرون في
اي طعامكم البركة رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه

قال اذا وقعت لقمة احدكم فليأخذها فليمط ما كان بها من اذى وليأكلها
فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسکو اٹھالے اور کچھ الائش مٹی وغیرہ جو اسکے ساتھ لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور وہ

ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى يلعق اصابعه فانه لا
تم شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور انگلیوں کے چاٹنے سے پہلے ہاتھ رومال سے نہ پونچھے اسلئے کہ تم

يدري في اي طعامه البركة رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله
جانتا کہ کونسے کھانے میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم قال ان الشيطان يحضر احدكم عند كل شيء من شانه حتى يحضره
وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے سب کاموں میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک

عند طعامه فاذا سقطت لقمة احدكم فليأخذها وليمط ما كان بها من
کہ کھانے پر بھی حاضر ہوتا ہے جب تم میں کسی کا لقمہ گر جائے تو اسکو اٹھا کر جو کچھ اسکو

اذى ثم ليأكلها ولا يدعها للشيطان فاذا فرغ فليلعق اصابعه فانه
الائش لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے جب فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لیا کرے کیونکہ اسکو

لا يدري في اي طعامه البركة رواه مسلم وعن انس رضي الله عنه
معلوم نہیں کہ کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل طعاما لعق اصابعه
کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے

الثلث وقال اذا سقطت لقمة احدكم فليأخذها وليمط عنها الاذى
اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے پس چاہئے اسکو اٹھالے اور اس سے الائش دور کرکے

وليأكلها ولا يدعها للشيطان وامر ان تسلت القصعة وقال انكم لا
کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور ہمکو امر کیا کہ ہم رکابی کو پونچھ لیا کریں اور فرمایا کہ تم نہیں

تدرون في اي طعامكم البركة رواه مسلم وعن سعيد بن حارث قال
جانتے کہ تمہارے کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے سعید بن حارث سے کہ

سالت جابرا رضي الله عنه عن الوضوء مما مست النار فقال قد كنا زمن النبي
میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں فرمایا کہ ہم زمانہ نبی

صلى الله عليه وسلم لا نجد مثل ذلك الطعام الا قليلا فاذا نحن وجدناه لم يبزنا
صلعم کے وقت ایسے طعام کم ملا کرتا تھا جب ہم کو کہیں مل جاتا تو ہمارے پاس

مَنَادِيلُ إِلَّا أَكْفَنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہاتھوں اور بازوؤں اور قدموں کے سوا رومال نہیں رکھتے تھے پھر ہم کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب کھانے پر آدمی زیادہ کرنے کے بیان میں۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دو آدمی کا کھانا تین آدمی کو کفایت کرتا ہے اور تین آدمی کا کھانا

كَافِي الْأَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

چار کو کافی ہے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ

اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو آدمی کا کھانا

يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي ثَمَانِيَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار آدمی کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب ایسو تین پینے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب برتن سے باہر تین بار سانس لینے کے مستحب ہونے کے بیان میں اور برتن کے اندر سانس لینے کی کراہت میں

وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْأَيْمَنِ فَالْأَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اور برتن کو جہاں سے شروع ہوا اس سے داہنی طرف کو پھیرنے کے مستحب ہونے کے بیان میں۔ انس رضی سے روایت ہے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ نبی رسول اللہ صلعم سے کہ تھے دم لیتے تھے درمیان پانی پینے کے تین بار۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

برتن کے باہر دم لیتے تھے۔ اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ

فرمایا کہ نہ پیو تم ایک ہی دم سے مت پیا کرو جیسے اونٹ پیتا ہے لیکن پیا کرو دو دو اور

وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

تین تین دم لیکر پیا کرو۔ اور جب تم پی چکو برتن سے منہ کو تو بسم اللہ کہا کرو اور جب منہ سے الگ کرو تو الحمد للہ کہا کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی

حسن ہے اور روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلعم نے

ان ینفس فی الاناء متفق علیہ یعنی ینفس فی نفس الاناء وعن

برتن میں دم پھونکنے سے منع کیا۔ متفق علیہ دم پھونکنے برتن کے اندر میں دم لینے سے منع کیا۔ اور روایت ہے انس

انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب

رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا ہوا تھا حاضر کیا گیا

بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابو بکر رضی اللہ عنہ فشرب

اور آپ کی داہنی جانب ایک دیہاتی اور بائیں جانب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے آپ نے پی لیا

ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن متفق علیہ قولہ فشرب

پھر دیہاتی کو اور فرمایا داہنی طرف پھر داہنی طرف والے متفق علیہ قولہ فشرب یعنے

ای خلط وعن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

ملایا گیا۔ اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منہ وعن یمینہ غلام وعن یسارہ

علیہ وسلم کے پاس پینے کی چیز حاضر کی گئی آپ نے پی اور آپ کے داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ اور بائیں طرف

اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی ہؤلاء فقال الغلام لا

بوڑھے آدمی بیٹھے تھے آپ نے لڑکے کو کہا کہ تو مجھے مناسب ہے کہ میں ان بوڑھوں کو دوں لڑکے نے کہا نہیں

واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا فتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو تجھ سے آپ حصے سے وہ میں کسی کو دونگا۔ پس رسول اللہ صلعم نے اسکے ہاتھ میں رکھ دیا۔ متفق

فی یدہ متفق علیہ تلہ ای وضعہ وہذا الغلام ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما

علیہ رکھ دیا۔ اور وہ لڑکا ابن عباس رضی اللہ عنہما تھا۔

باب کراہۃ التنفس فی الاناء ونفخہ وذکرہ وبیان انہ کرامۃ

برتن وغیرہ کے منہ میں سے پھونکنے کی کراہت کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں کہ یہ کراہت

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ یعنی ان تکسر افواہہا وتشرب منہا شفی

علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ توڑ کر پینے سے یعنی یہ کہ توڑ کر اس میں اپنا منہ

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

علیہ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْ فِيْ السِّقَاءِ وَالْقِرْبَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اُمِّ ثَابِتٍ كَبْشَةَ

وسلم نے مشکیزہ اور مشک کے موہنہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے متفق علیہ اور روایت ہے ام ثابت کبشہ

بِنْتِ ثَابِتٍ اُخْتِ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ

بیٹی ثابت کی سے جو بہن ہے حسان بن ثابت کی راضی ہو اللہ ان دونوں سے کہا

عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَائِمًا

کہ پھول دی صلعم میرے ہاں تشریف لائے اور مشک لٹکی ہوئی کے موہنہ سے آپ نے کھڑے کھڑے موہنہ لگا کر پانی پیا

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَمَّا

پھر اٹھ کر مشک کے موہنہ جہاں آپ کا موہنہ لگا تھا کاٹ لیا ترمذی نے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اسنے

قَصُّهَا لِتَحْفَظَ مَوْضِعَ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَتَبَرَّكَ بِهٖ وَ

اسکے کاٹ لیا کہ رکھے موہنہ لگنے کی جگہ تبرک کرنے اپنے پاس محفوظ رکھے اور

نَصُوْنَهٗ عَنِ الِابْتِذَالِ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَحْمُوْلٌ عَلٰى بَيَانِ الْجَوَازِ وَالْحَدِيْثَانِ

اسکی بے ادبی سے اور یہ حدیث جواز پر محمول ہے اور پہلی دونوں حدیثوں میں

السَّابِقَانِ لِبَيَانِ الْاَكْمَلِ وَالْاَفْضَلِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بَابُ كَرَاهَةِ النَّفْخِ فِي

افضلیت کا بیان ہے واللہ اعلم باب پانی وغیرہ پینے کی چیز میں پھونک مارنے

الشَّرَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

کراہت میں ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ اَرَاهَا فِي الْاِنَاءِ

علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے نہی فرمائی ایک آدمی نے کہا میں برتن میں تنکے دیکھتا ہوں

فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ

کہا اسکو گرا دے کہا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا فرمایا اپنے موہنہ سے پیالہ علیحدہ کر دیا کر

فِيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ

منہ سے ترمذی نے روایت کی اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہی فرمائی اس سے کہ برتن میں دم لیا جائے یا پھونک ماری جائے

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب بیان جواز الشرب قائما و

رواہ الترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہو کر پینے کے جواز کے بیان میں اور

بیان ان الاکمل والافضل الشرب قاعدا فیہ حدیث انس السابق

اس امر کے بیان میں کہ بیٹھ کر پینا افضل ہے اس مضمون میں انس کی حدیث جو پہلے گزر چکی ہے

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سقیت النبی صلی اللہ علیہ و

اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ

سلم من زمزم فشرب وھو قائم متفق علیہ وعن الزہری سبرۃ

وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پی لیا متفق علیہ اور روایت ہے زہری سے

رضی اللہ عنہ قال اتی علی باب الرحبۃ فشرب قائما وقال رایت

رضی سے کہا کہ علی رضی باب الرحبۃ میں آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما رایتمونی فعلت رواہ البخاری

رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا جیسا تم مجھے کرتے دیکھتے ہو روایت کی یہ بخاری نے

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کنا نعد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم ناکل ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام رواہ الترمذی وقال

وسلم کے وقت چلتے پھرتے کھایا کرتے تھے اور کھڑے پیا کرتے تھے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن صحیح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ

حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اسنے اپنے دادا سے کہا کہ میں

عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا رواہ

نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پی کرتے تھے روایت کی

الترمذی وقال حدیث حسن صحیح وعن انس رضی اللہ عنہ عن النبی

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے انس رضی سے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم اتہ نہی ان یشرب الرجل قائما قال قتادۃ فقلنا

صلعم نے اس امر سے نہی فرمائی ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے قتادہ نے کہا ہم نے انس سے کہا کہ

فالاکل قال ذاک اشر او اخبث رواہ مسلم وفی روایۃ لہ ان قتادۃ

پھر کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے تو کہا کہ وہ اس سے بھی برا اور خبیث تر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ قتادہ نے

اللہ علیہ وسلم زجر عن الشرب قائما وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال

اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے زجر فرمایا ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیوے اور جو بھول جائے تو چاہیے کہ قے کر دیا کرے

فلیستقیء رواہ باب استحباب کون ساقی القوم اخرہم شربا عن ابی

روایت کی یہ مسلم نے قتادہ باب اس امر کے بیان میں کہ لوگوں کے پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرے ابو

قتادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم اخرہم

قتادہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے پیچھے پیوے

یعنی شربا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب جواز الشرب

پیتے پینے میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب سونے چاندی

من جمیع الاوانی الطاہرۃ غیر الذہب والفضۃ وجواز الکوع وہو الشرب

کے برتنوں کے سوا دوسرے سب برتنوں میں بشرطیکہ پاک ہو پینے کے جواز میں

بالفم من النہر وغیرہ بغیر اناء ولا ید وتحریم استعمال اواني الذہب والفضۃ

دریا وغیرہ سے منہ لگا کر بدون برتن میں لینے اور بدون ہاتھ لگائے پینے کی جواز میں اور کھانے پینے اور طہارت

في الشرب والاکل والطہارۃ وسائر وجوہ الاستعمال عن انس رضی اللہ عنہ

وغیرہ وجوہ استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال کرنے کھانے کی حرمت کے بیان میں انس رضی سے

قال حضرت الصلوۃ فقام من کان قریب الدار الی اہلہ وبقی قوم

کہا کہ نماز کا وقت آ گیا اور سو جو گھر والے اپنے اپنے گھر کو چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے پس

فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمخضب من حجارۃ فصغر المخضب ان

رسول اللہ صلعم کے پاس ایک گن پیچھے کا ظرف لایا گیا مخضب چھوٹا نکلا اس سے

یبسط فیہ کفہ فتوضا القوم کلہم قالوا کم کنتم قال ثمانین وزیادۃ

کہ اس میں اپنا ہاتھ پھیلا سکیں پس سب لوگوں نے وضو کر لیا لوگوں نے پوچھا تم کتنے تھے اس نے کہا اسی سے کچھ زیادہ تھے

متفق علیہ وہذہ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ ولمسلم ان النبی صلی اللہ

متفق علیہ اور یہ بخاری کی روایت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم دعا بانائہ من ماء فاتی بقدح رحراح فیہ شیء من ماء فوضع

نے پانی کا برتن منگوایا پس ایسا برتن لایا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا حاضر کیا گیا۔

توضأ اصابعه فيه قال انس فجعلت انظر الى الماء ينبع من بين اصابعه
رسول اللہ صلعم نے اپنی انگلیاں حسین مکہ میں رکھیں انس نے کہا میں پانی کی طرف دیکھتا تھا کہ انگلیوں میں سے جوش مار کر نکلتا تھا

فحزرت من توضأ ما بين السبعين الى الثمانين وعن عبد الله بن
پھر جتنے وضو کرنے والوں کو دیکھا تو ستر سے اسی تک کے درمیان تھے اور روایت ہے عبداللہ بن

زيد رضي الله عنه قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم فاخرجنا له ماء
زید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلعم ہمارے ہاں تشریف لائے ہمنے آپکے لیے

في تور من صفر فتوضأ رواه البخاري الصفر بضم الصاد ويجوز كسرها
ایک کٹورے میں پانی نکالا اس سے آپنے وضو کیا روایت کیا بخاری نے۔ صفر ساتھ ضمہ صاد کے اور جائز ہے کسرہ اسکا اور وہ

وهو النحاس والتور كالقدح وهو بالتاء المثناة من فوق وعن جابر
ایک قسم کا پیتل ہے اور تور قدح کیطرح ہے اور وہ ساتھ تاء دو نقطے والے کے ہے اوپر کی جانب سے۔ اور جابر

رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على رجل من الانصار
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک انصاری کے گھر تشریف لائے اور آپکے

ومعه صاحب له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كان عندك
ساتھ ایک یار تھا رسول اللہ صلعم نے اس انصاری کو فرمایا اگر تیرے

ماء بات هذه الليلة في شنة والا كرعنا رواه البخاري الشن القربة
مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے تو دے ورنہ ہم موجود ہو کر پی لینگے۔ روایت کی یہ بخاری نے شن مشکیزہ کو کہتے ہیں

وعن حذيفة رضي الله عنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم نهانا
اور روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

عن الحرير والديباج والشرب في انية الذهب والفضة وقال هي
ریشم اور دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ چیزیں

لهم في الدنيا وهي لكم في الاخرة متفق عليه وعن ام سلمة رضي الله
دنیا میں انکے لئے ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں مہیا کئے ہیں متفق علیہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الذي يشرب في انية الذهب
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص سونے

والفضة انما يجرجر في بطنه نار جهنم متفق عليه وفي رواية لمسلم ان
چاندی کے برتن میں پیتا ہے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالتا ہے یعنی متفق علیہ اور مسلم کی روایت ہے کہ

الَّذِی یَاکُلُ اَوْ یَشْرَبُ فِی اٰنِیَۃِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَفِی رِوَایَۃٍ لَہٗ مَنْ شَرِبَ

کہ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھائے یا پیوے۔ اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص

فِی اِنَاءٍ مِنْ ذَھَبٍ اَوْ فِضَّۃٍ فَاِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِی بَطْنِہٖ نَارًا مِّنْ جَھَنَّمَ

سونے یا چاندی کے برتن میں پیوے تو سوا اسکے نہیں کہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈھونک ڈھونک کر بھرتی

اَلْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِی کِتَابِ اللِّبَاسِ وَفِیْہِ اَبْوَابٌ

باب چوتھا ایکسو چار لباس کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں

بَابٌ فِی اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْاَبْیَضِ وَجَوَازِ الْاَحْمَرِ وَالْاَخْضَرِ وَالْاَصْفَرِ

باب سفید کپڑا پہننے کے استحباب کے بیان میں اور سرخ اور سبز اور زرد

وَالْاَسْوَدِ وَجَوَازِہٖ مِنْ قُطْنٍ وَّکَتَّانٍ وَّشَعْرٍ وَّصُوْفٍ وَّغَیْرِھَا اِلَّا الْحَرِیْرَ

اور سیاہ کپڑے کے جواز میں اور روئی اور کتان اور بال اور اون وغیرہا کی چیز کے سوا کے جائز ہونے کے بیان میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَ

کہا اللہ تعالیٰ نے اے اولاد آدم کی ہمنے اتاری واسطے تمہارے کپڑا کہ چھپاوے تمہارے بھید اور

رِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ

روغن اور کپڑا جو بہتر ہے کہ ہیزگاری کا سو بہتر ہے۔ فرمایا اور بنا دیے تمکو کرتے جو بچاویں

وَسَرَابِیْلَ تَقِیْکُمْ بَاْسَکُمْ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ

اور کرتے جو بچاویں لڑائی کے اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑوں کو اپنا لباس بناؤ کہ بہتر ہے

ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ

کپڑوں میں سے اور ان سے اپنا مردوں کو کفن دیا کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَعَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

حسن صحیح ہے۔ اور سمرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ رَوَاہُ

علیہ وسلم تم سفید لباس پہنو کہ وہ پاکیزہ اور ستھرا ہے اور اسی میں مردوں کو کفن دیا کرو روایت کی یہ

النَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نسائی اور حاکم نے اور کہا اسکی سند صحیح ہے اور روایت ہے براء رضہ سے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربوعا وقد رأيته في حلة حمراء

کہا کہ رسول اللہ صلعم میانہ قد تھے اور بیٹھے دیکھا آپکو سرخ جوڑے میں

فما رأيت شيئا قط احسن منه متفق عليه وعن ابي جحيفة وهب بن

نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی اس حضرت سے بہتر۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رض سے

عبد الله رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وهو

کہ رسول اللہ صلعم کو بیٹھے مکہ میں ابطح میں سرخ خیمہ جس چمڑے سے بنا ہو اٹھا دیکھا

بالابطح في قبة له حمراء من ادم فخرج بلال بوضوءه فمن نائح وبائل

دیکھا کہ بلال وضو کا پانی لایا۔ پس لیجانے انہیں سے وضو کا فضل کوئی اوپر پھینکتے تھے اور لیجانے اوروں کو ہاتھوں کو پانی کی طراوت لیکر پوچھ رہے ہیں

فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء كاني انظر الى بياض ساقيه

کو نکلا نبی۔ پس رسول اللہ صلعم سرخ جوڑا پہنکر نکلے کویا میں اپنی دونوں ساق کی سفیدی کو دیکھتا ہوں پس

فتوضا وادن بلال فجعلت اتتبع فاه ههنا وههنا يقول يمينا وشمالا حي على

آپنے وضو کیا اور بلال نے آذان کہی میں انکے منہ کو ادھر ادھر داہنے بائیں حی علی الصلاۃ

الصلوة حي على الفلاح ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلى يمر بين يديه

حی علی الفلاح کہنے میں پھیرتا ہوا دیکھتا تھا۔ پھر آپکے لئے نیزہ گاڑا گیا آپنے آگے بڑھکر نماز پڑھی اور

الكلب والحمار لا يمنع متفق عليه العنزة بفتح النون نحو العكازة وعن

کتا اور گدھا آپکے آگے گذرتے تھے کوئی انکو منع نہیں کرتا متفق علیہ۔ عنزہ ساٹھ انگوٹھوں کے مانند ہے پچھے کے

ابي رمثة رفاعة التميمي رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله

راویت ہے ابو رمثہ رفاعہ تیمی رض سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا او۔

عليه وسلم وعليه ثوبان اخضران واه ابو داود والترمذي باسناد صحيح

اس وقت آپ پر دو کپڑے سبز رنگ کے تھے روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے ساتھ اسناد صحیح کے

وعن جابر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم

اور جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فتح مكة وعليه عمامة سوداء رواه مسلم وعن ابي سعيد عمرو بن حريث

فتح مکہ کے دن مکہ میں آئے اور آپکے سر مبارک پر سیاہ دستار تھی روایت کی اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو سعید عمرو بن حریث

رضي الله عنه قال كاني انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه

رض سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عِمَامَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ وَقَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ

جب آپکے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور آپ نے دونوں کنارے آپکے کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَعَنْ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپکے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور روایت ہے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثَةِ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑے

أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سفید رنگ سحول میں کہ روئی سے بنے ہوئے تھے کفن دیئے گئے تھے انمیں کرتہ اور پگڑی نہ تھی متفق علیہ

اَلسَّحُولِيَّةُ بِفَتْحِ السِّينِ وَضَمِّهَا وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ يُنْسَبُ إِلَى سَحُولَ قَرْيَةٍ

سحولیہ ساتھ فتحہ سین اور ضمہ اسکے کے اور ضمہ حا بہملتین کے منسوب ہے طرف سحول کے ایک گاؤں ہے

بِالْيَمَنِ وَالْكُرْسُفُ الْقُطْنُ وَعَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

یمن میں اور کرسف روئی ہے اور اسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْمِرْطُ بِكَسْرِ الْمِيمِ وَهِيَ لِسَاءٍ وَالْمِرْ

نکلے اور آپ پر ایک کملی سیاہ بالوں سے بنا ہوا تھا مرط بکسر میم کے اور مرحل بالحاء المہملۃ اور روایت ہے

بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الَّذِي فِيهِ صُوَرُ رِحَالِ الْإِبِلِ وَهِيَ الْأَكْوَارُ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ

جسمیں اونٹ کے زین کی صورتیں بنی تھیں اور زین کو ارحال اور روایت ہے مغیرہ بن

بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

شعبہ رضی اللہ عنہ کہا کہ تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات

لَيْلَةٍ فِي مَسِيرَةٍ فَقَالَ لِي أَمَعَكَ مَاءٌ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتّٰى

ایک سفر میں آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ پانی ہے میں نے عرض کی ہاں ہے آپ اونٹ سے اترے اور

تَوَارٰى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ

رات کی اندھیری میں اوجھل ہو گئے کہ آنکھ کسی کو نہ دیکھ سکے پھر تشریف لائے میں آپ پر پانی ڈالا آپنے منہ دھویا

وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا

اور اپنے اوپر کا جبہ آپ سے آستینوں سے ہاتھ نہ نکال سکتے تھے تنگ ہونے کے

مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ

نیچے سے آخر ہاتھ نکالکر ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا پھر میں آپکے موزے اتارنے کے لئے جھکا

فَقَالَ كَذَبْتُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

آپ نے فرمایا جھوٹ کہتے ہو میں نے جب پہنائے تھے پاک تھے آپ نے اوپر مسح کیا متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَمَّا هٰذِهِ الْقِصَّةُ

روایت میں ہے اور آپ پر جبہ شامی تنگ آستین والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ

كَانَتْ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَمِيصِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

غزوہ تبوک میں تھا باب کرتا پہننے کے مستحب ہونے میں روایت ہے ام سلمہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں سے کرتا محبوب تھا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ صِفَةِ طُولِ

روایت کی اس کو ابوداؤد و ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے باب کرتہ

الْقَمِيصِ وَالْكُمِّ وَالْإِزَارِ وَطَرَفِ الْعِمَامَةِ وَتَحْرِيمِ إِسْبَالِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

اور آستین اور پہنچہ اور دستار کے کنارہ کی درازی کے بیان میں اور ان میں سے کسی کو

عَلَى سَبِيلِ الْخُيَلَاءِ وَكَرَاهَتِهِ مِنْ غَيْرِ خُيَلَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ

تکبر کی وجہ سے لٹکانے کی تحریم اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت کے بیان میں روایت ہے اسماء بنت یزید انصاریہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین

الرُّسْغِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

پہنچہ تک تھی روایت کی اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا گھسیٹتا کرے قیامت کے دن

اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ

خدا اس کی طرف نظر رحمت نہ کریگا ابوبکر رضہ نے کہا یا رسول اللہ

إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میرا تہبند ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ اسکا خیال رکھوں آپ نے فرمایا

وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى مُسْلِمٌ بَعْضَهُ وَعَنْ

تو ان میں سے نہیں جو تکبر سے یہ کام کیا کرتے ہیں روایت کی اس کو بخاری نے اور مسلم نے بعض اس روایت کو ہے اور

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن

اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

خدا تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہ کریگا جو اپنا ازار کبر و غرور سے لٹکا کر چلتا ہو متفق علیہ اور اسی کو روایت کیا ہے بخاری نے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے ۔ متفق روایت کی یہ بخاری نے اور ابوذر رضؓ

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَّا

سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں

یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

جن سے خدا کلام نہ کریگا قیامت کے دن اور نہ انکی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور انکو گناہوں سے پاک نہ کریگا اور انکو عذاب دردناک ہے

قَالَ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَ

ابوذر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اسکو تین بار پڑھا ۔ ابوذر نے کہا وہ نامراد ہوئے اور ابوذر رضؓ

خَسِرُوْا مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ

ہلاک ہوگیا ۔ پڑا کون ہیں وہ لوگ یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا ایک ازار لٹکانیوالا دوسرا احسان جتلانے والا تیسرا جھوٹی

بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ

قسم کی گرم بازاری کرنے والا ۔ پھر بھی صلعم کہا کرتے ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لٹکانا ازار اور کرتہ اور پگڑی میں ہے جو شخص

جَرَّ شَیْئًا خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

تکبر سے لٹکائے قیامت کو خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت کی نہ کریگا ۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اسناد

بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ اَبِیْ جُرَیٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَجُلًا

صحیح سے ۔ اور روایت ہے ابوجری جابر بن سلیم رضؓ سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ

یَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَاْیِهٖ لَا یَقُوْلُ شَیْئًا اِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا

اسکی رائے کیطرف پھر جاتے ہیں اور اسکی رائے کو صواب سمجھتے ہیں اور اسپر عمل کرتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَیْنِ قَالَ

اللہ کا رسول ہے میں نے دوبارہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپنے فرمایا

لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الموتى قل السلام عليك قال قلت انت

علیک السلام مت کہہ کہ علیک السلام مرے ہوؤں کا سلام ہے السلام علیک کہا کرتا ہے بیان کرتا ہے

رسول الله قال نا رسول الله الرجل اذا اصابك ضر فدعوته كشف عنك واذا اصابك

کہ بیٹھے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں فرمایا ہیں اس اللہ کا رسول ہوں کہ جب کبھی تجھ پر مشکل آ پڑے

عام سنة فدعوته انبتت لك واذا كنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته

اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تیرے لئے کھاس اگا دے اور جب کسی جنگل میں تیرا اونٹ کھو جائے اور تو اس سے دعا مانگے

ردها عليك قال قلت اعهد الي قال لا تسبن احدا قال فما سببت

وہ اسکو تیرے لئے واپس کر دے بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ آپ مجھے نصیحت کریں آپ نے فرمایا تو کسی کو گالی نہ دے کہا اسکے بعد میں نے کسی

بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة ولا تحقرن من المعروف شيئا ولو

کسی آزاد اور غلام اور اونٹ اور بکری کو کبھی گالی نہیں دی۔ اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ اور

ان تكلم اخاك وانت منبسط اليه وهلك ان ذلك من المعروف وارفع

تو اپنے بھائی سے گشادہ روئی سے کلام کرے یہ بھی نیکی ہے اور

ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى الكعبين فان ابيت فاسبال الازار فان

اپنا ازار نصف پنڈلی تک رکھا کر اگر تو یہ نہ کرے تو دونوں ٹخنوں تک کرے اور ازار لٹکانے سے احتراز کر

ايا من الخيلة وان الله لا يحب الخيلة وان امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره

کہ یہ غرور سے ہوا کرتا ہے اور اللہ تکبر کو خوش نہیں کرتا اور اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے اور تیرا عیب جو کہ معلوم ہو اس سے تجھ کو عار دلائے

بما تعلم فيه فانما وباله عليه رواه ابو داود والترمذي بالاسناد الصحيح قال

اسکو عیب مت کر کہ اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے اور

الترمذي حديث حسن صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال بينما

ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا کہ

رجل يصلي مسبل ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا تہبند لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلعم نے اسکو فرمایا جا وضو کر

فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله

اسنے جاکر وضو کیا پھر آیا پھر فرمایا جا وضو کر ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ

مالك امرته ان يتوضأ ثم سكت عنه قال انه كان يصلي وهو مسبل

کیا سبب کہ آپ نے اسکو وضو کرنیکا امر کیا پھر آپ خاموش ہو رہے آپ نے فرمایا وہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ

أزاره وإن الله لا يقبل صلوة رجل مسبل رواه ابوداود وباسناد صحيح على
پڑھ رہا تھا اور اللہ تم تہبند لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اسے ابوداؤد نے اسناد صحیح سے مسلم کی
شرط مسلم وعن قيس بن بشير التغلبي قال اخبرني ابي وكان جليسا
شرط پر اور روایت کی قیس بن بشیر تغلبی سے کہ اسے اپنے باپ ابوالدرداء کے پاس بیٹھا کرتا تھا
لابي الدرداء قال كان بدمشق رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه
اس نے کہا مجھے خبر دی ہے کہ دمشق میں ایک رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھا
وسلم يقال له ابن الحنظلية وكان رجلا متوحدا قلما يجالس الناس
اور اسکو ابن الحنظلیہ کہا جاتا ہے اور وہ آدمی تنہا بیٹھنے والا لوگوں سے بہت ہی کم مجالست کیا کرتا تھا
انتابه وصلوة فاذا فرغ فانما هو تسبيح وتكبير حتى يأتي اهله قال فمر
وہ نماز میں رہا کرتا تھا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہا کرتا تھا یہاں تک کہ اپنے گھر کے لوگوں میں آتا۔ ہم ابوالدرداء کے پاس بیٹھے
ونحن عند ابي الدرداء فقال له ابو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال نعم
کہ وہ شخص ہمارے پاس سے گذرا ابوالدرداء نے اسکو کہا کہ ہم تجھ سے ایسی بات چاہتے ہیں کہ ہمکو نفع کرے اور تجھے ضرر نہ دے اس نے کہا ہاں
رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فقدمت فجاء رجل منهم فجلس في المجلس الذي
علیہ وسلم نے ایک سریہ ارسال فرمایا جب وہ واپس آئے تو ایک آدمی انہیں سے اس مجلس میں آ بیٹھا جہاں
يجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الرجل الى جنبه لو رأيتنا حين
رسول اللہ صلعم جلوس فرماتے تھے اور جو شخص اسکے پہلو میں بیٹھا تھا اسکو کہنے لگا کہ جب
التقينا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذها مني وانا الغلام
ہم دشمن سے سینہ بسینہ ہوئے اگر تو ہم کو اسوقت دیکھتا فلانے شخص نے نیزہ چلایا اور کہا لے مجھ سے میں
الغفاري كيف تري في قوله فقال ما اراه الا قد بطل اجره فسمع بذلك
غفاری لڑکا ہوں تو اسکے اس قول میں کیا کہتا ہے اسنے کہا میں تو یہی جانتا ہوں کہ اسکا اجر باطل ہوا
اخر فقال ما اري بذلك باسا فتنازعا حتى سمع رسول الله صلى الله عليه
دوسرے شخص نے سنکر کہا کہ مجھے اس میں کچھ نقصان نظر نہیں آتا۔ دونوں بحث کرنے لگے کہ رسول اللہ صلعم علیہ
وسلم فقال سبحان الله لا بأس ان يشتر ويحمد فرأيت ابا الدرداء سر
وسلم کی بابت سن لیا۔ (ابوداؤد) (یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنے کو بڑا بہادر ظاہر کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوالدرداء کو دیکھ کر اس بات سے خوش ہوئے کہ
به وقوله يقول انت سمعت ذلك من رسول الله
اسنے یہ بات رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم فما زال یعید علیہ حتی انی لاقول لیبرکن

صلی اللہ علیہ وسلم سے سی تبھی اٹھے گا یا نہیں پس وہ اسی بات کو پھر پھر کہتا تھا تاکہ میں نے خیال کیا کہ یہ اپنے زانو کے بل

علی رکبتیہ قال فمر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا

بیٹھ جائیگا۔ پھر وہ ہمارے پاس سے گذرا ایک اور دن تو ابو الدرداء نے اسکو کہا ہم تجھ سے ایسی بات چاہتے ہیں جو ہمکو نفع دے اور

تضرک قال فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل

تجھے کچھ ضرر نہ ہو۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ گھوڑے والے پر خرچ کرنے والے

کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضہا ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء

اس شخص کی مثل ہے جو صدقہ کرنے میں اپنا ہاتھ دراز کئے رہتا ہے کہ کبھی بند نہیں کرتا پھر وہ ایک دن ہماری پاس سے گذرا ابو الدرداء نے اسکو کہا

کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل

ایسی بات کہ جو ہمکو نفع دے اور تجھے کچھ نقصان نہ کرے۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

خزیم الاسدی لو لا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خزیما فعجل

کہ خزیم اسدی بہت خوب آدمی ہے اگر اسکے سر کے بال دراز نہ ہوتے اور اسکا تہبند لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ یہ خبر خزیم کو جب پہنچی اوسنے

فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ

اسی وقت چھری لیکر سر کے بال کاٹ کر کانوں کے برابر کر لیے اور تہبند دونوں پنڈلیوں کے نصف تک اٹھا لیا

ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت

پھر ایک دن وہ ہمارے پاس سے نکلا ابو الدرداء نے کہا کوئی بات کہو جو ہمکو نفع کرے اور تجھکو کچھ ضرر نہ دے اوسنے کہا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی اخوانکم فاصلحوا

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس آنیوالے ہو اپنے اونٹوں کے

رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب

کجاوے اور اپنے لباس درست کرو کہ تم لوگوں میں ایسے دکھائی دو جیسا کہ ان میں تل دکھائی دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ

الفحش ولا التفحش رواہ ابو داود باسناد حسن الاقیس بن بشر فاختلفوا

فحش اور بے حیائی کو دوست نہیں رکھتا روایت کی یہ ابو داود نے اسناد حسن سے اقیس بن بشر کی

فی توثیقہ وتضعیفہ وقد روی لہ مسلم وعن ابی سعید الخدری رضی

توثیق و تضعیف میں علماء نے اختلاف کیا حالانکہ مسلم نے اس سے روایت کی ہے۔ اور ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازرۃ المومن الی نصف

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن کے تہبند باندھنے کی جگہ نصف

السَّاقِ وَلَا حَرَجَ وَلَا جُنَاحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

ساق تک ہے اور پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کچھ حرج و گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ

فَهُوَ فِي النَّارِ وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ بِإِسْنَادِ

آگ میں داخل ہونیکا سبب ہوگا اور جو شخص تکبر و غرور سے ازار کو لٹکا کر کھینچے اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر نہ کریگا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد

صَحِيحٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صحیح سے اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ

علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا تہبند کچھ ڈھیلا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ اپنا تہبند اٹھا لے، میں نے اٹھا لیا

قَالَ ازْدَدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ

آپ نے فرمایا اور اٹھا لیں نے اور اٹھا لیا پس میں پھر ہمیشہ اسکی طرف نظر رکھا کرتا تھا۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا کہاں تک؟ آدھی پنڈلی تک

إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دونوں پنڈلی کے نصف تک۔ اس روایت کی بخاری و مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ

کہ جو شخص غرور سے اپنا تہبند لٹکتا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کریگا ام سلمہ نے کہا کہ

كَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفَ أَقْدَامُهُنَّ

عورتیں اپنے دامنوں کو کس طرح رکھا کریں فرمایا ایک بالشت لٹکا لیا کریں انہوں نے کہا اس صورت میں انکے قدم ننگے ہو جاویں گے

قَالَ فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

آپ نے فرمایا ہاتھ بھر چھوڑ دیں۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ تَوَاضُعًا قَدْ

حسن صحیح ہے باب لباس میں تکلف سے اعراض کی رغبت

سَبَقَ فِي بَابِ فَضْلِ الْجُوعِ وَخُشُونَةِ الْعَيْشِ جُمَلٌ يَتَعَلَّقُ بِهَذَا الْبَابِ

اور تکبر چھوڑنے کے استحباب کے بیان میں۔ اس باب کے متعلق کئی جملے باب فضل الجوع میں

گذر چکے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور معاذ بن انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى

فرمایا کہ جو شخص تواضع اللہ باوجود قدرت کے لباس فاخرہ ترک کر دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو خلقت کے

رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيَّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سردار دو عالم کرکے فرمائیگا کہ ایمان کے لباسوں میں سے جو لباس تو چاہتا ہے پسند کرکے پہن لے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ بَابُ فِيْ اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ

کہا حدیث حسن ہے باب لباس میں میانہ روی کے استحباب میں اور بلا حاجت اور

عَلٰى مَا يُزْرِيْ بِهٖ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

یوں فرض شرعی کے ایسے لباس پر جس سے عیب کیا جائے اقتصار کیا جائے۔ روایت ہے عمرو بن شعیب رضہ سے کہ نقل

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ سے اپنے دادا سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ بندہ پر اسکی نعمت کا اثر دکھائی دیا کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حَسَنٌ بَابُ فِيْ تَحْرِيْمِ اللِّبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ

باب مردوں کو ریشم پہننے کے اور اسپر بیٹھنے

عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ اِلَيْهِ وَجَوَازِ لِبَاسِهٖ لِلنِّسَاءِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اور اس سے تکیہ لگانے کی حرمت کے بیان میں اور عورتوں کو ریشم پہننے کے جواز میں عمر بن خطاب رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ریشم کا کپڑا نہ پہنو

فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

بیشک جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں اسکو نہ پہنیگا۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ

سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے جو بے نصیب ہے

لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ قَوْلُهٗ لَا

متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے قولہ لا

خَلَاقَ اَيْ لَا نَصِيْبَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

خلاق یعنے نصیب نہیں اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

صلعم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت کو نہ پہنیگا۔

متفق علیہ وعن علی رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

متفق علیہ اور روایت ہے علی رضہ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم أخذ حریرا فجعله فی یمینه وذهبا فجعله فی شماله ثم قال إن هذین

وسلم کو لیکا کہ آپنے ریشم کو داہنے ہاتھ میں لیا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر کہا کہ یہ دونوں

حرام علی ذکور أمتی رواه أبو داود باسناد حسن وعن أبی موسی الأشعری

میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے باسناد حسن سے اور ابو موسی اشعری سے

رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حرام کیا کہ ریشم

والذهب علی ذکور أمتی وأحل لإناثهم رواه الترمذی قال حدیث

مرد کے لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا ہے اور عورتوں کیلئے حلال کیا گیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحیح وعن حذیفة رضی اللہ عنه قال نهانا النبی صلی اللہ

حسن صحیح ہے اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ

علیه وسلم أن نشرب فی آنیة الذهب والفضة وأن نأکل فیها وعن لبس

وسلم نے ہمکو منع فرمایا کہ ہم سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھائے اور پیئے سے نہی فرمائی اور

الحریر والدیباج وأن نجلس علیه رواه البخاری باب جواز لبس الحریر

ریشم اور دیبا کے پہننے اور اوپر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ باب مذہبی خارش والے کو ریشم کے

لمن به حکة عن أنس رضی اللہ عنه قال رخص رسول اللہ صلی اللہ

جواز کے بیان میں روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

علیه وسلم للزبیر وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکة کانت بهما

علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کو بسبب اسکے کہ دونوں کو خارش ہو گئی تھی ریشم پہننے کی اجازت دیدی

متفق علیه باب النهی عن افتراش جلود النمور والرکوب علیها عن

متفق علیہ۔ باب بچھنے سے چیتے کا فرش بنانے اور اوپر سوار ہونے کی نہی کے بیان میں اور

معاویة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا ترکبوا

معاویہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم

الخز ولا النمار حدیث حسن رواه أبو داود وغیره باسناد صحیح وعن

کجاوہ پشمیوں پر سوار مت ہو اور حدیث حسن ہے روایت کیا ابو داؤد وغیرہ نے باسناد صحیح سے اور

أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ

ابوالملیح اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ نبی صلعم نے درندوں کے چمڑوں سے

السِّبَاعِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ

بھی منع فرمایا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیحہ سے اور ترمذی کے

لِلتِّرْمِذِيِّ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ بَابُ مَا يَقُولُهُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا

ایک روایت ہے کہ درندوں کے چمڑے کے فرش بنانا بیٹھنے بھی منع فرمایا ہے باب اس بیان میں کہ جب آدمی نیا کپڑا

جَدِيدًا أَوْ نَعْلًا أَوْ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور نیا جوتا یا کوئی اور چیز پہنے تو کیا کہا کرے۔ ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے کہا کہ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا

رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہننا کرتے تو اسکا نام مثلاً پگڑی یا کرتہ

أَوْ رِدَاءً يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا

یا چادر وغیرہ لیکر یہ دعا پڑھا کرتا تھا۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تو نے مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کام کیلئے

صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اسکی بری اور جس کام کیلئے یہ بنایا گیا ہے اسکی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس کی یہ ابوداؤد و ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ بَابُ اسْتِحْبَابِ الِابْتِدَاءِ بِالْيَمِينِ فِي اللِّبَاسِ وَهَذَا

اس نے کہا کہ حدیث حسن ہے۔ باب کپڑے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے استحباب میں

اَلْبَابُ قَدْ تَقَدَّمَ مَقْصُودُهُ وَذَكَرْنَا الْأَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ فِيهِ

اور اس باب کا مطلب پہلے گذر چکا ہے۔ اور وہاں ہمنے احادیث صحیحہ اس مضمون کی ذکر کردی ہیں

اَلْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ مِائَةٍ فِي كِتَابِ آدَابِ النَّوْمِ وَالِاضْطِجَاعِ

باب ایک سو پانچواں سوجانے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب کے بیان میں اور اس میں

وَفِيهِ أَبْوَابٌ بَابٌ فِي نَوْمِ الِاضْطِجَاعِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ

کئی باب ہیں۔ باب سونے کرنے اور اضطجاع کے بیان میں۔ روایت ہے براء بن عازب

اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

رضی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بستر پر آتے

نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

تو داہنے پہلو پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا۔ اور اپنے اپنا منہ

وَجَّهْتُ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً

میں نے اپنا رخ تیری طرف کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف لگائی تیرے ثواب کی رغبت اور تیرے عذاب سے ڈر کے لیے

إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ

تیرے سوا نہ کوئی پناہ ہے نہ تجھ سے نجات مگر تیری طرف ہی میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور

بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ

تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا یہ حدیث بخاری نے اسی لفظ سے کتاب الادب میں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جب تو اپنے سونے کی جگہ میں آوے

تَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَ

تو اول وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھا کر اور پہلی دعا کے مثل ذکر کی

وَفِيهِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور اس میں یہ زیادہ ہے اور اپنے کلام کے آخر میں مجھے یہ دعا پڑھا کر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

کہا کہ رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے

فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيءَ

جب صبح ہو چکتی تو دو رکعت خفیف پڑھ کر مؤذن کے اذان کہنے تک داہنی پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے تاکہ

الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

مؤذن آکر ان کو اطلاع کرتا متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہ رضہ سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ

صلعم جب رات کو سونے کی جگہ میں جاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے اے اللہ تیرے

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا

نام کے ساتھ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں اور جب جاگتے تو یہ کلمہ فرماتے سب حمد و ثنا اللہ کو ہے جس نے ہمکو جلانے کو

بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ يُعَيْشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ

بعد مارنے کے یا اور اسی کی طرف اکٹھا جانا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے یعیش بن طخفۃ الغفاری سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي أَبِي بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ

ان سے کہا کہ میرے باپ نے ذکر کیا کہ میں مسجد میں اپنے پیٹ پر لیٹا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے

کُنتی بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ ضِجْعَۃٌ یُبْغِضُھَا اللّٰہُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ

اللہ کا دن سے بالکل کہا کہ اس صورت کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ جب میں نے نظر کی تو رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ روایت کی اس کو ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ تَعَالٰی

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے کہ اس میں

اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ تَعَالٰی

اللہ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر نقصان و حسرت ہوگا اور جو شخص ایسے سونے کی جگہ میں کہ وہاں اللہ تعالیٰ کو

فِیْہِ کَانَتْ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰہِ تِرَۃٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَلتِّرَۃُ بِکَسْرِ التَّاءِ

یاد نہ کرے اس پر اللہ کی طرف سے افسوس اور نقصان ہوگا۔ روایت کی اس کو ابوداؤد نے اسناد حسن سے ترۃ بکسر تاء

اَلْمُثَنَّاۃِ مِنْ نَوْفٍ وَھِیَ النَّقْصُ وَقِیْلَ التَّبِعَۃُ بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِلْقَاءِ عَلَی

دو نقطہ اوپر والے کے اور وہ نقصان ہے اور کہا گیا ہے پیچھا کرنا ہے باب ہے پشت پر لیٹ جانے

الْقَفَاءِ وَوَضْعِ اِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی اِذَا لَمْ یُخَفِ انْکِشَافَ الْعَوْرَۃِ

اور جب نہ ہو خوف ننگا ہو جانے کا ستر کے تو ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے اور

وَجَوَازِ الْقُعُوْدِ مُتَرَبِّعًا وَمُحْتَبِیًا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

تربع اور احتبا کی صورت پر بیٹھنے کے جواز کے بیان میں حدیث

اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اَحَدَ

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ مسجد میں لیٹے ہوئے تھے ایک پاؤں

رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ

دوسرے پر رکھے ہوئے تھے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ

صلعم فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ تربع کی صورت پر بیٹھے رہا کرتے تھے تاکہ سورج صاف نکل آتا

حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَغَیْرُہٗ بِاَسَانِیْدَ صَحِیْحَۃٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ

حدیث صحیح ہے روایت کی اس کو ابوداؤد وغیرہ نے اسانید صحیحہ سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی

اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْکَعْبَۃِ

اللہ عنہما کہا کہ میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلعم کعبہ کے صحن کے درمیان

مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا وَوَصَفَ بَهْزٌ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

بہز دادا بن ثعلبہ کو بیٹھنے کی کیفیت بتلاتے تھے کہ وہ کسی ہو اس صورت سے بیٹھے تھے اور ابن عمر نے احتباء کو بیٹھنے کی صورت بیان کرکے بتلایا

وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ

وسلم کو قرفصا کی صورت بیٹھے ہوئے دیکھا جب میں نے آپکو متخشع کی صورت

فِي الْجَلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنِ الشَّرِيْدِ

بیٹھے ہوئے دیکھا تو خوف سے کانپ گئی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت ہے شرید

ابْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ

ابن سوید رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس سے گذرے اور میں اس صورت سے بیٹھا

هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَالْتَكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِيْ

ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور ٹیک کیا تھا بیٹھے اوپر کولہے کے اگلے حصے کی جڑ میں ہے

فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بَابُ

آپنے فرمایا کیا تو بیٹھتا ہے بیٹھنے لوگوں کی صورت جنپر غضب کیا گیا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے باب ہے

فِيْ آدَابِ الْجُلُوْسِ وَالْمَجَالِسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مجلس اور مجلس کے آداب کے بیان میں ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ

صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی شخص بیٹھے ہوئے کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جایا کرے لیکن

تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ

تم وسیع و کشادہ کردیا کرو اور ابن عمر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بیٹھا ہوا اسکے لیے اٹھ کھڑا ہوتا تو اسکی جگہ پر نہ بیٹھتا اس جگہ چھوڑ دیتا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متفق علیہ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جب تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو پھر واپس وہاں ہی آجائے تو اس جگہ کا حقدار وہی ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضی سے کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم جلس حدیث حیث ینتہی رواہ ابوداود والترمذی وقال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تو جہاں جگہ ملتی وہاں ہی بیٹھ جاتا کسی کو ہٹاتا نہیں تھا۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن ہے اور کہا عبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا وضو اور حسب طاقت

ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج

پاکیزگی حاصل نہیں کرتا اور تیل نہیں لگاتا وضو یا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر نہیں نکلتا

فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا

پس دو آدمیوں میں جدائی نہیں ڈالتا پھر جتنا رب سکے لیے مقدر ہے نماز پڑھتا ہے پھر جب امام خطبہ پڑھتا ہے تو خاموش بیٹھا رہتا ہے

غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری رواہ البخاری وعن عمرو بن شعیب

اسکے گناہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی عمرو بن شعیب سے

عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپنے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کسی آدمی

لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما رواہ ابوداود والترمذی

کو حلال نہیں کہ دو آدمی میں انکی اجازت کے سوا تفریق و جدائی کرے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

وقال حدیث حسن وفی روایۃ لابی داود لا یجلس بین رجلین الا

حدیث حسن ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمی کے درمیان بدون انکے اذن کے

باذنہما وعن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی نہ بیٹھے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لعن من جلس وسط الحلقۃ رواہ ابوداود باسناد حسن ورواہ الترمذی

وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے باسناد حسن سے اور ترمذی نے

عن ابی مجلز ان رجلا قعد وسط حلقۃ فقال حذیفۃ ملعون علی لسان

ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حلقہ کے وسط میں بیٹھا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم او لعن اللہ علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من

محمد صلعم کی زبان پر لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کی زبان پر اس شخص پر

جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْقَةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

جو حلقہ کے وسط میں بیٹھے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید

بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

خدری رضہ سے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ

کہ بہتر مجلسوں میں سے بہتر وہ مجلس ہے جو بہت وسیع ہو ابوداؤد نے یہ روایت کی ہے اسناد صحیح ہے بخاری کی شرط پر۔ اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں

فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ

بیٹھ کر بیہودہ گوئی بہت کرے پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے باقی ہے مجھکو یا اللہ

اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا

اور تعریف ہے تو ہی واسطے ہے کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر تو بخشش مانگتا ہوں تیرے سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری کے

كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ

اس مجلس میں جو کچھ اس سے ہوا ہے بخشا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو

بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاٰخَرَةٍ

برزہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آخر عمر میں

اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے سبحانک اللھم الخ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں معبود لائق الا

اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتَقُوْلُ قَوْلًا

انت بخشش مانگتا ہوں تیرے سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری کے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ آگے یہ کلمے نہیں کہا کرتے تھے

مَا كُنْتَ تَقُوْلُهٗ فِيْمَا مَضٰى قَالَ ذٰلِكَ كَفَّارَةٌ لِّمَا يَكُوْنُ فِي الْمَجْلِسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

جواب کہنے اس کا فرمایا کہ یہ کلمے کہنے اُن زلات کا کفارہ ہیں جو مجلس میں ہوئے ہوں روایت کی یہ ابوداؤد نے

وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ مِنْ رِّوَايَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور ابو عبداللہ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رضہ سے روایت کی ہے

وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ

اور کہا صحیح الاسناد ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم من مجلس حتی یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم

اللہ صلعم مجلس سے اٹھنے کے وقت ان دعاؤں کو کم ہی ترک کرتے تھے اے اللہ

اقسم لنا من خشیتک ما تحول بہ بیننا وبین معصیتک ومن طاعتک

ہم کو اتنا مقدور عطا کر کہ ہم میں اور تیری معصیت میں حائل ہو جائے اور عطا کر ہم کو اپنی عبادت اس قدر کہ اسکے

ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا

سبب سے تو ہم کو اپنی جنت میں پہونچا دے اور عطا کر ہم کو یقین اس قدر کہ اسکے سبب سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے

اللھم متعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعلہ الوارث منا

اے اللہ ہم کو ہمیشہ ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں اور ہماری قوت سے جہاں تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر ہمارے دشمنوں کو ہمارا وارث

واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا

اور ہمارے کینہ کی اس شخص پر کر جس نے ہم پر ظلم کیا اور نصرت کر ہم کو اس شخص پر جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہماری دین میں ہماری مصیبت مت کر

فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا

اور دنیا کو ہمارا بڑا مطلب نہ کر اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی نہایت کر اور ہم پر اس شخص کو غالب مت کر جو ہم پر

من لا یرحمنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی ھریرۃ رض

رحم نہ کرے، روایت کی اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم یقومون من مجلس لا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی قوم کسی مجلس سے برخاست نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں

یذکرون اللہ تعالیٰ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان لھم حسرۃ

مگر ایسے اٹھتے ہیں جیسے گدھے کے مردار پر سے کھڑے ہوں اور اس کو حسرت اور پشیمانی ہو گی

رواہ ابو داود باسناد صحیح وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما

روایت کی ابو داود نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ نہیں

جلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ تعالیٰ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم فیہ الا

بیٹھتی کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو اور اپنے نبی صلعم پر صلوٰۃ اللہ درود نہ پڑھا ہو مگر

کانت علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم رواہ الترمذی وقال

نقصان و خسارہ ہی ہو گا اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کو عذاب کرے اور اگر چاہے اس کو بخشدے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد

حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے

مقعده من النار يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا

کہ اس کی جگہ دوزخ میں ہوگی ذکر کرے اللہ تعالیٰ کے کسی طرف سے اس پر نقصان و حسرت ہی ہوگی اور جو شخص لیٹے گا کسی جگہ میں

لم يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة رواه ابو داود وقد سبق

کہ نہ یاد کرے اللہ کو اس میں ہوگا اس پر اللہ کی طرف سے افسوس اور کوتاہی روایت کی اس کو ابو داود نے اور پہلے اس سے

قريبا وشرحنا الترة فيه باب الرؤيا وما يتعلق بها قال الله تعالى

قریب لڑائی اور ہم نے ترۃ کی شرح پہلے بیان کر دی ہے باب خواب اور اس سے متعلق ہونے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن آياته منامكم بالليل والنهار وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال

اور رات دن میں تمہارا سونا اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يبق من النبوة الا المبشرات

سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے نہیں رہا نبوت سے مگر خوشخبری دینے والی باتیں

قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري وعنه عن النبي

کہا لوگوں نے کیا ہیں خوشخبری دینے والی باتیں فرمایا اچھے خواب روایت کی یہ بخاری نے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قریب ہو زمانہ کے نہ جھوٹا ہو خواب مومن کے اور زیادہ تر سچا ہو

ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة متفق عليه وفي رواية

خواب مومن کے نبوت کی چھیالیس جزو ہے متفق علیہ اور ایک

صدقكم رؤيا صدقكم حديثا وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

روایت میں ہے سچا ہو تم میں سے خواب جس کا سچا ہو حدیث اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص

رآني في المنام فسيراني في اليقظة او كأنما رآني في اليقظة لا يتمثل الشيطان

دیکھے مجھ کو خواب میں پس البتہ دیکھے گا مجھ کو بیداری میں یا گویا کہ دیکھا اس نے مجھ کو بیداری میں نہیں متمثل ہوتا شیطان میری صورت

وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه سمع النبي

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا نبی

رؤيا احدكم فما يحب منها فانما هي من الله تعالى

خواب تم میں سے جو کوئی پس جو خواب پسند کرے پس وہ اللہ کی طرف سے ہے

فليحمد الله عليها وليحدث بها ورؤيا يكرهها فانما هي من الشيطان

چاہیے کہ شکر کرے اللہ کا اس پر اور بیان کرے اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا ذکر کرے اور جو خواب ناپسند کرے پس وہ شیطان کی طرف سے ہے

فليستعذ من شرها ولا يذكرها لاحد فانها لا تضره متفق عليه

چاہیے کہ پناہ مانگے اس کے شر سے اور نہ ذکر کرے کسی سے پس وہ نہیں ضرر دیتی اس کو متفق علیہ

فليتحول عن جنبه الذي كان عليه وليتفل عن يساره ثلاثا وليستعذ من الشيطان

چاہیے کہ پھر جائے اپنے پہلو سے جس پر تھا اور تھوکے بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے شیطان سے

ثلاثا ولا يحدث بها احدا فانها لا تضره ولعله يراها صالحة

تین بار اور نہ بیان کرے کسی سے پس وہ نہیں ضرر دیتی اس کو اور شاید کہ دیکھے اچھی

فليصل ولا يحدث بها الا من يحب

پس چاہیے کہ نماز پڑھے اور نہ بیان کرے اس کو مگر اس شخص سے جس کو دوست رکھے

وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِكَ مِمَّا یَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَلْیَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا

اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ مکروہ جانتا ہو تو وہ شیطان سے ہے اسکو لازم ہے کہ اسکی شرارت سے استعاذہ

وَلَا یَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

اور کسی سے نہ بیان کرے کہ اسکو ضرر نہ پہنچے گا متفق علیہ اور ابو قتادہ رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ وَفِیْ رَاْیَةٍ

کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے رویا صالحہ اور ایک روایت میں ہے

اَلْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَكْرَهُهُ فَلْیَنْفُثْ عَنْ

حسنہ اللہ کی طرف سے ہے اور خواب قبیح شیطان سے ہے پس جو شخص کوئی مکروہ خواب دیکھے اس طرف

شِمَالِهٖ ثَلٰثًا وَّلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اَلنَّفْثُ نَفْخٌ

تین بار پھونکے اور شیطان کی شرارت سے پناہ مانگے اسکو ضرر نہ پہنچے گا متفق علیہ نفث ایسی پھونک کو کہتے ہیں

لَطِیْفٌ لَا رِیْقَ مَعَهٗ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جس میں کچھ تھوک نہ نکلے اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمُ الرُّؤْیَا یَكْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَلٰی یَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ

کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو مکروہ جانتا ہو تو چاہیئے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوک دیا کرے اور اللہ سے

الشَّیْطٰنِ ثَلٰثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ مِنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ كَانَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ لَقِیْطِ

شیطان سے تین بار پناہ مانگے اور جس کروٹ پر ہو اسکو بدل کر دوسری کروٹ پر ہو جاوے روایت کی اسکو مسلم نے اور ابو رزین لقیط

بْنِ عَامِرِ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

بن عامر بن اسقع رضی سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ

مِنْ اَعْظَمِ الْفِرَی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَهٗ مَا لَمْ تَرَ اَوْ یَقُوْلَ

سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر اور سے اور اپنی آنکھوں کو وہ دکھلاوے جو انہوں نے نہیں

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

رسول اللہ صلعم پر وہ بات کہے جو آپ نے نہیں کہی روایت کی اسکو بخاری نے

تمت

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات کہ آج بتاریخ ۲۵ شعبان تمام ہوئی جلد اول ریاض العابدین کی اور جلد ثانی زیر طبع ہے عنقریب ہدیہ ناظرین کی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

فہرست جلد اوّل ریاض الصالحین

صفحہ	مضامین کتاب
۲	خطبۂ کتاب
۶	فہرست کتاب
۲۷	پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و باطن کے نیت پر موقوف ہونے کے بیان میں
۳۴	دوسرا باب توبہ کے بیان میں
۵۰	تیسرا باب صبر کے بیان میں
۶۶	چوتھا باب صدق کے بیان میں
۶۹	پانچواں باب مراقبہ کے بیان میں
۷۵	چھٹا باب تقوے کے بیان میں
۷۷	ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں
۸۴	آٹھواں باب استقامت کے بیان میں
۸۵	نواں باب اللہ تعالےٰ کی مخلوقات کی عظمت میں فکر کرنے کے اور دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے عمل وغیرہ کے بیان میں
۸۶	دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف رغبت کرنے اور جلدی کرنے کے بیان میں
۸۹	گیارھواں باب مجاہدہ میں یعنی عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں۔
۹۲	بارھواں باب اخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب میں۔
۱۰۰	تیرھواں باب طاعت و نیکی کثرت کے بیان میں
۱۰۱	چودھواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں۔
۱۰۷	پندرھواں باب اعمال کی محافظت کرنے کے بیان میں۔
۱۱۸	سولھواں باب سنت اور اس کے آداب کی تعظیم کے امر میں۔
۱۲۴	سترھواں باب نیک بیان واجب ہونے

صفحہ	مضامین کتاب
۱۲۴	تابعداری حکم الٰہی کی اور ان کلمات کو جو کہے انکو
۱۲۶	اٹھارھواں باب بدعتوں اور نئے کاموں سے
۱۲۷	انیسواں باب اس شخص کے بیان میں جو رسم بد یا نیک نکالے
۱۲۹	بیسواں باب نیکی پر دلالت کرنے اور ہدایت یا ضلالت کی طرف بلانے کے بیان میں
۱۳۱	اکیسواں باب نیکی اور تقویٰ پر ایک
۱۳۳	باب ۲۲ بائیسواں نصیحت میں
۱۳۴	تئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں۔
۱۴۱	چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کے کرنے والے کی عقوبت کے بیان میں
	جب اسکا فعل اس کے قول سے مخالف ہو
۱۴۲	پچیسواں باب امانت کی ادا کرنے کے بیان میں
۱۴۷	ستائیسواں باب مسلمانوں کی خیرخواہی اور حقوق اور نیز شفقت اور رحمت کرنے کے بیان میں
۱۶۴	اٹھائیسواں باب مسلمانوں کا عیب پردہ [illegible] کے بیان میں۔
۱۶۳	انتیسواں باب
	مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں
۱۶۴	تیسواں باب شفاعت کرنے کے بیان میں
۱۶۵	اکتیسواں باب لوگوں میں صلح کرنے کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۱۶۸	بتیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں
۱۷۳	تینتیسواں باب [illegible] اور ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی اور ان کے ساتھ تواضع کرنے اور ان کیلئے بازو بچھانے کے بیان میں
۱۷۸	چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت میں
۱۸۲	پینتیسواں باب عورتوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے
۱۸۴	چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنیکے بیان میں
۱۸۶	سینتیسواں باب مال پیارے اور جید کے خرچ کرنے کے بیان میں
۱۸۷	اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنے اہل اور اولاد سمجھ والوں کو اور دینی سب رعیت کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کا امر کیا کرے۔
۱۸۹	انتالیسواں باب ہمسایہ کے حق میں اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں۔
۱۹۲	چالیسواں باب ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں۔
۲۰۲	اکتالیسواں باب عفو اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں۔
۲۰۵	بیالیسواں باب ماں باپ اور اقارب

صفحہ	مضامین کتاب
۲۰۵	اور زوجہ وغیرہم سختوں کے دوستوں سے نیکی کرنے کے بیان
۲۰۶	تیرہتا لیسواں باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے اکرام و فضل کے بیان میں۔
۲۱۰	باب چوالیسواں[۱۴۴] علماء اور بزرگوں اور فضلاء وغیرہ کے بیان میں۔
۲۱۴	پینتالیسواں[۱۴۵] باب نیک لوگوں کی زیارت اور مجالست اور صحبت اور محبت اور ان کی زیارت کی خواہش کرنی اور ان سے دعا منگوانی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنے کے بیان میں
۲۲۱	چھیالیسواں[۱۴۶] باب حب فی اللہ کی فضیلت اور اسپر ترغیب دینی اور جس کسی سے محبت ہو اوس کو خبر دینے کے بیان میں۔ کہ اوس سے اسکو پیار ہے۔ اور اس بیان میں کہ جب اس کو خبر دی تو اس کو وہ کیا جواب دیوے۔
۲۲۴	سینتالیسواں[۱۴۷] باب اللہ تعالے کے بندہ کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے بیان میں۔
۲۲۶	اڑتالیسواں[۱۴۸] باب دعا لین اور فریبوں اور مسکینوں کو ایذا دینے سے تحذیر و ڈرانے کے بیان میں
۲۲۸	انچاسواں[۱۴۹] باب لوگوں کے ظاہر پر احکام جاری کرنے اور ان کے باطن اللہ کے سپرد کرنے کے بیان میں۔
۲۳۱	پچاسواں[۱۵۰] باب خوف کے بیان میں
۲۳۸	باب اکاونواں[۱۵۱] رجاء اور امید کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۲۵۵	باب باونواں[۱۵۲] امید و رجاء کی فضیلت کے بیان میں
۲۵۶	باب ترپنواں[۱۵۳] خوف اور امید کے جمع
	[redacted]
	[redacted]
۲۶۱	باب [redacted] اور تقلل پر اراضی ہونے کی رغبت دلانے اور فقر کی عظمت کے بیان میں۔
۲۷۳	باب چھپنواں[۱۵۴] بھوک اور خشونت عیش اور کھانے اور پینے اور پہننے وغیرہا نفس کے مشتہیات میں سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں۔
۲۹۳	باب ستاونواں[۱۵۵] قناعت اور عفاف اور معاش میں میانہ روی اور خرچ کرنے کے بیان میں اور بلا ضرورت سوال کرنے کی مذمت میں
۲۹۹	باب اٹھاونواں[۱۵۶] بغیر سوال اور بغیر حرص کرنے کے کوئی اگر کچھ دے اسکے لینے کے جواز کے بیان میں۔
۳۰۰	باب انسٹھواں[۱۵۷] اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانے اور سوال اور مطیعات سے بچنے کے ترغیب میں۔
۳۰۱	ساٹھواں[۱۵۸] باب بخشش اور سخاوت کے جگہوں میں اللہ تعالے پر اعتماد کر کے خرچ کرنے کے بیان میں
۳۰۸	باب اکسٹھواں[۱۵۹] بخل اور حرص سے نہی کرنے کے بیان میں۔
۳۱۰	باب باسٹھواں[۱۶۰] ایثار اور مواسات کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۳۱۱	باب تریسٹھواں[۱۶۱] آخرت کے کاموں میں رغبت اور متروک اشیاء میں استنکثار و بہت کرنیکے بیان میں
۳۱۲	باب چوسٹھواں[۱۶۲] غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں۔
۳۱۴	باب پینسٹھواں[۱۶۳] موت کے یاد کرنے کے اور [redacted] کے بیان میں
۳۱۸	چھیاسٹھواں[۱۶۴] باب مردوں کے لئے زیارت کا استیہاب کے بیان میں
۳۱۹	باب ستر سٹھواں[۱۶۵] نصیب نازل ہونے کیسی رنج و مصیبت و نبوی کے موت کی آرزو کرنی کی کراہت کے بیان میں اور اگر دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ خوف نہیں۔
۳۲۰	باب اڑسٹھواں[۱۶۶] ورع و پرہیزگاری کے کرنے کے اور شبہات کے چھوڑنے کے بیان میں
۳۲۳	باب انہترواں[۱۶۷] زمانہ اور لوگوں کے فاسق ہونیکے وقت اور دین میں فتنہ ہونے کے خوف سے اور حرام اور شبہات وغیرہا میں واقع ہونیکے خوف سے کنارہ کشی کرنے اور انجناب کے بیان میں۔
۳۲۵	باب ستہترواں[۱۶۸] لوگوں سے [redacted] اور ملاپ رکھنے اور ان کے ساتھ [redacted] اور مشاہیر اور مجالس اور [redacted] میں شامل ہونے اور بیماروں کی عیادت کرنی اور جنازہ پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہا ان کے معالجہ میں استعمال کرنے کے بیان میں
۳۲۶	باب اکہترواں[۱۶۹] تواضع کرنیکے اور مومنوں

صفحہ	مضامین کتاب
۳۴۶	کپڑے لٹکانے کے بیان میں
۳۴۸	باب بہتر(۷۲) میں تکبر اور خود بینی کے حرام ہونیکے بیان میں
۳۴۱	باب تہتر(۷۳) خوش خلقی کے بیان میں
۳۴۴	باب چوہتر(۷۴) میں حلم اور آہستگی اور نرمی کرنیکے بیان میں
۳۴۷	پچھترواں(۷۵) باب جاہلوں سے اعراض اور چشم پوشی اور عفو کے بیان میں
۳۴۰	باب ستہتر(۷۶) میں غضب کو نہیں جب تک کیجاوے
	مسواک شریف کی اور اسکے بیچ بیان مدد کرنے دین اللہ کے کی۔
۳۴۲	باب اسی(۷۸) حکام کو امر کرنیکے بیان میں کہ اپنی رعیت سے نرمی کیا کریں۔ اور انکی خیر خواہی اور اوپر شفقت کرنیہیں اور انسے دعا اور کرائی اور انکے مصالح کی اہمال اور انکی حاجات سے غفلت کرنیسے نہی کرنے کے بیان میں
۳۴۴	باب اکاسی(۸۱) حاکم عادل کے بیان میں
۳۴۵	باب بیاسی(۸۲) غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کرنیکے حرمت کے بیان میں
۳۴۹	باب تراسی(۸۳) امارت کے سوال کرنیکے نہی میں اور جب لائق پر متعین نہ ہو یا کسی امارت حاجت دیوے آپ کو دیوے کو جبر کرنیکے بیان میں
۳۵۰	باب چوراسی(۸۴) بادشاہ اور قاضی وغیرہما حکام کو وزیر صالح مقرر کرنیکی ترغیب میں اور برے مصاحبوں کو اور انکی بات قبول کرنیسے تحذیر کے بیان میں۔
۳۵۱	باب ترانوے(۸۵) جو شخص امارت و حکومت اور قضا کا سائل یا اس کی حرص رکھتا ہو اس کو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۳۵۱	باب چھیاسی(۸۶) اور پچاسی ادب اور حیا کے بیان میں اور انکی فضیلت اور ان کو پیدا کرنیکے بیان میں۔
	باب چھیاسی(۸۶) ماں کی حفاظت کرنیکے بیان میں
	باب ستاسی(۸۷) عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنیکے بیان میں۔
	باب اٹھاسی(۸۸) [illegible]
	اسپر محافظت کرنیکے بیان میں
″	باب نواسی(۸۹) ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں
۳۵۸	باب نوے(۹۰) کلام کو جب مخاطب بدوں ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اسکے سمجھانیکو وضاحت اور تکرار سے بیان کرنیکی استحباب کے بیان میں
″	باب اکانوے(۹۱) اس بیان میں کہ جو کلام حرام نہ ہو ہمنشیں دوسرے ہمنشین کو سنا دیا کرے
	از رہا اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں۔
۳۵۹	باب بانوے(۹۲) وعظ اور اس میں میانہ روی کرنیکے بیان میں
۳۶۱	باب ترانوے(۹۳) سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنیکے بیان میں
	باب چورانوے(۹۴) نماز اور علم کی تحصیل وغیرہما عبادت کے لئے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے جانیکے استحباب کے بیان میں
۳۶۲	باب پچانوے(۹۵) مہمان کا اکرام کرنے کے بیان میں۔
۳۶۳	باب چھیانوے(۹۶) اور ستانوے(۹۷) خیر و نیکی پر مبارک باد کہنی اور بشارت دینے کے

صفحہ	مضامین کتاب
۳۶۶	استحباب کے بیان میں
۳۶۶	باب اٹھانوے(۹۸) اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ میں اس سے علیحدہ ہونے کے وقت اسکو وصیت کرنے اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواستگار کرنیکے بیان میں
۳۷۱	باب ننانوے(۹۹) استخارہ اور مشورہ کرنے کے بیان میں
۳۷۳	باب سو(۱۰۰) عید اور بیمار کی پرسش کرنے اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہ کو ایک رستہ سے جانا اور دوسرے رستہ سے لوٹ کر آنیکے استحباب کے بیان میں
″	باب ایکسو ایک(۱۰۱) کرامت و بزرگی والے اچھے کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا شروع کرنیکے استحباب کے بیان میں
۳۷۶	باب ایکسو دو(۱۰۲) طعام کے آداب کے بیان میں
۳۸۴	باب ایکسو تین(۱۰۳) پھلنے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔
۳۹۰	باب ایکسو چار(۱۰۴) لباس کے بیانمیں اور اس میں کئی باب ہیں۔
۴۰۱	باب ایکسو پانچواں(۱۰۵) سو جانے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب میں۔

اس کتاب کا دا ض بی بی بی
گھنٹہ پھیلے ہیں۔ المشتہر
عبدالاول الغزنوی
غفرلہ